الدفاع عن العظمة المصطفویة ﷺ
من اهل الحق اهل السنة والجماعة

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کی کتاب کا رد

المعروف

صراط مستقیم کی گستاخانہ عبارت

کا علمی تحقیقی اور الزامی محاسبہ

مؤلف

مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی (انڈیا)

معاون

مجاہد اہلسنت ابوحامد احمد رضا قادری رضوی سہارنپوری حفظہ اللہ

ناشر: بزم تحفظ عقائد اہل سنت و جماعت

اس کا لازمی مطالعہ کریں

جملہ حقوق محفوظ ہیں

آپ کو یہ کتاب اس شرط اور آپ کے اقراری حلف کے ساتھ دی جارہی ہے کہ آپ اس کتاب کو آگے کسی کے ساتھ شیئر نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی بھی پلیٹ فارم پر اپلوڈ کریں گے۔

یاد رہے کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایسی کتابیں زیادہ سے زیادہ فروخت کر کے اس رقم کو دینی کاموں میں لگایا جائے ،دینی کتب کی خریداری ،نشر واشاعت ،علماء ومصنفین کی خدمت کی جائے۔

اس لئے آپ سے امید کی جاتی ہے کہ آپ تعاون فرمائیں گے اور آگے اس کتاب کو اپلوڈ وشیئر نہیں کریں گے۔اور جس کو کتاب چاہیے اس کو ہمارا نمبر سینڈ کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ یہ کتاب سیل ہو سکے۔جزاک اللہ خیرا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ''

نور الہ کیا ہے؟ محبت حبیب کی ﷺ

جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ ''خوک و خر'' کی ہے

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کی کتاب کا رد

الدفاع عن العظمة المصطفوية ﷺ

من اهل الحق أهل السنة و الجماعة

المعروف

صراط مستقیم کی گستاخانہ عبارت کا علمی، تحقیقی اور الزامی محاسبہ

مؤلف

مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی (آف انڈیا) زید مجدہ

معاون

مجاہد اہل سنت ابو حامد احمد رضا قادری رضوی سہارن پوری حفظہ اللہ

باہتمام

ضیغمِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابو حفص پیر سید مظفر شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

ناشر

بزم تحفظ عقائد اہل سنت و جماعت

نام کتاب: الدفاع عن العظمة المصطفوية ﷺ من اهل الحق أهل السنة و الجماعة

المعروف: ”صراط مستقیم کی گستاخانہ عبارت کا علمی، تحقیقی اور الزامی محاسبہ“

مؤلف: مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی (آف انڈیا) زید مجدہ

معاون: مجاہد اہل سنت ابو حامد احمد رضا قادری رضوی سہارن پوری زید مجدہ

مصحح: مولانا ابو نجید قادری حفظہ اللہ

ترتیب: مولانا سید وہاج علی قادری حفظہ اللہ

ناشر: بزم تحفظ عقائد اہل سنت و جماعت

تعداد: (۱۱) گیارہ سو

اشاعت: جمادی الآخر ۱۴۴۴ھ بہ مطابق فروری 2023ء

قیمت: 1500 روپے

ضروری اعلان

ہم نے مقدور بھر کوشش کی ہے کہ کتاب ہر قسم کی اغلاط سے پاک ہو تاہم بشری کمزوریوں کے باعث اگر پھر بھی کسی قسم کی غلطی پر مطلع ہوں تو ادارہ کو آگاہ فرما کر ماجور ہوں۔ شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

شرف انتساب

قائد ملت اسلامیہ

محافظ ختم نبوت، محافظِ ناموس رسالت امیر المجاہدین شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام

کہاں سے تو نے اے اقبال سیکھی ہے یہ درویشی

کہ چرچا پادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے توسل سے ہماری، ہمارے والدین، آل واولاد، تمام مسلمانان اہل سنت و جماعت کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور آخرت میں بخشش کا سامان بنائے۔

آمین بجاہ النبی المرسلین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

”یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ“

امابعد!

قارئین کرام! وہابی دیوبندی احمدی اسماعیلی نجدی بے ادب بدعتی و گمراہ فرقے کی معتبر کتاب ”صراط مستقیم“ میں نبی پاک ﷺ کی شان میں بدترین گستاخی کرتے ہوئے یہ لکھا گیا ہے کہ

”بمتقضائے **ظلمات بعضہما فوق بعض** از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بهتر است و صرف همت بسوی شیخ مثال آن از معظمین گو جنابِ رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورتِ گاؤ و خر خود است که خیال آن با تعظیم و اجلال بسویدای دلِ انسان میچسپد بخلافِ خیال گاؤ و خر که نه آن قدر چسپیدگی می بود و نه تعظیم بلکه مهان و محقر می بود۔ و ایں تعظیم و اجلالِ غیر که در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد۔ بالجملہ منظور بیانِ تفاوتِ مراتب و ساوس است“

(صراط مستقیم فارسی: ص۸٦ مکتبہ سلفیہ لاہور، عبارات اکابر: ص۹۱)

[ترجمہ]: ”بمتقضائے **ظلمات بعضھا فوق بعض** (یعنی اندھیرے میں درجے میں بعض سے اوپر بعض ہیں) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے **اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف، خواہ جنابِ رسالت مآب [ﷺ] ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا** اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں

مستغرق ہونے **سے زیادہ برا ہے** کیونکہ **شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے** اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی (تعلق ولگاؤ) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ حاصل کلام اس جگہ وسوسوں کے مرتبوں کے تفاوت کا بیان کرنا مقصود ہے''

(صراط مستقیم اردو ص ۹۷، کتب خانہ رحیمیہ، دیوبندی، صراط مستقیم فارسی: ص ۸٦، مکتبہ سلفیہ، لاہور)

(عبارات اکابر: ص ۹۱ سرفراز خان صفدر مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ) استغفر اللہ العظیم! معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

احمدی اسماعیلی دیوبندی فرقے کے امام اسماعیل دہلوی کی اس عبارت میں جو بیل و گدھے (گاؤخر) کے الفاظ ہیں اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بعض علمائے دیوبند نے بیل و گدھے کے علاوہ دیگر جانوروں کو بھی شامل کیا ہے۔

چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے قاری طیب نے صراط مستقیم کی اسی عبارت کے تحت گھوڑے، گائے کو بھی شامل کیا جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ

''اگر بالفرض آدمی کو نماز میں اپنے کھیت، گھوڑے، گدھے، گائے وغیرہ کا خیال آجائے......'' (غلط فہمی کا ازالہ: ص ۲۳)

اسی طرح موجودہ علمائے دیوبند [گومن ٹیم] کی مصدقہ کتاب ''دفاع'' جو کچھ عرصہ قبل شائع ہوئی اس میں علمائے دیوبند کے گالی باز، بدزبان نام نہاد مناظر ساجد خائن احمدی اسماعیلی نے اسماعیل دہلوی کی اس عبارت میں ''گھوڑے'' کو بھی شامل کیا۔ (دفاع: ۵۱٦/ ۱ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

اس سے بھی بڑھ کر ان کے سرفراز صفدر احمدی اسماعیلی نے اس متنازعہ عبارت میں گاؤخر سے مراد ''**گدھا، ہاتھی، اونٹ**'' مراد لیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"گاؤ وخرتو ایک مثال ہے حضور خدا تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہو خواہ گدھا، ہاتھی ہو یا اونٹ سب کا یہی حکم ہے" (عبارات اکابر: ۹۴ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نیز ''اللہ کے سوا'' میں تو خود احمدی دیوبندیوں کے مطابق ہر مخلوق شامل ہے جیسا کہ دیوبندی نورالحسن شاہ بخاری لکھتے ہیں کہ

"اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ غیر اللہ سے کیا مراد ہے اور اس کے افراد کون کون ہیں؟ اس سوال کا سیدھا سادہ جواب یہ ہے کہ غیر اللہ سے مراد **اللہ کے سوا ہر چیز** ہے۔ شجر، حجر، قبر، صنم، وثن، شمس وقمر، ستارے، فرشتے، جن، انسان، ولی اور نبی سب غیر اللہ کے افراد ہیں۔ الغرض ما سوی اللہ ہر چیز اور ہر شخص غیر اللہ میں داخل وشامل ہے" (توحید اور شرک کی حقیقت: ص ۹۰ مکتبہ عمر فاروق لاہور)

احمدی اسماعیلی دیوبندیوں کی ان تشریحات و حوالہ جات کے مطابق صراط مستقیم کی عبارت کا مطلب واضح یہی بنے گا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

(نماز میں) شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف، **خواہ جناب رسالت مآب** [ﷺ] ہی ہوں ان کی طرف خیال کرنا [یا بالفرض صرف ہمت کرنا] بیل، گدھے، گائے، گھوڑے، اونٹ، ہاتھی (دیگر تمام جانوروں کتے، خنزیر) شجر، حجر، قبر، صنم، وثن، شمس وقمر، ستارے، فرشتے، جن، انسان، ولی [ماسوائے اللہ] سب کی صورت میں **مستغرق** ہونے [یا صرف ہمت کرنے] سے (بچندیں مرتبہ بدتر) **بدتر ہے۔**

میرے صحیح العقیدہ سنی مسلمان بھائیو! یہ صراحۃً حضورِ اقدس سید المرسلین ﷺ کو فحش گالی

دینا ہے اوران کی شان میں ادنیٰ گستاخی کفر،جس کی مبارک مقدس منور تفصیل شفا شریف اوراس کی شرح میں ہے۔ للہ انصاف! بدرجہا بدتر کہنا درکنارا گرتمہارا بیٹا یا نوکر یا غلام تمہاری کسی شے کوگدھے یا کتے سے صرف تشبیہ ہی دے کہ تمہاری فلاں بات گدھے کی سی ہے فلاں چیز کتے سے ملتی ہے تو کیا اس نے تمہیں گالی نہ دی؟ کیا تمہارے ساتھ شدید گستاخی نہ کی؟ ذرااپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھوتو جانو کہ اس ملعون قول نے مسلمانوں کے سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھلی دشنام دے کران کے دلوں پر کیسا زخم عظیم پہنچایا

”وَ سَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ“ (پارہ ۱۹، الشعراء ۲۲۷)

اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَه لَعَنَهُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِیۡنًا (پارہ ۲۲ الاحزاب ۵۷)

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اوراس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اوراللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کررکھا ہے۔

اور یہ وجہ خبیث خودبھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آئے گا تو عظمت کے ساتھ اور ان کی نوبت شرک تک پہنچے گی اس قائل کولزوم کفر تک پہنچانے کے لئے بوجوہ کافی کہ اس بناء پر التحیات میں **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،** اور **اشھدان محمداً عبدہ ورسولہ،** پچھلے قعدہ میں **اللھم صلی علی محمد وعلی اٰل محمد،** ہررکعت میں **صراط الذین انعمت علیھم** یوں ہی نمازوں میں وہ سورۃ وآیت جس میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی یا ملک یا کسی

نیک بندے یا کعبہ وغیرہ معظمات دینیہ کا ذکر یا خطاب رہے، خلاصہ یہ کہ الھٰکم التکاثر کے سوا الحمد وغیرہ کسی سورت کا پڑھنا سب معاذ اللہ شرک کی راہ ہوا۔

(فتاویٰ رضویہ ۱۵/ ۲۵۰: رسالہ سل السیوف الهندیہ علی کفریات باب النجدیہ، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مسلمانو! اور ذرا [اسماعیل دہلوی کی] اس ناپاک وجہ کو تو خیال کرو (خاکش بدہن) یہ "بدرجہا بدتر ہونا" اس لئے ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئے گا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز میں نبی ﷺ کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائے گا۔

اقول الحمد للہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت تو رفیع الدرجات ذوالعرش جل وعلا کی بنائی ہوئی ہے۔ کسی کافر یا کافرمنش کے مٹائے نہ مٹے گی، چودھویں رات کے چاند کا چمکتا نور کہیں کتوں کے بھونکنے سے کم ہوا ہے

مہ فشاند نور وسگ عو عو کند

ہر کسے بر خلقت خود مے تند

(چاند نور پھیلا رہا ہے اور کتا عوعو کرتا ہے، ہر ایک اپنی اپنی فطرت ظاہر کرتا ہے)

اس شخص کے نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ ﷺ کا خیال آنا موجب شرک کہ جب وہ آئے گا عظمت کے ساتھ آئے گا، مگر واللہ العظیم کہ شریعت رب العرش الکریم نے نماز بے ان کے خیال باعظمت وجلال کے ناقص ہے، اس سے کہو کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کہ تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جس نے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی اور اس میں

السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشھدان محمداً عبدہ ورسولہ پڑھنا عرض کرنالازم کیا۔

مسلمانو! کیاان کے پڑھنے کاحکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خیال کرنے کاحکم نہ ہوا، بے شک ہوا، اورواقعی ان کاخیال مسلمان کے دل میں جب آئے گاعظمت وجلال ہی کے ساتھ آئے گاکہ اس کاتصوران کے پاک مبارک تصورکولازم بین بالمعنی الاخص ہے اورعرض سلام توخاص بغرض ذکرواکرام ہی ہے تویہاں نہ صرف ان کے خیال بلکہ خاص نماز میں ان کے ذکروتکریم کاحکم صریح ولکن المنفقین لایعلمون (لیکن منافقین نہیں جانتے) (فتاویٰ رضویہ ج۱۵ ص ۲۰۴ تا۲۰۶، رسالہ الکوکبۃالشھابیہ فی کفریات ابی الوھابیۃ، رضافاؤنڈیشن لاہور)

فرقہ وہابیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ "تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کادشمن دیکھ نہیں سکتاکہ مسلمانوں کے قلوب عظمت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مالا مال ہیں، غرض ساری عداوت تعظیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات کی تاویلات پر تبصرہ

احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات جب اس گستاخانہ عبارات کے دفاع میں ناکام ہوجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ

"دہلوی کی عبارت میں چندالفاظ ہیں۔صرف ہمت، استغراق، خیال اور ہرایک کے معنی جداگانہ ہیں دہلوی صرف ہمت بسوی شیخ کوبدترکہتاہے۔صرف ہمت کے معنی قصداً اپنی توجہ پھیرناہے یعنی اللہ کی طرف سے قصداً اپنی توجہ پھیرکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ کی طرف لگا دینا"

تو یہ احمدی اسماعیلی دیوبندی فرقے کی تاویلات باطلہ ہیں۔

(۱)......اولاً کوئی ان تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندھوں سے کہے کہ تمہیں یہ نہیں سوجھتا کہ اس صرف ہمت بسوئے شیخ وغیرہ کی دلیل وہ خانہ خراب دہلوی خود بیان کرتا ہے کہ" خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدای دلِ انسان میچسپد" دیکھو اسی لفظ صرف ہمت کی جگہ لفظ خیال استعمال کرتا ہے۔ اور دیکھیں کہ وہ شرک فروش تعظیم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شرک کہتا ہے اور استغراق درصورت گاؤ وخر (بلکہ دیوبندی کی مصدقہ کتاب" دفاع ص ۵۱۴ مکتبہ ختم نبوت پشاور" کے مطابق ان بیل و گدھے جیسی" گھٹیا اور کم تر چیزوں کی طرف صرف ہمت") کو اچھا سمجھتا ہے جس میں طلب و کوشش کی شان پائی جاتی ہے دیکھو جو رکیک تاویل تم احمدیوں دیوبندیوں کے نزدیک تھی اعلیٰ و افضل گڑھی اور وہ بھی جہنم کو پہنچی۔

(۲)...... دوم: احمدی دیوبندی حضرات یہاں" صرف ہمت" کا معنی پھیرنا کرتے ہیں حالانکہ لفظ" صرف" فارسی زبان میں پھیرنے کے معنی میں شاید ہی صرف کیا جاتا ہو۔ یہ احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات کی تحریف ہے کہ لفظ" صرف" کو پھیرنے کے معنی میں لیتے ہیں۔

پھر صراط مستقیم کی اس متنازعہ عبارت میں تو اس کے یہ معنی ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ خود انہوں نے اس کی علت لکھی ہے کہ" خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدای دلِ انسان میچسپد" تو یہ عبارت احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کی اس تاویل کا رد کرتی ہے کہ "صرف" یہاں پھیرنے کے معنی میں نہیں ہے ورنہ اس تاویل باطلہ سے یہ لازم آئے گا کہ جس کا خیال تعظیم و اجلال کے ساتھ نہ آئے اس کی طرف توجہ پھیرنا اور خدا کی طرف سے

توجہ ہٹانا وہابیہ احمدیہ دیوبندیہ کے نزدیک نماز میں جائز ہو۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ دیوبندی احمدی اسماعیلی عام طور پر تاویل تو ''صرف ہمت'' کی کرتے ہیں لیکن دلائل میں وہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں جو ان کے مطابق ''نبی پاک ﷺ یا شیخ'' کے خیال وتصور، ان کی طرف متوجہ ہونے کے رد پر ہوتے ہیں۔ مثلاً دیوبندی احمدی بزرگ خالد محمود نے ایک جگہ لکھا ہے کہ

> آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا" **ان اللہ عزوجل مقبل علی المصلی مالم یلتفت** " اللہ تعالی نمازی کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک وہ کسی طرف توجہ نہ پھیرے۔ (شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص ۱۵۶ مکتبہ دار المعارف لاہور)

قطع نظر اس کے یہ روایت ہمارے خلاف ہے کہ نہیں، ہم پوچھتے ہیں کہ اس روایت میں صوفیہ کے صرف ہمت کا رد کہاں ہے اس میں تو خیال وتوجہ (لغوی) کا رد ہے۔ (جس کے تم خود بطور تقیہ قائل ہو)

اسی طرح یہی خالد محمود کہتا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ایک دوسری بحث میں لکھتے ہیں کہ

> "خطاب کردن بہ بشر در نماز منہی عنہ است'' نماز میں کسی انسان کو مخاطب کرنا منع ہے۔ (شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص ۱۵۷ مکتبہ دار المعارف لاہور)

تو دیکھئے یہاں بھی صوفیہ کے صرف ہمت کی بات نہیں بلکہ محض ''خطاب'' کی بات ہے تو دیوبندی احمدی اسماعیلی حضرات جو اسماعیل دہلوی کی عبارات کا دفاع کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں یہاں نبی پاک ﷺ کو خطاب (مخاطب) کرنا مراد لے رہے ہیں۔ اس حوالے میں صوفیہ کے صرفِ ہمت کی دور دور تک کوئی بات ہی نہیں ہے۔

بتانا یہ مقصود ہے کہ دیوبندی احمدی فرقہ ''چور کی داڑھی میں تنکا'' کے مصداق ہے کہ دہلوی

کی عبارت میں تاویل تو صوفیہ کے صرفِ ہمت کی کرتے ہیں لیکن دلائل مطلق خیال و تصور پر دینا شروع کر دیتے ہیں۔

یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ دیوبندی مولوی نے نماز میں بشر سے خطاب کی بات تو لکھ دی لیکن بد بخت ظالمو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز میں خطاب کرنے کا معاملہ ہی جدا ہے خود یہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور خطاب سلام پیش کرنے کا فرماتے ہیں۔(اشعۃ اللمعات:۱/ ۴۰۱ کتاب الصلوٰۃ باالتشہد فصل ا مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

نیز خود دیوبندی مولوی زکریا کی کتاب میں ہے کہ بشر کو خطاب کرنا تو نماز میں منع ہے تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ

"فالجواب: ان ذلک من خصائصہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

(اوجز المسالک: کتاب الصلوٰۃ: ص ۲۲۵ دار القلم دمشق)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب (**السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**) کرنا منع نہیں کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصائص میں سے ہے۔

(۴)...... پھر صرفِ ہمت کے معنی بھی خود انہی وہابیہ نے متوجہ ہونا لیا ہے جیسا کہ وہابیہ کی کتاب اکمل البیان میں لکھا ہے کہ

"صرفِ ہمت یعنی متوجہ ہو جانا اپنے شیخ یا کسی معظم کی طرف گو جناب رسالت مآب ہوں" (اکمل البیان: ص۸۹ مکتبہ سلفیہ لاہور)

پھر آگے لکھتے ہیں کہ

"اپنے شیخ یا کسی بزرگ گو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بالقصد ہمہ تن مصروف

ہو جانا زیادہ برا ہے بہ نسبت خیال گاؤ وخر وغیرہ وساوس دنیوی میں ڈوب جانے سے" (اکمل البیان: ص۸۹ مکتبہ سلفیہ لاہور)

توخود وہابیہ نے یہاں خیال ہی مراد لیا ہے۔ یاد رہے کہ علما دیوبند کی مصدقہ کتاب دفاع میں اس کتاب ''اکمل البیان'' کی تعریف کی گئی ہے اور لکھا کہ

"ابھی حال ہی میں پوری آب وتاب کے ساتھ دوبارہ [اکمل البیان] لاہور سے شائع ہو گیا ہے" (دفاع: ج۱ ص۱۵۶ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

دیوبندی متفقہ بزرگ کرم الدین دبیر اور دہلوی کی گستاخانہ عبارت

حضرت مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ جن کو علمائے دیوبند بھی رئیس المناظر اور جلیل القدر عالم دین وبزرگ مانتے ہیں۔ خالد محمود دیوبندی لکھتے ہیں کہ

"پچھلی صدی میں موضع بھین تحصیل چکوال ضلع جہلم میں **ایک جلیل القدر عالم دین مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر** ۱۸۵۷ء سے کچھ سال قبل پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کے شاگرد رشید مولانا فخر الدین سے عربی ادب کی تکمیل کی اور دورہ حدیث کے لئے استاذ الہند حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری کی خدمت میں پہنچے۔ (تجلیات آفتاب جلد اول: ص۱۹ محمود پبلی کیشنز لاہور)

اسی کتاب کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے کہ "مناظر اہل سنت مولانا کرم دین دبیر"۔

خالد محمود دیوبندی کے مطابق کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ بریلوی سنی نہیں تھے بلکہ علمائے دیوبند کے شاگرد دیوبندی تھے۔ انہی "کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ" نے اپنی کتاب "صداقت مذہب نعمانی" میں وہابیوں کے عقائد باطلہ کو پیش کیا ان میں نمبر ۱۴ پر اسماعیل دہلوی کی

کتاب صراط مستقیم کی یہی گستاخانہ عبارت بھی پیش کی گئی چنانچہ کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

"متعصب یہ بھی کہتے ہیں کہ نماز میں آنحضور علیہ السلام کی ذات اقدس کا خیال آنا بیل اور گدھے سے بھی بدتر ہے" (صداقت مذہب نعمانی: ص ۱۸ نمبر ۱۴ سراج المطابع جہلم)

ایک طرف تو انہوں نے اس گستاخانہ عبارات کو عقائدِ باطلہ وہابیہ میں درج کیا اور یہاں ''خیال'' ہی مراد لیا ہے۔

یاد رہے کہ کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کے بارے میں عبدالجبار سلفی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

"اس رسالہ [صداقت مذہب نعمانی] میں مولانا کرم الدین دبیرؒ نے حنفی مذہب کی حقانیت کے پرزور دلائل دیئے ہیں......اسی مذہب کی پیروی باعث نجات ہے"

(احوال دبیر رحمۃ اللہ علیہ: ص ۱۷۴ گوشۂ علم واپڈا ٹاؤن لاہور)

دیکھئے امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی اس عبارت کے خلاف صرف سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے شاگردوں اور پیروکاروں نے ہی قلم نہیں اٹھایا بلکہ ایسی بزرگ ہستیوں نے بھی قلم اٹھایا جو بقول مذکورہ دیوبندی حضرات کے بریلوی المسلک نہیں تھے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد نہیں تھے اور جن کی علم و بزرگی کے خود دیوبندی بھی قائل ہیں انہوں نے بھی ان کے خلاف قلم اٹھایا، اور یہ کرم الدین دبیر بھی کوئی عام مولوی نہیں تھے بلکہ بقول دیوبندی رئیس المناظر تھے اور عیسائیوں، شیعوں کے ساتھ مناظرے کر کے انہیں شکست فاش دیتے۔

ممکن ہے کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ کرم الدین دبیر نے رجوع کر لیا تھا تو اس کے لئے

ہم تمہارے گھر کی گواہی پیش کئے دیتے ہیں۔

مولوی ایوب دیوبندی لکھتا ہے

''تمہارا یہ کہنا کہ اس نے رجوع کر لیا تھا تو اس پر دلیل چاہیے کہ اس نے خود لکھ کر دیا ہو'' (دست و گریبان ۲ حصہ سوم ۲۹۰)

دیوبندی اصول کے مطابق ''وہابیوں کے نزدیک بھی گستاخی''

غیر مقلدین اہلحدیث وہابی حضرات نے علمائے دیوبند کے خلاف ایک کتاب لکھی جس کا جواب دیوبندی الیاس گھمن (اصل میں یہ ''گُومن'' ہے) نے لکھا اور اس کتاب میں دیوبندی گُومن نے اپنے امام نانوتوی کی تحذیر الناس کی عبارت کا جواب بریلوی علما سے پیش کیا چنانچہ لکھتا ہے کہ

''تحذیر الناس پر اعتراضات کے جوابات بریلوی علماء کی کتب سے''

(المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ: ص ۱۱۰ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا)

قارئین کرام! بتانا یہ مقصود ہے کہ عبارت دیوبندیوں کی ہو اور اس کی وضاحت و جواب جب دیوبندی اصول کے مطابق بریلوی علما سے دینا درست ہے تو اب اسی دیوبندی اصول کے مطابق ''صراط مستقیم'' کی اس عبارت کا جواب ہم انہی دیوبندیوں کے ہم عقیدہ وہابیوں غیر مقلدوں سے پیش کرتے ہیں۔

صراط مستقیم کی عبارت وہابیوں کے نزدیک بھی گستاخانہ وکفریہ

پاکستان کے شہر اسلام آباد بہارہ کہو میں 16 فروری 2009 بروز سوموار اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی اور وہابی [اہلحدیث] حضرات کے درمیان مناظرہ ہوا۔ اس

مناظرے کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی جو سالوں سے صراط مستقیم کی عبارت کو گستاخانہ و کفریہ کہہ رہے تھے، لیکن وہابی حضرات اکابر پرستی، ضد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے خواہ مخواہ کی تاویلات باطلہ کرتے رہتے تھے، بفضلہٖ تعالیٰ دوران مناظرہ خود وہابیوں نے ''صراط مستقیم'' کی اس متنازعہ عبارت کو کفریہ و گستاخانہ تسلیم کر لیا۔ ہم اس مناظرے کے وہ الفاظ یہاں نقل کرتے ہیں (آپ اس مناظرے کی ویڈیو یوٹیوب پر بھی دیکھ سکتے ہیں) مناظرے کے دوران

[سنی مناظر] حنیف قریشی صاحب [نے کہا]:......مولانا (وہابی طالب الرحمن) جھگڑا ختم کر دیں (صاف صاف بتائیں کہ) شاہ اسماعیل دہلوی آپ کا نہیں؟

[وہابی مناظر] طالب الرحمن و مولوی عمر نے کہا]:......نہیں ہے۔

[سنی مناظر] حنیف قریشی صاحب [نے کہا]:...... کہہ دیں کہ یہ عبارت جو اس نے لکھی ہے یہ کفر ہے۔

[وہابی مناظر] طالب الرحمن و مولوی عمر [نے کہا]:...... کفر ہے۔

اور پھر آگے اسی مناظرہ میں وہابی مناظر طالب الرحمن کہتے ہیں کہ

''اور دیوبندی کی اس (بیل و گدھے والی عبارت) گستاخانہ عقیدہ کو ہم نے پہلے بتلا دیا کہ **یہ گستاخانہ عقیدہ ہے**''۔

پھر کہتے ہیں کہ

''میں اب بھی کہتا ہوں سید احمد بریلوی [یہ سید احمد حنفی بریلوی نہیں بلکہ شہر بریلی کی نسبت سے اس کو بریلوی کہا جاتا ہے یہ وہابی امام اسماعیل دہلوی کا وہابی پیر تھا]،

عبدالحئ حنفی دونوں پکے کافر تھے‘‘۔

پھر وہابی مولوی طالب الرحمن کہتے ہیں کہ

اور دوبارہ بھی پیدا ہو کر آ جاؤ تب بھی ثابت نہیں کر سکو گے کہ شاہ اسماعیل کے پہلے باب میں یہ **عبارتِ کفریہ** موجود ہے۔(مناظرہ ویڈیو سی ڈی)

اس مناظرے کی مکمل ویڈیو اب بھی نیٹ پر اپلوڈ ہے ہر خاص و عام شخص اس کو دیکھ سکتا ہے ۔سالوں سے ہمارے سنی اکابرین اور ہمارے سنی علما ’’ صراط مستقیم‘‘ کی جس عبارت کو گستاخانہ کہہ رہے تھے ،خود وہابی علما نے بھی اس مناظرے میں اس عبارت کا کفریہ و گستاخانہ ہونا تسلیم کر لیا۔

وہابی مناظر طالب الرحمن شاہ صاحب کے ساتھ وہابی صدر مناظر علامہ حافظ مناظر عمر صدیق جامعہ محمدیہ گجرانوالہ اور معاون مناظر مولانا صفدر عثمانی اہلحدیث ، غلام مصطفی ظہیر امن پوری اہلحدیث جامعہ اثریہ جہلم تھے ۔لہٰذا نہ صرف وہابی طالب الرحمن بلکہ ان سب وہابی علما کا اقرار ثابت ہو گیا کہ یہ عبارت کفریہ و گستاخانہ ہے۔تو صراط مستقیم کی یہ متنازعہ عبارت نہ صرف سنیوں کے نزدیک گستاخانہ وکفریہ عبارت ہے بلکہ خود وہابیوں کے نزدیک بھی یہ عبارت گستاخانہ ہے۔

اسی طرح مناظر اہل سنت حضرت علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب حفظہ اللہ نے صراط مستقیم کی یہی متنازعہ عبارت جب وہابیوں کے خلاف پیش کی تو وہابی مولوی نے جواب دیا کہ

’’صراط مستقیم‘‘ نامی کتاب سخت گمراہ کن کفریہ متصوفانہ نظریات سے بھری کتاب

ہے اور اس کی کسی بھی عبارت سے اہل حدیث پر کوئی الزام قائم نہیں کیا جا سکتا''

(پھر لکھتے ہیں) ''کسی اہل حدیث عالم کا لاعلمی، سنی سنائی، محض شاہ اسماعیل دہلوی سے منسوب ہونے کی بنا پر یا کسی تاویل کی بنا پر **اس گمراہ کن کتاب کو پسند کرنا ہرگز معتبر نہیں**''

(ماہنامہ ضرب حق سرگودھا 29 ستمبر 2012: ص 30 جامعہ امام بخاری اہل حدیث سرگودھا)

اب یہاں پر ہم عوام الناس سے کہتے ہیں کہ چلیں بالفرض سنیوں نے اسمٰعیل دہلوی کی عبارت کو خواہ مخواہ گستاخانہ کہا تھا، بالفرض دہلوی کی عبارت کو غلط معنی پہنایا تھا، لیکن یہ غیر مقلدین وہابی تو تمہارے ہم عقیدہ ہیں، اسمٰعیل دہلوی کو ماننے والے ہیں، ان کو تو نہ دہلوی سے کوئی دشمنی نہیں تھی پھر انہوں نے اس عبارت کو کیوں کفریہ و گستاخانہ کہا؟ وجہ یہی ہے کہ اصل میں تم وہابی بھی مانتے و جانتے ہو کہ تمہارے وہابی اکابرین کی عبارات گستاخانہ ہیں۔

دیوبندی اپنا اصول دیکھیں کہ یہ عبارت گستاخانہ ہے

علمائے دیوبند کے محمود عالم صفدر اوکاڑوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''ہمارا دوست ہے بشیر احمد ہے، بڑا مزاحیہ ہے، مجھے کہنے لگا کہ آج کل جمہوریت کا دور ہے میں تو آج کل مسئلے جمہوریت سے حل کرتا ہوں، کہنے لگا بریلوی بھی کہتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث کو مانتے ہیں، دیوبندی بھی کہتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث کو مانتے ہیں۔ غیر مقلد بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث کو مانتے ہیں۔ **ان میں سے جس طرف دو ہو جائیں وہ مسئلہ سچا ہوتا ہے واقعی اصول اس کا صحیح ہے**''

(انوارات صفدر: اصول مناظرہ، ص 378 مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا)

تو علمائے دیوبند نے اس اصول کو صحیح تسلیم کیا ہے کہ دو گروہ جس جانب ہو جائیں وہ مسئلہ سچا ہوتا ہے تو اب اسی دیوبندی اصول کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ صراط مستقیم کی عبارت کو اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی بھی گستاخانہ و کفریہ کہتے ہیں اور غیر مقلدین وہابی حضرات بھی اس عبارت کو گستاخانہ و کفریہ کہتے ہیں تو دو گروہ ایک طرف ہو گئے اور دیوبندی فرقہ ایک طرف۔تو اب احمدی اسمٰعیلی دیوبندی اصول کے مطابق سچا مسئلہ یہی ہے جس طرف دو (گروہ) ہیں یعنی صراط مستقیم کی یہ عبارت گستاخانہ وکفریہ ہے۔

ع لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

بہر حال ان شاء اللہ عزوجل! مزید تفصیلی گفتگو آگے کتاب میں پیش کی جائے گی۔

قارئین کرام! صراط مستقیم کی اس گستاخانہ عبارت کے رد پر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتاوی رضویہ ۱۵ / ۱۶۸ ، رسالہ" **الکوکبة الشھابیة فی کفریات ابی الوھابیة** " اور اسی جلد کا ص ۲۴۰ رسالہ" **سل السیوف الھندیه علی کفریات بابا النجدیه** " کا لازمی مطالعہ فرمالیں۔

دیوبندی اصول سے دیوبندی دجل وفریب

دیوبندی خائن اعظم ساجد احمدی نے اپنی کتاب" دفاع کے ص ۵۲۳ ج ۱ ، مکتبہ ختم نبوۃ پشاور" پر سنی علماء کا ''فراڈ اور بددیانتیاں'' کے نام سے اپنے دیوبندی احمدی اسماعیلی علما کے دجل وفریب اور گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔حالانکہ علمائے اہل سنت کی نقل کردہ یہ عبارات ان اپنے اصولوں کے مطابق درست ہیں کیونکہ ان کے اپنے ابوعیوب دیوبندی کہتے ہیں" ہمارا مدعا جتنی عبارت سے ثابت ہوتا ہے وہ تو موجود ہے"(سفید و سیاہ پر ایک نظر: ص ۷۷ عالمی مجلس تحفظ اکابر دیوبند) نیز دیوبندی" فتوحات نعمانیہ: ص ۴۹"

کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ" ان [علما] کے مضمون اور صراط مستقیم کے مضمون میں شمہ برابر فرق نہیں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ الفاظ کے بدل جانے سے حکم نہیں بدلتا" لہٰذا علمائے اہل سنت حنفی بریلوی پر اعتراض کرنا اور اسے فراڈ اور بد دیانتی کہنا عوام الناس کے ساتھ دیوبندی فراڈ ہے۔

خیر جناب خائن اعظم کے جاہلانہ اصول کے مطابق ہم اس کو آئینہ دکھاتے ہیں۔ لیجیے ذرا علمائے دیوبند کے فراڈ (دجل وفریب) اور بد دیانتیاں (خیانتیں اور تحریفات) ملاحظہ فرمائیں۔

احمدی اسماعیلی دیوبندیوں کا دجل وفریب اور تحریف نمبر 1

علمائے دیوبند کے تین مولویوں [بقول وہابیہ] شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد صابر صاحب، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالسلام صاحب، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد امتیاز خان صاحب تینوں دیوبندیوں نے مل کر ایک کتاب بنام ''انصاف'' مرتب کی۔ اسی کتاب کے صفحہ ۷۴ پر انہی دیوبندی علما نے لکھا کہ صراط مستقیم کی

"<u>اصل عبارت اس طرح ہے</u> کہ نماز میں مقصود ذات پاک رب تعالیٰ ہونا چاہیے اگر نماز میں صرف ہمت طرف جناب رسالت مآب کے کرتا ہے۔ صرف ہمت صوفیاء کی اصطلاح تصور شیخ کو کہتے ہیں یعنی نماز میں یہ عقیدہ رکھ کر نماز پڑھے کہ میرا مقصود اللہ کی بجائے کوئی اور ہے، چاہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں تو یہ عقیدہ رکھ کر نماز ادا کرنا گویا عبادت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی اور یہ عقیدہ رکھ کر نماز ادا کرنا نماز میں کسی بیل وغیرہ کا خود بخود خیال آجائے برا ہے کیوں کہ یہ عقیدہ شرک ہے اور خیال شرک نہیں" (انصاف صفحہ ۷۴ مکتبہ فاروقیہ)

ہم تمام احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کوچیلنج کرتے ہیں کہ وہ "صراط مستقیم" سے یہ عبارت [جس کو دیوبندیوں نے "**اصل عبارت**" کہا] انہی الفاظ کے ساتھ نکال کر دکھادیں تو ہم آپ کو حلالی تسلیم کرلیں گے۔

احمدی اسماعیلی دیوبندیوں کا دجل وفریب اور تحریف نمبر 2

دیوبندیوں کے مشہور بھگوڑا بزرگ منظور نعمانی دیوبندی اپنی کتاب کے صفحہ ۳۲ پر صراط مستقیم کی عبارت فارسی میں لکھنے کے بعد اس عبارت کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ

''نماز میں پیش آنے والے خیالات کے مختلف درجے پہلے مذکور ہو چکے ہیں اب یہاں انہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ تمام وسوسے ایک ہی درجے کے نہیں ہوتے بلکہ بمصداق ''ظلمات بعضها فوق بعض'' ان میں فرق مراتب ہے، چنانچہ زنا کا وسوسہ اپنی بیوی کی مجامعت کے خیال سے زیادہ بُرا ہے اور اپنی تمام تر توجہ کو ہر طرف سے پھیر کر اپنے شیخ یا کسی اور بزرگ ہستی کی طرف (گو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کیوں نہ ہوں) لگا دینا یعنی بحالت نماز وہی شغل رابطہ اور شغل برزخ کرنا گاؤ خر (یعنی حضرت حق سے غافل کرنے والی دوسری چیزوں) کے خیالات میں ڈوب جانے سے <u>**بچند امراتب بدتر ہے**</u> کیونکہ (اول تو یہ خیالات غیر قصدی خطرات ہوتے ہیں) اور انسان کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور نہ ان کی کوئی عظمت ومحبت ہی دل میں ہوتی ہے بلکہ انسان خود بھی ان کو برا اور ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب اس کو یہ خیال ہو جاتا ہے کہ میں نماز میں ہوں تو وہ ان لغو خیالات وساوس کو خود ہی دل سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور حق

تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ کو پھر صحیح اور استوار کر لیتا ہے جو نماز کا حقیقی منشا ہے بخلاف اس کے کہ نماز میں اپنے مرشد یا کسی اور بزرگ کی طرف ”صرف ہمت“ کی جائے (یعنی اپنی طبیعت کو ہر طرف سے پھیر کر حتی کہ حق تعالیٰ کی طرف سے بھی ہٹا کر کام یکسوئی کے ساتھ اپنے شیخ یا کسی اور مکرم و معظم ہستی کی طرف لگا یا جائے یا بالفاظ دیگر ”شغل رابطہ“ اور ”شغل برزخ“ کیا جائے، تو یہ بہ نسبت عام وساوس کے زیادہ مضر ہے کیونکہ (اول تو اس میں اپنے قصد سے حق تعالیٰ کی طرف سے بھی توجہ کو منقطع کرنا ہوتا ہے جو مقصد نماز کے بالکل ہی خلاف ہے، اور دوسرے یہ کہ) انسان بالخصوص نمازی مسلمان کے دل میں ان واجب الاحترام ہستیوں کی انتہائی عظمت و محبت ہوتی ہے لہٰذا جب وہ ان سے لو لگائے گا اور شغل برزخ کی مذکورہ بالا شکل کے مطابق ان کی صورت کو دل میں جمائے گا تو وہ مقدس اور محبوب اور محبوب صورت دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو جائے گی اور تعظیم و اجلال کے وہ جذبات جو اس وقت حق تعالیٰ سے وابستہ ہونے چاہیے تھے اس مقدس ہستی کی اس خیالی صورت سے وابستہ ہو جائیں گے بلکہ بالقصد کر دیئے جائیں گے اور اس نماز میں جو سراسر حق تعالیٰ کی تعظیم و اجلال کا مرقع ہے غیر اللہ کی تعظیم و تجیل کو مقصود اصلی بنا لینا شرک تک لے جاتا ہے پس اسی واسطے نماز کی حالت میں یہ ’’صرف ہمت‘‘ اور شغل برزخ بمقابلہ عام دنیوی وساوس کے زیادہ مضر ہے۔

حضرات! <u>بس یہی ہے وہ عبارت</u> جس پر اہل بدعت کے اس ناپاک افترا کی بنیاد ہے۔

(حضرت شاہ اسماعیل شہید اور معاندین اہل بدعت کے الزامات: ۳۳، ۳۴، الفرقان لکھنؤ)

لاحول و لاقوۃ الاباللہ! دیکھ رہے ہیں آپ دیوبندی بھگوڑے بزرگ **منظور نعمانی** نے کس طرح اپنی لمبی چوڑی عبارت کے بارے میں کہہ دیا کہ "**بس یہی ہے وہ عبارت**" بس کے الفاظ سے مزید بات ہی ختم کر دی اور آخری وحتمی فیصلہ سنا دیا کہ بس یہی ہے وہ عبارت ۔ یہاں بھی ہمارا وہی چیلنج ہے کہ اگر دنیا میں کوئی حلالی دیوبندی ہے تو یہی عبارت دہلوی کی "صراط مستقیم" سے نکال کر دکھادے۔

احمدی اسماعیلی دیوبندیوں کا دجل وفریب اور تحریف نمبر 3

دیوبندی نام نہاد مفتی مجاہد بھگوڑا اپنی کتاب میں ہیڈنگ لگاتے ہیں کہ "**اصل عبارت**" اور پھر صراط مستقیم کی عبارت اس طرح لکھتے ہیں کہ

"ترجمہ: تمام وسوسے ایک درجے کے نہیں ہوتے بلکہ ان میں فرق مراتب ہوتا ہے۔ چنانچہ زنا کا وسوسہ اپنی بیوی کی مجامعت سے زیادہ برا ہے۔ اور اپنی تمام تر توجہ کو ہر طرف سے پھیر کر اپنے شیخ یا کسی اور بزرگ ہستی گو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کیوں نہ ہوں، لگا لینا، گاؤ خر یعنی حضرت حق (اللہ) سے غافل کرنے والی دوسری چیزوں کے خیالات میں ڈوب جانے سے **بچند مراتب مضر** ہے۔ کیونکہ انسان کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور نہ کوئی عظمت ومحبت ہی دل میں دل ہوتی ہے۔ بلکہ انسان خود بھی برا اور ذلیل وحقیر سمجھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب اس کو یہ خیال ہو جاتا ہے کہ میں نماز میں ہوں وہ ان لغویات خیالات وساوس کو خود ہی دل سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور حق تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ کو پھر صحیح اور استوار کرتا ہے۔ جو نماز کا حقیقی منشا ہے۔ بخلاف اس کے کہ نماز میں اپنے مرشد یا

کسی اور بزرگ کی طرف "صرف ہمت" یعنی اپنی طبیعت اور ذہن کو ہر طرف سے پھیر کر حتی کہ حق تعالیٰ کی طرف سے بھی ہٹا کر کامل یکسوئی کے ساتھ اپنے شیخ یا کسی اور مکرم و معظم ہستی کی طرف لگایا جائے اپنے مقصد سے حق تعالیٰ کی طرف سے توجہ کو منقطع کرنا ہوتا ہے۔ جو مقصد نماز کے بالکل خلاف ہے۔ اور ثانیاً یہ کہ انسان بالخصوص نمازی مسلمان کے دل میں ان واجب الاحترام ہستیوں کی انتہائی عظمت ومحبت ہوتی ہے۔ لہٰذا جب وہ نماز میں ان سے لو لگائے گا اور شغل برزخ کی مذکورہ بالاشکل کے مطابق ان کی صورت میں دل جمائے گا۔ تو وہ مقدس اور محبوب صورت دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو جائے گی۔ اور تعظیم وتکریم کے وہ جذبات جو اس وقت اللہ سے ہونے چاہئے تھے اس مقدس ہستی کی اس خیالی صورت سے وابستہ ہو جائیں گے۔ بلکہ بالقصد کر دیئے جائیں گے اور اس نماز میں جو سراسر اللہ تعالیٰ کی تعظیم اجلال کا مرقع ہے۔ غیر اللہ کی تعظیم کو مقصود اصلی بنا کر اسے شرک تک لے جاتا ہے پس اس واسطے نماز میں "تمام طرف سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے بزرگ کی طرف لگانا" عام دنیاوی جیسے فارسی کی تمثیل میں گاؤ وخر کہتے ہیں۔ وسواس سے زیادہ مضر ہے۔ **محترم قارئین! یہ ہے وہ عبارت** جس پر طوفان برپا کیا گا ہے اور کفر کے فتووں کی بوچھاڑ کی گئی ہے"۔ (ہدیہ بریلویت صفحہ ۳۴۹، ۳۵۰ مکتبہ سید احمد شہید لاہور)

قارئین کرام! دیکھیں کس طرح اپنی لمبی چوڑی خود ساختہ عبارت کے بارے میں دیوبندی مفتری کہہ رہا ہے کہ "اصل عبارت"، "یہ ہے وہ عبارت"۔ اب ہے کوئی حلالی دیوبندی احمدی اسماعیلی جو یہ اصل عبارت صراط مستقیم سے نکال کر دکھا سکے؟

ان سب دیوبندیوں میں کون سچا کون جھوٹا؟

پھر یہاں یہ بھی دیکھیں کہ علمائے دیوبند کے تین مولویوں [بقول وہابیہ] شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا محمد صابر صاحب، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالسلام صاحب ،شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد امتیاز خان صاحب کی کتاب میں یہ دعویٰ ہے کہ صراط مستقیم کی ''**اصل عبارت اس طرح ہے**''۔

دوسری طرف دیوبندیوں کے مشہور بھگوڑے مولوی منظور نعمانی کا دعویٰ ہے کہ ''بس یہی ہے وہ عبارت''۔

جبکہ دیوبندی بھگوڑے مفتری مجاہد نے اپنی کتاب میں ہیڈنگ لگائی کہ ''اصل عبارت'' ......[آخر میں لکھتے ہیں کہ] ''محترم قارئین!'' یہ ہے وہ عبارت''

اب دیوبندی ہی بتائیں کہ ان سب میں کس کی عبارت اصلی ہے؟ اور کون جھوٹا و خائن و محرف ہے اور صراط مستقیم کی عبارت کا جو ترجمہ حماد دیوبندی نے کیا وہ ترجمہ صحیح ہے یا کہ ان مولویوں کا ترجمہ صحیح ہے؟ کوئی حتمی فیصلہ پیش کریں؟

دہلوی کی عبارت میں دیوبندیوں کی تحریف وخیانت

قارئین کرام! دیوبندی احمدی اسماعیلی مولوی حماد کا دعویٰ یہ ہے کہ اس نے اسماعیل دہلوی کی کتاب ''صراط مستقیم'' کی اس عبارت کا درست ترجمہ کیا ہے اور ان کے اکثر [دیوبندی] مترجمین نے غلط ترجمہ کیا۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ

''چونکہ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے۔ اس لئے بندہ فارسی کی عبارت پہلے نقل کرے گا اور **پھر درست ترجمہ کر کے** ترتیب وار جوابات عرض کرے گا۔ **بدقسمتی**

سے صراطِ مستقیم کے اکثر مترجمین نے غلط ترجمہ کیا"

(صراطِ مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۳۰ سنی اکیڈمی پاکستان)

لیکن آپ حیران ہوں گے کہ اپنے اکثر دیوبندی مترجمین کے ترجموں کو غلط قرار دینے والے اس مولوی نے خود بھی اس عبارت کا نہ صرف ترجمہ غلط کیا بلکہ تحریف اور دجل وفریب سے بھی کام لیا۔ آپ پہلے فارسی کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

''بمقتضائے **ظلمات بعضهما فوق بعض** از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بهتر است و صرف همت بسوئے شیخ او مثال آں از معظمین گو جنابِ رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورتِ گاؤ و خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدای دلِ انسان میچسپد بخلافِ خیال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی مے بود و نہ تعظیم بلکہ مهان و محقرے بود، وایں تعظیم و اجلالِ غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود شود بشرک میکشد۔ بالجملہ منظور بیانِ تفاوتِ مراتب وساوس است۔

(صراطِ مستقیم فارسی: ص ۸۶، عبارات اکابر: ص ۹۱ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

اس عبارت میں الفاظ "بچندین مرتبہ بدتر" کا ترجمہ کرتے ہوئے مولوی حماد بلکہ اکثر دیوبندی احمدی علما نے نہیں کیا۔ لیجیے ملاحظہ کیجیے۔

(۱)......''اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔''

(صراطِ مستقیم اردو ص ۹۷، کتب خانہ رحیمیہ، دیوبندی)

(۲)......''اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔''

(عبارات اکابر: ص ۹۱: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

(۳)......''اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے **بُرا ہے۔**''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص ۳۰ سنی اکیڈمی)

دیکھئے ان سب احمدی دیوبندی علما نے صراط مستقیم کی اس عبارت کی گستاخی کا بوجھ ہلکا کرنے کیلئے (**بچندین مرتبہ بدتر**) کا ترجمہ (**بدر جہا بدتر**) کرنے کی بجائے صرف "بُرا ہے" کیا ہے۔

ہاں اب اگر کسی کو ان الفاظ میں کوئی فرق نظر نہیں آتا تو اس کو ہم مثال سے سمجھا دیتے ہیں ۔''اکابرین دیوبند کے ساتھ لگاؤ بیل و گدھے سے بدر جہا بدتر ہے''اور''اکابرین دیوبند کے ساتھ لگاؤ بیل و گدھے سے برا ہے''ان دونوں عبارات میں الفاظ کی سختی اہل علم حضرات سمجھ سکتے ہیں ۔مولوی حماد دیوبندی نے اس عبارت کے الفاظ (بچندین مرتبہ بدتر) کا ترجمہ اسی لئے نہیں کیا کہ وہ بھی جانتا تھا کہ ان الفاظ میں گستاخی کی مزید شدت پائی جاتی ہے۔اگر عبارت میں گستاخی نہیں تھی تو (بدتر) کی شدت بیان کرنے والے لفظوں (بچندین مرتبہ) کو چھوڑ کر تحریف وخیانت کیوں کی گئی؟

دیوبندی جہالت وغلط ترجمہ گاؤ [بیل] کو گائے'' لکھا

پھر دیوبندی احمدی اسماعیلی مولوی حماد جو اپنے ترجمے کو درست اور اپنے اکثر دیوبندی مترجمین کے تراجم کو غلط قرار دیتا ہے،اس نے''گاؤ''[بیل] کا ترجمہ''گائے''کیا ہے چنانچہ اسی فارسی عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا کہ

"**بخلاف گائے اور گدھے کے خیال کے**" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص ۳۱ سنی اکیڈمی)

"**اپنے گائے اور گدھے کے خیال میں مستغرق**" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص ۳۵ سنی اکیڈمی)

"یہی عمل اپنے گائے اور گدھے"(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص ۴۴ سنی اکیڈمی)
حالانکہ ''گاؤ'' کا ترجمہ ''بیل'' ہے نہ کہ ''گائے''، ممکن ہے کہ کوئی احمدی اسماعیلی ہم سے اس بات پر بھی اختلاف کر دے تو اس کیلئے عرض ہے کہ خود متعدد دیوبندیوں نے صراط مستقیم کی اسی عبارت میں ''گاؤ'' کا ترجمہ ''بیل'' کیا ہے۔

قارئین کرام! یہ ہے دیوبندی احمدی اسماعیلی مولویوں کا درست ترجمہ جب درست ترجمے کا یہ حال ہے تو جو اکثر دیوبندی مترجمین نے بقول ان کے غلط ترجمہ کیا وہ کتنا با کمال ہوگا، آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

"صرفِ ہمت" کے ترجمے میں بھی دیوبندی اختلاف

دیوبندی احمدی اسماعیلی مولوی حماد نے اس عبارت میں ہاتھ کی صفائی دکھانے کی بھی ناکام کوشش کی۔ خود اپنے ہی دیوبندی احمدی اسماعیلی حضرات کے تراجم کو غلط قرار دیا۔ چنانچہ صرف ہمت کے الفاظ میں بھی جو ترجمہ دیگر احمدی اسماعیلی دیوبندی مترجمین کے خلاف ترجمہ کیا۔

[۱] صرف ہمت کا ترجمہ صراط مستقیم مطبع قدوسی: ص ۲۸۸، ۲۸۹ میں "ہمت اور ارادے کو مصروف کرنا" ہے۔ [۲] صراط مستقیم مترجم: ص ۱۴۸ دارالکتاب دیوبند، یو۔پی کے نسخے، [۳] کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبندی: ص ۹۷ میں اور [۳] ادارہ الرشید کے نسخے میں، [۴] عبارات اکابر: ص ۹۱ پر "اپنی ہمت کو لگا دینا" کیا گیا ہے۔ [۵] اسی طرح "اکمل البیان" میں ترجمہ یوں کیا کہ "بالقصد ہمہ تن مصروف ہو جانا زیادہ برا ہے" (اکمل البیان: ص ۸۹) یہ وہی اکمل البیان ہے جس

کی تعریف ساجد خائن نے" دفاع: ص ۸۸۵ " پر کی ہے۔

لیکن اس سب احمدی اسماعیلی دیوبندی کے برعکس دیوبندی مولوی حماد اور اس کی پیروی میں ساجد خائن نے ''صرف ہمت'' کا ترجمہ یہ کیا کہ

" شیخ اور اس کی مثل قابل تعظیم ہستیاں خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں کی جانب **ہمت کا عمل کرنا** اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص ۳۰، سنی اکیڈمی پاکستان، دفاع: ص ۵۰۲ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

دیوبندی مولوی نے اپنے مشہور و معروف دیوبندی علما و مترجمین کو (بزبان ساجد خائن) جوتیاں ماریں اور ان کے ترجموں کو غلط بھی قرار دیا۔ نیز حماد دیوبندی سے دیوبندیوں کو پوچھنا چاہئے کہ آخر ان الفاظ میں کون سی ایسی بات ہے کہ تمہیں اپنے ہی بڑوں کو چھوڑنا پڑا؟ اگر تمہارے بزرگوں، مترجمین کا ترجمہ غلط ہونے کی وجہ سے گستاخی پر مبنی تھا تو کم از کم تمہیں یہ بتانا چاہیے تھا کہ ان کے غلط تراجم کی بنیاد پر صراط مستقیم کی عبارات گستاخانہ قرار پاتی تھی، لیکن اب ان کے درست ترجمے کی بنیاد پر گستاخی نہ رہی۔ بہرحال ترجمے میں تبدیلی کے پیچھے کوئی تو وجہ ہے، حماد دیوبندی کو چاہیے کہ اس سے پردہ اٹھائے۔

عظمت و مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قرآن و احادیث کی روشنی میں

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ"

امابعد!

قارئین کرام! وہابی دیوبندی احمدی اسماعیلی نجدی بے ادب بدعتی وگمراہ فرقے کی معتبر کتاب "صراط مستقیم" میں نبی پاک ﷺ کی شان میں بدترین گستاخی کرتے ہوئے یہ لکھا گیا ہے کہ

"بمقتضائے **ظلمات بعضها فوق بعض** (یعنی اندھیرے میں درجے میں بعض سے اوپر بعض ہیں) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے۔ اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف، **خواہ جناب رسالت مآب [ﷺ]** ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے **بُرا ہی کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا** ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی (تعلق ولگاؤ) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہے۔ حاصل کلام اس جگہ وسوسوں کے مرتبوں کے تفاوت کا بیان کرنا مقصود ہے"

(صراط مستقیم اردو ص ۹۷، کتب خانہ رحیمیہ، دیوبندی) (صراط مستقیم فارسی: ص ۸۶، مکتبہ سلفیہ، لاہور) (عبارات اکابر: ص ۹۱ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

استغفر اللہ العظیم! معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

میرے مسلمان بھائیو! دیکھئے وہابی امام اسماعیل دہلوی نے ایک نہایت ہی خطرناک اور گستاخانہ تقابل نمازی کے سامنے رکھا کہ نمازی کا دورانِ نماز اپنے شیخ (پیرومرشد) یا انہی جیسے بزرگان خواہ جناب رسالت مآب (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہوں ان کی طرف نماز میں خیال لے جانا بیل و گدھے (اور بیوی، بچوں، گائے، بیلوں، ہاتھی، اونٹوں، گھوڑوں) کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے (مستغرق ہوجانے) سے بھی بدتر ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل)

اسماعیل دہلوی کا یہ عقیدہ قرآن واحادیث کے بالکل خلاف ہے، ہم ان شاء اللہ عزوجل سب سے قبل قرآن واحادیث سے چند دلائل پیش کریں گے اور اس کے بعد اسماعیل دہلوی کی عبارت کا علمی، تحقیقی والزامی جواب دیں گے، اور ساتھ ساتھ وہابیہ کی تمام تاویلات کا منہ توڑ و مدلل جواب بھی پیش کریں گے، قارئین کرام سے گزارش ہے کہ کم از کم ایک مرتبہ اس کتاب کو اول تا آخر لازمی مطالعہ کیجیے گا، ان شاء اللہ عزوجل! آپ پر حق و سچ واضح ہو جائے گا۔

نماز میں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واطاعت کا قرآنی حکم

میرے مسلمان بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب کسی بات پر تم میں جھگڑا ہوجائے تو اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور رجوع کرو چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۔ (پارہ 5 النساء 59)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اُسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

لہٰذا اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی مقدس کتاب" قرآن پاک" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے ارشادات "احادیث مبارکہ" کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور دیکھتے ہیں کہ کیا نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خیال یا نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و اطاعت (معاذ اللہ) بیل و گدھے کے خیال سے بدتر یا شرک ہے؟ اور کیا اسماعیل دہلوی کا ایسا عقیدہ درست اور قرآن و حدیث کے مطابق ہے؟

قرآن پاک کی روشنی میں نماز میں تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ اللہ عزوجل قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ"

"اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی" (پارہ 9 الانفال 24)

اس آیت مبارکہ میں "اذا" کا کلمہ استعمال ہوا ہے اور "اذا" کلمہ عموم ہے، معنی یہ ہے کہ اے ایمان والو! جب بھی میرا رسول [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] تمہیں بلائے چاہے تم حالتِ نماز میں ہی ہو یا نماز کے باہر، فوراً میرے رسول [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ۔

اس آیت کی تفسیر پر "حدیث نمبر 1" اور عمل صحابہ

☆ امام محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے تفسیر طبری میں صحیح سند کے ساتھ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ

"خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ابی و هو یصلی فدعاه ای ابی فالتفت الیه ابی ولم یجبه ثم ان ابیا خفف الصلاة ثم انصرف الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیک ای رسول اللہ! قال وعلیک ما منعک اذ دعوتک ان تجیبنی ؟ قال یا رسول اللہ ! کنت اصلی قال افلم تجد فیما اوحی الی استجیبوا اللہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم قال بلی یا رسول اللہ لا اعود"

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ پر ہوا **تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں آواز دی،** انہوں نے توجہ کی مگر نماز کو جاری رکھا، **لیکن نماز میں تخفیف کردی** (یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر نماز جلدی جلدی نماز ادا کر کے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا **جب میں نے تجھے بلایا تھا تو کس چیز نے تجھے روک لیا؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا، فرمایا کیا اللہ کی وحی میں یہ حکم نہیں پاتے ہو** کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں فوراً حاضر ہو جایا کرو جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلاوہ آجائے، **عرض کیا یا رسول اللہ! بالکل قرآن میں یہ حکم موجود ہے، آئندہ ایسا نہیں کروں گا [یعنی فوراً حاضر ہو جاؤں گا]**

(1) تفسیر طبری ج ٦ ص ٢١٢ دار الکتب العلمیہ بیروت، (2) ترمذی حدیث ٢٨٨٤
(3) سنن نسائی حدیث ٨٠١٠۔

اس آیت کی تفسیر پر "حدیث نمبر 2"

صحیح بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور مشکوٰۃ شریف میں حدیث موجود ہے کہ حضرت ابو سعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"کنت اصلی فمربی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فدعانی فلم اته حتی صلیت ثم اتیته فقال ما منعک ان تاتی الم یقل الله (یا یها الذین امنوا استجیبوا الله و للرسول اذا دعاکم لمایحییکم) الخ

یعنی فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا مگر میں (حالت نماز میں تھا اس لئے) آپ کی خدمت میں نہیں آیا، نماز جاری رکھی، نماز مکمل کر کے حاضر خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں نے تجھے بلایا تھا تو کس چیز نے تجھے روکا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم نہیں دیا؟ ایمان والو! جب بھی اللہ اور اس کے رسول کا بلاوا آئے فوراً حاضر ہو جایا کرو" (مشکوٰۃ)

(1) صحیح بخاری حدیث 669 کتاب التفسیر (2) سنن ابی داؤد حدیث 1445، (3) سنن نسائی حدیث 912، (4) سنن ابن ماجہ حدیث 3785، (5) سنن دارمی حدیث 3347، (6) بیہقی شریف سنن کبریٰ ج2 ص368 (7)، مسند امام احمد ج4 ص211۔ (8) معجم کبیر طبرانی ج22 ص203، (9) مشکوۃ (بحوالہ کتاب "نماز میں تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص11، 12)

اس آیت کی تفسیر پر "حدیث نمبر 3"

☆ امام محمد بن جریر الطبری (متوفی 310ھ) نے تفسیر طبری جلد نمبر 6، جز نمبر 9، صفحہ نمبر 142، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت (لبنان) پر صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ

خرج رسول اللہ ﷺ علی ابی و ھو یصلی فدعاہ ای ابی فالتفت الیہ ابی ولم یجبہ ثم ان ابیا خفف الصلاۃ ثم انصرف الی النبی آپ ﷺ فقال السلام علیک ای رسول اللہ ! قال و علیک مامنعک اذ دعتک ان تجیبنی ؟ قال یا رسول اللہ ! کنت اصلی قال افلم تجد فیما اوحی الی (استجیبوا اللہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم) قال بلیٰ یا رسول اللہ لا اعود۔

"یعنی آقا نبی کریم ﷺ کا گزر حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ پر ہوا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے انہیں آواز دی، انہوں نے توجہ کی مگر نماز کو جاری رکھا، لیکن نماز میں تخفیف کردی (یعنی جلدی نماز ادا کرکے) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ جب میں نے تجھے بلایا تھا تو کس چیز نے تجھے روک لیا؟ عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا، فرمایا کیا اللہ کی وحی میں یہ حکم نہیں پاتے ہو کہ اللہ اور رسول کی بارگاہ میں فورا حاضر ہو جایا کرو جب رسول کا بلاوہ آجائے، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بالکل قرآن میں یہ حکم موجود ہے، **آئندہ ایسا نہیں کروں گا"**

(1) تفسیر طبری جلد نمبر 6، جز نمبر 9، صفحہ نمبر 142۔(2) ترمذی حدیث 2884، (3) سنن نسائی حدیث 8010

نتیجہ احادیث

صحت کے ساتھ حضرت ابوسعید حارث بن نفیع ابن المعلیٰ (متوفی 74ھ) اور حضرت ابی ابن کعب سید المسلمین (متوفی 32ھ) دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے متعلق ثابت ہو گیا جس کا

خلاصہ یہ ہے کہ خود صاحب قرآن ﷺ نے سورہ انفال آیت نمبر 24 پڑھ کر حکم دیا کہ اگر چہ تم حالت نماز میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں موجود تھے، عبادت الٰہی میں مشغول تھے، مگر جب میری آواز سن لی تھی تو تم پر فرض ہو گیا تھا کہ [عبادت الٰہی] نماز کو ادھر ہی روکتے اور فورا میری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے۔

نبی پاک ﷺ کے لئے عبادت الٰہی میں کمی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیثِ صحیح میں الفاظ

"خفف الصلوۃ" یعنی انہوں نے نماز میں تخفیف کی

قارئین کرام! صحابی رسول ﷺ کا عمل دیکھئے کہ جیسے ہی انہوں نے نبی پاک ﷺ کی آواز سنی تو نماز (عبادت الہی) میں کمی کر دی یعنی قرآن پاک وتسبیحات کو کم تعداد میں پڑھ کر جلدی سے سلام پھیر کر نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

یعنی مذہب احمدیہ اسماعیلیہ دیو بندیہ کے مطابق صحابی رسول حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کی خاطر عبادت الٰہی میں تخفیف کر کے شرک عظیم کے مرتکب ہوئے [معاذ اللہ]، نبی پاک ﷺ کی عین حالت نمازی میں ایسی تعظیم وتکریم بجالائی کہ ان کی خاطر اللہ عزوجل کی عبادت میں کمی کر دی۔ اب ایسی تعظیم وتکریم بغیر قصد وارادے کے تو نہیں کی گئی بلکہ اپنے قصد وارادے سے رسول اللہ ﷺ کی تعظیم وتکریم کو ملحوظ خاطر رکھ کر یہ عمل سرانجام دیا گیا تو اب احمدی اسماعیلی بتائیں کہ کیا صحابی رسول توحید الٰہی کو نہیں جانتے تھے؟ کیا انہوں نے مالک الملک عزوجل کی عبادت میں کمی کر کے نبی پاک ﷺ کو بڑھا دیا؟ کیا ان کا یہ عمل توحید الٰہی عزوجل کے مخالف تھا؟ اور تمہاری خود ساختہ صرف ہمت کی

تعریفوں کے مطابق تو ان صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر نماز میں تخفیف کر کے اللہ عزوجل کی طرف سے دھیان کم کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لگا دیا تو معاذ اللہ عزوجل ان کا یہ عمل تمہارے مذہب وہابیہ کے مطابق تو نہ صرف شرکیہ بلکہ بیل و گدھے کے خیال سے بھی بدتر ٹھہرا۔ معاذ اللہ!

یہ ہے احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کا گستاخانہ مذہب لیکن ہم مسلمانوں کے نزدیک ایسا ہرگز نہیں کیونکہ بارگاہ مصطفی و مرتضی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری مالک الملک عزوجل ہی کی بارگاہ میں حاضری ہے۔ جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

قرآن وحدیث کا نتیجہ

قرآن پاک کی مذکورہ آیت مبارکہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ نمازی سجدے میں ہو، سجدے میں سبحان ربی الا علٰی پڑھا جاتا ہے، اگر نمازی "سبحان ربی" تک پڑھ چکا ہے اور "الا علی" کہنا باقی تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاد فرمالیا، اب یہاں آیت قرآنی "اذا دعاکم" کا تقاضا اور نبی علیہ السلام کا حکم یہ ہے کہ آگے "الا علٰی" کہنے کی اجازت نہیں، فوراً بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہونا فرض ہو چکا ہے، جتنی تاخیر ہوگی، نمازی گنہگار ہوگا، نبی علیہ السلام کے بلاوے اور حکم آجانے کے بعد نماز، نماز نہ رہے گی بلکہ الٹا نماز پڑھنا اور جاری رکھنا نمازی کے حق میں نافرمانی اور گناہ بن رہی ہوگی۔ قطعاً واضح ہو گیا کہ نبی علیہ السلام کے بلاوے پر دوران نماز نبی علیہ السلام کی طرف توجہ کرنا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو جانا فرض ہے نہ کہ ناجائز یا کوئی بُرا کام۔ ملخصاً (نماز میں تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 12 تا 14 جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان)

احمدیوں کے مذہب سے نبی پاک ﷺ بھی محفوظ نہ رہے

قابلِ غور بات یہ ہے کہ جب نبی پاک ﷺ نے اُن صحابی کو اپنی طرف بلایا تو نبی پاک ﷺ یہ جانتے تھے کہ وہ (صحابی) اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول ہیں عبادت [نماز] بھی ایسی جو مکمل خضوع وخشوع والی [جیسا کہ دیابنہ حضرات دہلوی کے دفاع میں وہ ساری آیات وروایات پیش کرتے ہیں۔جن کے مطابق ان صحابی کی نماز کی کیفیت ایسی جیسے وہ اللہ عزوجل کو دیکھ رہے ہیں، ان کی نماز ایسی کہ کسی کی طرف توجہ ودھیان ہی نہ رکھتے ......) لطف کی بات یہ کہ خود نبی پاک ﷺ نے انہیں ایسی نماز سکھائی لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے ان صحابی کو حالت نماز میں دیکھنے کے باوجود اپنی طرف بلایا، اور اپنی بارگاہ میں حاضری کا حکم بھی ایسا کہ نمازی (صحابی) کا رخ کعبۃ اللہ کی طرف سے پھر کر رسول اللہ ﷺ کی طرف ہوجائے، وہ مصلے سے ہٹ کر حبیب الٰہی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں، لیکن پھر بھی علما دین ایسی نماز کو باطل نہ بتائیں بلکہ اس کو خصائص محمدی ﷺ بتائیں (تفسیر روح المعانی، تفسیر مظہری، عمدۃ القاری، مرقاۃ المصابیح، خصائص کبری) یہ حضرات ایسے عمل کے باوجود صرف ہمت کی رٹ نہ لگائیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کو اللہ عزوجل کی بارگاہ کی حاضری بتائیں (تفسیر جمل ومدارک) ہاں اب احمدی اسماعیلی دیوبندی ہمت کریں اور اپنی من گھڑت صرف ہمت کو یہاں کھینچ لائیں اور ان سب کو مشرک اور ان کے عمل کو شرک بتلائیں۔

پھر خود صاحب شریعت ﷺ جو قرآنی فیصلے سنائیں توحید وشرک کی تفریق بتائیں وہ تو نمازی کو عین عبادت میں اپنی طرف بلائیں اس کو صرف ہمت نہ بتائیں لیکن مذہب وہابیہ

احمدیہ میں یہی من گھڑت صرف ہمت اور سب کچھ شرک بن جائے لاحول و لاقوۃ الا باللہ!
مذہب وہابیہ کے مطابق تو یہ شرک اکبر ٹھہرا کہ ان کے مطابق تو ان کا من گھڑت صرف ہمت ہو گیا، خیال بھی ایسا کہ اپنے قصد وارادے سے عبادت الٰہی ہی میں تخفیف کر دی تو احمدیوں کے مطابق تو خیال اللہ عزوجل سے ہٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لگ گیا۔
لیکن بدبختو! ظالمو! یہ ہرگز شرک نہیں بلکہ یہ تو رب العلمین عزوجل کی تعلیم (اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ) ہے یہی مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم ہے جو کہ خود ہمارے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی ہے اور پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عمل کر کے ہمیں بتلائی۔
لیکن یہی خارجیوں، احمدیوں، وہابیوں دیوبندیوں کو شرک نظر آئی۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ! یہی تو احمدیوں وہابیوں خارجیوں کی خرد ماغی ہے کہ وہ درِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارگاہ الٰہی سے جدا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ علمائے دین قرآنی حکم کے مطابق بارگاہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کو بارگاہ الٰہی ہی کی حاضری بتائیں۔ جیسا کہ

☆ علامہ سلیمان بن عمر الشافعی یعنی امام الجمل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1204ھ) فرماتے ہیں کہ

وحد الضمیر فی قولہ اذا دعاکم "لان استجابۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استجابۃ للہ تعالیٰ"

یعنی اذا دعاکم میں ھو ضمیر فاعل واحد اس لئے لائی گئی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری اللہ کی بارگاہ ہی کی حاضری ہے

(تفسیر جمل ج 2 ص 237 احیاء التراث العربی بیروت)

☆ اسی طرح مشہور و معتبر مفسر علامہ امام عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی حنفی فرماتے ہیں کہ

"لان استجابة الرسول ﷺ کاستجابته"

یعنی نبی کرم ﷺ کی بارگاہ کی حاضری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی حاضری کی طرح ہے ۔(تفسیر مدارک ج1 ص583)

معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ کی طرف متوجہ ہونا، اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہونا ہے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضری اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ کی حاضری کی طرح ہے۔

نور الہ کیا ہے؟ محبت حبیب کی ﷺ
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ ''خوک و خر'' کی ہے

اس آیت کی تفسیر ''تفسیر روح المعانی'' سے

☆ علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"واستدل بالاية علیٰ وجوب اجابته ﷺ اذا نادی احدا وهو فی الصلوة"

(یعنی سورۃ انفال کی آیت سے)استدلال کیا گیا ہے کہ نمازی حالت نماز میں ہو اور نبی علیہ السلام بلا لیں، تو نماز چھوڑ کر نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو جانا واجب ہے'' (روح المعانی پارہ۹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۶)

☆ یہی علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ

"وايد القول با لوجوب بما اخرجه الترمذی و النسائی عن ابی هريرة انه ﷺ مر علی ابی بن کعب وهو يصلی" الحديث۔

یعنی ترمذی اور نسائی میں حدیث ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے

متعلق ہے، اس سے دوران نماز نبی علیہ السلام کے بلاوے پر حاضری کے واجب ہونے کی تائید ہوتی ہے" (روح المعانی پارہ ۹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۷)

قرآن پاک میں "استجیبوا" امر کا صیغہ ہے جس کا وجوب بخاری کی حدیث ابی سعید ابن معلیٰ رضی اللہ عنہ اور ترمذی ونسائی کی حدیث حسن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قطعاً ثابت ہوتا ہے۔

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حاضری سے نماز "فاسد نہیں ہوتی"

امت مسلمہ کے جید محدثین ومفسرین نے یہاں ایک اور بحث اٹھائی ہے کہ نماز کو وہیں اسی مقام پر چھوڑ کر آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوجانا تو واجب ہے، اس پر تو سب کا اتفاق ہے۔

لیکن دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان حالت نماز میں ہے اور اس کو آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہیں اور وہ دوران نماز ہی بحکم الٰہی عزوجل کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں فوراً حاضر ہوجاتا ہے، تو اس عمل سے اس کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں؟

اس حوالے سے تحقیق یہی ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی یعنی نماز ٹوٹے گی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود حکم دیا ہے "استجیبوا" "فوراً حاضر ہوجایا کرو" "اذا دعاکم" "جب بھی میرا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائے، تو دوران نماز جب اللہ تعالیٰ کا خود حکم ہے اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوسعید معلیٰ رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو فرما رہے ہیں **تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کی وجہ اور امتثال امر الٰہی سے نماز کیوں ٹوٹے گی؟**

☆ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"وعن الشافعی ان ذالک لا یبطلھا لا نھا ایضا اجابۃ"

یعنی سیدنا امام شافعی (متوفی ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں کہ نماز نہ ٹوٹے گی کیونکہ نبی علیہ السلام کی جانب جانا بھی فرض ہے۔ (روح المعانی جلد 5 ص 276)

☆امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ

"وانہ یجب علیہ اجابتہ اذا دعاہ ولا تبطل صلاتہ"

یعنی بے شک جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائیں آپ کی بارگاہ کی حاضری فوراً واجب ہے اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے نماز بھی فاسد نہیں ہوتی۔

(خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۴۴۲ مطبوعہ حقانیہ پشاور)

☆علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں کہ

"وقال صاحب التوضیح و صرح اصحابنا فقالوا من خصائص النبی علیہ السلام انہ لو دعا انسانا و ھو فی الصلوۃ وجب علیہ اللاجابۃ و الا تبطل صلوتہ"

(یعنی) صاحب توضیح نے فرمایا ہے کہ ہمارے علما نے صراحتاً فرمادیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ امر بھی ہے کہ آپ کسی شخص کو پکاریں اور وہ نماز میں ہو تو اسے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دینا لازم ہے اور نماز چھوڑ کر بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہونے سے اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد سابع صفحہ ۲۸۲)

☆علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"ان من خصائصہ علیہ السلام کما بہ الاحادیث ... الخ"

احادیث صحیحہ کی تصریح کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ نماز میں آپ کے حکم کی تعمیل واجب ولازم ہے۔ خواہ فعل و قول کثیر ہی کیوں نہ ہو اور اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ (مرقاۃ المفاتیح ۳/ ۲۷)

☆ علامہ قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے پر محض نماز چھوڑنے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ نماز توڑنا تو اور بھی کئی صورتوں میں ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اندھا کنوئیں میں گرتا ہو تو اس کو بچانے کیلیئے، چور چوری کر رہا ہے تو اس سے اپنا مال بچانے کیلیئے۔ **لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات دراصل یہ ہے کہ آپ کی دعوت اور بلاوے پر حاضر ہونا اور نماز کو چھوڑ دینا نماز کے لئے فائدہ مفید نہیں ہے بلکہ جہاں چھوڑ کر گیا تھا وہیں سے شروع کرے۔** (تفسیر مظہری ۳/ ۴۶)

علمائے دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی کا حوالہ

دیوبندی اشرفعلی تھانوی نے اپنے ماموں کے پیر مرزا صاحب کا ایک واقعہ لکھا جس میں دیوبندی پیر صاحب نے اپنے مرید کو آواز دی تو اس نے حالت نماز ہی میں عرض کیا کہ جی! (پیر نے کہا) نماز جاتی رہی تو مرید نے یہی حضرت ابی بن کعب والی روایت پیش کی اور پھر یہی آیت اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ

''اور شراح نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکارنے پر جواب دینے سے نماز نہیں ٹوٹتی، ہمارے لئے جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ خاص حکم تھا''

(ملفوظات جلد ۱۸ ملفوظ ۳۰۳ ص ۱۵۰، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

دیوبندی پیر نے اپنے مرید کو سمجھا دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکارے پر اگر کوئی نمازی جواب دے تو نماز نہیں ٹوٹتی یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ ممکن ہے کہ دیوبندی کہہ دیں کہ یہ تو دیوبندی پیر کا حوالہ ہے تھانوی کا نہیں تو عرض ہے کہ آپ کے اپنے دیوبندی اصول کے مطابق

''کسی عالم کا کسی کے قول کو نقل کرنا اور اس کا کہیں بھی رد نہ کرنا بلکہ اس استدلال و احتجاج کرنا حقیقتاً اس کی تصیح ہے، تصیح اور اور کس چیز کا نام ہے؟''

(سماع الموتی: ۳۶۳ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نیز خود اشرفعلی تھانوی نے بھی اپنے فتاوی میں خود یہ لکھا ہے کہ

''اس احقر کا مسلک ان سب دعووں سے قطع نظر کر کے یہ ہے کہ آپ کا کلام فرمانا خصوصیات میں سے ہوسکتا ہے اور صحابہؓ کا کلام رسول کے ساتھ تھا اور کلام مع الرسول مفسد صلوۃ نہیں جیسا کہ بعض علماء نے اس حدیث میں لکھا ہے کہ آپ نے ابی بن کعب کو پکارا تھا پھر بعد نماز کے آپ نے یہ آیت یاد دلائی اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ الایۃ''

(امداد الفتاویٰ جلد اول :باب السہو فی الصلوٰۃ و احکامہ :ص ۳۵۷ سوال نمبر ۴۴۸ مکتبہ دار العلوم کراچی)

علمائے دیوبند کے مفتی اعظم محمد شفیع کا حوالہ

حضرت ابی بن کعب والی حدیث کو پیش کرنے کے بعد علمائے دیوبند کے مفتی اعظم محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''اس حدیث کی بنا پر بعض فقہاء نے فرمایا کہ حکمِ رسول کی اطاعت سے **نماز میں جو کام بھی کریں اس سے نماز میں خلل نہیں ہوتا**''

(معارف القرآن جلد چہارم: ص ۲۰۹۔ انفال ۸: ۲۴ دار المعارف کراچی)

من گھڑت صرف ہمت کی تاویلات کرنے والوں کا رد

اس آیت کریمہ، احادیث مبارکہ اور تصریحات محدثین و مفسرین اور اکابرین دیوبند کے ان حوالوں پر علماء وہابیہ دیابنہ خوب غور و فکر کریں بالخصوص صرف ہمت کی من گھڑت گردان پڑھنے والے (اس کی من گھڑت یہ تعریف ''کہ اس سے اللہ عزوجل سے بھی دھیان ہٹ جاتا ہے'' کرنے والے) یہاں دیکھیں کہ نمازی حالتِ نماز میں ہے اور اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بلاتے ہیں تو اب نمازی کا صرف خیال و دھیان ہی نہیں بلکہ جسمانی طور پر بھی وہ نمازی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوگا، پھر اس حکم کی تکمیل سے نمازی کا قبلے سے بھی رخ پھرے گا، پھر وہ نمازی چل کر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اور یہ عملِ کثیر بھی ہے، پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم کلام بھی ہوگا اور یقیناً ایسا کلام بھی کرے گا جو کہ نماز کا حصہ نہیں ہوگا لیکن اس کے باوجود مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں اس نمازی کی نماز باطل نہیں ہوگی، اللہ عزوجل کی بارگاہ سے توجہ نہ ہٹے گی، یہ ہے میرے کریم آقا فداک ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت، تعظیم و اجلال! سبحان اللہ! جو کہ بدبخت احمدیوں دیوبندیوں کو برداشت نہیں۔

یہ دلائل تو بتا رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کو بجالانا نماز میں کسی قسم کا خلل پیدا نہیں کرتا اور جہاں سے نمازی نماز چھوڑ کر جائے، وہیں سے آ کر شروع کرے کیونکہ نماز بھی

انہی کے حکم کی تعمیل ہے اور خاص اس معاملے میں قبلہ سے منہ پھیرنا بھی قابل اعتراض نہیں کیونکہ منہ پھیرا قبلہ سے تو متوجہ ہوا اس ذات اقدس ﷺ کی طرف جو قبلہ کا بھی قبلہ ہیں۔

اب حتی کی رٹ لگا کر بارگاہ مصطفی ﷺ کو بارگاہ الٰہی سے جدا بتانے والے، حتی کہ اللہ عزوجل کا دھیان بھی نہیں رہے گا ایسی خود ساختہ باتیں کرنے والے تمام احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کی تمام تاویلاتِ باطلہ کا رد ہمارے رب کریم عزوجل نے کس طرح فرمایا، ہمارے کریم آقا ﷺ نے کس طرح صدیوں پہلے ہی تمہاری تمام تاویلاتِ فاسدہ کو خاک میں ملا دیا اور پھر محدثین ومفسرین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے کس طرح تمھارے خود ساختہ مذہب کی دھجیاں اڑادیں۔

ہاں احمدیو! دیوبندیو! اب صاف صاف بتاؤ کہ صرف ہمت کی جو تم من گھڑت تعریف کرتے ہو (حتی کہ اس وقت اللہ عزوجل کا دھیان بھی نہ رہے) کیا یہاں صادق آتی ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں آتی تو وجہ بیان کرو کہ کیوں نہیں آتی؟ مذکورہ علمائے دین اور اکابرین وہابیہ کی تصریحات کے مطابق اس نمازی کی نماز پھر بھی نہیں ٹوٹتی تو اب کیا صرف ہمت اس مذکورہ عمل وارادے سے بھی بلند و بالا کسی چیز کا نام ہے؟ آخر صرف ہمت میں وہ کون سی ایسی کیفیت وحالت یا خیال ودھیان ہے جو مذکورہ بالا عمل سے بھی بہت زیادہ گہرا ہے؟ ذرا دیوبندی حضرات وجہِ فرق تو بیان کریں۔

اور اگر احمدی دیوبندی یہ کہیں کہ یہاں ان کے من گھڑت صرف ہمت کی تعریف صادق آتی ہے تو پھر اپنے خارجی شعار کے مطابق ان حضرات علمائے دین بالخصوص اپنے اکابرین دیوبند کو کافر ومشرک کہیں کہ وہ تمہاری تحریرات کے مطابق اللہ عزوجل کی طرف

سے دھیان ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لے گئے لیکن پھر بھی کہتے ہیں کہ نماز فاسد نہیں ہوئی بلکہ ایسے عمل کو خصائص مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شمار کرتے ہیں۔لیکن" **ان الوھابیة قوم لا یعقلون** "بے شک وہابی ایسی قوم ہے جو عقل نہیں رکھتی۔

عَقْل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد سمیت تمام دیوبندی یہ بتائیں کہ علمائے دین نے مذکورہ بالا آیت وحدیث کے تحت جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خوبی بیان کی کہ اگر

" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اور بلاوے پر کوئی نمازی اپنی نماز کو چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم بجالاتا ہے تو تب بھی اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی بلکہ جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے آکر شروع کرے گا"

نمازی کی یہ ساری حالت اور قصداً یہ سارا عمل اللہ عزوجل سے دھیان ہٹانے کا سبب ٹھہرا کہ نہیں؟ اگر کہو کہ ہاں تو یہی عمل تمہارے نزدیک من گھڑت صرف ہمت ہے تو یہ عمل بھی تمہارے گستاخانہ نظریئے کے مطابق بیل وگدھے کے خیال سے بدتر اور شرک ٹھہرا تو اب امام المحدثین جلال الدین سیوطی، شارح بخاری علامہ عینی، مفتی مکہ حضرت ملا علی قاری اور علامہ قاضی ثناء اللہ صاحب پر فتویٰ لگاؤ۔

اور اگر یہ کہتے ہو کہ ایسی حالت میں بھی نماز فاسد نہیں ہوتی (جیسا کہ تمہارے بڑے اقرار کر چکے ہیں) اور مقصود حقیقی سے دھیان نہیں ہٹتا تو پھر صرف ہمت ہی میں ایسا کون سا خاص الخاص عمل ہے جس کی وجہ سے مقصود حقیقی سے توجہ ہٹ جاتی ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ

صرف ہمت (تصور شیخ) میں تو بقول دیوبندیوں کے صرف خیال مقصود حقیقی سے ہٹتا ہے لیکن یہاں تو وہابیہ کے اصول کے مطابق خیال کے ساتھ بندۂ مومن پورے جسم کے ساتھ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو رہا ہے تو اب یہ عمل تو تمہاری خود ساختہ صرف ہمت سے بھی بڑھ گیا لہٰذا اب ہمت کر کے امام سیوطی، علامہ عینی، ملا علی قاری اور قاضی صاحب پر مشرک ہونے کا فتویٰ لگاؤ اور کہو کہ انہوں نے شرک کی تعلیم دی۔

احمدی اسماعیلی وہابی فرقے کی مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لاعلمی

اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسماعیل دہلوی اور اس کے پیروکار کی ایسی بے ہودہ باتیں مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لاعلمی کا نتیجہ ہے اور وہ بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارگاہ خداوندی عزوجل سے جدا اور الگ سمجھتے ہیں۔

☆ ......حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اللہ عزوجل ہی کی اطاعت ہے۔

"مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ" (النساء ۴ آیت ۸۰)

☆ ......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت اللہ تعالیٰ ہی کی بیعت ہے۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ" (الفتح آیت ۱۰)

☆ ......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مارنا اللہ ہی کا مارنا ہے۔

"وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ رَمٰى" (الانفال آیت ۱۷)

☆ ......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام اللہ تعالےٰ ہی کا کلام ہے

"وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى" (النجم آیت ۴، ۳)

☆ ......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اللہ عزوجل کی رضا ہے۔

"وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ" (التوبہ آیت ۶۲)

اور اللہ ورسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔ (پارہ:۱۰ توبہ ۶۲)

اس آیت کے لفظ اَنْ یُّرْضُوْہُ میں واحد کی ضمیر اس لئے ذکر کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا میں کوئی فرق نہیں، دونوں کی رضا کا ایک ہی حکم ہے۔
(مدارک، التوبہ، تحت الآیۃ:۶۲ ص ۴۴۲)

☆ ......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار اللہ عزوجل کے جلووں کا دیدار ہے۔

"من رانی فقدرئی الحق"

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔ (صحیح بخاری، نسیم الریاض،"انتباہ: باب ۵ سلسلہ چشتیہ)

☆ ......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اللہ ہی کا ذکر ہے۔

"جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اس لحاظ سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے احکام کی تبلیغ کرنے والے، تو اس نے صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے"
(نسیم الریاض جلد اول صفحہ ۱۲۵ علامہ شہاب الدین خفاجی)

☆ ......حتیٰ کہ عین حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونا، اللہ عزوجل ہی کی طرف متوجہ ہونا ہے

"یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ" (پارہ 9 الانفال 24) اس آیت پر تفصیلی گفتگو پہلے ہو چکی۔

لہٰذا اگر کوئی بد بخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کو اللہ عزوجل سے جدا کوئی راہ بتاتا ہے تو اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جدا کرنے والے ہیں۔

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو!
واللہ ! ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے
بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

"اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللهِ وَرُسُلِهٖ"

"وہ جو اللہ اوراس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں" (پارہ 6 النساء 150)

بہرحال یہ ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عین حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر مصلی کو چھوڑ دیا [اور دیگر احادیث مبارکہ بھی جن کا ذکر اس کتاب میں آگے موجود ہے] لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اس عمل کے خلاف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی ضعیف سے ضعیف حدیث نہیں ملتی جس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ

"اے صحابہ! تمہاری نمازیں باطل ہو چکی ہیں یا تم نے عین حالت نماز میں میری طرف توجہ کی تو اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری توجہ ہٹ گئی لہٰذا تم توبہ واستغفار کرو اور پھر نماز پڑھو"

ہرگز ہرگز ایسی کوئی بات ہمیں ذخیرہ احادیث میں نہیں ملتی۔ دنیا بھر کے سارے وہابی دیوبندی احمدی اسماعیلی جمع ہو جائیں تو ان شاء اللہ عزوجل ایسی کوئی حدیث بیان نہیں کر سکتے، بہرحال ان روایات کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال یا تصور یا استغراق کو بیل و گدھے کے خیال سے بدتر نہیں کہا جا سکتا۔

حدیث نمبر 1

جماعتِ صحابہ کا نماز میں نبی کریم ﷺ کی طرف توجہ و تعظیم

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت موجود ہے کہ

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذھب الی بنی عمر و ابن عوف لیصلح بینھم فحانت الصلوۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر فقال اتصلی للناس فاقیم قال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی و آلہ وسلم و الناس فی الصلوۃ فتخلص حتی وقف فی الصف فصفق الناس و کان ابو بکر لا یلتفت فی صلوتہ فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول اللہ صلی الل تعالی علیہ و آلہ وسلم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم ان امکت مکانک فرفع ابو بکر یدیہ فحمد اللہ علی ما امرہ بہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم من ذلک ثم استاخر ابو بکر حتی استوی فی الصف و تقدم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم فصلی فلما انصرف قال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت اذا امرتک فقال ابو بکر ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم مالی رایتکم اکثرتم التصفیق من رابہ شی فی صلوتہ فلیسبح فانہ اذا سبح التفت الیہ و انما التصفیق للنساء"

(اس حدیث کا ترجمہ بھی دیوبندی مصنف انوار الباری سے ملاحظہ کیجیے) "یعنی حضرت سہل بن سعدی الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ بنی

عمرو بن عوف میں باہم صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے ، اتنے میں نماز کا وقت آ گیا تو موذن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اگر تم لوگوں کو نماز پڑھا دو تو میں اقامت کہوں ، انہوں نے کہا اچھا ، پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے ۔ اتنے میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے اور لوگ نماز میں تھے ، پس آپ (صفوں میں) داخل ہوئے ، یہاں تک کہ (پہلی) صف میں جا کر ٹھہر گئے ، **لوگ تالی بجانے لگے** ، چونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھتے تھے ، لیکن جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں ، تو انہوں نے دز دیدہ نظر سے دیکھا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کا شکریہ ادا کیا ، پھر پیچھے ہٹ گئے ، یہاں تک کہ صف میں آ گئے ، اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھ گئے ، آپ نے نماز پڑھائی ، پھر آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب میں نے تم کو حکم دیا تھا ، تو تم کیوں نہ کھڑے رہے ؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے ، پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ میں نے تم کو دیکھا تم نے تالیاں بکثرت بجائیں (دیکھو) جب کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اسے چاہیے کہ سبحان اللہ کہہ دے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہہ دے گا ، تو اس کی طرف التفات کیا جائے گا اور ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا اشارہ صرف عورتوں کے لئے رکھا گیا ہے "

(صحیح بخاری : کتاب الاذان ، باب ۴۳۹ : حدیث ۶۴۸ : مترجم ص ۳۳۸ ، صحیح بخاری : ابواب التہجد

،باب ۷۵۹: حدیث ۱۱۲۳: مترجم ص ۴۹۹،صحیح بخاری: ابواب التہجد ،باب ۷۷۲: حدیث ۱۱۳۹:
مترجم ص ۵۰۴،صحیح بخاری: ابواب التہجد ،باب ۷۸۳: حدیث ۱۱۵۶: مترجم ص ۵۱۱،انوار الباری
اردو شرح صحیح البخاری: جلد ۱۵: حدیث ۶۴۸ ص ۲۵۹،صحیح مسلم: ۴۲۱ الرقم المسلسل: ۹۲۴،سنن ابو
داؤد: ۹۴۰،سنن نسائی: ۷۸۳،سنن ابن ماجہ: ۱۰۳۵،سنن دارمی: ۱۳۶۴،مسند ابو یعلی: ۷۵۲۴،
صحیح ابن خزیمہ: ۸۵۳،صحیح ابن حبان: ۲۲۶۱،المعجم الکبیر: ۵۹۳۲،سنن بیہقی ج ۳ ص ۱۲۳،مسند احمد
ج ۵ ص ۳۳۱ طبع قدیم ،مسند احمد: ۲۲۸۱۶،ج ۳۷ ص ۴۷۳،مؤسستہ لرسالۃ بیروت ،جامع
المسانید لابن الجوزی: ۲۴۱۵،مکتبہ الرشد ریاض ۱۴۲۶ھ: بحوالہ نعمۃ الباری شرح صحیح البخاری ج ۲،
کتاب الاذان: حدیث ۶۸۴ ص ۵۵۹)

قارئین کرام! دیکھئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس جماعت عبادت الٰہی عزوجل میں مشغول ہیں مکمل خضوع وخشوع کے ساتھ عبادت الٰہی ادا کی جارہی ہے، اتنے میں امام الانبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آتے ہیں تو

(1)......عین حالت نماز میں (عبادت الٰہی کرتے ہوئے) مقتدی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

(2)...... جب جماعت کے امام (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو خبر نہ ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تالیاں بجانے لگے تا کہ امام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوں۔

(3)......پھر امام (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے حالت نماز ہی میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

(4)......پھر جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کھڑے رہنے کا اشارہ کیا حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے اللہ کی بارگاہ میں شکر ادا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔

(5)......پھر امام (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) امامت کے مصلے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر پیچھے ہٹے۔

احمدی اسماعیلی دیوبندی اصول کے مطابق تبصرہ

قارئین کرام! اس روایت کو سامنے رکھیں اور اب احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات کی ایک عبارت خاص نماز ہی میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے بارے میں اپنے امام اسماعیل دہلوی کے قول (خیال آں باتعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد) کی تشریح ملاحظہ کریں۔ احمدی دیوبندی مولوی ساجد خائن لکھتے ہیں کہ

"خیال آں باتعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد" یعنی آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال میں اس قدر مٹھاس ہے کہ اتنی زیادہ حلاوت و شیرینی ہے اور اس درجہ کشش ہے کہ وہ انسان کے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اور پھر چپک کر رہ جاتا ہے" (دفاع: ۱/ ۵۲۰ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

مزید یہی احمدی دیوبندی مولوی مزید لکھتا ہے کہ

"خدا کے رسول کی ذات، بات میں، ذکر میں زبردست حلاوت و مٹھاس اور بے پناہ کشش موجود ہے اور ان کی یاد اور ان کا خیال اپنی تمام تر عظمتوں اور رعنائیوں کے ساتھ قلب مومن میں جا چپکتا ہے" (دفاع: ۱/ ۵۲۲ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی طرف خیال کی یہ کیفیت ہے تو احمدیو! دیوبندیو! اب بتاؤ کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت نماز میں اس جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں تشریف

لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی طرف جو یہ جماعت صحابہ متوجہ ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی طرف بے پناہ کشش، حلاوت ومٹھاس اور تمام تر عظمتوں اور رعنائیوں کے ساتھ متوجہ ہوئے کہ نہیں؟ ہاں تمہارا راہ فرار بھی بند کر دیتے ہیں، دیکھو تم نے خود لکھا کہ

"صحیح العقیدہ انسان ایسی کشش اور مٹھاس دوسری چیز میں نہیں پاتا" (دفاع:۱/۵۲۰)

اب بتاؤ کہ تم احمدی اسماعیلی دیوبندی ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو صحیح العقیدہ مانتے ہو کہ نہیں؟ بے شک یہ صحیح العقیدہ تھے تو خود تمہارے اقرار سے انہوں نے ایسی کشش اور مٹھاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں محسوس کی، نیز ان کی طرف اپنی تمام تر عظمتوں اور رعنائیوں کے ساتھ اپنے قلوب کو متوجہ کیا۔

اب صحابہ پر فتوے لگاؤ کہ ایسی عظیم کیفیات، بے پناہ کشش، حلاوتوں، مٹھاسوں، تمام تر عظمتوں اور رعنائیوں کے ساتھ ذات مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے تو توحید الٰہی کے خلاف عمل کیا، عبادت الٰہی میں خلل پیدا ہو گیا، نماز کے خضوع وخشوع کے خلاف عمل کیا، اللہ عزوجل کی طرف سے توجہ (یا ہمت) ہٹا کر ان کی طرف لگا دی۔

ہاں اب دیکھو کہ جس تصورِ مصطفی (تصور شیخ) کو تم اللہ عزوجل سے دھیان، توجہ یا ہمت ہٹانے کا ذریعے سمجھ کر خارجیت شعار اختیار کرتے ہوئے شرک کی طرف لے جاتے ہو، یہاں تو عمل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس سے بدرجہ قوی واعلیٰ ہے۔ تمہاری ساری تاویلیں تو اس سے نیچے درجے کی ہیں لہٰذا اب منہ کھولو اور اپنی جہالتوں کا اظہار کرو۔ کاش تمہارے پاس عقل ہوتی تو ایسی کچی باتیں نہ کرتے لیکن "ان الوھابیة قوم لا یعقلون" بے شک وہابی ایسی قوم ہے جو عقل نہیں رکھتی۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عین حالت نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسی کیفیات کے ساتھ متوجہ بھی ہوئے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی ایک آیت بھی اس کے رد پر نازل نہ فرمائی حالانکہ اس وقت وحی کا سلسلہ جاری تھا، اسی طرح خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس عمل کو کفر وشرک وحرام نہیں قرار دیا بلکہ شرک وحرام کا حکم تو بہت دور کی بات ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ایسا جملہ تک نہ فرمایا کہ یہ تو نماز کے خشوع وخضوع کے خلاف ہے، توحید کے خلاف ہے لہٰذا ایسا عمل آئندہ نہ کرنا یا اے میرے صحابہ تم حالت نماز میں تھے تو میری طرف توجہ کیوں کی؟! اس طرح کی کوئی ایک بات، کوئی ایک حکم بھی نہیں ملتا تو معلوم ہوا کہ مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے ان پیاسوں نے اپنی پیاس بھی بجھائی لیکن ان کا تعلق بارگاہ خداوندی سے بھی ایک لمحہ کے لئے منقطع نہیں ہوا، کیونکہ اگر اس قسم کی بات ہوتی تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو توبہ واستغفار کرنے کا حکم فرماتے اور نماز کو دوبارہ پڑھنے کی تلقین فرماتے۔

حدیث نمبر 2

جماعتِ صحابہ کا نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ و تعظیم

صحیح بخاری ومسلم میں ام المومنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

"امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابا بکر ان یصلی بالناس فی مرضہ فکان یصلی بھم قال عروۃ فوجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من نفسہ خفۃ فخرج فاذا ابو بکر یوم الناس فلما راہ ابو بکر استاخر فاشار الیہ ان کما انت فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حذاء ابی بکر الی جنبہ فکان ابو بکر یصلی بصلوۃ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والناس یصلون بصلوۃ ابی بکر"۔

(اس کا ترجمہ دیوبندیوں کی انوار الباری سے ملاحظہ کیجیے)

"رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری میں حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، عروہ (راوی حدیث) کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جسم میں (مرض کی) کچھ خفت دیکھی تو باہر تشریف لائے، اس وقت ابوبکرؓ لوگوں کے امام تھے، لیکن جب ابوبکرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، تو پیچھے ہٹنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ تم اسی طرح رہو، پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکرؓ کے برابر ان کے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پس ابوبکرؓ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور وہ لوگ ابوبکرؓ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے"

(صحیح بخاری باب من قام الیٰ جنب الامام لعلۃ ۔ ۱/ ۹۴: ص ۳۳۸، انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری: جلد ۱۵: حدیث ۶۴۷ ص ۲۵۸، صحیح مسلم کتاب الصلوۃ ۱/ ۱۷۹)

حدیث شریف کی روشنی میں علمائے وہابیہ سے سوالات

☆ بتایئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دوران نماز نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم بجا لاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے کہ نہیں؟

☆ بتایئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حالت نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر مصلیٰ امامت چھوڑ کر پیچھے ہوئے تو کیا آپ کی توجہ و دھیان نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہوا کہ نہیں؟

☆ بتایئے کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے ان کی نماز کے خضوع و خشوع پر

کچھ فرق پڑا؟ کیا ان کی نماز باطل ہوئی؟ [معاذ اللہ عزوجل]

☆ بتایئے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عین حالت نماز میں یہ عمل کیا تو کیا اُس وقت ان کی توجہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے منقطع ہوگئی تھی؟ معاذ اللہ عزوجل۔

اے میرے مسلمان بھائیو! یاد رکھو کہ اس مقام پر کوئی ایک ضعیف سے ضعیف حدیث نہیں ملتی جس میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس عمل کی مذمت فرمائی ہو یا نماز کو لوٹانے کا حکم ارشاد فرمایا ہو حتیٰ کہ کوئی ایک ایسا فرمان نہیں ملتا جس میں یہ کہا گیا ہو کہ نماز میں میری طرف متوجہ مت ہوا کرو۔ پس معلوم ہوا کہ ہمارے دین اسلام میں تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی عظیم الشان تعظیم وتوقیر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونا ہرگز کفر و شرک نہیں لیکن وہابی دیوبندی مذہب اس کے خلاف ہے، لیکن ہمیں ان کے مذہب سے کیا لینا دینا۔ ان کے بارے میں تو اتنا ہی کافی ہے کہ

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

حدیث نمبر 3

صحابہ کا نماز میں تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ردّ وہابیہ

صحیح بخاری شریف و صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی متفق علیہ حدیث پاک میں ہے کہ

"ان ابا بکر کان یصلی لھم فی وجع النبی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم الذی توفی فیہ حتی اذا کان یوم الاثنین و ھم صفوف فی الصلوۃ فکشف

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ستر الحجرۃ ینظر الینا و ھو قائم کان وجھہ و رقۃ مصحف ثم تبسم یضحک فھممنا ان نفتتن من الفرح برؤیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فنکص ابو بکر علی عقبیہ لیصل الصف و ظن ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم خارج الی الصلوۃ فا شار الینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم ان اتموا صلاتکم و ارخی الستر فتوفی من یومہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم"

(دیوبندی انوار الباری کا ترجمہ)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض وفات میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، یہاں تک کہ جب دوشنبہ کا دن ہوا اور **لوگ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرہ کا پردہ اٹھایا** اور ہم لوگوں کی طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے، **اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک گویا مصحف کا صفحہ تھا،** پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشاشت سے مسکرائے۔ **ہم لوگوں نے خوشی کی وجہ سے چاہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھے میں مشغول ہو جائیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے پچھلے پیروں پیچھے ہٹ آئے** تا کہ صف میں مل جائیں وہ سمجھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے آنے والے ہیں، **لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف اشارہ کیا** کہ اپنی نماز پوری کر لو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ ڈال دیا، اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی"

(صحیح بخاری جلد ا کتاب الاذان: باب ۴۳۷: حدیث ۶۴۴ ص ۳۳۶، صحیح مسلم جلد ا ص ۱۷۰، انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری: جلد ۱۵: حدیث ۶۴۴ ص ۲۵۶ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

صحابہ کا عبادت الٰہی کے دوران نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توجہ

اب ذرا انصاف کے ساتھ اس مبارک حدیث پر غور کریں اور دیکھیں کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کو خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سکھائی تھی، وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جو مکمل خضوع و خشوع کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے ایسی نماز پڑھتے گویا وہ اللہ عزوجل کو دیکھ رہے ہیں، کسی طرف دھیان ہی نہ کرتے تھے، ہاں انہیں نہ صرف نماز بلکہ توحید و شرک کی بھی مکمل معرفت حاصل تھی، آیئے اب دیکھئے کہ وہ کس طرح وہابیہ کے خود ساختہ توحید و شرک کی دھجیاں بکھر رہے ہیں۔

(۱)......لوگ (صحابہ) نماز میں صف بستہ تھے یعنی عبادت الٰہی میں خضوع و خشوع کے ساتھ مشغول تھے۔

(۲)......صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حالت نماز ہی میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرہ کا پردہ اٹھایا۔ یاد رہے کہ حجرہ شریف بائیں جانب ہے۔

(۳)......صحابہ عبادت الٰہی (نماز) کے دوران ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ زیبا کو دیکھنے لگے ''اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک گویا مصحف کا صفحہ تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشاشت سے مسکرائے''

(۴)......جب صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو خوشی کی وجہ سے چاہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے میں مشغول ہو جائیں۔

(۵)......جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے امام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اپنے پچھلے پیروں پیچھے ہٹ آئے یعنی مصلی چھوڑنے لگے۔

(۶)......لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف اشارہ کیا۔

قارئین کرام! غور کیجیے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عبادت الٰہی (نماز) میں مشغولیت کے دوران ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ زیبا کو دیکھ رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسکراہٹ کو دیکھ رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشاروں کو دیکھ رہے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم میں مصلی سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور یہ سارا عمل اپنے قصد و ارادے سے کر رہے ہیں۔

اب احمدی اسماعیلی دیوبندی بتائیں کہ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر حالت نماز میں یہ عمل کر کے انہوں نے بارگاہ الٰہی سے اپنی توجہ، خیال، دھیان کو ہٹا دیا؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دھیان کیا تو کیا اللہ عزوجل کی طرف نہ رہا؟ ہرگز ہرگز نہیں کیونکہ وہ صحابی تھے وہابی نہیں تھے وہ جانتے تھے کہ بارگاہِ مصطفویٰ کی حاضری بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضری ہے انہوں نے قرآنی فیصلہ "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ" سنا ہوا تھا لہٰذا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کو اللہ عزوجل کی بارگاہ سے جدا سمجھے وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مَفَر مَقَر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

مدینہ شریف میں قبلہ، مصلی اور حجرہ اور ردوہابیہ

یاد رہے کہ وہ حجرہ شریف جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایام علالت میں تشریف رکھتے تھے وہیں آج گنبدِ خضریٰ ہے جو کہ قبلہ اہل ایمان و بصیرت اور مرکزِ تجلیات بنا ہوا ہے۔ جن

حضرات کو مدینہ منورہ کی زیارت نصیب ہوئی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ حجرہ شریف مسجد کے قبلہ والی جانب نہیں بلکہ مشرقی جانب ہے یعنی جب **مصلی** نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قبلہ رخ کھڑے ہوں تو حجرہ شریف نمازی کے بائیں طرف آتا ہے۔

علمائے دیوبند کے محمد عثمان شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور شاگرد حسین احمد ٹانڈوی نے لکھا ہے کہ

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو حجرہ سے تشریف لائے تھے اور حجرہ مبارکہ بائیں جانب تھا لہٰذا اصحابہ کرام نے بائیں جانب التفات فرمایا''

(نصر الباری شرح اردو صحیح البخاری، کتاب الاذن۔ ۳/ ۴۰۸)

اب آپ کو سمجھانے کے لئے یہ نقشہ بناتے ہیں۔ دیکھئے **مصلی مصطفی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل سامنے قبلہ شریف ہے اور اس کے بائیں جانب حجرہ شریف ہے۔

قبلہ شریف [سامنے]

[یہ] **مصلی مصطفی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم... [بائیں طرف] **حجرہ شریف**

اب آپ اس نقشے کو دیکھئے اور غور کیجیے کہ میرے آقا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ **مصطفی کریم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کے مصلے** پر کھڑے تھے، رخ سیدھا قبلہ شریف کی طرف تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے **بائیں جانب حجرہ شریف** موجود تھا۔ تو جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرہ شریف [یعنی بائیں طرف سے] سے پردہ اٹھایا، تو اس جانب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا التفات نظر بلکہ چہروں کو قبلہ سے پھیرے بغیر ممکن نہیں جیسا کہ دیوبندی مولوی نے لکھا ''صحابہ کرام نے بائیں جانب التفات فرمایا'' اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے کو دیکھنا اور سمجھنا بغیر اس

کے متصور نہیں ہوسکتا کہ سب پروانوں (صحابہ) کی نظریں اس شمعِ نبوت ﷺ پر لگی ہوئی ہوں نیز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مصلی امامت سے امام الانبیاء ومرسلین علیہم السلام کیلئے پیچھے ہٹے لیکن ان تمام کاموں کے باوجود ان کی نماز میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوا، نہ حضور ﷺ نے انہیں نئے سرے سے نماز پڑھنے کا حکم دیا، اور نہ ہی ان کو یہ فرمایا کہ تم عین حالت نماز میں میری تعظیم وتوقیر اور میری طرف متوجہ ہو کر شرک میں مبتلا ہو رہے ہو گے [معاذ اللہ]

وہابیو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حالت نماز ملاحظہ کرو

پھر عین حالت نماز [عبادت الٰہی کے دوران] میں ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نبی کریم ﷺ کی ذات کی طرف متوجہ ہونے اور آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کی حالت بھی کیا تھی، ذرا گھر کی گواہی دیکھو۔

☆ ......دیوبندی مفتی رشید احمد صاحب نے یہی حدیث پیش کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا کہ

"یہ تھے سچے محب اور عاشق! محبوب پر نظر پڑتے ہی حال سے بے حال ہو گئے"

(رمضان ماہ محبت ص ۴۶ خطبات الرشید ۵ / ۲۷۲)

☆ ...... اسی طرح دیوبندی مولوی عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی نے مسلم شریف میں حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ

"ہم رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے کی خوشی کی وجہ سے نماز ہی میں دیوانے ہو گئے" (صحیح مسلم شریف مترجم، ۱ / ۳۹۸، ادارہ اسلامیات، لاہور)

☆ ......اسی طرح خود وہابی مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے شاگرد محمد عثمان غنی شیخ الحدیث

مظاہر العلوم وقف سہارن پور کی کتاب نصر الباری میں حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے کہ:

اور مسلمانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کی وجہ سے چاہا کہ نماز کو گڑ بڑ کردیں جس وقت صحابہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا "**صحابہ کی طاقت نہ رہی اتنی خوشی ہوئی کہ نماز تک کا خیال نہ رہا** لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز پوری کرو"

(نصر الباری شرح اردو صحیح البخاری ج ۴ ص ۴۰۰ مکتبۃ الشیخ کراچی بحوالہ کشف القناع ج ۲ ص ۲۴۴)

☆ ...... اور اسی طرح مولوی زکریا کے افادات پر مشتمل کتاب جو کہ ان کے خلیفہ محمد صغیر احمد صاحب کی مرتبہ ہے، اسی کتاب میں اسی روایت کے تحت لکھا ہے کہ

" جسے دیکھ کر صحابہ کرام **ازخود رفتہ ہوگئے**۔ قریب تھا کہ یہ حضرات نماز ہی میں آپ کی طرف متوجہ ہو جائیں مگر آپ نے ان کو اشارہ سے منع فرمایا اور حجرہ شریفہ کا پردہ گرادیا"

(ذکر مبارک آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ص ۶۹ مکتبہ حدیبیہ رشیدیہ اردو بازار لاہور)

قارئین کرام! ذرا اس عبارت پر غور کیجیے کہ خود علمائے دیوبند نے یہ تسلیم کیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حالت نماز میں ازخود رفتہ ہو گے اور ازخود رفتہ کے معنی کیا ہیں؟ لیجیے ملاحظہ کریں فیروز اللغات میں لکھا ہے کہ

''**ازخود رفتہ**: آپے سے باہر، دیوانہ، باؤلا، مجنون، بے ہوش، بے خود، متوالا''

(فیروز اللغات اردو: ص ۸۷)

اسی طرح جہانگیر اردو لغت میں بھی از خود رفتہ کا معنی یہ لکھے ہیں کہ

''بے خود، بے ہوش، جو آپے میں نہ ہو'' (جہانگیر اردو لغت: ص ۴۲)

صحابہ کی عین حالت نماز میں ایسی حالت ہو گئی لیکن دنیا بھر کے ذخیرہ احادیث میں کوئی ایسی حدیث نہیں ملتی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اس عمل کو مفسد نماز قرار دیا ہو، یا اس کو توحید کے خلاف قرار دیا ہے یا مفضی الی الشرک قرار دیا ہو۔

☆ ......مزید دیکھو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ

''فکاد الناس ان یضطربوا فأشار الناس ان اثبتوا''

قریب تھا کہ لوگوں میں اضطراب پیدا ہو جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ (ترمذی، الشمائل المحمدیہ، 1 / 327، رقم 386)

☆ ...... اسی طرح حضرت شیخ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اضطراب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''فقرب الناس أن یتحرکوا من کمال فرحهم لظنهم شفاء ه صلی الله علیه وآله وسلم حتی أرادوا أن یقطعوا الصلوة لإعتقادهم خروجه صلی الله علیه وآله وسلم لیصلی بهم، و أرادوا أن یخلوا له الطریق إلی المحراب وهاج بعضهم فی بعض من شدة الفرح''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفایاب ہونے کی خوشی کے خیال سے متحرک ہونے کے قریب تھے حتیٰ کہ انہوں نے نماز توڑنے کا ارادہ کر لیا اور سمجھے کہ شاید ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے باہر تشریف لا رہے ہیں، لہٰذا

انہوں نے محراب تک کا راستہ خالی کرنے کا ارادہ کیا جبکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی کی وجہ سے کودنے لگے"

(بیجوری، المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ ۳۰۳، المواہب المحمدیہ بشرح الشمائل الترمذیہ ۴۰۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

احمد یو! اسماعیلیو! وہابیو! دیوبندیو! اب بتاؤ کہاں ہے تمہاری خودساختہ ہمت کی من گھڑت تعریفیں، کہاں ہیں تمہاری حتیٰ حتیٰ کی تاویلیں، اب کہو کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نمازیں باطل ہو گئیں۔ وہابیہ کے مذہب کے مطابق تو شرک اکبر سے کم نہیں ہوگا، چلو عین حالت نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے سو ہوئے لیکن "وھاج بعضھم فی بعض من شدة الفرح" کا معاملہ تو ہم وہابیوں کی خودساختہ صرف ہمت کو بھی پیچھے چھوڑ گیا۔ پھر انہوں نے جو کیا سو کیا، لیکن خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اس عمل پر شرک کا حکم جاری کیوں نہ کیا؟ ان کی نمازوں کو باطل کیوں نہ قرار دیا؟ چلو کم از کم مفضی الی الشرک کا حکم تو جاری فرما دیتے لیکن انہوں نے اس عمل کو مفسد صلوۃ تک نہ قرار دیا۔ وہابیوں احمد یوں اسماعیلیوں کی خودساختہ توحید و شرک اور دین مذہب وہابیہ کو خاک میں ملا گے۔

احمد یوں کے اصول کے مطابق صحابہ بھی مشرک (معاذاللہ)

یہاں پھر ہم احمد یوں دیوبندیوں سے کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے تو تمہارے اپنے اصول و گواہی (خیال آں باتعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد) کے مطابق ان کے قلوب میں تمام تر حلاوتوں، شیرینیوں، کششوں، عظمتوں، رعنائیوں کے ساتھ ان مقدس صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قلوب میں چپک

کر رہ گیا۔ جیسا کہ پہلے تمہارے مذہب وہابیہ احمدیہ کی کتاب ''دفاع ۱/ ۲۲۰، ۲۲۲ کا حوالہ پیش کیا گیا۔

پھر تمہارے نزدیک تو صرف ہمت کا مطلب یہ بھی ہے کہ

''صرف ہمت کا ترجمہ یار لوگوں [سنیوں] نے ''خیال کر دیا۔ حالانکہ اس کا مطلب خیال نہیں۔ اس کا مطلب ہے کامل توجہ، کسی کے دھیان میں خود کو غرق کر دینا، کسی ایک ہستی پر دھیان جمالینا، سب سے یکسو ہو کر ایک طرف متوجہ ہو جانا۔ **غرض اس کا مطلب خیال آنا نہیں بلکہ خیال میں کھو جانا ہے''**

(دفاع ۱/ ۵۱۴: دیوبندی مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

احمدیو! اسماعیلیو! دیوبندیو! اب اپنی صرف ہمت کے اس مطلب کو بغور پڑھو اور پھر ایک مرتبہ دوبارہ اپنی اس تحریر کو بھی پڑھو کہ جب صحیح العقیدہ مسلمان ''خدا کے رسول کی ذات، ذکر و خیال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ان کی کیفیت کیسی ہوتی ہے چنانچہ دیکھو خود تم احمدیوں دیوبندیوں نے لکھا کہ

''خیال آں باتعظیم و اجلال بسوید ائے دل انسان می چسپد'' یعنی آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال میں اس قدر مٹھاس ہے کہ **اتنی زیادہ حلاوت و شیرینی ہے** اور اس درجہ کشش ہے کہ **وہ انسان کے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اور پھر چپک کر رہ جاتا ہے''** (دفاع ۱/ ۵۲۰ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

یہی دیوبندی مولوی لکھتے ہیں کہ

''حقیقت بھی یہی ہے کہ **حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، ان کے نام اور ان کے**

ذکر و خیال میں رب العالمین نے کچھ ایسی کشش اور ایسی حلاوت و مٹھاس رکھ دی ہے **کہ صحیح العقیدہ انسان ایسی کشش اور مٹھاس دوسری چیز میں نہیں پاتا''**

(دفاع: ۱/ ۵۲۰ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

تمہاری اسی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ

"خدا کے رسول کی ذات، بات میں، ذکر میں زبردست حلاوت و مٹھاس اور بے پناہ کشش موجود ہے اور ان کی یاد اور ان کا خیال اپنی تمام تر عظمتوں **اور رعنائیوں کے ساتھ قلب مومن میں جا چپکتا ہے**" (دفاع: ۱/ ۵۲۲ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

اب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حالت نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونے کی کیفیت مذکورہ بالا احادیث و علما کے حوالوں سے پیش کی گئی، اب بتاؤ کیا صحابہ صحیح العقیدہ و مومن نہیں تھے؟ اب یا تو شیعہ کی طرح تم بھی صحابہ کا کھل کر انکار کر دو یا پھر مجبوراً تمہیں ماننا پڑے گا۔ یقیناً وہ صحیح العقیدہ و مومن ہیں تو تمہارے اصول کے مطابق

یہ صحیح العقیدہ مسلمانوں (صحابہ) جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی طرف متوجہ ہوئے تو تمام تر حلاوتوں، شیرینیوں، کششوں، عظمتوں، رعنائیوں کے ساتھ ہوئے حتی کہ ان کے قلوب میں یہ چپک کر رہ گیا۔

جناب علمائے دیوبند یہ احمد یہ یہی کیفیت تو تمہارے نزدیک صرف ہمت کی ہے کہ یہاں تمہارے اصول کے مطابق کامل توجہ (تمام تر حلاوتوں، شیرنیوں، عظمتوں ...... کے ساتھ) پائی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دھیان میں غرق (از خود رفتہ) ہو گئے۔ ان کے بلکہ خیال میں کھو گئے (حال سے بے حال ہو گئے)، حالت نماز میں ہی خیال مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں صحابہ دیوانے ہو گئے، صحابہ خوشی کی وجہ سے نماز ہی میں کودنے لگے، تو اب خیال مصطفی ﷺ صرف دل ہی میں نہیں چپکا بلکہ بقول دیابنہ ان کے دماغوں پر بھی چھا گیا کہ وہ دیوانے ہو گئے۔ اب لگاؤ فتویٰ اور اپنی خود ساختہ صرف ہمت کی کیفیت سے ان کے اس عمل کو خارج کر کے بتاؤ۔

قارئین کرام! اب آپ خود فیصلہ کیجیے کہ جس خود ساختہ صرف ہمت کو آڑ بنا کر احمدی دیوبندی حضرات شرک شرک کی رٹ لگانے کی کوشش کرتے ہیں وہی صرف ہمت کی کیفیت ان کی اپنی تحریرات کے مطابق یہاں عمل صحابہ میں موجود ہے۔ تو اب احمدی اسماعیلی دیوبندیوں کے مطابق تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی مشرک قرار پائے (معاذ اللہ)، ان کے شرک کے فتووں سے تو صحابہ بھی محفوظ نہ رہے۔ معاذ اللہ عزوجل

ہاں ہم مسلمانان اہل سنت و جماعت حنفی یا رسول اللہ ﷺ کہنے والوں کے نزدیک صحابہ کا یہ عمل بالکل درست تھا، اس کو شرک کہنے والا بد بخت خارجی تو ہو سکتا ہے کوئی سنی مسلمان نہیں ہو سکتا، ان کی توجہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہونے کے باوجود اللہ عزوجل کی طرف سے ہرگز نہیں ہٹی۔

اور یہ واقعہ بھی نبی پاک ﷺ کے وصال والے دن کا ہے، لہٰذا کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ آغازِ اسلام کا واقعہ تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مسئلہ کا علم نہیں ہوا تھا۔ معاذ اللہ عزوجل بلکہ دین مکمل ہو چکا تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس سے مکمل واقف ہو چکے تھے لہٰذا اس طرح کی کوئی تاویل بھی نہیں کی جا سکتی۔ مزید یہ کہ نبی پاک ﷺ تو ان کے درمیان موجود تھے لیکن نبی پاک ﷺ نے بھی ان کو منع نہیں فرمایا اور نہ ہی یہ فرمایا کہ تم بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہو کر میری طرف ایسی کیفیت کے ساتھ متوجہ ہوئے اور شرک

کر بیٹھے [معاذ اللہ] لہٰذا توبہ واستغفار کرو، نہ ہی یہ فرمایا کہ تمہاری نماز باطل ہوگئی، کامل نماز نہ رہی، خشوع وخضوع کے خلاف نماز پڑھی اور نہ ہی یہ فرمایا کہ دوبارہ نماز پڑھو۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح کا کوئی ایک حکم نہیں فرمایا۔

تو اے میرے محترم مسلمانو! ہوش سے کام لو اپنے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریم کا مقام ومرتبہ جو خود اللہ سبحانہ تعالیٰ عزوجل نے ان کو عطا فرمایا اس کو پہچانو، اور اپنے ایمان سے فیصلہ کرو کہ ان علمائے وہابیہ احمدیہ کی بات تمہیں قبول ہے یا کہ مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی؟ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عین نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی کیفیات کے ساتھ متوجہ ہوں لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر کسی قسم کا فتویٰ نہ لگائیں لیکن اسماعیلی احمدی دیوبندی ایسی حالت کو شرک کی طرف کھینچ لے جائیں اور بیل وگدھے کے خیال سے بدتر بتائیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

اور پھر علمائے دیوبند کی یہ تاویل کہ خود بخود خیال کا آنا جائز ہے اور خود خیال لانا یا خیال کرنا، صحیح نہیں'' اس تاویل کی تردید بھی اسی حدیث مبارکہ سے ہوجاتی ہے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے قصد وارادے سے ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

حدیث نمبر 4

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ وتعظیم

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلیة فلم یزل قائما حتی هممت بامر سوء قلنا ما هممت قال هممت ان اقعد واذر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک رات نمازِ تہجد با جماعت ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنا زیادہ قیام فرمایا کہ میں نے بُرا ارادہ کر لیا۔حاضرینِ مجلس نے دریافت کیا کہ تم نے کون سا ارادہ کیا تھا؟ فرمایا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالتِ قیام میں رہیں''

(صحیح بخاری: باب طول القیام فی صلوۃ اللیل، باب ۲۲۷: حدیث ۱۰۶۴: مترجم ص ۴۷۹)

علمائے محدثین فرماتے ہیں کہ نماز تہجد اور دیگر نوافل باوجود قیام پر قادر ہونے کے بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہیں۔لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ارادہ کو بُرا ارادہ کیوں قرار دیا ؟ تو وہ فرماتے ہیں اس ارادے میں برائی کا پہلو یہ ہے کہ بارگاہِ نبوت کا ادب واحترام ترک کرنا لازم آ رہا تھا اور بظاہر مخالفت کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو حالت قیام میں ہوں اور حضرت عبداللہ حالت قعود میں ۔ یہی تو وہ تصور ہے جس کے بارے میں خود دیابنہ نے اقرار کیا کہ مومن کے قلب میں یہ تصور اپنی تمام تر حلاوتوں ،شیرینیوں ، کششوں، عظمتوں ، رعنائیوں کے ساتھ ہی آئے گا چنانچہ لیجیے اس حدیث کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

اس حدیث مبارکہ کی وضاحت

☆ حضرت علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

''حضرت عبداللہ ابن مسعود **محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے نماز میں نہ بیٹھے**'' مفہوماً (شرح مسلم للنووی جلد اول صفحہ ۲۶۴)

☆ علامہ دشتانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''اکمال اکمال المعلم'' میں اسی طرح لکھا ہے۔

☆ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

''حضرت عبداللہ ابن مسعود کا نماز میں بیٹھنے کو بُری بات کہنا اس وجہ سے تھا کہ یہ

امر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی **تعظیم و ادب کے خلاف تھا**'' (عمدۃ القاری جلد سابع)

☆ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ

''نفلی نماز میں قیام پر قدرت ہونے کے باوجود بیٹھنا جائز ہے اس کے باوجود حضرت ابن مسعود کا نماز میں اپنے بیٹھنے کو بری بات قرار دینا اس لئے تھا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے رہیں اور وہ بیٹھ جائیں **یہ بات ادب کے خلاف تھی**''

(ارشاد الساری جلد ثانی)

ذرا غور تو کیجیے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بارگاہ الٰہی عز وجل یعنی عین حالت نماز میں کھڑے ہیں لیکن ان کے خیالات و تصورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت، مقام و مرتبہ کا پورا پورا دھیان ہے۔

احمدیوں کے مطابق صحابہ بھی مشرک (معاذ اللہ)

قارئین کرام! دیکھئے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت نماز میں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کر رہے ہیں لیکن احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کے مذہب کے مطابق صحابہ کا یہ عمل شرکیہ تھا (معاذ اللہ) کیونکہ اسماعیل دہلوی کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے خود علمائے دیوبند نے لکھا ہے کہ

''نماز میں صرف اللہ کی تعظیم مقصود ہوتی ہے جب نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال کرے گا تو کیا نعوذ باللہ بے عزتی سے خیال کرے گا۔ ہر گز نہیں **بلکہ نہایت وقعت اور عزت کے ساتھ، تو تعظیم صرف خدا کی ہی رہی یا اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کی۔** اور حالانکہ مقصود تھا صرف خدا کی تعظیم لہٰذا [نبی کی تعظیم کرنا]

شرک ہوا۔''(قہر آسمانی: ص89 تحفظ نظریات دیو بند اکادمی)

احمدیوں دیوبندیوں کی اس خود ساختہ شرک کے مطابق عین حالت نماز میں صحابی رسول ﷺ نے جو نبی پاک ﷺ کی تعظیم کی تو نماز میں تعظیم صرف اللہ عزوجل ہی کی نہیں رہی بلکہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بھی شامل ہوئی تو فرقہ احمدیہ دیوبندیہ کے مطابق یہ شرک ہوا اور معاذ اللہ عزوجل وہ صحابی رسول ایسا عمل کر کے مشرک قرار پائے۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ

بلکہ بقول دیابنہ جب نبی پاک ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا خیال حالت نماز میں ان صحابی کو آیا تو اپنی تمام تر حلاوتوں، شیرینیوں، کششوں، عظمتوں، رعنائیوں کے ساتھ ہی آیا تو ان کے دل میں چپک گیا اور اسی'' خیال آں باتعظیم و اجلال بسوید ائے دل انسان می چسپد'' کو علمائے دیوبند بیل وگدھے کے خیال سے بھی بدتر بتلاتے ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائیو! اصل اسلام ایک طرف جس میں عین حالت نماز میں نبی پاک ﷺ کا تصور بار بار اختیار کیا جا رہا ہے اور اس کو عین محبت و تعظیم نبی ﷺ قرار دیا جا رہا ہے۔ لیکن فرقہ احمدیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ نجدیہ اس کو کھینچ کھینچ کر شرک کی طرف اور بیل و گدھے کے استغراق بلکہ بیل و گدھے کی طرف صرف ہمت سے بھی بدتر بتاتا ہے۔

لاحول ولاقوۃ الاباللہ!

حدیث نمبر 5

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نماز میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتوجہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز تہجد میں شامل ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ان کو دائیں جانب اپنے برابر کھڑا کیا مگر وہ پیچھے ہٹ گئے بار بار آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے برابر کھڑا کرتے ،لیکن اس کے باوجود جب پیچھے ہٹتے رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''تمہارا کیا حال ہے کہ میں تمہیں اپنے برابر کھڑا کرتا ہوں اور تم فوراً پیچھے ہٹ جاتے ہو تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کس شخص کو یہ ہمت ہوسکتی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہو'' (مسند امام احمد، فتح الباری جلد اول صفحہ ۱۵۵)

یہ سراسر ادب و نیازمندی پر مشتمل جواب سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ

''**اللھم علمه التاویل و فقهه فی الدین**'' اے اللہ ان کو کلام مجید کے اسرار و رموز کا علم عطا فرما اور ان کو دین میں بصیرتِ کاملہ عطا فرما۔

کیا فرماتے ہیں احمدی و اسماعیلی دیوبندی حضرات کہ'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فعل خضوع وخشوع، حضور و استغراق اور قطع علائق ما سوی اللہ کے خلاف تھا کہ مطابق ؟ اور کیا اس عظیم دعا کا حق دار ایسا شخص ہوسکتا تھا جس کو نماز پڑھنا بھی نہ آتی تھی معاذ اللہ بلکہ اس میں غیر اللہ کی تعظیم کے لئے پیچھے ہٹ رہا تھا؟ **الیس منکم رجل رشید**۔

زندہ اور بعد الوصال کا فرق کرنا جہالت ہے

اعتراض......ممکن ہے کہ کوئی احمدی اسماعیلی یہ کہہ دے کہ نماز میں یہ خیال و تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں کی گئی تھی ،لہٰذا اس وقت جائز تھی لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد نماز میں ان کی طرف ایسی توجہ شرک ہے۔

ازالہ

اولاً: عرض ہے کہ یہ اعتراض جہالت پر مبنی ہے کیونکہ خود آپ کے بعض وہابی دیوبندی

اکابرین نے حالت نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال اور تعظیم کو جائز تسلیم کیا ہے (گو وہ محض تقیہ ہے لیکن) کم از کم آپ کے لئے تو حجت ہے لہٰذا آپ کی یہ تاویل باطل و مردود ٹھہری بلکہ آپ کے فتوے سے وہ تمام وہابی دیوبندی مشرک ٹھہرے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے علمائے دیوبند نے خود یہ تسلیم کیا کہ شرک ہمیشہ شرک ہی رہتا ہے اس میں زندہ اور وصال شدہ کا فرق ہرگز نہیں، ایسا نہیں ہے کہ کوئی عمل زندہ کے ساتھ شرک نہ ہو اور فوت شدہ کے ساتھ کریں تو شرک ہو جائے۔

خود علمائے دیوبند کے چوٹی کے بزرگ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کہتے ہیں کہ

''شرک لازم آنے کے لئے اسلام میں **<u>کیا کسی زندہ اور مردہ کا فرق بھی کیا گیا ہے</u>** مثلاً یہ کہ کسی زندہ کی زیارت کے لئے سفر کرنا تو جائز ہو اور فوت شدہ کی قبر کی زیارت میں شرک کا گمان ہو، اس میں زندہ اور فوت شدہ میں فرق کی کیا کوئی وجہ ہو سکتی ہے؟'' (مقدمہ المہند ص ۲۷، ادارۃ الرشید کراچی)

یہاں وہابی دیوبندی ڈاکٹر صاحب یہ سمجھا رہے ہیں کہ شرک ہر حال میں شرک ہی ہوتا ہے اس میں زندہ و مردہ کا فرق نہیں ہوتا، آیئے اس سے بھی واضح اور دوٹوک عبارت ملاحظہ کیجیے، یہی دیوبندی ڈاکٹر خالد محمود صاحب کہتے ہیں کہ

''شرک ہونے یا نہ ہونے میں اسلام میں کہیں زندہ اور مردہ کا فرق قائم نہیں کیا گیا ...... جو شرک ہے وہ ہمیشہ کے لئے شرک ہے اور ہر حال میں شرک ہے حالات کے فرق سے نہ شرک کا حکم اٹھتا ہے نہ بنتا ہے، اس کی حقیقت ہمیشہ ایک رہتی ہے''

(مقدمہ المہند ص 39، 40 ادارۃ الرشید کراچی)

لہٰذا حیات و وصال کا فرق کرنا دیوبندیوں کی جہالت ہے اور خود اپنے ہی دیوبندی مولویوں کے منہ پر تھوکنے والی بات ہے۔

حدیث نمبر6

تمام مسلمانوں کا التحیات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خیال وتصور کرنا

صحیح بخاری شریف، جلد اول صفحہ ۱۱۵ میں صحیح سند کے ساتھ حدیث شریف موجود ہے کہ

"قولو االتحیات للہ و الصلوات و الطیبات السلام علیک ایھا النبی و رحمة اللہ و بر کاتہ السلام علینا و علی عبا د اللہ الصالحین فا نکم اذا قلتم ذلک اصاب کل عبد فی السماء او بین السماء والارض اشھد ان لاالہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدو ورسولہ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں نبی علیہ السلام نے تشہد پڑھنے کا حکم فرمایا اور یہی تشہد تعلیم فرمایا جو آج نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت پڑھتی ہے۔

السلام علیک میں "کاف" ضمیر خطاب ہے جو حضوری اور قرب پر دلالت کرتا ہے اور ایھا النبی میں حرف "ندا" یعنی یا محذوف ہے اور حرف ندا سے منادی کو متوجہ کرنا مقصود ہوتا ہے"۔ (دیکھو: کافیہ میں منادی کی بحث)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر نمازی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نماز میں پکار کر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے حرف ندا "یا" اور کاف "ضمیر خطاب" کے ساتھ "**السلام علیک ایھاالنبی**" (ترجمہ) یا نبی (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ پر سلام ہو" کہتا ہے۔

اس سے یہ مسئلہ ثابت ہو گیا کہ جب عظیم ترین عبادت نماز میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم **اور**

آپ کی شخصیت کریمہ کو دل میں حاضر کر کے اور مخاطب کر کے سلام پڑھتا ہے بلکہ پڑھنا واجب ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک سب مسلمانان اسلام اور ہر فرق ومسالک والے نماز میں ''السلام علیک ایھا النبی'' پڑھتے چلے آرہے ہیں اور جب تک مسلمان ہیں اس وقت تک پڑھتے رہیں گے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم وتوجہ

☆ حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ''احیاء العلوم جلد اول ص ۱۰۷'' فرماتے ہیں

واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شخصه الکریم و قل السلام علیک ایھا النبی و رحمة اللہ و برکاته ولیصدق املک فی انه یبلغه و یرد علیک ما ھو اوفی منه (احیاء علوم الدین: الجز الاول ص: ۱۶۹)

''اور تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی شخصیت کریمہ کو دل میں حاضر کر اور کہہ اے نبی آپ پر سلام ہو اور تیری امید پوری ہونی چاہیے کہ یہ سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (فرشتوں کے ذریعے) پہنچ جاتا ہے۔ (شاہ اسماعیل محدث دہلوی ص ۱۶۳ مکتبۃ المعارف لاہور)

نوٹ: [امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کا ترجمہ ہم نے خود نہیں کیا بلکہ دیوبندی بزرگ خالد محمود کا ترجمہ لکھا ہے۔نیز یہاں بریکٹ کے اندر ''فرشتوں کے ذریعے'' کے جو الفاظ ہیں یہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں ہرگز نہیں ہے یہ دیوبندی مولوی نے اپنی طرف سے بڑھا دیئے ہیں۔بہرحال ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

☆ دیوبندی مولوی ندیم الواجدی فاضل دیوبند جنہوں نے ۱۹۷۸ میں دار العلوم دیوبند کے شعبہ تصنیف کے نگران کی حیثیت سے تصنیفی و تالیفی ذمہ داری کا آغاز کیا تھا، اس

دیوبندی مولوی نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا ترجمہ کیا جو کہ دیوبندی اشاعتی ادارے "دارالاشاعت" (کراچی) نے شائع کیا۔اس کتاب میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا ترجمہ اس طرح کیا گیا کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کا اس طرح تصور کرو گویا آپ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] سامنے تشریف فرما ہیں، اور یہ الفاظ کہو "السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ" اپنے دل میں یہ سچی آرزو کرو کہ میرا یہ سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی تک ضروری پہنچایا جائے اور مجھے اس سے زیادہ مکمل جواب ملے"

(احیاء علوم الدین ترجمہ مذاق العارفین صفحہ ۳۰۸)

ملا علی قاری اور نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم و توجہ

مفتی مکہ مکرمہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب مرقاۃ میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی حوالہ پیش فرماتے ہوئے لکھا کہ

"قال الغزالی فی الاحیاء: قبل قول لک السلام علیک ، احضر شخصه الکریم فی قلبک و لیصدق املک، فی انه یبلغه و یرد علیک ما هو او فی منه" (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح :الجزء الثانی کتاب الصلاۃ/باب التشهد:ص ۵۸۱ :بیروت)

مولوی زکریا دیوبندی اور نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم و توجہ

علمائے دیوبند کے مشہور و معتبر بزرگ مولوی زکریا کی "اوجز المسالک" میں بھی لکھا ہے کہ

"ویحتمل ان یقال علی طریق اهل العرفان: ان المصلین لما استفتحوا باب الملکوت بالتحیات، اذن لهم بالدخول فی حریم الحی الذی لایموت،

فقرت اعینهم بالمناجاة، فنبهوا علی ان ذلک بواسطه نبی الرحمة و برکة متابعته، فالتفتوا فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر، فاقبلوا علیه قائلین: السلام علیک ایها النبی و رحمة اللّٰه و برکاته۔انتهی

(اوجز المسالک: الجزء الثانی: کتاب الصلوة، ۱۳ باب: ص ۲۲۵ دار القلم دمشق)

مولوی زکریا کی اس عبارت کا ترجمہ آگے حضرت علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کے تحت پیش کیا جائے گا۔

علامہ عینی اور نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم، توجہ و خیال

☆...... دیوبندیوں کے علامہ خالد محمود نے اپنی کتاب ''شاہ اسماعیل محدث دہلوی'' میں علامہ بدرالدین عینی [عمدہ القاری شرح صحیح بخاری ۶ / ۱۱۱] کا حوالہ پیش کیا، لکھتے ہیں کہ

''ویحتمل ان یقال علی طریق اهل العرفان ان المصلین لما استفتحوا باب الملکوت بالتحیات اذن لهم بالدخول فی حریم الحی الذی لایموت فقرت اعینهم بالمناجاة فنبهوا علی ذلک بواسطه نبی الرحمة و برکة متابعته فاذا التفتوا فاذا لحبیب فی حرم الحبیب حاضر فاقبلوا علیه قائلین السلام علیک ایها النبی و رحمة اللّٰه و برکاته۔

[ہم خالد محمود دیوبندی ہی کا ترجمہ پیش کرتے ہیں]

یعنی: ''ایسے نمازی جب التحیات کہتے ہوئے باب ملکوت پر دستک دیتے ہیں تو انہیں اس ذات واجب کے دربار میں جو ہمیشہ کے لئے زندہ ہے حاضری کی اجازت مل جاتی ہے۔ **اس کی مناجات سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں انہیں**

اس وقت بتلایا جاتا ہے کہ یہ مقام انہیں نبی رحمت کے طفیل اور آپ کی تابعداری کی برکت سے ملا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں تو **حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کے حضور میں موجود پاتے ہیں** تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے السلام علیک ایھا النبی کہتے ہوئے سلام عرض کرتے ہیں۔

(شاہ اسماعیل محدث دہلوی صفحہ ۱۶۳ مکتبہ دار المعارف لاہور)

شبیر احمد عثمانی اور نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم، توجہ و خیال

☆......شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے ”فتح الملھم، الجزء الثالث من کتاب فتح الملھم بشرح صحیح مسلم: دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۳۱۲“ پر یہی مذکوہ بالا عبارت لکھی اور پھر آگے لکھا کہ

”و فی الاحیاء و شرحہ: واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شخصہ الکریم، و قل: السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ...الخ“

اشرفعلی تھانوی دیوبندی اور نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال اور ردِ شرک

علمائے دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی صاحب نے نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھنے کے بارے میں خود لکھ دیا کہ نمازی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود حاضر کی طرح سامنے لا کر کہ حقیقۃً حاضر جان کر مخاطب کے رنگ میں سلام عرض کرے۔ تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

”چونکہ محسن سے محبت کرنا اور گرویدہ احسان ہونا انسان کی فطرت کا تقاضا تھا اس واسطے اس کی ایک راہ کھولدی کہ ہم آپ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کے لئے دعا کیا کریں اور اس

طرح سے آنحضرت ﷺ کے واسطے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پاک تحیۃ پیش کرتا ہے اور دل سے شکر گزار ہو کر گویا کہ آپ کے احسانات کے نقشہ سے آپکا **وجود حاضر کی طرح سامنے لاکر کہ حقیقۃً حاضر جان کر مخاطب کے رنگ عرض کرتا ہے** جس سے حقیقۃً حق تعالیٰ سے آپ کے لئے دعا ہے''

(احکامِ اسلام عقل کی نظر میں: حصہ اول:74 اسلامی کتب خانہ لاہور)

انہی تھانوی صاحب نے لکھا کہ التحیات میں سلام پڑھتے وقت

''سب اپنی طرف سے خیال کرنا بہتر ہے'' (تربیت السالک: جزو اول: ص ۴۴۴)

قارئین کرام! ہم نے امام غزالی، ملا علی قاری، علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہم کے حوالے خود اسماعیلی احمدی دیوبندی علماء کی کتب سے بھی پیش کر دی ہیں اور ساتھ احمدیوں دیوبندیوں کے اکابرین وعلما (مولوی زکریا، شبیر عثمانی، تھانوی۔خالد محمود) کی کتب سے پیش کر دی ہیں نیز اردو ترجمہ بھی انہی دیوبندیوں کی کتب سے لکھ دیا ہے۔اب آیئے ان پر ہمارا تبصرہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

تصورِ شیخ اور احضر شخصه الكريم فی قلبک

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ ان محدثین کرام اور اکابرین دیوبند کی کتب سے ثابت ہوا کہ حالتِ نماز میں جب نبی پاک ﷺ پر سلام پیش کرو تو

''واحضر فی قلبک النبی ﷺ و شخصه الكريم ''یا '' احضر شخصه الكريم فی قلبک''

یعنی سلام پیش کرتے وقت نبی کریم ﷺ یا آپ ﷺ کی شخصیت کریمہ کو

اپنے دل میں حاضر (تصور) کر کے سلام پیش کرو۔اور خود علماء دیابنہ احمدیہ نے تسلیم کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ،بات ،ذکر،ان کا خیال اپنی تمام تر عظمتوں ،رعنائیوں ،حلاوتوں کے ساتھ آئے گا۔ملخصاً

(دیکھو دفاع ۱/ ۵۱۶، ۵۲۰، ۵۲۲ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

اب ہم احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں سے کہتے ہیں کہ ذرا بتاؤ کہ " احضر شخصة الکریم فی قلبک " اور تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا فرق ہے؟ یہاں بھی تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، محبت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہے اور تصور شیخ میں بھی یہی کچھ موجود ہے۔

☆......خود علمائے دیوبند نے تصور شیخ پر دلائل دیتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا قول پیش کیا کہ

''قالو ا والرکن الاعظم ربط القلب بالشیخ علی وصف المحبته و التعظیم وملاحظه صورة'' (القول الجمیل)

مشائخ چشت نے فرمایا ہے کہ (دوام ذکر اور حضور قلب کے سلسلہ میں) رکن اعظم دل کا لگانا اور مربوط کرنا مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کے ساتھ اور اسکی صورت کے ملاحظہ کرنے سے'' (فیوضاتِ حسینی:ص ۵۳،ادارہ نشر و اشاعت گوجرانوالہ)

دیکھو یہی تصور شیخ ہے جس میں دل کا لگانا ،محبت ،تعظیم اور اس کی صورت کے ساتھ ہے اور یہی ''واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شخصه الکریم '' میں تمام عظمتوں ، رعنائیوں ،حلاوتوں کے ساتھ موجود ہے۔

☆ ......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''انتباہ'' میں فرماتے ہیں کہ

''الطریق الثالث طریق الرابطة بالشیخ (الیٰ ان قال) ینبغی ان تحفظ صورته فی الخیال و تتوجه الی القلب الصنوبری حتی تحصل الغیبة والفناء عن النفس۔الخ''

یعنی خدا تک پہنچنے کی تیسری راہ شیخ کے ساتھ رابطہ [تصور شیخ] کا طریقہ ہے

چاہیے کہ اس کی صورت اپنے خیال میں محفوظ رکھ کر قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو یہاں تک کہ اپنے نفس سے غیبت وفنا ہاتھ آئے اور اگر روحانی ترقی یعنی واردات میں رکاوٹ اور قبض کی کیفیت پیدا ہو جائے تو اپنے دائیں کندھے میں صورت شیخ کا تصور کرے۔اپنے قلب کو دائیں کندھے تک ممتد (پھیلا ہوا مسلسل) سمجھے پھر صورت مرشد کو اس پھیلاؤ کے ذریعے اپنے قلب میں لائے امید ہے کہ اس طرح غیبت اور فنا کی منزل میسر آ جائے گی۔

(''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ: باب ۲ سلسلہ قادریہ صفحہ ۴۱، ۴۲ آرمی برقی پریس دہلی''، رسائل شاہ ولی اللہ جلد اول صفحہ ۱۵۸، ۱۵۹، القول الجمیل فی بیان سواء السبیل: باب ٦۔ اشغال مشائخ نقشبندیہ، رسائل شاہ ولی اللہ جلد اول صفحہ ۷۱ آرمی برقی پریس دہلی)

☆ ......دیکھو احمدیو! تمہارے اکابرین دیابنہ نے خود تصور شیخ (شغل برزخ) کا یہی معنی مراد لیا ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برزخ اور مثال کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھنا مقصود ہے اور یہی شغل برزخ ہے......(شریعت وطریقت کا تلازم صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲ مکتبۃ الشیخ کراچی)

تصور شیخ (شغل برزخ، صرف ہمت) اسی کا نام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کیا جائے تو ظالمو! جس عمل کو کھینچ تھان کر تم شرک کی طرف لے جانے کی کوشش کرتے رہے ہو وہی عمل خود تمہاری کتب سے ثابت ہو گیا۔ وہی عمل تصور شیخ کے نام سے نہ سہی لیکن ''واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شخصه الکریم'' کے تحت تم یہی عمل تسلیم کر چکے ہو۔

التحیات میں خیال آئے گا تو کیسے آئے گا؟ دیوبندی اصول

شرک شرک کی رٹ لگانے والے احمدی دیوبندی حضرات اپنے ہی فتووں سے مشرک ثابت ہو گئے کیونکہ ایک طرف تو خود احمدیوں نے شیعوں کی طرح تقیہ اختیار کرتے ہوئے یہ تسلیم کیا کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آئے گا اور خیال لانا بھی مضر نہیں پھر دوسری طرف یہ لکھا کہ خیال جب آئے گا تو تمام تر عظمتوں، رعنائیوں کے ساتھ آئے گا اور دل میں چپک جائے گا، اور یہی چسپید گی ان کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ سے غفلت کا ذریعہ اور شرک کا ذریعہ ہے۔ آیئے پہلے ملاحظہ کیجئے کہ تقیہ باز دیوبندی کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال کو جائز کہہ رہے ہیں۔

(۱)......خاص اسی فرمانِ غزالی رحمۃ اللہ علیہ "احضر شخصه الکریم فی قلبک" کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے لکھا ہے کہ

"خیال کرنے متوجہ ہونے (لغوی) کی مذمت، صراط مستقیم میں کہیں نہیں کی"

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۹۵ سنی اکیڈمی پاکستان)

یہی حماد دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''پتا چلا کہ نماز میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا حسب موقع خیال کرنا اور متوجہ ہونا (لغوی)

بھی درست ہے جیسے درود شریف پڑھتے ہوئے ،اور صراط مستقیم کی اس عبارت میں قطعاً اس کو منع نہیں کیا گیا کہ مطلق خیال بھی نہ کرے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ صفحہ 85 نمبر ۳ سنی اکیڈمی پاکستان)

(۲)......علمائے دیو بند کی مصدقہ کتاب دفاع میں بھی علمائے دیو بند نے لکھا ہے کہ

''تشہد میں آخری قعدے میں ان پر درود پاک پڑھا جاتا ہے جس میں ان کا نام بار بار آتا ہے ایسے میں یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی نمازی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال نہ آئے؟ (دفاع:۱/۵۱۱ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

(۳)......خالد محمود دیو بندی کہتے ہیں کہ

''علمائے دیو بند نماز میں حضور کے مطلق خیال کو قطعاً لائق اعتراض نہیں کہتے نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ کرنا ان کے ہاں کوئی عیب ہے''

(شاہ اسماعیل محدث دہلوی ص ۲۰۵،۲۰۶ مکتبہ دار المعارف لاہور)

(۴)......علمائے دیو بند کی مصدقہ کتاب دفاع میں بھی لکھا ہے کہ

''ایسا کون سا مسلمان ہوگا کہ وہ نماز تو پڑھے مگر اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال نہ آئے؟ کون نہیں جانتا کہ نمازی کو قدم قدم پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آتا ہے......اسی طرح دوران نماز بھی اسے بار بار ان کا خیال آئے گا، نماز میں اگر وہ آیات پڑھی گئیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک آیا ہے تو کون ہے کہ ان کا نام تو لے مگر ان کا خیال اسے نہ آئے'' (دفاع:۱/۵۱۱ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

(۵)...... بلکہ علمائے دیو بند کے محمد حنیف رہبر اعظمی مبارکپوری فاضل دیو بند کہتے ہیں کہ

نماز میں رسول اللہ صلعم کے خیال کا آنا یا حسب موقعہ لانا ہرگز مضر نہیں، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آئے بغیر نماز کامل ہی نہیں ہوسکتی......

(**مَقامِعُ الحَدِید** صفحہ ۶۰، انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

اور پھر ''**واحضر فی قلبک النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **و شخصه الکریم**'' سے بھی واضح ہوگیا قصداً وارادةً نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کیا جائے گا۔

دیوبندی اصول کے مطابق خیال کی کیفیت

جب احمد یوں دیوبندیوں کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال نماز میں لازمی آئے گا اور خیال لانا بھی مضر نہیں تو اب یہ خیال آئے گا یا لایا جائے گا تو اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ اس کی وضاحت خود علمائے دیوبند نے کردی کہ

''خیال آں باتعظیم و اجلال بسوید ائے دل انسان می چسپد'' یعنی آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال میں اس قدر مٹھاس ہے کہ اتنی زیادہ حلاوت وشیرینی ہے اور اس درجہ کشش ہے کہ وہ انسان کے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اور پھر چپک کر رہ جاتا ہے'' (دفاع:۱/ ۵۲۰ مکتبہ ختم نبوة پشاور)

یہی دیوبندی مولوی لکھتے ہیں کہ

''حقیقت بھی یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، ان کے نام اوران کے ذکر وخیال میں رب العالمین نے کچھ ایسی کشش اور ایسی حلاوت ومٹھاس رکھ دی ہے کہ صحیح العقیدہ انسان ایسی کشش اور مٹھاس دوسری چیز میں نہیں پاتا''

(دفاع:۱/ ۵۲۰ مکتبہ ختم نبوة پشاور)

اسی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

''خدا کے رسول کی ذات، بات میں، ذکر میں زبردست حلاوت و مٹھاس اور بے پناہ کشش موجود ہے اور ان کی یاد اور ان کا خیال اپنی تمام تر عظمتوں اور رعنائیوں کے ساتھ قلب مومن میں جا چپکتا ہے'' (دفاع:۱ / ۵۲۲ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

اب ہم دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم خود کو صحیح العقیدہ انسان سمجھتے ہو یا خود کو باطل العقیدہ بے ادب و گستاخ انسان مانتے ہو؟ اگر خود کو گستاخ مانتے ہو جیسا کہ تم ہو تو پھر تو بات ہی ختم کہ اپنے منہ تم خود اقرار کر چکے اور اگر صحیح العقیدہ انسان مانتے ہو تو تم نے خود لکھ دیا کہ صحیح العقیدہ انسان خدا کے رسول کی ذات، بات میں، ذکر میں، خیال میں ایسی مذکورہ بالا کیفیات محسوس کرے گا کہ یہ خیال دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اور پھر چپک کر رہ جاتا ہے۔

جناب! یہی کیفیت کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال نماز میں اس طرح کہ دل کی گہرائیوں میں چپک کر رہ جائے یہی تو تمہارے امام دہلوی کے مطابق شرک کی طرف لے جانے والا اور بیل و گدھے کے خیال سے بھی بدتر ہے لہٰذا تم احمدی دیوبندی اپنی ہی کتابوں و اصولوں کے مطابق مشرک ٹھہرے۔

ہاں اب تم وہابیہ کے لئے نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خود کو صحیح العقیدہ انسان نہ مانو اور یہ کہو کہ جب تمہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آتا ہے تو نہ تم وہابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال و ذکر میں حلاوت و شیرینی محسوس کرتے ہو اور نہ کوئی کشش، نہ کوئی حلاوت و مٹھاس، نہ کوئی عظمت تمہارے دلوں میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ہاں

اب کھل کر اپنے امام دہلوی کی تقویۃ الایمان پر ایمان لے آؤ اور کہو کہ ہم احمدی دیوبندی تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم بشر کی سی بھی نہیں کرتے کیونکہ ہمارے امام دہلوی نے جو فرمایا ہے کہ

''کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار کرو'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر: ص ۸۵ بیت القرآن لاہور)

خیر اب دیکھتے ہیں کہ تم کہاں بھاگتے ہو، اور کتنی تاویلات کرتے ہو یا پھر دہلوی کی غلاظتوں سے جان بچا کر راہ حق اپناتے ہو۔

اے میرے مسلمانو! اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر دیکھو اللہ اکبر۔ اللہ اکبر!! اللہ تبارک وتعالیٰ نے کس طرح مخالفین کے علما و اکابرین کے قلموں سے اہل السنت والجماعت کی حقانیت واضح کروائی، دیکھئے خود وہابی علما نے بھی یہاں اقرار کر لیا کہ حالت نماز میں **"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کا اس طرح تصور کرو گویا آپ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] سامنے تشریف فرما ہیں"** اللہ اکبر! سبحان اللہ عزوجل۔

اے میرے مسلمانو! ذرا غور کیجیے کہ نمازی کو اس ذات واجب کے دربار میں حاضری کی اجازت جو ملی، خود علمائے وہابیہ نے لکھا کہ یہ مقام انہیں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ملا۔ لہٰذا اگر یہ تصور وخیال کفر وشرک ہوتا تو کیا ان کو یہ مقام ملتا؟ ہرگز نہیں، پس معلوم ہوا کہ نماز کا قبول ہونا بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت وطفیل سے ہے ورنہ کتنے گستاخ بے ادب نمازی ہیں جن کی نمازیں ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک غلط فہمی کا ازالہ

قارئین کرام! پیچھے ہم نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پیش کیا اہل علم جانتے ہیں کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے اس مقام پر نمازی کے ''حضور قلب'' کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے اس میں مختلف حوالے درج کیے جس میں یہ گفتگو کی کہ نمازی کا دھیان ادھر ادھر نہیں ہونا چاہیے، غفلت اختیار نہیں کرنی چاہیے، پھر مختلف روایات بھی لکھیں کہ نماز کے دوران ہانڈی ڈھانپ دے تا کہ نمازی ادھر مشغول نہ ہو، حضرت ابوطلحہ کی اپنے باغ کے درختوں پر سے ایک پرندے پر نظر پڑی......تو وہ باغ صدقہ کر دیا۔اسی طرح دیگر حوالے درج کر کے یہ گفتگو کی کہ نمازی کا خیال ان تمام چیزوں کی طرف نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ ساری چیزیں نماز میں خلل ڈالتی ہیں۔

لیکن آگے چل کر جب گفتگو التحیات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنے کی فرمائی تو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھی خیال نہ لے جانا، ورنہ نماز میں خلل پیدا ہوا گا بلکہ فرمایا ''احضر شخصه الكريم فی قلبک'' تو اس سے معلوم ہوا کہ دیگر چیزوں کا معاملہ الگ ہے اُن سے تو نماز میں خلل پیدا ہوتا ہے لیکن حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ ہی جدا ہے، اِن کا خیال و تصور ہرگز ہرگز نمازی کی عبادت میں خلل نہیں ڈالتا۔

اپنے قصد وارادے سے سلام پڑھے

ممکن ہے کہ کوئی یہ کہہ دے کہ یہاں سلام بطور حکایت ہے تو احمدیوں دیوبندیوں کی یہ تاویل بھی نہیں چل سکتی کیونکہ خود علمائے دیوبند نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا

ہے کہ "**احضر شخصه الکریم فی قلبک**"

اس سے بالکل واضح ہے کہ ہر نمازی اپنی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرے گا۔ لہٰذا احمد یوں کی تمام تاویلات باطل ومردود ہیں۔

نیز خود علمائے دیوبند کے مشہور ومعروف عالم اعزاز علی صاحب مدرس دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں کہ

(ترجمہ) نمازی ان الفاظ کے انشاء کا قصد کرے اور اپنی طرف سے ان کے معانی موضوعہ کا قصد کرے جو ان کی مراد ہیں۔ گویا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کو تحفے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنی ذات اور اولیاء اللہ تعالی کو سلام پیش کر رہا ہے خلاف اس قول کہ جو بعض لوگوں نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سلام کی حکایت ہے نمازی کی طرف سے سلام کی ابتدا نہیں (الاصباح حاشیہ نور الایضاح ص ۷)

اسی طرح دیوبندی مولوی زکریا نے "اوجز المسالک: ۲:۷ ۲۲ پر تین اقوال لکھے ہیں جن میں یہ ہے کہ

وکون الحبیب فی حریم الحبیب و حکایة ما فی المعراج علی طریق الانشاء

حبیب کریم کا حریم حبیب میں موجود ہونا اور بطریق انشاء واقعہ معراج کی حکایت کرنا۔ (اوجز المسالک: ۲:۷ ۲۲۔ مولوی زکریا دار القلم دمشق)

اسی طرح "[۱] تنویر الابصار باب صفۃ الصلوٰۃ [۲] دُرمختار شرح تنویر الابصار جلد اول باب صفۃ الصلوٰۃ اور دیگر علمائے دین نے لکھا ہے کہ سلام پڑھتے وقت انشاء کا قصد کرے نہ کہ حکایت کا۔ مزید تفصیل کے لئے" مفتی خان محمد قادری صاحب کی کتاب" یارسول اللہ

کہنا امت کا متفقہ موقف''ص ۱۱۷ تا ۱۶۲ کا مطالعہ کریں۔

اکابرین دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ کا فیصلہ

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو نہ صرف ہم سنیوں کے پیر و مرشد ہیں بلکہ تمام اکابرین دیوبند بھی انہیں اپنا پیر و مرشد بتاتے ہیں ، انہی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی مصدقہ کتاب ''انوار احمدی'' میں یہ لکھا ہے کہ

''الحاصل ہر مسلمان کو چاہیے کہ نماز **میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سلام عرض کرے اور شک نہ کرے کہ اس میں شرک فی العبادت ہوگا** کیونکہ شارع کی طرف سے اس کا امر ہو گیا تو اب جتنے خیالات اس کے خلاف ہیں وہ سب بے ہودہ اور فاسد سمجھے جائیں گے اور اس میں چون و چرا کرنا ایسا ہی ہوگا جیسے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کے سجدے میں کیا تھا۔ اب یہ بات بھی محسوس کرنی چاہیے کہ جب سلام کا مرتبہ ایسا ہوا عبادت محضہ یعنی نماز کا ایک حصہ اس کے لئے خاص کیا گیا تو دوسرے اوقات میں اس قدر اہتمام کرنا چاہیے اور آدب ملحوظ رکھنا چاہیے''

(انوار احمدی ص ۲۲۱ ، النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی : بحوالہ مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسہیل انوارِ احمدی : ص ۲۵)

یہ بھی یاد رہے کہ اس کتاب ''انوار احمدی'' اور اس کے مصنف ''مولانا محمد انوار اللہ حنفی'' صاحب کے بارے میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ میں ہے کہ

''ان دنوں ایک عجیب و غریب کتاب لا جواب مسمیٰ با نوار احمدی مصنفہ **حضرت علامہ زماں و فرید دوراں ، عالم باعمل و فاضل بے بدل ، جامع علوم ظاہری و باطنی ،**

عارف باللہ مولوی محمد انوار اللہ حنفی و چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ فقیر کی نظر سے گزری، اور بلسان حق ترجمان مصنف علامہ اول سے آخر تک سنی۔ **اس کتاب کے ہر ہر مسئلے کی تحقیق محققانہ میں تائید ربانی پائی گئی** کہ اس کا ایک ایک جملہ اور فقرہ امداد مذہب اور مشرب اہلِ حق کی کر رہا ہے اور حق کی طرف بلاتا ہے“

(انوار احمدی: ص ۱۳، النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی بحوالہ تسہیل انوار احمدی: ص ۱۸)

لہٰذا اس کتاب کے ایک ایک حرف کی تصدیق حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے۔ اس لئے علمائے دیوبند اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی حماد دیوبندی کا رد

حماد دیوبندی نے نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفادہ حاصل کرنے کو شرک قرار دیا کیوں اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ ہو جائے گی۔ ملخصاً (صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ) لیکن شیخ محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ **السلام علیک ایھا النبی** کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

”آنحضرت همیشه نصب العین مومنان وقرة العین عابدان است در جمیع احوال و اوقات خصوصاً درحالت عبادت و آخر آن که وجود نورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر وقوی تراست وبعضے از عرفا گفته اند که این خطاب بجهت سریان حقیقت محمد یه است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات۔ پس آن حضرت در ذات مصلیان موجود و حاضر است۔ پس مصلی باید که ازیں معنی آگاه باشد وازیں شهود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور وفائض گردد“

(یعنی) ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مومنوں کا نصب العین اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں تمام احوال و واقعات میں خصوصاً حالت عبادت میں اور بعض عرفاء نے فرمایا کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام موجودات کے ذرات اور افراد ممکنات میں جاری وساری ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں لہٰذا نمازی کو چاہئے کہ اس معنی سے آگاہ رہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہونے سے غافل نہ ہو تا کہ **انوار قرب اور اسرار معرفت سے روشن اور فیض یاب ہو''**

(اشعۃ اللمعات: جلد اول کتاب الصلوٰۃ باالتشہد فصل ۱: ص ۴۰۱ فرید بک سٹال)

یہی حوالہ غیر مقلدین اہلحدیث کے نواب صدیق حسن خان نے ''مسک الختام شرح بلوغ المرام کتاب الصلوۃ باب ۷ صفۃ الصلوۃ ۱/ ۲۴۴'' پر بھی دیا ہے۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تو واضح فرما رہے ہیں (آنحضرت ہمیشہ نصب العین موممناں وقرۃ العین عابدان است در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادت) کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مومنوں کا نصب العین اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں تمام احوال و واقعات میں خصوصاً حالت عبادت میں۔ تو اب علمائے دیابنہ احمد یہ فتویٰ لگائیں کہ نمازی جیسی عبادت میں نمازیوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا جا رہا ہے۔

حتی کہ شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

پس آنحضرت در ذات مصلیان موجود و حاضر است۔ پس مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت

متنور وفائض گردد

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ تو نمازیوں کو کہہ رہے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے غافل نہ ہونا تو اب علمائے دیو بند بتائیں کہ جب نمازی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے غافل نہیں ہوگا بلکہ متوجہ ہوگا تو تمہاری اپنی تحریر (دفاع:) کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال وتصور تمام تر عظمتوں، رعنائیوں، حلاوتوں اور مٹھاسوں کے ساتھ ہی آئے تو دل میں چپک جائے گا تو تم اپنے ہی مذہب وہابیہ کے مطابق خود مشرک قرار پاتے ہو۔ ہاں اب اپنی وہابیت احمدیت دیو بندیت کو بچانا ہے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ہی مشرک کہہ دو۔

ہاں مزید یہ بھی دیکھو کہ شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارے افادے اور استفادے والی تاویلات پر پانی پھیر دیا کیونکہ شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نمازی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے غافل نہیں ہوگا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متوجہ ہوگا تو اس کا انعام واکرام کیا ملے گا ؟فرماتے ہیں کہ

”پس مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت متنور وفائض گردد“ (اشعۃ اللمعات ۱/۴۰۱ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

”لہٰذا نمازی کو چاہئے کہ اس معنی سے آگاہ رہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہونے سے غافل نہ ہو تا کہ **انوار قرب اور اسرار معرفت سے روشن اور فیض یاب ہو**“

حماد دیو بندی جیسے بد بخت احمدی دیو بندی کے مطابق تو شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ بدترین مشرک قرار پائے کہ ایک طرف تو عبادت الٰہی (نماز) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ کروا رہے ہیں اور دوسرا یہ کہہ رہے ہیں کہ جب نمازی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوگا تو انوار قرب

اور اسرار معرفت سے روشن اور فیض یاب ہوگا۔اب اگر شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ پر دیوبندی فتویٰ نہیں لگاتے تو (دیوبندی اصول کے مطابق) ایسے بدترین مشرک کو مسلمان سمجھ کر خود اپنے ہی فتووں کی زد میں آ گئے۔

ایک تاویل کا ازالہ

ہوسکتا ہے کہ کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ ہمارے ان مذکورہ بزرگوں نے یہ بات بعض عارفین کے حوالے سے نقل کی ہے، ان کی اپنی عبارت نہیں ہے۔

ازالہ

تو میں عرض کروں کہ دیوبندیوں کے شیخ الحدیث سرفراز خان صفدر فرماتے ہیں کہ

''کسی عالم کا کسی کے قول کو نقل کرنا اور اس کا کہیں بھی رد نہ کرنا بلکہ اس استدلال و احتجاج کرنا حقیقتاً اس کی تصحیح ہے، تصحیح اور کس چیز کا نام ہے؟''

(سماع الموتی: ۳۶۳ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

لہٰذا دیوبندیوں کی ایسی کوئی تاویل بھی قابل قبول نہیں کی جاسکتی کیونکہ خود انہوں نے ان عارفین کے اقوال کو نقل کر کے ان سے استدلال کیا جو کہ حقیقتاً ان کی تصحیح ہے

ایک اہم وضاحت

ہوسکتا ہے کہ کوئی معترض یہ کہہ دے کہ گزشتہ یا آئندہ صفحات پر جن علمائے وہابیہ کے حوالے دیئے گئے ہیں ان سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کے منکر نہ تھے لہٰذا پھر اختلاف ہی نہ رہا۔

تو ہم عرض کرتے ہیں کہ اصل اختلاف صراط مستقیم کی عبارت پر ہے، باقی بعد میں اگر کسی

دیوبندی وہابی نے کچھ کہا بھی تو (بقول دیابنہ) یا تو وہ شیعہ کی طرح محض تقیہ بازی ہے یا پھر دہلوی کے اس عقیدے کو چھپانے کے لئے ایسی کاروائی کی گئی یا پھر ڈھکے چھپے الفاظ میں یہ مان گئے کہ اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی حق پر ہیں اور وہابیہ ''صراط مستقیم'' کی عبارت گستاخی پر مبنی ہے۔

پھر بعد کے علمائے وہابیہ میں بھی اس موضوع پر اختلاف وتضاد ہے۔کوئی جائز کہتا ہے، کوئی ناجائز،کوئی علما کے لئے جائز اور عوام کے لئے ناجائز بتاتا ہے،کوئی نماز کے خشوع و خضوع کے خلاف بتاتا ہے تو کوئی شرک تک پہنچا دیتا ہے۔بہرحال ہماری بحث ''صراط مستقیم'' کی عبارت ہے، باقی بعد کے دیوبندی وہابی کے کچھ کہنے یا اس کو درست کہنے سے اسماعیل دہلوی کی عبارت یا اس کا یہ عقیدہ ختم نہیں ہوجاتا بلکہ وہ تو اپنی جگہ قائم ہی رہا۔

نماز میں درود شریف پڑھنے کی کیفیت

ہر نمازی نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنے کے بعد درود شریف کے نذرانے پیش کرتا ہے۔اب درود شریف پڑھتے وقت مسلمان کی کیفیت کیسی ہونی چاہئے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔امام اجل قاضی عیاض نے شفا شریف میں امام ابوابراہیم تجیبی سے نقل فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں کہ

''واجب علی کل مؤمن متی ذکرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او ذکر عندہ ان یخضع ویخشع ویتوقر ویسکن من حرکتہ ویاخذ فی ھیبتہ واجلالہ بما کان یاخذ بہ نفسہ لو کان بین یدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویتادب بما ادبنا اللہ تعالٰی بہ''

ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرے یا اس کے سامنے

حضور کا ذکر کیا جائے خشوع وخضوع بجالائے اور باوقار ہوجائے اور اعضاء کو حرکت سے باز رکھے اور حضور ﷺ کے لئے اس ہیبت و تعظیم کی حالت پر ہوجائے جو حضور اقدس کے روبرو اس پر طاری ہوتی اور ادب کرے جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں ان کا ادب سکھایا ہے۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفی فصل واعلم ان حرمة النبی الخ الشرکة الصحافیة فی البلاد العثمان ۲/ ۳۴ بحوالہ فتاوی رضویہ ۷/ ۵۹۹ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں اس پر فرماتے ہیں کہ

"یفرض ذٰلک ویلاحظه ویتمثله فکانه عنده"

یعنی یاد حضور کے وقت یہ قرار دے کہ میں حضور اقدس کا تصور باندھے گویا حضور کے سامنے حاضر ہوں۔ (نسیم الریاض فی شرح الشفا للعیاض فصل واعلم ان حرمة النبی ﷺ الخ ادارة تالیفات اشرفیہ ملتان ۳/ ۳۹۶ بحوالہ فتاوی رضویہ ۷/ ۶۰۰)

امام ابوعبداللہ ساحلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "بغیة السالک" میں فرماتے ہیں

ان من اعظم الثمرات واجل الفوائد المکتسبات بالصلوٰة علیه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم انطباع صورته الکریمة فی النفس انطباعا ثابتا متا صلامتصلا وذٰلک بالمداومة علی الصلوٰة علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم باخلاص القصد وتحصیل الشروط والاداب وتدبر المعانی حتی یتمکن حبه من الباطن تمکنا صادقا خالصا یصل بین نفس الذاکر ونفس النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ویؤلف بینهما فی محل القرب والصفا۔ الخ

ثمرات وفوائد کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج کر حاصل کئے جاتے ہیں ان کے اعظم و اجل سے یہ ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کریمہ کا پائدار و مستحکم ودائمی نقش دل میں ہوجائے یہ یوں حاصل ہوتا ہے کہ نیت خالص ورعایت شروط آداب وغور وفکر معانی کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی مداومت کریں یہاں تک کہ حضور کی محبت ایسے سچے خالص طور پر دل میں جم جائے جس کے سبب نفس ذاکر کو نفس اقدس حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتصال اور محل تقرب وصفامیں باہم الفت حاصل ہو۔(بغیۃ السالک بحوالہ فتاوی رضویہ ۲۱/۵۸۶)

قارئین کرام! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے وقت جو کیفیت علمائے دین نے بیان فرمائی وہی کیفیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے بارے میں بھی بیان کی گئی لہٰذا جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز میں درد وشریف پڑھا جائے گا تو اس وقت بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور جماتے ہوئے خشوع وخضوع، تعظیم وتوقیر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت کے ساتھ ہی پیش کیا جائے گا۔اب ہم یہاں مزید گفتگو نہیں کرتے یہاں بھی گفتگو وہی ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنے کے بارے میں گزری۔

رفعت ذکر ہے تیرا حصّہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں

قرآن وحدیث کے مقابلے میں
شیطان کی بدترین چال
بیل وگدھے کا خیال

''بیل و گدھے کا خیال'' شیطانی تعلیم دیوبندی عمل

میرے صحیح العقیدہ سنی مسلمان بھائیو! آپ نے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ اور پھر محدثین و مفسرین کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حوالے سابقہ صفحات میں ملاحظہ فرما لیے، اور آپ نے دیکھ لیا کہ قرآن و احادیث ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا درس دیتا ہے حتی کہ حالت نماز میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا درس دیا گیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی نمازوں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کر کے عملی نمونہ بھی ہمارے سامنے رکھ دیا جس کی مکمل تفصیل گزر چکی۔

لیکن آیئے اب آپ کے سامنے شیطانی تعلیمات بھی پیش کرتے ہیں کہ شیطان کی تعلیمات کیا ہیں اور اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن شیطان لعین کس طرح نمازیوں کو بیل و گدھے کی صورت میں مستغرق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

نماز میں بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے (بقول ساجد خائن صرف ہمت) کی تعلیم یہ شیطانی وسوسہ اور اس کی بدترین چال ہے، شیطان لعین تو مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے تو اس کی ساری چالیں ہی مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے کے لئے ہوتی ہیں، چنانچہ خود امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں کہتا ہے کہ

''شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ ہوا ہے **سو اس سے دین کا تو کیا فائدہ ہوتا ہے اور انسان کا دشمن (شیطان) ان کا کب بھلا چاہے** بلکہ وہ تو اللہ کے روبرو کہہ چکا ہے کہ بہت سارے **تیرے بندوں کو اپنا بندہ بناؤں گا اور ان کو گمراہ کروں گا**......سو جس نے اللہ سے کریم کو چھوڑ کر **شیطان سے دشمن [یعنی شیطان جیسے دشمن] کی راہ**

پکڑی سو صریح غبن کھایا کیونکہ شیطان اول تو دشمن [ہے]...... **یہ سب شیطان کا وسواس ہے کہ اس کی دغابازی اور آخر انجام ان باتوں کا یہی ہے کہ آدمی اللہ سے پھر جاتا ہے اور شرک میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اصل دوزخی بن جاتا ہے** اور ایسا شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے کہ بہتیرا ہی چاہے چاہے چھوٹے [پر] ہرگز نہیں چھوٹ سکتا'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: ص ۶۳، ۶۴ میر محمد کتب خانہ)

معلوم ہوا کہ شیطان کے وسواس اور اس کی دغابازیوں کا انجام خود اسماعیل دہلوی کے مطابق یہ ہے کہ جو کوئی بھی اس شیطان لعین کی باتوں میں آ جاتا ہے تو پھر وہ **آدمی (مسلمان) اللہ سے پھر جاتا ہے اور شرک میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اصل دوزخی بن جاتا ہے۔**

اب ہم کہتے ہیں شیطانی وسوسوں اور دغابازیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ نماز میں نمازی کو بیل و گدھے [گاؤ و خر] کی طرف لے جاتا ہے، اور جب نمازی اس شیطان لعین کے وسوسے میں مبتلا ہو کر بیل و گدھے کی صورت میں مستغرق ہوگا تو اسی دہلوی کے مطابق وہ نمازی کو اللہ عزوجل سے پھر کر شرک میں گرفتار کر دے گا اور اسے دوزخی بنا دے گا۔

خود اسماعیل دہلوی کے مطابق بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہو جانا یہ شیطانی تعلیم پر عمل کرنا ہے چنانچہ اسماعیل دہلوی نے شیطان مردود کی اس بدترین چال اور ابلیسی تعلیم کے بارے میں لکھا ہے کہ

''شیطان وسوسہ ڈال کر خلل اندازی کرتا ہے اور نماز کی شان میں سبکی اور اس کی بے پروائی اور اس کے چنداں کار آمد نہ جاننا اس کے بدترین وساوس سے ہے اور یہ وسوسہ فرض کے استخفاف اور انکار کی وجہ سے **بہت جلدی کفر تک پہنچا دیتا ہے** اور

آدمی کو کافر کر دیتا ہے **اور اس کا ادنیٰ وسوسہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور اس کی ہم کلامی اور مناجات کی لذت سے اس طرح غافل کر دیتا ہے** کہ رکعتوں یا تسبیحوں کی گنتی کو اچھی طرح جاننا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی غلطی یا سہو واقع ہو جائے اور قرآن کے حافظ کو غلطی سے بچنے کے واسطے متشابہاتِ قرآنی کے خیال میں ڈال دیتا ہے باوجود آنکہ وہی نماز خواں ایک دفعہ یا دو دفعہ یا سو دفعہ آزما چکا ہوتا ہے کہ بقائے حضور میں نہ تو تسبیحوں اور رکعتوں کی تعداد میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے اور نہ قرآن میں تشابہ واقع ہوتا ہے **یہ شیطان کا مکر ہے** اور رکعتوں اور تشہیوں اور متشابہات کا یاد دلانا تو **اس کا مقصود نہیں بلکہ نمازی کو اعلیٰ مرتبہ سے ادنیٰ مرتبہ کی طرف اتارنا مقصود ہے۔** یہاں تک کہ کشاں کشاں اپنے اصلی مقصود کی طرف جا پہنچا تا ہے **اور اس مردود کا اصلی مقصود یہی انکار اور کفر ہے** اور اگر اللہ کے فضل سے اس کا یہ مقصود پورا نہ ہو تو (شیطان) لاچار ہو کر بتقضائے ''**اذا فاتک اللحم فا شرب المرقتہ**'' (جب گوشت ہاتھ سے جاتا ہے تو شوربا ہی سہی وہی پی لو) **آہستہ آہستہ گاؤ وخر [بیل و گدھے] کے خیال کی طرف لے جاتا ہے حتیٰ کہ یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے ''بر زُبان تسبیح و درِ دل گاؤ خر''** [یعنی زبان پر تو بظاہر تسبیح ہوتی ہے لیکن دل گاؤ وخر میں مستغرق ہوتا ہے] گاؤ وخر تو ایک مثال ہے حضورِ خدا تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہو خواہ گاؤ ہو یا خواہ گدھا ہو یا اونٹ سب کا یہی حکم ہے''

(صراط مستقیم: ص۱۱۶: اسماعیل دہلوی مکتبۃ الحق)

معزز قارئین کرام! آپ اسماعیل دہلوی کی مذکورہ بالا عبارات کے خط کشیدہ الفاظ پر غور

کیجیے کہ خود امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے یہ تسلیم کیا کہ شیطان مردود" عبادات بالخصوص نماز" کے اندر اللہ عزوجل کے بندوں کو جن بدترین وسوسوں (خیالات) میں مبتلا کرتا ہے ان میں سے یہ ہیں،

(1)......" نماز میں شیطان وسوسہ ڈال کر خلل اندازی کرتا ہے اور نماز کی شان میں سبکی اور اس کی بے پروائی اور اس کے چنداں کار آمد نہ جاننا اس کے بدترین وساوس سے ہے۔

(2)...... [شیطان ان طریقوں سے] بہت جلدی کفر تک پہنچا دیتا ہے اور آدمی کو کافر کر دیتا ہے۔

(3)......اور اس [شیطان] کا ادنیٰ وسوسہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور اس کی ہم کلامی اور مناجات کی لذت سے اس طرح غافل کر دیتا ہے۔

(4)...... یہ شیطان کا مکر ہے......نماز ی کو اعلیٰ مرتبہ سے ادنیٰ مرتبہ کی طرف اتارنا [اس کا] مقصود ہے۔

(5)......اس مردود شیطان کا اصلی مقصود یہی انکار اور کفر ہے۔

(6)......" (شیطان) لاچار ہو کر بتقضائے ......آہستہ آہستہ گاؤ خر [بیل و گدھے] کے خیال کی طرف لے جاتا ہے۔

(7)......حتیٰ کہ یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے "بر زُبان تسبیح و در دِل گاؤ خر" [یعنی زبان پر تو بظاہر تسبیح ہوتی ہے لیکن دل گاؤ خر میں مستغرق ہو جاتا ہے]۔

معزز قارئین کرام! **آپ مذکورہ بالا شیطانی وسوسوں پر غور کیجیے اور ان کو ذہن نشین کر لیجیے بالخصوص نمبر 6 اور نمبر 7 پر غور کیجیے** اور دیکھئے کہ یہ شیطانی تعلیم اور اس کی بدترین چال ہے

کہ وہ بندوں کو اللہ عز وجل کی طرف سے غافل کر کے آہستہ آہستہ بیل و گدھے [گاؤ وخر] کے خیال کی طرف لے جاتا ہے۔

جب دشمن (شیطان) کا مقصد ہی یہی ہے کہ نمازی کو گاؤ خر کے تصور میں مستغرق کر دیا جائے تو کیا یہ دشمن نقصان نہیں پہنچائے گا ؟ خود اسماعیل دہلوی نے اقرار کیا کہ

''انسان کا دشمن (شیطان) ان کا کب بھلا چاہے بلکہ وہ تو اللہ کے رو برو کہہ چکا ہے کہ بہت سارے **تیرے بندوں کو اپنا بندہ بناؤں گا اور ان کو گمراہ کروں گا......** **یہ سب شیطان کا وسواس ہے کہ اس کی دغا بازی اور آخر انجام ان باتوں کا یہی ہے کہ آدمی اللہ سے پھر جاتا ہے اور شرک میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اصل دوزخی بن جاتا ہے**'' (تقویۃ الایمان ص ۶۳، ۶۴ بیت القرآن اردو بازار لاہور)

اب دشمن [شیطان] کی اس بدترین چال، اس کے بدترین وار (جس سے وہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کرتا ہے اور پھر ان کو شرک میں مبتلا کر دیتا ہے، اس) سے بچنا چاہیے تھا لیکن اسماعیل دہلوی صاحب اپنی ذریت کو یہ درس دے رہے ہیں کہ اس میں شرک نہیں۔

اسی طرح خالد محمود دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''نماز مومن کی معراج ہے اور اسی سے وہ زینہ بزینہ روحانی مقامات طے کرتا ہے پس نماز کی ہر دخل شیطانی سے حفاظت کرنا بہت ضروری ہے......نماز کی ہر دخل شیطانی سے حفاظت کی جائے قرآن میں ہے کہ " حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ـ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ " ترجمہ: حفاظت کرو سب نمازوں کی اور درمیانی نماز کی اور کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے''

(شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص ۱۵۸، ۱۵۹ مکتبہ دار المعارف لاہور)

اللہ تبارک وتعالیٰ تو نماز کی حفاظت کرنے کا ارشاد فرما رہا ہے اور شیطان کے ہر دخل سے بچنے کا حکم ہے لیکن وہابی امام اسماعیل دہلوی مسلمانوں کو وہی طریقہ سکھا رہے ہیں جس کی طرف نمازیوں کو شیطان لگا دیتا ہے۔تو یہ بات کھل کر سامنے آ گئی کہ وہابی امام شیطان کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔

شیطان لعین بندوں کو نور سے ظلمت کی طرف لے جاتا ہے

میرے مسلمان بھائیو! اب ذرا خود غور وفکر کیجیے کہ نمازی نماز میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کھڑا ہے اور شیطان لعین نمازی کو بیل و گدھے (گاؤ وخر) کی صورت میں مستغرق کر دے تو کیا وہ شیطان اس نمازی کو نور سے ظلمت کی طرف نہیں لے کر جا رہا؟ بے شک شیطان لعین کی یہ کوشش ہوتی ہے اور وہ اپنی پوری ہمت وطاقت کے ساتھ مسلمان کو اس نور سے نکل کر اندھیروں کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ قرآن میں شیطان کی چالوں کے بارے میں کہ

”وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ“

اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں۔(پارہ3 البقرۃ 257)

یہ شیطان کا کام ہے کہ بندوں کو کسی طرح نور سے نکال کر ظلمت کی طرف لے جائے اور انہیں بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق کر دے (یا بقول ساجد خائن دیوبندی کہ بیل و گدھے کی طرف صرف ہمت کرے، دیکھئے دیوبندی کتاب دفاع ص ۵۱۴ اور صرف ہمت ان کے نزدیک یہ ہے کہ حتی کہ اللہ عزوجل کی طرف سے دھیان ختم ہو جائے) تو جب نمازی شیطان کے اس طریقے کی

طرف جائے گا تو خود دہلوی کے مطابق اس کی حالت یہ ہو جائے گی کہ ''**برزُبان تسبیح و درِ دل گاؤ خر**'' مقام حیرت ہے کہ جب بات گاؤ خر [بیل و گدھے] کی آئے اور حالت بھی استغراق کی ہو بلکہ بقول ساجد خائن دیوبندی ان گھٹیا چیزوں کی طرف بھی صرف ہمت ہی ہو (دیکھئے دیوبندی کتاب دفاع ۱ / ۵۱۴ مکتبہ ختم نبوت پشاور) اور ''برزبان تسبیح و در دل گاوخر'' ہو لیکن اس کے باوجود علماء وہابیہ دیابنہ اس انتہائی درجے کی حالت کو اپنے من گھڑت صرف ہمت کی حالت سے خارج قرار دیں اور اس کو ہلکا جانیں اور شرک سے باہر نکال لائیں۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ! تو پھر وہابیوں کے بارے میں یہی ماننا پڑے گا کہ

یہ سچ ہے کہ تیرا سر جھکا ہے درِ ابلیس
اور من میں بسیرا تیرے گاؤ و خر کا ہے

ممکن ہے کہ کوئی کہہ دے کہ یہاں گاؤ خر میں صرف خیال یا وسوسے کی بات ہے تو ہم اس پر پھر عرض کرتے ہیں کہ بیل و گدھے (گھٹیا چیزوں) کے بارے میں بھی علمائے دیوبند نے ''صرف ہمت'' ہی مراد لیا ہے۔ اور پھر خود اسماعیل دہلوی کی اس عبارت میں بھی واضح ہے کہ

''اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں **مستغرق** ہونے سے بُرا ہے''

(صراط مستقیم اردو ص ۹۷)

تو یہاں عبارت میں فارسی کا لفظ ''**استغراق**'' استعمال ہوا ہے اور اردو میں جو خود دیوبندی علما اور نام نہاد مفتی حماد نے اس کا ترجمہ کیا اس میں ''**مستغرق**'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(دیکھئے ''صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ'' ص ۳۰، سنی اکیڈمی پاکستان)

اسی طرح ساجد خان نے بھی اس کے فارسی کے لفظ "استغراق" کا معنی "مستغرق ہونا" لکھا ہے (دفاع:۱ / ۵۰۲ مکتبہ ختم نبوت پشاور) اور ''مستغرق'' کا معنی کتب لغت میں اس طرح ملتا ہے،

(۱) جہانگیر اردو لغت میں اس کا معنی لکھا ہے کہ **"ڈوبا ہوا، غرق شدہ، محو، مہنک، حد درجہ گم"**

(۲) **فیرالغات** میں اس کا معنی یہ لکھا ہوا ہے کہ ''**غرق شدہ، ڈوبا ہوا، نہایت مصروف**''۔

اور پھر ''استغراق'' بابِ استفعال کا مصدر ہے، جس کی خاصیت ''طلب'' ہے یعنی اس کے معنی یہ ہوں گے کہ پورے شوق طلب کے ساتھ بیل و گدھے کے خیال میں غرق ہو جانا۔(مزید استغراق پر گفتگو آگے موجود ہے) تو جب یہ استغراق بیل و گدھے کی طرف ہو گا تو اب اسماعیل دہلوی کی عبارت کا مطلب یہ بنے گا کہ **"شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف، خواہ جنابِ رسالت مآب** [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] **ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا** اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں **مستغرق** (حد درجہ گم ہونے، غرق ہونے) سے بُرا ہے (نیز اگر تصوف کے اعتبار سے اس کا معنی لیا جائے تو علمائے دیوبند کے اصول کے مطابق مطلب یہ بنے گا کہ اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں کلی طور پر مشغول ہو جانا حتی کہ اس وقت بیل و گدھے کی صورت میں ہی غرق رہے اور اللہ کی طرف بھی خیال نہ رہے)

''ہمت'' کا جو معنی نام نہاد مفتی حماد اور ساجد خان وغیرہ نے بیان کیا ہے وہی معنی بیل و گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے میں پایا جاتا ہے۔آپ لفظ ''مستغرق'' کے معنی کو سمجھ کر پڑھیں تو پھر یہاں بیل و گدھے کے تصور میں مستغرق ہونے سے مراد دیوبندی تاویلات کے مطابق ''صرف ہمت'' ہی بنتی ہے تو اب وہی معنی مراد لیں جو دیوبندی لیتے

ہیں تو معنی و مطلب کے اعتبار سے دونوں جملے یکساں ہیں یعنی یہ عبارت اس طرح ہوگی کہ

”نماز کے اندر شیخ یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں حد درجہ گم ہو جانے، غرق ہو جانے، محو، مہنک، نہایت مصروف ہو جانے (بلکہ ان کی طرف صرف ہمت کرنے) سے بھی زیادہ بُرا ہے۔“

معاذ اللہ عزوجل!! اب بیل و گدھے کا صرف خیال ہی نہیں ہے بلکہ لفظ ''مستغرق'' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں بھی وہی صرف ہمت کا معنی پایا گیا ہے بلکہ علمائے دیو بند کی مصدقہ کتاب میں تو انہی گھٹیا و کمتر مخلوق کے بارے میں لکھا ہے کہ شاہ اسماعیل دہلوی صاحب یہ وضاحت فرماتے ہیں کہ

''اگر **صرف ہمت** کسی **گھٹیا اور کم تر چیز** کی طرف ہوگی تو نقصان کم ہوگا''

(دفاع: ۱ / ۵۱۴: ساجد خان مکتبہ ختم نبوت پشاور)

تو واضح ہو گیا کہ بیل و گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے مراد ”تصورِ بیل و گدھا“ (بزبان ساجد و حماد صرف ہمت) ہی ہے۔ تو شیطان کا جو مقصد تھا کہ نمازی کو گاؤ و خر کی طرف لے جائے اس مقصد کی تکمیل اسماعیل دہلوی نے پوری کی۔

اسماعیل دہلوی اور وہابی شیطان کے نقش قدم پر

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسماعیل دہلوی شیطان کی اس [بیل و گدھے والی] چال، اس کے مکر و فریب سے بچتے اور شیطان کے راستے سے دور بھاگتے کیونکہ شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے، ہمارے رب کریم عزوجل کا حکم بھی ہے کہ

”وَّ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ“ (پارہ 2 البقرۃ 168)

''اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّه لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ''(پارہ2البقرۃ208)

''اے ایمان والو ! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''

اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے سامنے سرِتسلیم خم کرتے ہوئے شیطان کو اپنا کھلا دشمن جانتے اور اس کی چالوں سے بچتے ہوئے اس کے قدموں پر نہ چلتے لیکن وہابیوں احمدیوں اسماعیلیوں کے امام اسماعیل دہلوی شیطان کی چالوں کا ایسا شکار ہوئے کہ خود اس نے بھی شیطانی تعلیم کا پرچار شروع کر دیا اور اپنی ذریت کو بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق کر گیا اور ساتھ یہ نویدِ عظیم بھی سنا گیا کہ بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے کے اس عملِ ذلیل سے شرک نہیں ہوگا ، جب شرک نہیں تو پھر کوئی ڈر بھی نہیں خوب بیل و گدھے کی صورت میں مستغرق رہو۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ

وہابیو! دیوبندیو! اپنے مذہب پر عمل کرو

دیوبندیوں کے نزدیک بیل و گدھے کا خیال بہتر ہے کیونکہ یہ ان کے نزدیک شرک نہیں ہے تو وہابیوں دیوبندیوں کو جب بھی نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال (یا صرف ہمت) کا اندیشہ ہو تو فوراً اپنے بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہوجانا چاہیے ،تصورِ بیل و گدھا (یا ان کے مطابق صرف ہمت) میں مبتلا ہو جانا چاہیے [معاذ اللہ عزوجل] پھر بالفرض پانچوں نمازوں میں یہی معاملہ ہوا تو وہابی حضرات ساری نمازوں میں بیل و گدھے

کے خیال ہی میں مستغرق رہیں ''تصور بیل و گدھا'' جاری رکھیں اس طرح وہ اپنے [خود ساختہ] شرک کی طرف جانے سے بھی بچ جائیں گے۔[معاذ اللہ عزوجل! لاحول ولاقوۃ الا باللہ]

ہم وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم نے کبھی اپنے امام اسماعیل دہلوی بتائے ہوئے اس طریقہ پر عمل کیا؟ یا اس پر عمل کی اجازت دی؟ ذرا ہمت کرو اور اپنی ہی مساجد میں کھڑے ہو کر یہی تعلیم اپنی دیوبندی وہابی عوام کو دو لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان شاء اللہ عزوجل کوئی نہ کوئی تو ضرور تمہاری اصلاح جوتوں سے کرے گا۔

قرآنی فیصلہ غیر تعظیم مخلوقات کے ساتھ شرک

علمائے وہابیہ احمدیہ دیوبندیہ کے نزدیک نماز میں بیل و گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے (یا صرف ہمت کرنے) سے شرک نہیں ہوگا کیونکہ ان احمدیوں اسماعیلیوں کے مطابق ان کے ساتھ کوئی تعظیم و دلچسپی نہیں ہوتی حالانکہ وہابی علما کا یہ اصول خود ان کے شرک کے اصولوں اور تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔ جس کی وضاحت ہم آگے پیش کریں گے۔ فی الحال ہم اتنا عرض کرتے ہیں کہ غیر معظم مخلوقات حتیٰ کہ گائے، **بچھڑے، مختلف جانوروں اور پرندوں** کو بھی اللہ عزوجل کا شریک بنانا ثابت ہے اور قدیم امتوں کے ایسے شرکیات کو قرآن و احادیث اور علماء دین بلکہ خود وہابیہ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔

بنی اسرائیل کے بچھڑے سے اسماعیل دہلوی کی گائے تک

قرآن مجید میں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ذکر ملتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نکالا، اُس وقت اُن کے حالات کچھ اس طرح کے تھے کہ مصر میں رہتے ہوئے اس ماحول سے وہ بہت متاثر ہو چکے تھے اور انہی کی طرح

گائے (جانور) کا تقدس اُن کے دلوں میں جگہ لے چکا تھا جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ

"وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ" (البقرة 93)

مانا اوران کے دلوں میں **بچھڑا** رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب۔

اسی طرح قرآن میں ذکر ہوتا ہے کہ

"وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ۔ (الاعراف 148)

اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ایک **بچھڑا** بنا بیٹھی بے جان کا دھڑ۔ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور نہ انہیں کچھ راہ بتائے۔ اسے لیا اور وہ ظالم تھے۔

دیکھئے قرآن سے واضح ہو گیا کہ (گھٹیا و ذلیل چیزوں) جانوروں [گائے] کے ساتھ قدیم امتیں شرک میں مبتلا ہوئیں تھیں۔

تو جس طرح ان کے دلوں میں گائے رچ بس گئی تھی اور وہ شرک میں مبتلا ہو گئے اسی طرح فرقہ وہابیہ احمدیہ دیوبندیہ کے امام اسماعیل دہلوی کے دل میں بھی **گائے** بس گئی اور اس نے بھی عین حالت نماز میں شیطانی مقصد [گاؤ وخر] کی تکمیل کرتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال و تصور کو ختم کر کے گائے کے تصور کو پیش کر دیا۔ [معاذ اللہ] یہ بات بھی قابل غور ہے کہ علمائے وہابیہ دیابنہ احمدیہ نے اسماعیل دہلوی کی اسی گستاخانہ عبارت میں ''گاؤ'' کا ترجمہ ''گائے'' کیا۔

......چنانچہ علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب دفاع میں دہلوی کی فارسی عبارت کا جو اردو ترجمہ کیا گیا اس میں واضح طور پر لکھا کہ

''اپنی **گائے** اور گدھے کے خیال میں **مستغرق** ہو جانے'' (دفاع: ج۱ ص ۵۱۳ مکتبہ ختم نبوۃ)

☆......اسی طرح حماد دیوبندی نے بھی ''**گائے**'' کا لفظ لکھا۔

''بخلاف **گائے** اور گدھے کے خیال کے'' (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۱۳۱ سنی اکیڈمی)

اسماعیل دہلوی نے تاریخ اسلام میں پہلی مرتبہ نماز میں گائے [وگدھے] کا تصور متعارف کروایا، اور ساتھ اپنی ذریت کو یہ بھی بشارت سنا دی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خیال کرنے کے بجائے گائے کے خیال میں **مستغرق** ہو جانا کیونکہ یہ شرک نہیں ہوگا۔ آخر عین عبادتِ الٰہی کے وقت گائے کی طرف نمازی استغراق کرے گا اور اس عمل کی ترغیب بھی شیطان لعین کی طرف سے ہے تو پھر آخر یہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جانے والا یا شرک کیوں نہیں ہو سکتا؟ آخر کون سی نص قطعی دہلوی یا احمدیوں کے پاس موجود ہے کہ قدیم امتوں کے تمام شرک تو اس امت میں ممکن مانتے ہو لیکن ہندوؤں کی ماتا (گائے) کے ساتھ شرک کو ناممکن مانو۔ دیکھو خود تمہارے وہابیوں احمدیوں اور علمائے دین نے لکھا کہ قدیم امتوں میں ایسے جانوروں کے ساتھ شرک کیا گیا بالخصوص دہلوی کی گائے کے تو پجاری عام تھے۔

☆......دیوبندی غلام اللہ خان کی مرتبہ حسین علی کی تفسیر جواہر القرآن میں ہے کہ

''یہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام ہے یعنی یہ گائے کے پجاری جس دین پر ہیں یہ عنقریب میرے ہاتھوں برباد ہونے والا ہے'' (جواہر القرآن ۱/ ۳۸۴)

☆ ......اسی کے حاشیہ پر ''موضح القرآن'' میں ہے کہ

''اس قوم نے دیکھا کہ گائے کی صورت پوجتے تھے ان کو بھی یہ ہوس آئی آخر سونے کا **بچھڑا** بنایا اور پوجا۔(موضح القرآن)

☆ ......علامہ محمد بن علی شوکانی غیر مقلد نے لکھا کہ

''کانت اصنامھم تماثیل بقر (تفسیر فتح القدیر ۲/۳۱۰)

''ان کے بت گائے کی صورت کے تھے''

☆ ......نواب صدیق حسن خان غیر مقلد اہلحدیث نے لکھا کہ

''ان کے بت تانبے کے بنے ہوئے گائے کی شکل کے تھے'' (تفسیر فتح البیان ۲/۵۶۸)

☆ ......سورت اعراف کی آیت نمبر 127

''ویذرک و الھتک'' اور موسیٰ تجھے اور تیرے معبودوں کو ہلاک کردے کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس فرعون کا معبود گائے تھی۔ اور جب وہ کبھی حسین گائے دیکھتا تو اُس کی عبادت کرنے کا حکم دیتا''

(جامع البیان، فتح البیان فی مقاصد القرآن، احسن التفاسیر)

☆ ......امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ

''بت گائے کی شکل کے تھے اور اسی لئے سامری نے اُن کے لئے **بچھڑا** بنایا''

(تفسیر قرطبی ۷/۲۴۲)

☆ ......اسی طرح امام علاء الدین علی بن محمد المعروف بالخازن رحمۃ اللہ علیہ ۷۲۵ھ] لکھتے ہیں

''قال ابن جریج، کانت تلک الاصنام بقرو ذلک اول شان العجل'' ابن

جریج کہتے ہیں کہ یہ بت گائے کی شکل کے تھے اور یہ بچھڑے کے معاملہ کی ابتداء تھی” یہ بُت گائے کی شکل کے تھے۔ پتھروں، لکڑیوں یا ان کی مثل بنے ہوئے تھے“ (لباب التاویل فی معانی التنزیل ۲ / ۵۷۳)

☆ ......امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ [م ۵۹۷ھ] فرماتے ہیں کہ

”قتادہ نے کہا ...... **کانت اصناھم تماثیل البقر**“ ان کے بت گائے کی شکل کے تھے“ (زاد المسیر فی علم التفسیر ۲ / ۱۹۴)

☆ ......امام ابوحیان اندلیسی رحمۃ اللہ علیہ [م ۷۴۵ھ] لکھتے ہیں کہ

”و (الاصنام) قیل: بقر حقیقۃ و قال ابن جریج: کانت تماثیل بقر من حجارۃ و عیدان و نحوہ و ذلک کان اول فتنہ العجل“

اور کہا گیا ہے کہ بت حقیقی گائے کی طرح تھے، اور ابن جریج نے کہا کہ **گائے کی مثل تھے**۔ پتھروں، لکڑیوں یا ان کی مثل بنے ہوئے تھے، اور یہ پہلا فتنہ تھا جو بچھڑے کی پوجا کا باعث بنا“ (تفسیر البحر المحیط ۴ / ۳۷۶)

☆ ......اسی طرح امام ابوحفص عمر بن علی ابن عادل حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ۸۸۰ھ نے تفسیر ”اللباب فی علوم الکتاب ۹ / ۲۹۳“

☆ ......امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ [م ۹۱۱ھ] نے ”الدر منثور فی التفسیر بالماثور ۳ / ۲۴۲“

☆ ......امام ابوسعود محمد بن محمد العمادی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ [م ۹۸۲ھ] نے ”تفسیر ابوسعود ۳ / ۲۴“ میں بھی یہی تفسیر بیان کی کہ ان کے بت گائے کی مثل تھے۔

ان حوالوں سے ثابت ہوا کہ قدیم امتوں کے شرکیات میں گائے (یا دیگر جانوروں) کے

ساتھ شرک بھی پایا گیا، ان کے ہاں ایسا شرک بھی رائج تھا۔

قدیم شرکِ گائے اور شیطان و دہلوی کی گائے

جب گائے کے ساتھ شرک قدیم امتوں میں رائج تھا تو چاہیے تو یہ تھا کہ اسماعیل دہلوی عین عبادتِ الٰہی (حالت نماز) میں عابد کو سختی سے منع کر دیتے کہ نماز میں صرف اللہ عزوجل کی طرف دھیان رکھنا اور ایسی گھٹیاں چیزوں کی طرف خیال نہ کرنا یا ایسی چیزوں کا استغراق یا صرف ہمت نہ کرنا کیونکہ ایسی گھٹیا چیزوں کے ساتھ بھی قدیم امتوں میں شرک ہوتا رہا ہے اور اب امت مسلمہ میں یہ قدیم شرک رائج ہو چکا ہے لہٰذا کہیں تم بھی قوم موسیٰ علیہ السلام اور فرعونیوں، ہندوؤں کی طرح جانوروں کی پوجا میں مبتلا نہ ہو جاؤ، کہیں تمہارے دلوں میں گاؤ وخر نہ بیٹھ جائے۔ کیونکہ قدیم امتیں جانور کے ساتھ شرک میں مبتلا ہو چکی۔

"وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ" (البقرۃ 93)

مانا اور ان کے دلوں میں **بچھڑا** رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب۔

تو جس طرح ان کے دلوں میں بھی گائے رچ گئی تھی تو کہیں تم بھی اس شرک میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور تمہارے دلوں میں بھی گائے رچ نہ جائے لیکن دیکھئے کیسی بد بخت خارجی احمدی قوم ہے کہ دنیا بھر کے شرکیات مسلمانوں کے لئے مانیں گے اور انہیں مشرک کہتے نہیں تھکیں گے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ ہم دہلوی کے چند حوالے ہی پیش کر دیں تا کہ مزید حجت تمام ہو جائے۔

جب انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کا معاملہ آئے تو یہی امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی حدیث سے غلط استدلال کرتے ہوئے کہ لکھتے ہیں کہ

''سو پیغمبر خدا نے خبر دی ہے کہ مسلمان جو قیامت کے نزدیک مشرک ہو جاویں گے ان کا شرک اسی قسم کا ہوگا کہ ایسی چیزوں کو مانیں گے''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر: ص ۵۷ بیت القرآن اردو بازار لاہور)

یہی اسماعیلیوں کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''غرض جو کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیاء اور انبیاء سے اور اماموں اور شہیدوں سے اور فرشتوں اور پریوں سے کرگزرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کے کیے جاتے ہیں سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعویٰ'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر: باب پہلا ص ۸)

اسماعیلیوں کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخری زمانہ میں **قدیم شرک ہی رائج ہوگا** سو پیغمبر خدا کے کہنے کے موافق ہوا یعنی جیسے مسلمان لوگ اپنے نبی ولی اماموں شہیدوں کے ساتھ معاملہ شرک کا کرتے ہیں اسی **طرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے** اور **کافروں کے بتوں کو بھی مانتے ہیں** اور ان کی رسموں پر چلتے ہیں''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر: ص ۵۹ بیت القرآن اردو بازار لاہور)

دیکھئے خارجی احمدی دیوبندی کیسی بدبخت و ظالم قوم ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم و توقیر سے روکنے اور امت مسلمہ کو مشرک ثابت کرنے کی کوشش میں یہ حضرات وہ احادیث تو پیش کر دیتے ہیں جن میں [بزبان وہابیہ] قدیم امتوں نے انبیائے کرام و اولیائے عظام کے ساتھ بدترین غلو کیا یا ان قبور کے ساتھ شرک کیا۔ اور پھر یہ شرک اس امت میں بھی قدیم شرک رائج ہو گیا۔

اسی طرح نام نہاد دیوبندی مفتی حماد نے اپنی کتاب کے صفحہ 46 پر بخاری شریف کی حدیث لکھی کہ یہودیوں کی عبادت گاہ کا ذکر ہوا جس میں تصاویر تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا۔

"بے شک ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی ہوتا پس جب وہ مرجاتا تو وہ **لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور مسجد میں اس کی تصاویر بناتے** پس وہ لوگ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن مخلوقات میں سے بدترین لوگ ہوں گے"

اور اسی قسم کی دیگر احادیث بھی پیش کرتے ہیں گویا ان بدبختوں ظالموں خارجیوں کے مطابق امت مسلمہ انبیاء و اولیاء کے ساتھ شرک میں مبتلا ہوسکتی ہے یا ہو چکی ہے، امت مسلمہ دنیا بھر کے شرکیات میں مبتلا ہوسکتی ہے لیکن ہندوؤں کی ماتا، قوم موسیٰ کی معبود (گائے) کے ساتھ شرک محال ہو چکا۔ یہ تو احمدی ہی بتا سکتے ہیں کہ آخر گائے میں ایسا کون سا سینسر لگا ہوا ہے کہ شرک سے محفوظ رکھے گا۔ پھر یہی گائے نہیں بلکہ جتنے بھی جانور، جن کی پوجا قدیم امتیں کرتی آئیں ہیں ان کے اصول کے مطابق ان کے ساتھ بھی شرک ناممکن ہو چکا، ہاں شرک ممکن ہے تو بس انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کے ساتھ۔ **لاحول و لاقوۃ الا باللہ!**

ان بدبختوں سے کوئی پوچھے کہ جب تمہارے نزدیک امت مسلمہ انبیا و اولیا کے ساتھ غلو کا شکار ہو کر مشرک بن سکتی ہے تو پھر یہی امت جانوروں کے ساتھ غلو کر کے مشرک کیوں نہیں ہوسکتی؟ ایسی کون سی نص قطعی تمہارے پاس موجود ہے کہ گائے، بیل و گدھے کے استغراق کے باوجود مفضی الشرک نہیں ہوسکتا؟ عین عبادت الٰہی میں بھی تم نمازی کو گاؤ خر کے

استغراق بلکہ صرف ہمت کی تعلیم دو لیکن پھر بھی شرک کا کوئی خوف نہ ہو۔

عجیب بد بخت احمدی دیوبندی قوم ہے کہ شرکیات کے سارے خدشات انہیں انبیا و اولیا ہی کے ساتھ نظر آتے ہیں اور شیطان لعین جس کام [گاؤ وخر] کی طرف بڑی محنت و کوشش کر کے لگا تا ہے، اس کا جو مقصد تھا کہ" (شیطان) لاچار ہو کر...... آہستہ آہستہ گاؤ وخر کے خیال کی طرف لے جاتا ہے" (صراط مستقیم :ص ۱۶۸) اس شیطانی حربے میں انہیں نہ شرک کا خوف ہے، نہ مفضی الشرک ہے، نہ توحید کے خلاف اور نہ اللہ عزوجل کی طرف سے دھیان ہٹانے کا سبب ۔ لاحول و لاقوۃ الاباللہ!! بلکہ شیطان لعین کے اس مقصد [نماز میں گاؤ وخر کی طرف لگ جانے] کو اسماعیل دہلوی نے پوری تقویت پہنچائی، اس کو ہلکا بتا کر شیطان لعین کے مقصد کے لئے راستہ ہموار کیا۔

آخری بات یہ عرض کرتے ہیں کہ دہلوی نے خود لکھا کہ اس امت میں قدیم شرک رائج ہو چکا اور سب اہل علم جانتے ہیں کہ قدیم شرکیات میں جانوروں کے ساتھ شرک بھی پایا گیا، تو دہلوی کے اس اصول و مذہب کے مطابق جس طرح یہ امت انبیا و اولیا کے ساتھ شرک میں مبتلا ہو چکی ہے اسی طرح جانوروں کے ساتھ شرک میں بھی مبتلا ہو چکی ہے اور ہندوستان میں گائے کی پوجا تو عام ہے، یہ شرک تو اب بھی ہندوؤں میں رائج ہے۔ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ دہلوی نے ہندو دھرم کی طرف مسلمانوں کو مائل کرنے کے لئے گائے کا تصور پیش کیا، کہ پہلے تو امت مسلمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کو ترک کریں گے اور گائے کے خیال میں مستغرق ہوں گے، پھر آہستہ آہستہ شیطان انہیں گائے ہی کی طرف لے جائے گا اور قوم موسیٰ کی طرح اور ہندوؤں کی طرح گائے ہی کی پوجا شروع کر دیں گے اور شیطانی مقصد پورا ہو جائے گا۔ [معاذ اللہ]

ہم احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ چودہ سو سال میں کوئی ایک محدث ،مفسر یا عالم دین بتاؤ جس نے عبادت الٰہی (نماز) میں گائے (بیل و گدھے) کی طرف استغراق کی بات کی ہو اور وہ بھی ایسی صورت میں جیسے صراط مستقیم کی عبارت میں ہے۔ لیکن ان شاء اللہ تمام احمدی اسماعیلی دیوبندی مر کے مٹی میں مل جائیں گے لیکن کوئی ایک ایسا حوالہ پیش نہیں کر سکیں گے۔

غیر تعظیمی مخلوقات شیر، گھوڑے اور گدھ کے ساتھ شرک

اسماعیل دہلوی تو مر کر مٹی میں مل گیا لیکن اس کے پیروکاروں کے لئے عرض ہے کہ اسماعیل دہلوی (یا ان کے پیروکاروں) کی یہ تاویل کہ صرف قابل تعظیم ہستیاں ہی شرک کا باعث بنتی ہیں یہ ان کی بدترین جہالت ہے، اور پھر اس جہالت پر دوسری جہالت یہ ہے کہ جو انہوں نے دلیل دی کہ بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہونا اس لئے شرک نہیں کہ یہ غیر تعظیمی مخلوق ہے یہ دلیل بھی باطل و مردود ہے، اس کا صاف مطلب تو یہ ہے کہ غیر تعظیمی مخلوقات کے ساتھ شرک کا معاملہ ہو ہی نہیں سکتا۔ حالانکہ پچھلی امتوں میں غیر معظم مخلوقات مثلاً بیل [یا بقول دیوبندی] گائے، گدھا، شیر، گھوڑا، گدھ جیسے جانوروں اور پرندوں کے ساتھ بھی شرک کا معاملہ کیا گیا جیسا کہ **"یغوث"** کا بت شیر کی شکل میں تھا **"یعوق"** کی صورت گھوڑے کی تھی، اور **"نسر"** گدھ کی شکل میں تھا۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں ہے کہ

ویغوث علی صورۃ اسد، ویعوق علی صورۃ فرس، ونسر علی صورۃ نسر من الطیر

"یغوث شیر کی شکل پر، یعوق گھوڑے کی شکل پر اور نسر پرندوں میں سے گدھ کی شکل پر بنایا گیا تھا" (تفسیر الجامع الاحکام القرآن ۱۸/ ۲۶۶)

امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی رحمۃ اللہ علیہ [م ۵۹۷ ھ] فرماتے ہیں

" وقال الواقدی . . . ویغوث علی صورة اسد ، و یعوق علی صورة فرس ، ونسر علی صورة نسر من الطیر "

"اور واقدی نے کہا ......یغوث شیر کی شکل پر، یعوق گھوڑے کی شکل پر اور نسر پرندوں میں سے گدھ کی شکل پر بنایا گیا تھا'' (زاد المسیر فی علم التفسیر ۸/ ۷/ ۱۲)

علامہ ابوالقام الزمخشری [م ۵۳۸ ھ] لکھتے ہیں کہ

"ویغوث علی صورة اسد، ویعوق علی صورة فرس، ونسر علی صورة نسر"

"یغوث شیر کی شکل پر، یعوق گھوڑے کی شکل پر اور نسر گدھ کی شکل پر بنایا گیا تھا"

(تفسیر کشاف ۴/ ۶۰۷)

امام ابوحیان الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ [م ۷۴۵ ھ] لکھتے ہیں کہ

ویغوث علی صورة اسد، ویعوق علی صورة فرس، ونسر علی صورة نسر۔

"یغوث شیر کی شکل پر، یعوق گھوڑے کی شکل پر اور نسر گدھ کی شکل پر بنایا گیا تھا"

(تفسیر البحر المحیط ۸/ ۳۳۵)

امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

[ولا یغوث] هو علی صورة اسد [ویعوق] هو علی صورة فرس [ونسر] هو علی صورة نسر

''اور نہ چھوڑنا یغوث کو وہ شیر کی شکل کا بت تھا، اور یعوق کو وہ گھوڑے کی شکل کا بت

تھا اور نسر کو وہ گدھ کی شکل کا بت تھا'' (تفسیر نسفی ۱۲۸۵)

امام ابن عادل دمشقی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ [م ۸۸۰ھ] فرماتے ہیں:

(قال الواقدی) ویغوث علی صورۃ اسد، ویعوق علی صورۃ فرس، ونسر علی صورۃ نسر من الطیر۔

"یغوث شیر کی شکل پر، یعوق گھوڑے کی شکل پر اور نسر پرندوں میں سے گدھ کی شکل پر بنایا گیا تھا" (اللباب فی علوم الکتاب، سورۃ نوح)

غیر مقلد اہلحدیث علامہ صدیق بن حسن بن علی القنوجی [م ۱۳۰۷ھ] لکھتے ہیں

(قال الواقدی) ویغوث علی صورۃ اسد، ویعوق علی صورۃ فرس، ونسر علی صورۃ نسر من الطیر۔

"یغوث شیر کی شکل پر، یعوق گھوڑے کی شکل پر اور نسر پرندوں میں سے گدھ کی شکل پر بنایا گیا تھا" (فتح البیان فی مقاصد القرآن ۲۱۸۷)

تو معلوم ہوا کہ شرک غیر تعظیمی مخلوقات کے ساتھ بھی ممکن وثابت ہے، لہٰذا اسماعیل دہلوی اور اس کے پیروکاروں کی دلیل ہی باطل و مردود ہے۔ اور ہم پہلے بتا چکے کہ خود دہلوی نے لکھا ہے کہ قدیم شرک رائج ہو چکا تو پھر امت مسلمہ کے حق میں دہلوی خود تسلیم کر چکے کہ یہ جانوروں کے ساتھ شرک میں بھی مبتلا ہو چکے تو ایسی صورت میں انہیں عبادت (نماز) کے دوران بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق کرنا اور شیطانی مقصد **''حتیٰ کہ یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے'' ''برزُبان تسبیح و در دِل گاؤ خر'' (صراط مستقیم: ص ۱۱۶)** میں مستغرق کرنا اصول احمدیہ دیوبندیہ کے مطابق مفضی الشرک سے کیوں کر خارج ہوسکتا ہے؟ جبکہ خود دہلوی نے اقرار کیا کہ شیطان **''مردود کا اصلی مقصود یہی انکار اور کفر ہے''**

چھوٹی چھوٹی رسمیں شرک! لیکن بیل گدھے کا خیال شرک نہیں؟

پھر مقام حیرت ہے کہ اسماعیل دہلوی صاحب امت مسلمہ کو مشرک قرار دینے میں اتنے جلد باز اور فتوے باز تھے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں اور رسموں تک کو شرک کہہ کر امت مسلمہ کو مشرک بنا ڈالتے جیسا کہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ **محرم کے مہینے میں پان نہ کھایا چاہیے لال کپڑے نہ پہنے**...... موت میں فلانی فلانی اور **موت کے بعد نہ آپ شادی کیجئے نہ کسی شادی میں آپ بیٹھے نہ اچار ڈالیے** اور فلانے لوگ نیلا کپڑا نہ پہنیں اور فلانے سوسی نہ پہنیں سو سب جھوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۶۷)

مسلمانوں کو مشرک بنانے کے ٹھیکیداروں کے امام اسماعیل دہلوی کے نزدیک محرم میں پان نہ کھانا، اچار نہ ڈالنا جیسی عام رسمیں بھی شرک ہیں اور ایسی رسموں میں مبتلا مسلمان مشرک ہیں، اور یہ ساری باتیں ان کے نزدیک تو شرک ہوسکتی ہیں لیکن شیطان کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں ''بیل و گدھے'' کے خیال میں مستغرق ہوجانا شرک نہیں یا للعجب! اس سے تو یہ لازم ٹھہرا کہ ان کے نزدیک ہر جگہ ہر چیز کے ساتھ شرک ممکن ہے لیکن بیل و گدھے کے ساتھ شرک ناممکن، تو ہم پوچھتے ہیں کہ آخر کس نص سے ثابت ہے کہ بیل و گدھے کے ساتھ شرک کا معاملہ نہیں ہوسکتا؟

پھر اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

''اول سننا چاہیے کہ شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص۱۹ بیت القرآن اردو بازار لاہور)

اسی طرح اسماعیل دہلوی نے جب مسلمانوں کو خواہ مخواہ مشرک ثابت کرنا چاہا تو وہ حدیث جس کا تعلق قرب قیامت کی ہوا کے ساتھ ہے اس کو بھی بیان کر کے مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کا شوق پورا کیا، چنانچہ دہلوی نے حدیث کا ترجمہ کیا کہ

''سو پھر جاویں گے اپنے باپ دادوں کے دین پر''

پھر اسی حدیث کے تحت فائدہ لکھا کہ

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخری زمانہ میں **قدیم شرک ہی رائج ہوگا** سو پیغمبر خدا کے کہنے کے موافق ہوا......اسی طرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۵۹ بیت القرآن اردو بازار لاہور)

اب ہم وہابیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ

[۱]......جناب جب آپ کے نزدیک قدیم شرک رائج ہو چکا، اور بقول دہلوی کے اس کے موافق ہوا اور توحید بھی نایاب ہے تو پھر اس قدیم شرک میں تو جانوروں کا (بالخصوص گائے، بچھڑے، گھوڑے، شیر کے ساتھ) شرک بھی تھا تو وہ شرک بھی پھیلا کہ نہیں؟

[۲]......کیا بیل و گدھے غیر تعظیمی مخلوقات کے ساتھ شرک ممکن ہے کہ نہیں؟

[۳]......کیا دنیا میں ابھی بھی ایسی اقوام موجود نہیں ہے جو کہ جانوروں کی عبادت میں مبتلا ہیں؟ کیا ہندو آج بھی گائے کی پوجا نہیں کرتے؟

[۴]......ہندو اور دیگر مشرکین جو جانوروں کے ساتھ شرک کا معاملہ کرتے ہیں کیا شیطان لعین نے ان کو شرک میں مبتلا کیا ہے کہ نہیں؟

[۵]......جب جانوروں کے ساتھ شرک کا معاملہ ثابت ہے تو اب نماز میں گاؤ خر کے خیال

میں مستغرق ہونا شرک کی طرف لے جائے گا کہ نہیں؟ اگر نہیں تو نفی کا ثبوت کس نص میں موجود ہے؟

[۶] ...... پھر وہ مخلوق جس کی پوجا قدیم امتیں کرتی رہی ہیں اور اب بھی کر رہی ہیں، تو کیا ان کے معبودوں کا خیال حالت نماز میں شرک کی طرف کھینچ کر نہ لے جائے گا؟

[۷] ...... اگر یہ کہا جائے کہ بیل و گدھے کا خیال شرک اس لئے نہیں کہ اس میں تعظیم نہیں تو پھر نماز میں کتے اور سور کے خیال کا بھی یہی حکم ہوگا جو اسماعیل دہلوی نے بیان کیا؟

بہرحال جب علمائے وہابیہ کے نزدیک امت مسلمہ انبیائے کرام علیہم السلام و اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کے ساتھ شرک میں مبتلا ہوسکتی ہے تو ہم علمائے وہابیہ سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ غیر معظم مخلوقات کے ساتھ شرک کیوں نہیں ہوسکتا؟ آخر کون سی آیت یا حدیث سے آپ کا یہ دعویٰ ثابت ہوتا ہے اگر کسی وہابی دیوبندی میں جرأت ہے تو صرف ایک آیت یا حدیث مبارکہ پیش کر دے لیکن تمام وہابی مر کر خاک میں مل جائیں گے مگر ایسا ایک حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔ ان شاء اللہ عزوجل!

وہابیو! کیا شیطان کی ایسی اطاعت شرک نہیں؟

اسماعیل دہلوی نے یہ تسلیم کیا کہ

(شیطان) لاچار ہو کر...... آہستہ آہستہ گاؤخر کے خیال کی طرف لے جاتا ہے حتیٰ کہ یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے "برزبان تسبیح و در دل گاؤخر" (صراط مستقیم ۱۱۷ مکتبہ الحق)

میرے مسلمان بھائیو! یہ ہے ان وہابیوں کی خود ساختہ توحید کہ جو عمل خالص شیطان کی طرف سے ہے، اس کو قبول کرتے ہوئے ان کو اس شیطانی عمل میں شرک نظر نہیں آتا، لیکن

یہ ڈرامے بازی بھی صرف اور صرف اسماعیل دہلوی کو بچانے کے لئے رچائی جاتی ہے آیئے ہم علمائے دیوبند کے گھر سے ہی ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس میں اس بات کا واضح اقرار ہے کہ شیطان کی اطاعت شرک ہے۔

تفسیر کبیر جس کا حوالہ دے کر نام نہاد دیوبندی مفتی حماد صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ 60 پر انبیائے کرام علیہم السلام واولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی تعظیم کو بھی عبادت قرار دینے کی ناکام کوشش کی تھی، اسی تفسیر کبیر کا ایک حوالہ خود دیوبندیوں کے مولوی سید نور الحسن شاہ بخاری صاحب نے پیش کر کے شیطان کی اطاعت کو شرک قرار دیا۔ چنانچہ دیوبندی نور الحسن صاحب لکھتے ہیں کہ

''اسی تفسیر کبیر میں عبادت کو اطاعت قرار دیتے ہوئے نہایت ہی عجیب و نفیس بحث کی گئی ہے، ملاحظہ ہو:

قوله (لا تعبدوا الشیطٰن)معنا ہ لا تطیعوہ،بدلیل ان المنھی عنه لیس ھو السجود له فحسب، بل الانقیاد لامرہ والطاعة له،فالطاعة عبادة۔

اللہ کے کلام **لا تعبدوا الشیطٰن** کے معنی ہیں ''تم شیطان کی اطاعت نہ کرو'' اس دلیل سے کہ شیطان کو محض سجدہ کرنا ہی ممنوع نہیں **بلکہ اس کے حکم کی متابعت اور اس کی اطاعت بھی منع ہے**، پس اطاعت عبادت ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد ''**اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و الی الامر منکم**'' میں ہم کو امراء کی اطاعت کا حکم دیا ہے تو کیا ہم کو امراء کی عبادت کا حکم دیا گیا؟ (امام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) **طاعتھم اذا کانت**

بامر اللہ لا تکون الا عبادۃ للہ و طاعۃ لہ......

ان (امراء یعنی حکام) کی اطاعت جب اللہ کے حکم سے ہو تو وہ اللہ کی عبادت اور اللہ ہی کی اطاعت ہو گی، اور یہ اطاعت کیسے اللہ کی اطاعت نہ ہو گی جبکہ غیر اللہ کا سجدہ اور رکوع تک بھی جبکہ اللہ کے حکم سے ہو اللہ ہی کی عبادت ہو گی، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ملائکہ نے آدم (علیہ السلام) کا سجدہ (جب اللہ کے حکم سے) کیا اور یہ اللہ ہی کی عبادت تھی۔

وانما عبادۃ الامراء ھو طاعتھم فیما لم یاذن اللہ فیہ ۔ امراء (حکام) کی اطاعت (فرمانبرداری) ان کی عبادت صرف اس صورت میں ہو گی۔ جس صورت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت کا اذن و حکم نہیں دیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ جب ہم شیطان کی کوئی بات نہیں سنتے اور نہ ہی اس کا کوئی اثر پاتے ہیں تو شیطان کی طاعت اور رحمن کی طاعت میں کس طرح فرق و امتیاز ہو گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ **عبادۃ الشیطان فی مخالفۃ امر اللہ** اللہ کے حکم کی مخالفت، شیطان کی عبادت ہے، اور اللہ کے حکم کی تعمیل میں شیطان کی عبادت نہیں ہو گی کیوں کہ اس کا تو اللہ نے حکم دیا ہے:

"ففی بعض الاوقات یکون الشیطن یامرک وھو فی غیرک وفی بعض الاوقات یامرک وھو فیک"

پس بعض اوقات شیطان تجھے حکم دیتا ہے اور وہ تیرے سوا کسی دوسرے کی صورت میں ہوتا ہے اور بعض اوقات شیطان تجھے حکم دیتا ہے اور وہ خود تیرے اندر ہوتا ہے

،پس جب کوئی شخص تیرے پاس آئے اور کسی بات کا حکم دے تو دیکھو کہ وہ حکم اللہ کے حکم کے موافق ہے یا موافق نہیں۔

فان لم یکن موافقا فذلک الشخص معه الشیطان یا مرک بما یا مرک به

اگر اللہ کے حکم کے موافق نہ ہوتو یہی شخص ہے جس کے ساتھ شیطان ہے، اس کا حکم شیطان کا حکم ہے۔

فان اطعة فقد عبدت الشیطن اس صورت میں اگر تو نے اس شخص کی اطاعت کی تو تُو نے شیطان کی عبادت کی۔

وان دعتک نفسک الی فعل فانظر اهو ما ذون فیه من جهة الشرع او لیس کذلک ،فان لم یکون ما ذونا فیه فنفسک هی الشیطان او معها الشیطان یدعوک فان اتبعته فقد عبدته

اور اگر تیرا نفس تجھے کسی کام کی طرف بلائے تو دیکھو کہ شرع کی رو سے اس کام کی اجازت ہے یا نہیں، اگر شرعاً اس فعل کی اجازت نہ ہوتو تیرا نفس خود شیطان ہے یا اس کے ساتھ شیطان ہے جو تجھے بلاتا ہے۔اگر تو نے اس کی پیروی کی تو یقینا تو نے شیطان کی عبادت کی......

بعض لوگ ایک جرم کا ارتکاب اس حال میں کرتے ہیں کہ ان کا دل اس پر خوش نہیں ہوتا اور وہ (اپنی زبان سے) اپنے رب سے مغفرت طلب کر رہے ہوتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ یہ کام بُرا ہے،

فهو عبادة الشیطان با لا عضاء الظاهرة ، یہ (صرف) ظاہری اعضاء سے شیطان کی عبادت ہے اور بعض لوگ گناہ کا ارتکاب اس حال میں کرتے ہیں کہ ان

کا دل خوش ہوتا ہے وران کی زبان بھی (اس گناہ کے ذکر و بیان سے) تر ہوتی ہے
(یہ ظاہر و باطن دونوں میں شیطان کے عبادت گزار ہیں)۔تفسیر ابن کثیر
(توحید اور شرک کی حقیقت: ص160 تا163 مکتبہ عمر فاروق لاہور)

لہٰذا بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہونا جو کہ خالص شیطان کی تعلیم ،مقصد اور بد ترین شیطانی وسوسہ و چال ہے،اس شیطانی عمل کو اسماعیل دہلوی بہتر سمجھ کر اور ہلکا جان کر اس میں مبتلا ہوئے بلکہ ااپنی ذریت کو بھی یہ شیطانی تعلیم دی اور اس کو شرک کے دائرہ سے نکالا تا کہ اس کو ہلکا سمجھ کر مسلمان اس کو قبول کریں۔

وہابیہ کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام وحضرت رضی اللہ عنہا حوا بھی مشرک

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَه شُرَ كَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِ كُوْنَ

چنانچہ جب اللہ نے انھیں تندرست بچہ دیا تو انھوں نے اس (بچے) میں، جو اللہ نے انھیں دیا تھا،اس کے شریک ٹھہرا لیے،اللہ تو اس سے بہت اونچا ہے وہ شرک کرتے ہیں‘‘(پارہ9:اعراف آیت:190 المصباح المنیر)

اسی آیت کی تفسیر میں بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی ’’کتاب التوحید‘‘ میں چند موضوع روایات کا سہارا لیتے ہوئے اس کو شرک فی الطاعت کہہ کر حضرت آدم علیہ السلام وحضرت حوا رضی اللہ عنہا کی طرف شرک کی نسبت کی [معاذ اللہ عزوجل] اور پھر شیخ نجد نے کہا کہ

’’ان ھذا الشرک فی مجرد تسمیۃ لم تقصد حقیقتھا‘‘

(کتاب التوحید: ص ۱۲۳ جامعہ امام محمد بن سعود ریاض)

یہ شرک صرف نام رکھ لینے میں ہے جس میں اس کے معنیٰ مقصود نہیں......

معزز قارئین کرام ! جس روایت کا سہارا لے کر بد بخت وہابیوں نے شرک کی نسبت حضرت آدم و حضرت حوا کی طرف کی وہ روایت ہی موضوع ہے اور اس پر علمائے محدثین و اکابرین کا تفصیلی کلام موجود ہے جو کہ اہل علم حضرات پر مخفی نہیں ۔لیکن وہابیوں کی یہ بدبختی ہے کہ جہاں مقربینِ بارگاہِ الٰہی کی شان و عظمت کو گھٹانا مقصود ہو تو من گھڑت اور موضوع روایات کا سہارا لیتے بھی نہیں شرماتے ، حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرف شرک کی نسبت کرنا انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شانِ عصمت کے منافی ہے،لیکن بد بخت وہابیوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی نہ چھوڑا ان وہابیوں کے شرک شرک کے فتووں سے حضرت آدم علیہ السلام بھی محفوظ نہیں رہے (معاذ اللہ) جب آدم علیہ السلام ان کے فتووں سے نہ بچے تو ہم سنیوں پر یہ وہابی فتوے لگائیں تو کون سی بڑی بات ہے۔

بہرحال بتانا یہ مقصود ہے کہ علمائے وہابیہ نے یہ تسلیم کیا کہ شیطان کی بات ماننا اس کی اطاعت کرنا ہے جو کہ شرک فی الطاعت ہے۔

اب ہم یہی کہتے ہیں کہ ’’ (شیطان) لاچار ہو کر...... آہستہ آہستہ گاؤ و خر کے خیال کی طرف لے جاتا ہے‘‘ (صراط مستقیم) تو اسماعیل دہلوی نے بھی شیطان کی اس تعلیم کو اختیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ کے خیال سے گاؤ و خر کے خیال (جو کہ شیطانی تعلیم و خواہش ہے،اس کو) بہتر بتایا،لہٰذا شیطان کی اطاعت و تعلیم کو اختیار کر کے شرک میں مبتلا ہوئے کہ نہیں؟اور شیطانی عمل کو اختیار کیا کہ نہیں؟ ذرا اس مسئلہ پر بھی علمائے دیوبند وضاحت بیان کریں۔

کیا بیل وگدھے کے خیال سے اللہ کی طرف سے دھیان نہیں ہٹتا

علمائے دیوبند کے سرفراز صفدر صاحب اسماعیل دہلوی کی عبارت کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''اس افادہ اور عبارت میں اصل مقصود یہ ہے کہ نماز کو صحیح معنی میں نماز بنایا جائے کہ اس میں قصداً وارادۃً صرف اللہ تعالیٰ کی تعظیم واجلال ہی مقصود قطعی ہو اور اس انداز سے نماز کو ادا کرے کہ نفس اور شیطان کے تمام حربوں کو بے کار کر کے، اپنی باطنی نگاہ اور دھیان صرف رب العزت کی طرف رکھے...... گویا وہ رب العزت سے ہم کلام ہو رہا ہے اور اس کے جمال اور حسن کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہے اور اس کو ایسا استغراق اور حضور حاصل ہے کہ وہ دنیا ومافیہا سے بے نیاز و بے پرواہ ہو کر اگر تعلق اور لگاؤ رکھتا ہے تو صرف اپنے سچے آقا، اپنے معبود برحق اور اپنے محبوب حقیقی سے اس موقع پر اگر اس کے سامنے کوئی چیز ہے تو صرف رب ذو الجلال کا جمال ہے اگر دیکھ رہا ہے تو صرف اسی کو......''

(عبارات اکابر: ۹۵،۹۶ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

میرے بھائیو! سرفراز خان دیوبندی جس نماز کو صحیح معنی میں نماز بتا رہے ہیں اس میں نفس وشیطان کے تمام حربوں کو بے کار کرنا ہے لیکن اسماعیل دہلوی تو شیطانی حربے میں مستغرق ہونے کو بہتر بتا رہے ہیں، اور وہ شیطانی حربے جس کے بارے میں خود انہوں نے لکھا کہ

"(شیطان) لاچار ہو کر......آہستہ آہستہ گاؤخر کے خیال کی طرف لے جاتا ہے"

(صراط مستقیم ۱۷۰ المکتبۃ الحق)

اس شیطانی حربے کو آج دن تک علمائے دیو بند نے توحید کے خلاف نہیں بتایا، نہ ہی کبھی کسی دیو بندی نے یہ کہا کہ عین عبادت الٰہی کے دوران بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے بندہ مشرک ہوجاتا ہے۔نہیں نہیں کبھی کسی وہابی دیو بندی احمدی نے ایسی بات قلم کی نوک تک تو کیا زبان کی نوک تک بھی نہیں لائی۔

بلکہ شیطانی عمل جو کہ شیطان کا بدترین حربہ ہے اور شیطان کی کوشش ہی یہی ہے کہ بندوں کو بیل و گدھے [گاؤ وخر] کے خیال میں مستغرق کر دیا جائے تو اس شیطانی عمل میں وہابیوں کو شرک کا اندیشہ تک نہیں حالانکہ شیطان لعین کا بیل و گدھے کی طرف خیال لانے کا مقصد ہی یہ ہے کہ کسی طرح بندوں کا دھیان اللہ عزوجل کی طرف سے ہٹایا جائے، بندوں کو اللہ عزوجل کی طرف سے غافل کر کے بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق کیا جائے، یہ بات خود اسماعیل دہلوی ہی کی کتاب صراط مستقیم سے ہم پیش کر چکے ہیں۔

پھر شیطان کی ایسی حرکتوں کا خود قرآن میں ذکر موجود ہے کہ

"اِسۡتَحۡوَذَ عَلَيۡهِمُ الشَّيۡطٰنُ فَاَنۡسٰهُمۡ ذِكۡرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ الشَّيۡطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزۡبَ الشَّيۡطٰنِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ"

"ان پر شیطان غالب آ گیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں۔ سنتا ہے بیشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے" (پارہ 28 المجادلۃ: 19)

تو قرآن نے بھی گواہی دی، کہ شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ وہ بندوں کو اللہ عزوجل کی طرف سے غافل کر دیتا ہے تو جب بیل و گدھے کا استغراق ہوگا تو اصول وہابیہ کے مطابق اللہ عزوجل کی طرف سے دھیان ہٹے گا کہ نہیں؟ کیا غفلت صرف اور صرف مقربین بارگاہِ

الٰہی ہی کی وجہ سے آتی ہے کیا شیطان کے وسوسوں کا شکار ہو کر بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہو جانے سے اللہ عزوجل سے دھیان نہیں ہٹتا؟ بے شک شیطان بندوں کو غافل کر کے اس کا ایمان برباد کرتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ وہابیوں کے ہاں شیطان بڑا متقی و پرہیز گار اور پکا مومن ہو اور ایسے کام نہ کرتا ہو بلکہ یہ کام صرف اور صرف مقربین بارگاہِ الٰہی عزوجل ہی کے ذمے ہو۔ معاذ اللہ عزوجل!

شیطان کی چال گدھے کے ذریعے نمازوں کو باطل کرنا

آخر میں ایک حدیث اور اس کے تحت وہابیوں کا تبصرہ بھی ملاحظہ کیجیے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو فرمایا کہ

"تقطع الصلاۃ المراۃ والحمار والکلب"

عورت، گدھا اور کتا (نمازی کے آگے سے گزرنے کی صورت میں) نماز کو باطل کر دیتے ہیں۔

اسی روایت کے تحت وہابی دیوبندی علما نے لکھا کہ

"یہ تین چیزیں ایسی ہیں جو اگر نمازی کے آگے سے گزریں تو نماز میں خشوع و خضوع اور حضور قلب کو کھو دیتی ہیں جو درحقیقت نماز کی اصل اور روح ہے یا پھر اس سے یہ مراد بھی لی جاسکتی ہے کہ نمازی کے آگے سے ان چیزوں کے گزرنے سے **چونکہ نمازی کا دل ان کی طرف سے ہٹ جاتا ہے اور اس کا دل ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اس لئے نماز بھی بطلان کے قریب پہنچ جاتی ہے"**

(مظاہر حق جدید: جلد اول: ص ۵۱۹ دارالاشاعت کراچی)

تو معلوم ہو گیا کہ غیر تعظیمی مخلوقات (مثلاً گدھا، کتا) کا صرف نمازی کے سامنے سے گزرنے کی وجہ سے بندے کا دھیان و توجہ ان کی طرف ایسی بدترین حالت تک پہنچ سکتی ہے کہ نماز بھی بطلان کے قریب پہنچ جاتی ہے۔اور اسی طرح دیوبندی کی تقریر ترمذی میں بھی یہ لکھا ہے کہ

"اور حمار [گدھے] کو قاطع [نماز توڑنے والا] اس واسطے فرمایا گیا ہے کہ شیطان کو اس کے ساتھ بھی زیادہ علاقہ ہے" (تقریر ترمذی: ۱/ ۱۰۶، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

تو جب صرف ایسے جانوروں کے ساتھ شیطانی علاقہ کی بنیاد پر قاطع نماز ہے تو پھر خود شیطان لعین اپنا وسوسہ ڈالتا ہے اور (گاؤ و خر) بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق کرتا ہے تو کیا یہ اللہ عزوجل کی طرف سے دھیان کو ہٹانا اور نمازی کی نماز کو برباد کرنے والا عمل نہیں ہوگا ؟ بلکہ خود اسماعیل دہلوی اس بات کا اقرار کر چکا ہے (جیسا کہ مکمل عبارت پہلے درج ہو چکی) یہ سارا شیطانی عمل اللہ عزوجل سے دھیان ختم کرنے ہی کے لئے ہوتا ہے جس میں وہ بندوں کو مبتلا کر کے شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے اور دنیا و آخرت برباد کر دیتا ہے۔

یہ ساری الزامی گفتگو تفصیلاً ہم نے اسماعیل دہلوی اور اس کے چیلوں کی اس دلیل کو توڑنے کے لئے پیش کی ہے، اب امید ہے کہ علمائے دیوبند اپنے شرک کے اصولوں اور فتوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے ،بیل و گدھے کے اس خیال کو بھی شرک کا درجہ دیں گے یا پھر بیل و گدھے کے خیال کا دفاع کرتے ہوئے کوئی ایسی آیت یا حدیث پیش کریں گے کہ جس میں تمام شرکیات کو تو ممکن کہا گیا ہو لیکن بیل و گدھے کے خیال کو ناممکن و محال قرار دیا ہو۔

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت

تضادات،تعارضات واختلافات کا مجموعہ

اسماعیل دہلوی کی عبارت کو پیش کرنے سے قبل ایک اہم بات عرض کرنا انتہائی ضروری ہے کہ دہلوی کی عبارت،اس کے دعوے (یا عقیدے)، علمائے وہابیہ احمدیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ کی تاویلات ان سب میں تضادات ،تعارضات اور اختلافات پائے جائے ہیں آئندہ صفحات پر جب دہلوی کی عبارات پر گفتگو سامنے آئے گی تو اہل علم حضرات ان سب باتوں کو خوب جان جائیں گے اور یہ کہنے پر مجبور ہو گے کہ نہ ہی ان کے اس باطل و گستاخانہ عقیدے کا کوئی سر پیر ہے اور نہ ہی اس باطل و گستاخانہ عقیدہ کے دفاع میں علمائے وہابیہ کی تاویلات کا کوئی سر پیر ہے بلکہ یہ سب تضادات،تعارضات اور اختلافات کا مجموعہ ہے۔

اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت پر مزید تبصرہ

وہابی دیوبندی اور وہابی غیر مقلدین اہلحدیث کے متفق بزرگ وامام شاہ اسماعیل دہلوی صاحب نے اپنی کتاب ''صراط مستقیم'' میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین و گستاخی کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ نماز کے اندر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال لانا بیل و گدھے کے خیال سے بھی بُرا ہے معاذ اللہ عزوجل! چنانچہ ان کی اصل فارسی عبارت اور پھر اس کا اردو ترجمہ خود علمائے دیوبند کا کیا ہوا ملاحظہ کیجیے۔شاہ اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''بمقتضائے **ظلمات بعضھما فوق بعض** از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ھمت بسوئے شیخ او مثال آں از معظمین گو جنابِ رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورتِ گاؤ و خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دلِ انسان مے

چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپید گی مے بودو نہ تعظیم بلکہ مہان و محقرے بود، وایں تعظیم و اجلالِ غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود شود بشرک میکشد۔ بالجملہ منظور بیانِ تفاوتِ مراتب و ساوس است۔(صراط مستقیم فارسی:ص۸۶،عبارات اکابر:ص۹۱)

[ترجمہ]:''**بمقتضائے ظلمات بعضھما فوق بعض** (یعنی اندھیرے میں درجے میں بعض سے اوپر بعض ہیں) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال **بہتر** ہے۔اورشیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف **،خواہ جناب رسالت مآب**[صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ہی ہوں،اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے **بُرا ہے** کیونکہ **شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے** اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپید گی (تعلق ولگاؤ) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔حاصل کلام اس جگہ وسوسوں کے مرتبوں کے تفاوت کا بیان کرنا مقصود ہے''

(صراط مستقیم اردو ص ۹۷، کتب خانہ رحیمیہ، دیوبندی، صراط مستقیم فارسی:ص ۸۶، مکتبہ سلفیہ لاہور، عبارات اکابر:ص۹۱ سرفراز خان صفدر مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

استغفر اللہ العظیم!معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

میرے مسلمان بھائیو! دیکھئے وہابی امام اسماعیل دہلوی نے زنا اور اپنی بیوی سے مجامعت [ہمبستری] کا تقابل کراتے ہوئے کہا کہ زنا کے وسوسے میں مبتلا ہو جانے کی نسبت بیوی

سے مجامعت کے خیال میں چلے جانا بہتر ہے، کیونکہ اس میں کم خرابی ہے اور زنا کے وسوسے میں اس کی نسبت زیادہ خرابی ہے، بمقتضائے ظلمت بعضھا فوق بعض۔

اور پھر اس سے آگے اسماعیل دہلوی صاحب نے ایک نہایت ہی خطرناک اور گستاخانہ تقابل نمازی کے سامنے رکھا کہ نمازی کا دورانِ نماز

"اپنے شیخ (پیرومرشد) یا انہی جیسے بزرگان خواہ جناب رسالت مآب (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہوں اپنی ہمت (خیال، تصور، توجہ) کو (ان کی طرف) لگا دینا (مستغرق ہو جانا) اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے (ڈوب جانے، صرف ہمت کرنے) سے بدرجہا بدتر ہے۔"

اسماعیل دہلوی کی دلیل "تعظیم و اجلال"

اس ناپاک عبارت کی جو وجہ بیان کی ہے بلکہ بقول علمائے دیوبند کے اسماعیل دہلوی نے (اپنے ناپاک عقیدے پر) جو دلیل قائم کی ہے وہ یہ ہے کہ

"خیال آن با تعظیم و اجلال بسویدائے دلِ انسان می چسپد، بخلاف خیال گاؤ و خر کہ آن قدر چسپید گی می بود و نہ تعظیم"

(یعنی) **کیونکہ شیخ [یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے** اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپید گی (تعلق ولگاؤ) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے" (صراط مستقیم ص ۱۱۸ مکتبۃ الحق)

مسلمانو! ذرا اس ناپاک وجہ [دعوے] کو تو خیال کرو (خاکش بدہن) یہ "بدرجہا بدتر ہونا" اس لئے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت و تعظیم کے ساتھ آئے گا اور

گدھے کا حقارت سے، تو نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائے گا۔ معاذ اللہ عزوجل! لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

600 سے زائد دیوبندی علما کے نزدیک ”نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال شرک“

☆......اسی طرح چھ سو (600) سے زائد دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب **”براۃ الابرار“** (المعروف قہر آسمانی) میں بھی اس عبارت کے بارے میں لکھا ہے کہ

”مولانا شہید کی دلیل کے بعد تو خدا کے فضل سے کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں مگر شاید رضا خانی جیسے کوڑ مغزوں کے اب بھی سمجھ میں نہ آئے تو تھوڑی سی تفصیل بیان کئے دیتا ہوں۔ کیا حضرات یہ ٹھیک نہیں کہ **نماز میں صرف اللہ کی تعظیم مقصود ہوتی** ہے جب نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا **خیال** کرے گا تو کیا نعوذ باللہ بے عزتی سے **خیال** کرے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ نہایت وقعت اور عزت کے ساتھ، تو تعظیم صرف خدا کی ہی رہی **یا اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں** کی۔ اور حالانکہ **مقصود تھا صرف خدا کی تعظیم لہٰذا [نبی کی تعظیم کرنا] شرک ہوا** بخلاف گدھے کے کہ اس کی تعظیم کوئی گدھا ہی کرے گا۔ مگر ہے **یہ بھی بُرا کیونکہ اس نے توجہ منتقل کی دوسری جانب [یعنی بیل و گدھے کی جانب] مگر تعظیم صرف خدا کی ہی رہی لہٰذا شرک نہ ہوئی**“

(قہر آسمانی: ص 89 تحفظ نظریات دیوبند اکادمی)

اس سے معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند کے مطابق نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خیال کرنا شرک ہے، اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ

”نماز میں صرف اللہ کی تعظیم مقصود ہوتی ہے لہٰذا جب نمازی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

خیال کرے گا تو نہایت وقعت اور عزت کے ساتھ خیال کرے گا اللہ کے ساتھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی تعظیم کر رہا ہے لہٰذا یہ [دیابنہ کے مطابق] یہ شرک ٹھہرے گا"

پھر ایسا خیال جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہو وہابیوں دیو بندیوں کے نزدیک وہ بیل و گدھے کے خیال سے بدتر ہے اور وجہ اس کی یہ بتائی کہ بیل و گدھے کے خیال میں تعظیم نہیں اس لیے یہ شرک نہیں ہوگا، تو ہم انہیں کہتے ہیں کہ

وہابیو! بیل گدھا ہی کیوں، خنزیر اور ابلیس کے خیال میں مستغرق ہو جاؤ

وہابیو! دیو بندیو! جب تمہارے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و اجلال شرک ہے اور بیل و گدھے کے خیال میں تعظیم و اجلال نہیں اس لئے (تمہارے نزدیک بیل و گدھے کا) یہ خیال شرک نہیں تو وہابیو! تم پر (تمہارے اصول کے مطابق) لازم ہے کہ تم اپنے مذہب پر عمل کرتے ہوئے اس شرک سے بچو اور بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہو جایا کرو۔

پھر جناب! صرف بیل و گدھا ہی کیوں تم وہابی خنزیروں کے خیال میں مستغرق ہو جایا کرو کیونکہ یہ تو بیل و گدھے سے بھی زیادہ بدتر جانور ہے تو یہ تمہارے مذہب اور دعوے کے مطابق زیادہ تمہارے لئے شرک سے حفاظت کرنے والا ٹھہرے گا۔ بلکہ اس سے بھی آگے چلے جاؤ، اور تم وہابی ابلیس لعین (شیطان مردود) ہی کے خیال میں مستغرق ہو جاؤ کیونکہ شیطان تو تمام مخلوقات سے بدتر، ذلیل اور مردود ہے۔ جیسا قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ

"قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ۔ وَّ اِنَّ عَلَیْکَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ"

فرمایا تو جنّت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بیشک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے

(پ14 الحجر 34، 35)

"وَاِنَّ عَلَیۡکَ لَعۡنَتِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ"

"اور بیشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک" (پ 23 سورۃ ص آیت 78)

تو وہابیو! دیو بندیو! اگر یہی تمہارا اصول ہے، یہی تمہارا دعوی ہے اور یہی تمہارے نزدیک شرک سے بچنے کا ذریعہ ہے تو پھر بیل و گدھے سے بھی بدتر جانور خنزیر اور تمام مخلوقات سے بدتر و ذلیل مخلوق ابلیس مردود کے خیال میں مستغرق ہو جاؤ کہ خنزیر اور ابلیس مردود کے خیال میں مستغرق ہونے سے تعظیم و اجلال تو پیدا نہیں ہوگا اسطرح تم اپنے اصولوں کے مطابق شرک سے بھی بچ جاؤ گے۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ! (الزاماً)

احمدی اسماعیلی وہابیہ کی انبیا واولیا سے دشمنی

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اسماعیل دہلوی نے اس عبارت میں من گھڑت شرک کا خوف دلا کر امت مسلمہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم سے دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ اپنی دوسری کتاب 'تقویۃ الایمان'' میں خود ساختہ وہابی توحید کا سہارا لے کر ان بزرگ ہستیوں کو ذرہ ناچیز سے بھی کم تر کہا چنانچہ اسماعیل دہلوی صاحب خود لکھتے ہیں کہ

"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: ص ۴۷ بیت القرآن لاہور)

معاذ اللہ! نقل کفر کفر نباشد!! یہ ان لوگوں کی بدبختی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء عظام سے دشمنی ہے کہ کہیں تو خود ساختہ وہابی شرک کا سہارا لے کر ان ہستیوں کی شان و عظمت کو گھٹائیں گے اور کہیں خود ساختہ وہابی توحید کا نام لے کر ان بزرگ ہستیوں کو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر کہیں گے۔

قارئین کرام! وہابیہ اس قدر بد بخت قوم ہے کہ ایک کتاب میں مقدس ہستیوں کی تعظیم و اجلال کو شرک کی طرف کھینچ کر لے گیا تا کہ وہابیہ کے من گھڑت شرک کے خوف سے کوئی بزرگوں کی تعظیم نہ کرے اور دوسری کتاب میں انہی مقدس ہستیوں کو من گھڑت وہابی توحید کی آڑ میں ذرہ ناچیز سے بھی کمتر کہہ کر ان کی شان وعظمت کو گھٹایا۔ بد بخت بے ادب گستاخوں کو کسی صورت ان مقدس ہستیوں کی تعظیم وعظمت برداشت نہیں۔

وہابیوں کی سب سے بڑی دلیل ''بیل و گدھے'' کا رد

وہابیہ دیابنہ اپنے امام اسماعیل دہلوی کی اس ناپاک عبارت کے دفاع میں مختلف تاویلات کرتے ہیں، کبھی یہاں چھلانگ لگاتے ہیں اور کبھی وہاں چھلانگ لگاتے ہیں، انہی تاویلات میں سب سے بڑی تاویل وہابیہ کی جانب سے یہ کی جاتی ہے کہ

" نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا شیخ کا خیال تعظیم کے ساتھ آئے گا تو یہ تعظیم شرک کی طرف لے جائے گی **لیکن بیل و گدھے کا خیال تعظیم کے ساتھ نہیں آئے گا کیونکہ یہ غیر تعظیمی مخلوقات ہیں**"

اسی طرح خالد محمود دیوبندی نے بھی یہی کہا کہ

''انسان کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور **نہ ان کی کوئی عظمت و محبت ہی دل میں ہوتی ہے بلکہ** انسان خود بھی ان کو برا اور ذلیل و حقیر سمجھتا ہے''

(حضرت شاہ اسماعیل شہید اور معاندین اہل بدعت کے الزامات ص ۳۳، ۳۴ الفرقان بک ڈپو لکھنؤ)

اور چھ سو (600) سے زائد دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب ''براۃ الابرار'' کا بھی پہلے حوالہ گزر چکا کہ وہ لکھتے ہیں کہ

''شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ لیجاتی ہے......

(براۃ الابرار: ص89 تحفظ نظریات دیوبند اکادمی)

اسی طرح سے دیگر وہابیہ دیابنہ نے اپنی کتب میں یہی تاویل پیش کی ہے۔

اے میرے مسلمانو! آیئے ہم آپ کے سامنے ان وہابیوں کے اس دجل وفریب کو بے نقاب کرتے ہیں، ذرا غور سے پڑھیئے گا تاکہ آپ کو ان وہابیہ دیابنہ کا اصلی شیطانی روپ نظر آسکے۔

سرفراز گکھڑوی (دیوبندی) کے مطابق گاؤ وخر سے مراد''اللہ کے سوا جو کچھ ہے''

کہا جاتا ہے کہ''ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے ستر 70 جھوٹ بولنے پڑتے ہیں''، اسی طرح وہابی احمدی حضرات اسماعیل دہلوی کی اس عبارت کی گستاخی کو چھپانے کے لئے ہزاروں قسم کے دجل وفریب کرتے ہیں۔ وہابی دیوبندی حضرات یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہاں'' گاؤ وخر'' سے مراد غیر معظم مخلوق یعنی بیل و گدھا ہے لہٰذا غیر معظم مخلوق کی تعظیم کوئی نہیں کرتا اس لئے نماز میں ان کا خیال واستغراق یا صرف ہمت شرک نہیں ہوسکتا۔

لیکن احمدیوں دیوبندیوں کی یہ تاویل بھی نہ صرف باطل ومردود ہے بلکہ بدترین دجل و فریب پر مبنی ہے۔ کیونکہ خود ان کے امام سرفراز صفدر کے مطابق اسماعیل دہلوی کی اس عبارت میں صرف بیل و گدھا ہی مراد نہیں بلکہ اللہ کے سوا جو کچھ ہے سب مراد ہیں۔

چنانچہ علمائے دیوبند کی معتبر ترین شخصیت سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں کہ

"اس عبارت میں جو گاؤ وخر کے الفاظ موجود ہیں اس سے بیل اور گدھا ہی علی التعیین مراد نہیں **بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہو زمین ہو یا آسمان جنت ہو یا دوزخ، حوریں ہوں یا فرشتے، انسان ہوں یا جن، بھلی چیزیں ہوں یا بُری سب مراد ہیں** چنانچہ اس عبارت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ" گاؤ وخر تو ایک، مثال ہے حضور **خدا تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہو** خواہ گدھا، ہاتھی ہو یا اونٹ سب کا یہی حکم ہے"

(عبارات اکابر: ص94، سرفراز صفدر دیوبندی)

اسی طرح کی گفتگو حماد دیوبندی صاحب نے بھی صفحہ 101 پر کی ہے۔

قارئین کرام! سرفراز صفدر دیوبندی کی مذکورہ بالا عبارت سے بالکل واضح ہو گیا کہ یہاں "گاؤ وخر" سے مراد صرف غیر معظم مخلوق (بیل و گدھا) ہی نہیں ہیں بلکہ بھلی اور معظم مخلوقات بھی مراد ہیں جیسا کہ انہوں نے لکھا کہ

"بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہو زمین ہو یا آسمان جنت ہو یا دوزخ، حوریں ہوں یا فرشتے، انسان ہوں یا جن، بھلی چیزیں ہوں یا بُری سب مراد ہیں"

پھر یہاں "خدا کے سوا" کے الفاظ ہیں اور دیوبندی بزرگ خالد محمود نے لکھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیغمبر (یعنی معظم مخلوقات) خدا کے سوا ہی تھے۔

"جو پیغمبر ہوئے وہ ہرگز خدا نہ تھے **وہ خدا کے ماسوا تھے**"

(مطالعہ بریلویت ۵ / ۱۵۷ حافظی بک ڈپو دیوبند)

اسی طرح دیوبندی نورالحسن شاہ بخاری لکھتے ہیں کہ

"اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ غیر اللہ سے کیا مراد ہے اور اس کے افراد کون کون

ہیں؟اس سوال کا سیدھا سادہ جواب یہ ہے کہ غیر اللہ سے مراد **اللہ کے سوا** ہر چیز ہے۔شجر،حجر،قبر،صنم،وثن،شمس وقمر،ستارے،فرشتے،جن،انسان،ولی اور نبی سب غیر اللہ کے افراد ہیں۔الغرض ماسویٰ اللہ ہر چیز اور ہر شخص غیر اللہ میں داخل و شامل ہے‘‘(توحید اور شرک کی حقیقت:ص ۹۰ مکتبہ عمر فاروق لاہور)

واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں کی اس تشریح کے مطابق یہاں گاؤ وخر سے مراد ’’ماسوائے اللہ‘‘ ہر چیز، ہر مخلوق ہے خواہ وہ انبیاء علیہم السلام ہوں یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یا اولیائے عظام، فرشتے ہوں یا حوریں تمام معظم اور قابل تعظیم مخلوقات بھی اس میں شامل ہیں۔

لہٰذا احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کی یہ تاویل کرنا(کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معظم مخلوق ہے ان کا خیال آئے گا تو تعظیم کے ساتھ آئے گا تو شرک کی طرف لے جائے گا اور بیل و گدھا غیر معظم مخلوق ہے اس کی تعظیم کوئی نہیں کرتا اس لئے شرک نہیں ہوگا) ان کی اپنی تشریحات کے مطابق باطل و مردود ٹھہری۔کیونکہ جب اس مذکورہ تشریح یا تاویل کے مطابق ’’گاؤ وخر‘‘ سے مراد (انبیائے کرام،فرشتوں،حوروں اور اولیائے کرام جیسی) معظم مخلوقات لیا جائے گا تو اب اسماعیل دہلوی کی عبارت میں دونوں طرف قابل معظم مخلوقات آمنے سامنے ہوں گی۔

احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کی مذکورہ بالا تاویلات وتشریحات کو سامنے رکھیں،تو اب اسماعیل دہلوی کی عبارت کا بے ہودہ اور گستاخانہ نقشہ کچھ اس طرح بنے گا کہ

’’بمقتضائے ظلمات بعضہما فوق بعض (یعنی اندھیرے میں درجے میں بعض سے اوپر بعض ہیں) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال **بہتر**

ہے ۔ اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف ، **خواہ جناب رسالت مآب** [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ہی ہوں ، اپنی ہمت (خیال یا بالفرض صرف ہمت ہی مراد لیں تو اس) کو لگا دینا اپنے گاؤ وخر (اللہ کے سوا ہر چیز و مخلوق ، تمام انبیاء و رسل ، مقرب فرشتے ، حوریں ، صحابی ، اولیاء ...... ان سب کی) صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے ۔ کیونکہ **شیخ (یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور** گاؤ وخر (اللہ کے سوا ہر چیز و مخلوق یعنی تمام انبیاء و رسل ، مقرب فرشتے ، حوریں ، صحابی ، اولیاء ......) کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپید گی (تعلق و لگاؤ) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے [معاذ اللہ] اور غیر [دہلوی کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا **شیخ**] کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے ۔ ...... الخ ‘‘

لاحول ولاقوۃ الا باللہ ! اب دیوبندی یہاں چاہیں صرف ہمت مراد لیں یا خیال ، استغراق مراد لیں ، جو مرضی ہیں کریں لیکن ہر صورت میں یہ عبارت توہین و گستاخی پر مشتمل ہوگی ۔

دیوبندیوں کی اس تاویل کے بعد اسماعیل دہلوی کی عبارت میں شرک صرف اور صرف دو ذاتوں تک محدود رہ گیا ،

[1] ...... ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ، [2] ...... اور ایک شیخ کی ذات

اور صرف یہی دو ذاتیں ان کے مطابق غیر (اللہ کے سوا) ٹھہرتی ہیں اور انہی کی تعظیم اور بزرگی نماز میں ملحوظ ہو (یا انہی کے ساتھ صرف ہمت ہو) تو شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے باقی [سرفراز کے مطابق] ان کے سوا کچھ بھی ہو چاہے وہ بھلی چیزیں ہوں یا بُری چیزیں

ہوں، چاہے بیل، گدھا، ہاتھی، اونٹ ہو یا پھر دیگر انبیاورسل ہوں، صحابہ ہوں، اولیا ہوں، مقرب فرشتے، حوریں، انسان، جنات...... اللہ کے سوا جو کچھ ہے (بس صرف اور صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ نہ ہو) تو یہ شرک نہیں ٹھہرے گا کیونکہ ان کے اصول سے ان سب مخلوقات کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے۔ اور غیر (بس صرف اور صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ نہ ہو) کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے"

استغفر اللہ العظیم وہابیو! دیوبندیو! ہمیں گالیاں مت دینا ہم تو صرف یہ بتا رہے ہیں کہ تمہاری تاویلات باطلہ، فاسدہ سے اس عبارت میں کتنی بے ہودہ اور گستاخانہ قباحتیں ہیں۔ اور تم اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کو ایمانی، اسلامی اور توحیدی ثابت کرنے کے لئے جتنے دجل وفریب کررہے ہو اس قدر گستاخیوں کے دلدل میں دھنستے جارہے ہو۔ لیکن پھر بھی دعوی تمہیں اسلام کا ہے۔

لہٰذا وہابیوں کی شرک اور غیر شرک کی مذکورہ بالا بے ہودہ دلیل ہی سرے سے باطل ومردود ٹھہری، یہ محض وہابیوں کا دجل وفریب ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کو شرک ثابت کرنے کیلئے خودساختہ توحید کو بنیاد بنا کر ایسی شیطانی چالیں چلتے ہیں لہٰذا مسلمانوں ان دیوبندیوں احمدیوں اسماعیلیوں کی چالوں سے ہوشیار رہو۔

نہ جانا حضرت زاہد کے تسبیح و مصلے پر
بڑے چلتے ہوئے حضرت ہیں ان کو ہم سمجھتے ہیں

کیا فرشتے معظم نہیں؟ اور ان کے ساتھ شرک نہیں ہو سکتا؟

قائین کرام! احمدیوں دیوبندیوں کے مطابق دوسری معظم مخلوق فرشتوں کے اعتبار سے دہلوی کی عبارت پر گفتگو ملاحظہ فرمائیں جیسا کہ دیوبندی امام سرفراز صفدر کا یہ کہنا ہے کہ

''یہاں بیل اور گدھا ہی علی التعیین مراد نہیں **بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا** جو کچھ بھی ہو......

حوریں ہوں یا **فرشتے......سب مراد ہیں**'' (عبارات اکابر ۹۴، مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

سرفراز دیوبندی نے یہاں دہلوی کی عبارت میں صرف غیر تعظیمی مخلوقات (بیل و گدھے) ہی کو نہیں بلکہ قابل تعظیم مخلوقات فرشتوں کو بھی شامل کیا ہے۔ اب ملاحظہ کریں کہ ''غیر معظم مخلوق'' والا دیوبندی دعویٰ کس طرح باطل و مردود ٹھہرتا ہے، کیونکہ قرآن میں فرشتوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ''بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ'' بلکہ وہ فرشتے اس کے بندے ہیں مگر ہاں معزز (پارہ 17 الانبیاء 26)

لہٰذا جب فرشتے معزز و مکرم مخلوقات میں سے ہیں تو صراط مستقیم کی عبارت کے دوسرے حصے ''گاؤ و خر'' سے مراد سرفراز صفدر کی عبارت کے مطابق اگر فرشتے لیا جائے تو یقیناً فرشتوں کا خیال (یا بالفرض صرف ہمت بھی ہو تو) تعظیم و بزرگی کے ساتھ ہی آئے گا۔ تو دہلوی کی عبارت کا مفہوم دیابنہ کے مطابق یہ بنے گا کہ

''شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف، خواہ **جنابِ رسالت مآب** [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ہی ہوں، اپنی ہمت [خیال، یا صرف ہمت] کو لگا دینا فرشتوں کی صورت میں مستغرق ہونے (یا فرشتوں کی طرف صرف ہمت کرنے) **سے بُرا ہے** کیونکہ **شیخ [یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا**

ہے......اور [معزز] فرشتوں کے خیال [یا صرف ہمت] کو نہ تو اس قدر چسپید گی (تعلق و لگاؤ) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے [معاذ اللہ] اور غیر [دہلوی کے مطابق نبی پاک ﷺ **یا شیخ**] کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔......الخ"

اب اگر یہ صورت تسلیم کی جائے تو اولاً تمام فرشتوں کی کھلی توہین ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ فرشتوں کی کوئی تعظیم نہیں اور فرشتوں کی گستاخی بھی دائرہ ایمان سے خارج کر دیتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر مراد یہاں فرشتے لیا جائے تو عبارت کا یہ مطلب بنے گا کہ نبی پاک ﷺ یا شیخ کی طرف خیال (یا صرف ہمت) کرنا تو شرک ہو گا لیکن نماز میں فرشتوں کی طرف خیال (یا صرف ہمت) کرنا شرک نہیں۔ حالانکہ یہ نتیجہ بھی درست نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر یہ شرک ہے تو خواہ نبی پاک ﷺ ہوں یا شیخ یا فرشتے شرک تو ہر مخلوق کے ساتھ یکساں ہے، آخر شرک کی یہ کون سی قسم ہے کہ نبی پاک ﷺ کے ساتھ تو شرک ہو جائے لیکن فرشتوں کے ساتھ شرک نہ ہو؟

تیسری بات یہ ہے کہ جب سرفراز صفدر دیوبندی کی عبارت کے مطابق یہاں فرشتے مراد لیں گے، تو پھر جس طرح نبی پاک ﷺ کا خیال [یا صرف ہمت] تعظیم و بزرگی کے ساتھ آئے گا تو فرشتوں کا خیال [یا صرف ہمت] بھی تو تعظیم و بزرگی کے ساتھ ہی آئے گا کیونکہ فرشتے بھی معظم مخلوق ہیں (یا پھر اگر بالفرض "صرف ہمت" ہی مراد لیں تو نبی ﷺ کی طرف صرف ہمت کرنا شرک ٹھہرا تو فرشتوں کی طرف بھی یہی صرف ہمت اصول وہابیہ سے

شرک ہی ٹھہرے گا) تو دہلوی کے اصول کے مطابق جس طرح نبی ﷺ کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے تو فرشتوں کی ایسی تعظیم و بزرگی (یا صرف ہمت) بھی شرک کی طرف کھینچ لے جائے گی کہ نہیں؟

علمائے وہابیہ بتائیں کہ کیا شرک صرف نبی پاک ﷺ کے ساتھ ہی انہیں نظر آتا ہے کیا فرشتوں کے ساتھ شرک نہیں ٹھہرے گا؟ لہٰذا ایسی صورت میں یہ تقسیم (کہ معزز ہستیوں کا خیال تعظیم و بزرگی کے ساتھ آئے گا اور غیر معزز ہستیوں کی تعظیم نہیں، ایسی تاویل) بھی باطل ٹھہری۔

سرفراز دیوبندی خالد دیوبندی کے مطابق مشرک

سرفراز دیوبندکی تاویل کے مطابق نماز میں نبی پاک ﷺ کا خیال (یا صرف ہمت) شرک ٹھہرا جبکہ فرشتوں (گاؤ وخر جس سے مراد فرشتے بھی لیا گیا ہے) کا خیال (یا صرف ہمت) شرک نہیں۔

لیکن سرفراز دیوبندی کے برعکس خالد محمود دیوبندی لکھتے ہیں کہ

> "جاہل متصوف نماز میں بھی شیخ و مرشد یا فرشتہ و پیغمبر کا تصور باندھ لیتے ہیں، انہیں کون روکے؟ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ عمل ہرگز اسلام کا نہیں، شرک کی نہایت تاریک راہ ہے" (شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص ۱۷۳ مکتبہ دار المعارف لاہور)

سرفراز دیوبندی کے مطابق فرشتوں (سرفراز نے گاؤ وخر سے مراد فرشتے بھی لیا) کی طرف خیال، دھیان، استغراق، مستغرق یا صرف ہمت شرک نہ ٹھہرا بلکہ حضور ﷺ کی طرف ایسے عمل سے بہتر عمل ٹھہرا لیکن خالد محمود دیوبندی کے مطابق فرشتوں کے ساتھ یہی عمل

شرک کی تاریک راہ ہے تو خالد دیوبندی کے مطابق سرفراز دیوبندی کی تاویل میں شرک ہے۔اور خالد دیوبندی کے مطابق سرفراز دیوبندی مشرک اور شرک کی تعلیم دینے والا نکلا۔

وہابیو! بتاؤ حوریں قابل تعظیم مخلوق ہیں تو شرک کیوں نہیں؟

سرفراز صفدر دیوبندی کی اسی عبارت کے مطابق جب گاؤ وخر میں جنت کی حوریں بھی شامل ہیں (''یہاں بیل اور گدھا ہی علی التعیین مراد نہیں ......حوریں ہوں یا **فرشتے ...... سب مراد ہیں**'' عبارات اکابر:ص94)

اب دیوبندی وہابی بتائیں کہ حوریں معظم مخلوقات میں شامل ہیں یا بیل و گدھے کی طرح غیر معظم مخلوق ہے؟ یقیناً حوریں معظم مخلوقات میں شامل ہیں تو حوروں کا خیال (یا چلو صرف ہمت ہی سہی) تعظیم کے ساتھ آئے گا یا توہین کے ساتھ؟ یقیناً تعظیم کے ساتھ ہی آئے گا تو یہاں بھی وہابیہ نجدیہ اسماعیلیہ شیطانیہ فرقے کی تاویل (''معظم مخلوق اور غیر معظم مخلوق'') باطل و مردود ٹھہری کیونکہ حوریں بلا شک معظم ہستیوں میں شامل ہیں اور پھر حوروں کی خوبصورتی و جمال کا ذکر خود قرآن میں کیا گیا ہے جیسا کہ ذکر ہے:

''وَ حُوْرٌ عِیْنٌ'' اور بڑی آنکھ والیاں حوریں (پارہ 27 الواقعۃ 22)

''حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَام'' حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین (پارہ 27 الرحمن 72)

''مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ'' (پارہ 27 الطور 20)

تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں اور ہم نے انہیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے۔

''کَذٰلِکَ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ'' (پارہ 25 الدخان 54)

"یونہی ہے اور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے"

تو اب دیابنہ وہابیہ تاویلات کے مطابق نماز میں رسول اللہ ﷺ کی طرف خیال کرنا یا بقول دیابنہ صرف ہمت کرنا حوروں کی طرف خیال کرنے یا صرف ہمت کرنے سے بھی بد تر ٹھہرا۔(معاذ اللہ)

اب سرفراز صفدر کی وضاحت کے بعد دہلوی کی عبارت کچھ یوں ہوگی کہ

''شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف، خواہ **جناب رسالت مآب** [ﷺ] ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا حوروں کی صورت میں مستغرق ہونے (یا ساجد خائن کے مطابق ان کی طرف صرف ہمت کرنے) **سے بُرا ہے**......''

قارئین کرام! اب دونوں طرف قابل معظم مخلوقات ہیں ایک طرف نبی پاک ﷺ ہیں اور دوسری طرف معظم مخلوق حوریں ہیں۔لہٰذا دیابنہ وہابیہ کی ''معظم مخلوق اور غیر معظم مخلوق'' اور معظم مخلوق کے ساتھ شرک اور غیر معظم مخلوق کے ساتھ شرک نہیں کی سب تاویلات باطل ٹھہرئیں۔ہاں اب دیابنہ کے مطابق ہر طرف سے شرک پھیر کر صرف نبی پاک ﷺ اور شیخ ہی کی طرف آ گیا باقی خواہ بقول دیابنہ بھلی مخلوقات ہوں خواہ حوریں ہوں خواہ کیسی ہی قابل تعظیم مخلوق ہی ہو کسی کے ساتھ شرک نہیں۔شرک ہوگا تو صرف اور صرف نبی ﷺ یا شیخ کے ساتھ۔**لاحول ولا قوۃ الا باللہ**

وہابیہ کے نزدیک نبی ﷺ انسان نہیں؟ معاذ اللہ

اسی طرح دیوبندی امام سرفراز صفدر صاحب کے مطابق دہلوی کی اس عبارت (گاؤ وخر) میں [تمام] انسان بھی شامل ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ

''اس عبارت میں جو گاؤ وخر کے الفاظ موجود ہیں اس سے بیل اور گدھا ہی علی التعین مراد نہیں **بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہو......حوریں ہوں یا فرشتے، انسان ہوں......سب مراد ہیں**''

(عبارات اکابر: ص 94، سرفراز صفدر دیوبندی مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

جب اسماعیل دہلوی کے نزدیک گاؤ وخر سے مراد......انسان بھی ہیں

☆ اب سوال یہ ہے کہ یہاں انسان سے مراد کیا ہے؟

☆ کیا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والے سب انسان مراد ہیں یا انسانوں میں کوئی مخصوص طبقہ؟

☆ انسانوں میں اہل ایمان مراد ہیں کہ کفار و مشرکین؟

☆ اگر اہل ایمان انسان مراد ہیں تو کیا ان میں انبیاء و اولیاء مراد ہیں یا نہیں؟

☆ پھر کیا علمائے دیوبند ''شیخ یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کو ''انسان'' تسلیم نہیں کرتے؟

یقیناً بلا شک وشبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانِ کامل ہیں۔ تو اب اس عبارت کا خلاصہ کچھ یوں ہوگا کہ

''شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف، خواہ **جنابِ رسالت مآب** [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ہی ہوں، اپنی ہمت [خیال، تصور، یا صرف ہمت] کو لگا دینا کسی بھی انسان کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے''

اب وہابیہ کی دردِ سری ہے کہ یہاں انسان سے مراد کیا لیتے ہیں؟

☆......اگر انسان سے مراد کفار و مشرکین لیں گے تب عبارت یہ بنے گی کہ نبی پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال (یا صرف ہمت) کفار ومشرکین کی صورت میں مستغرق ہونے سے بھی بُرا ہے۔(معاذاللہ)

☆......اگر انسان سے مراد اہل ایمان لیں گے تو عبارت یہ بنے گی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال (یا صرف ہمت) اہل ایمان [مسلمانوں] کی صورت میں مستغرق ہونے سے بھی بُرا ہے۔(معاذاللہ)

☆......اور اگر انسان سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام واولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم لیں گے تو عبارت یہ بنے گی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال (یا صرف ہمت) دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم ی صورت میں مستغرق ہونے (یا صرف ہمت کرنے) سے بھی بُرا ہے۔

لہٰذا اب یہاں دیوبندیوں پر لازم ہے کہ ''انسان'' سے مراد بھی واضح کریں، لیکن یہ یاد رہے کہ یہاں مراد صرف سرفراز صفدر کی عبارت میں موجود لفظ ''انسان'' کی ہے، تو اسی کی وضاحت ومراد پر گفتگو کیجیے گا یہ نہ ہو کہ خواہ مخواہ ''انسان'' کے لفظ پر گفتگو شروع کر دیں۔

کیا دیوبندی اکابرین انسان اور قابل تعظیم نہیں؟

دیوبندی یہ بھی بتائیں کہ ان کے اکابرین بالخصوص دہلوی، تھانوی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی یہ سب انسان ہیں کہ جانور؟ اگر بالفرض انسان تھے تو دیابنہ کے ہاں دیوبندی اکابرین قابل معظم مخلوق ہیں کہ نہیں؟ اگر دیابنہ کے نزدیک یہ انسان اور قابل معظم ہیں تو دیابنہ کی تاویلات کے بعد اسماعیل دہلوی کی عبارت یوں ہوگی کہ

''شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف، خواہ جنابِ رسالت مآب [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے اکابرین دیوبند (دہلوی، تھانوی، گنگوہی، نانوتوی،

انیبٹھوی) کی صورت میں مستغرق ہونے سے **بُرا ہے**''

اب علمائے دیوبند اسماعیل دہلوی کی عبارت میں خیال مراد لیں یا صرف ہمت دہلوی کی عبارت کا معنی یہی بنے گا نیز ہمارے نبی کریم ﷺ کی مبارک ذات معظم ومکرم ہے ہی خود علمائے دیابنہ کے مطابق ان کے اکابرین بھی معظم ومکرم ہیں تو پھر کتنی بڑی جسارت ہے کہ نبی پاک ﷺ کی طرف ہمت کرنا تو شرک ٹھہرے لیکن خود دیابنہ کے اکابرین کی طرف ہمت کرنا شرک نہ ہو۔

اب دیوبندی یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان دیوبندیوں کی طرف ہمت لگانا بھی شرک ہے کیونکہ دہلوی کی عبارت میں سرفراز دیوبندی کے مطابق'' گاؤخر سے مراد'' **انسان ہوں [......سب مراد ہیں]** ''(عبارات اکابر:ص 94،سرفراز دیوبندی)

تو یہاں گاؤخر سے مراد انسان لے کر دیابنہ اس کی طرف خیال یا صرف ہمت کو بہتر بتا چکے۔اب راہ فرار کے سب راستے بند ہو چکے۔

''گاؤخر'' بھلی و بُری'' سب مراد ہے

اسی طرح سرفراز صفدر صاحب کے مطابق دہلوی کی اس عبارت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا جو کچھ ہو......بھلی چیزیں ہوں یا بری سب مراد ہیں کہتے ہیں کہ

"اس عبارت میں جو گاؤ وخر کے الفاظ موجود ہیں اس سے بیل اور گدھا ہی علی التعیین مراد نہیں **بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہو......بھلی چیزیں ہوں یا بُری سب مراد ہیں**"(عبارات اکابر:ص 94 مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

اب وہابیہ دیابنہ کا صرف" بیل و گدھے" (غیر معظم یا گھٹیا وکمتر مخلوق) کی تاویل ہی اس

عبارت سے باطل ہوگئی، کیونکہ سرفراز صفدر کی اس عبارت میں تو صاف موجود ہے کہ یہاں گاؤ وخر سے مراد صرف بُری (گھٹیا و کمتر) چیز ہی نہیں **بلکہ بھلی چیزیں بھی اس میں شامل ہیں** اور دیوبندی امام سرفراز صفدر کے مطابق جن مخلوقات کا یہاں ذکر کیا ہے ان میں **"فرشتے، حوریں، انسان** سب شامل ہیں" (دیکھئے عبارات اکابر ص ۹۴) گاؤ وخر سے مراد صرف بُری (غیر معظم) مخلوقات ہی نہیں بلکہ یہ ساری بھلی مخلوقات بھی مراد ہیں۔ لہٰذا وہابی حضرات جو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ دیکھئے کہ نبی پاک ﷺ کا خیال تعظیم و بزرگی کے ساتھ آئے گا جبکہ بیل و گدھے (یا حقیر مخلوقات) تو حقیر و بے وزن (یعنی گھٹیا و کمتر) مخلوق ہے (دیکھئے دفاع: ۱/۵۱۶ مکتبہ ختم نبوت پشاور) ان کی صورت میں مستغرق ہونے سے تعظیم و بزرگی نہیں ہوگی لہٰذا یہ شرک بھی نہیں ہوگا، لہٰذا وہابیہ دیابنہ کی ایسی تمام تاویلات کا بیڑا غرق ہوگیا کیونکہ سرفراز صفدر کے مطابق گاؤ وخر سے مراد بھلی (یا معظم) مخلوقات فرشتے، حوریں وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔ (یاد رہے کہ یہ ساری بحث سرفراز صفدر دیوبندی کی تاویل کے تحت کی گئی ہے)

گدھے کی صورت میں گدھے ہی مستغرق ہوں گے

چھ سو (600) سے زائد دیوبندی علما کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے کہ

"بخلاف گدھے کے کہ اس کی تعظیم کوئی گدھا ہی کرے گا"

(برأۃ الابرار: 89 تحفظ نظریات دیوبند اکادمی)

جی بے شک گدھے کی تعظیم گدھے ہی کریں گے ہم سنی حنفی تو کسی گدھے کی تعظیم نہیں کرتے لیکن وہابی دیوبندی مذہب میں بیل و گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے کو بہتر بتایا جاتا ہے یہ وہابیوں دیوبندیوں کا ہی دھرم ہے جس میں بیل و گدھے کی طرف توجہ کی

تعلیم دی جاتی ہے ہم سنی نہ ہی گدھوں کی ایسی تعظیم کرتے ہیں اور نہ ہی نماز میں ان کی صورت میں مستغرق ہوتے ہیں۔لیکن آپ کے دیوبندی اکابرین بلکہ تمام چھوٹے بڑے دیوبندی مصنفین جو دہلوی کی اس عبارت کا دفاع کرنے نکلتے ہیں وہ ضرور بیل وگدھے کی صورت میں مستغرق ہونے کو بہتر جانتے ہیں بلکہ آپ دیوبندی تو بیل وگدھے (اور دیگر گھٹیا وکم تر چیزوں) کی طرف "صرف ہمت" کے بھی قائل ہیں (دیکھئے: دفاع: ۱/ ۵۱۴) لہٰذا بیل وگدھے بلکہ گھوڑا، اونٹ، ہاتھی (اور یقیناً دیوبندی اصول کے مطابق اس میں کتا وخنزیر بھی شامل ہوں گے) تو ان سب کی صورتوں میں مستغرق ہونے کی سعادتِ عظمیٰ علمائے دیوبند وہابیہ ہی کو نصیب ہوئی ہے۔

دیوبندیوں کو بیل وگدھے کا خیال ہی کیوں بہتر لگا؟ ایک اہم راز

ہم سوچ رہے تھے کہ آخر دیوبندی علما کو گدھوں کی صورت میں مستغرق ہونے کی وجہ کیا ہے؟ اس کی حقیقت بھی خود دیوبندی مفتی رشید نے بتا دی کہ جب علمائے دیوبند کا آمنا سامنا گدھوں سے ہوا تو گدھوں نے ان کو کیا بتایا، دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ

''یہ گدھے تو ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ تم بھی ہماری طرح گدھے ہی ہو''

(اللہ کے باغی مسلمان: ص ۹۰، مفتی رشید احمد دیوبندی کتاب گھر کراچی)

جناب ہر جنس کو اپنی جنس سے لگاؤ ہوتا ہے ''الجنس یمیل الی الجنسه'' جب بقول آپ کے دیوبندی مفتی کے آپ دیوبندی گدھے ہیں تو یقینا گدھوں ہی کی صورت میں مستغرق ہوں گے اور اپنے اس محبوب کے تصور میں ڈوب جانے، اس کی طرف صرف ہمت کرنے کو شرک بھی نہیں جانیں گے۔ ہاں شرک تو آپ کے مذہب وہابیہ میں ہے تو ہمارے محبوب آقا

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور اولیاء کا ادب واحترام ہے اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم نبی

اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

دیوبندی گھٹیا اور کم تر مخلوق کی طرف صرفِ ہمت

(علیٰ سبیل التنزل مراد صرف ہمت لی جائے) دہلوی کی اس عبارت میں "صرف ہمت" کا عمل اعلیٰ ہستیوں اور گھٹیا و کم تر چیزوں دونوں کے ساتھ پایا گیا۔ اور عبارت کے اس حصے **"اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق"** میں جو لفظ "مستغرق" ہے اس کا ترجمہ خود ساجد خان نے "ڈوب جانے" کے الفاظ سے کیا ہے (دفاع: ۱/ ۵۱۳ مکتبہ ختم نبوت پشاور) بلکہ انہوں نے بیل و گدھے یعنی گھٹیا و کم تر چیزوں کے لئے بھی "صرف ہمت" کو تسلیم کیا ہے۔ (دفاع: ۱/ ۵۱۴ مکتبہ ختم نبوت پشاور) لہٰذا دیوبندیوں کے مطابق یہاں دونوں مخلوقات (یعنی معظم مخلوق اور گھٹیا مخلوق) کی طرف صرفِ ہمت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

> ''اب جبکہ نماز میں خدائے پاک کے سوا کسی اور کی طرف صرف ہمت (صوفیانہ توجہ) کی اجازت نہیں تو اس لئے حضرت شاہ صاحب کسی کی طرف صرف ہمت کو نقصان دہ بتاتے ہیں اور ساتھ ہی یہ وضاحت بھی فرماتے ہیں کہ **اگر صرف ہمت کسی گھٹیا اور کم تر چیز کی طرف ہوگی تو نقصان کم ہوگا** اور اگر اعلیٰ ہستی کی طرف صرف ہمت ہوگی تو زیادہ نقصان دہ ہے'' (دفاع: ۱/ ۵۱۴ مکتبہ ختم نبوۃ پشاور)

قارئین کرام! غور کیجئے [اگر بالفرض صرف ہمت مراد لیں تو] ''صرف ہمت'' کا عمل ان

کے مطابق دونوں جگہ پایا گیا، اعلیٰ ہستی (نبی پاک ﷺ) کی طرف بھی اور گھٹیا اور کم تر چیز (بیل و گدھے) کی طرف بھی۔ اور یہ صرف ہمت وہابیہ دیابنہ کے ہاں جن من گھڑت الفاظ میں بیان کیا گیا وہ ہے کیا؟ تو آیئے دیکھئے کہ سرفراز صفدر نے صرف ہمت کی تعریف میں کیا لکھا ہے، کہتے ہیں کہ

"ظاہر امر ہے کہ جب ماسوائے اللہ میں سے کسی چیز کی طرف صرف ہمت کرے گا **تو دل اور دماغ میں وہی چیز آئے گی**، اس کا مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ تعالیٰ گویا عین نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف بھی توجہ باقی نہ رہی اور **غیر ہی دل و دماغ میں بستے رہے**" (عبارات اکابر: ص۹۹، ۱۰۰ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

اسی طرح ساجد خان لکھتا ہے کہ

''اس کا مطلب کامل توجہ، کسی کے دھیان میں خود کو غرق کر دینا، کسی ایک ہستی پر دھیان جمالینا، سب سے یکسو ہو کر ایک طرف متوجہ ہوجانا'' (دفاع:۱/ ۵۱۴)

اب ہم دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ "صرف ہمت" کی تعریف کیا اعلیٰ ہستیوں کے لئے الگ ہے اور گھٹیا چیزوں کے لئے الگ ہے؟ یقیناً ایسی کوئی تفریق تمہاری ان کتابوں میں موجود نہیں، اگر ہے تو پیش کرو۔ جب تمہارے نزدیک تعریف ایک ہی ہے تو اب نتیجہ یہ نکلا کہ

"بمقتضائے **ظلمات بعضھا فوق بعض** زنا کے وسوسے (سے) اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے۔ **اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف، خواہ جناب رسالت مآب [ﷺ] ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا** (دیوبندی حوالوں کے مطابق

اپنی کامل توجہ اس اعلیٰ ہستی کے دھیان میں غرق کر دی، اس ایک ہستی پر دھیان جمالیا، سب سے یکسو ہو کر ایک طرف متوجہ ہو گیا، گویا عین نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف بھی توجہ باقی نہ رہی اور یہ غیر ہی دل و دماغ میں بستے رہے'') **اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق** (دیو بندی حوالوں کے مطابق اپنی کامل توجہ اس اعلی ہستی کے دھیان میں غرق کر دی، اس ایک ہستی پر دھیان جمالیا، سب سے یکسو ہو کر ایک طرف متوجہ ہو گیا، گویا عین نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف بھی توجہ باقی نہ رہی اور یہ غیر ہی دل و دماغ میں بستے رہے'') ہونے **سے بُرا ہے''**

یہاں پھر عرض ہے کہ علمائے دیو بند نے بیل و گدھے یعنی گھٹیا و کمتر چیزوں کے لئے بھی ''صرف ہمت'' کو تسلیم کیا ہے۔ (دفاع:۱ / ۵۱۴ مکتبہ ختم نبوت پشاور) یعنی بیل و گدھے کے خیال میں استغراق سے مراد ان کی اپنی عبارات کے مطابق ''صرف ہمت'' ہی ہے۔

تو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ (علٰی سبیل التنزل تمہارے اصول کے مطابق) جب دونوں طرف ''صرف ہمت'' کا عمل پایا گیا یعنی دونوں [مخلوقات] کی وجہ سے دھیان اللہ عزوجل سے ہٹ جاتا ہے، اور اسی [مخلوق] کے دھیان میں غرق ہو جاتا ہے، تو پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف صرف ہمت نماز کے خلاف ہو، شرک اور بیل و گدھے کی طرف صرف ہمت نماز کی یکسوئی کے خلاف اور شرک کیوں نہیں؟ نیز اگر محض اسی وجہ سے یہ عمل قابل رد ہوتا کہ دھیان ہٹ رہا ہے تو پھر تمام مخلوقات کے ساتھ یہی حکم دیا جانا چاہیے تھا۔ تو اب فرق کیا ہے کہ ایک کو شرک اور دوسرے کو غیر شرک کہا گیا؟

یہاں ممکن ہے کہ احمدی اسماعیلی دیو بندی یہ کہہ دیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دھیان تو دل میں چپک جاتا ہے لیکن بیل و گدھے کا خیال نہیں چپکتا تو ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی تمہاری

جہالت ہے کیونکہ خود تم نے ''بیل و گدھے کی طرف صرف ہمت'' کا لفظ لکھا (دفاع) اور ''بیل و گدھے کی صورت میں مستغرق'' (ڈوب جانے) ہونے کا لفظ لکھا تو جب تم خود بیل و گدھے کے خیال میں ڈوب (مستغرق ہو،غرق ہو) گئے تو کیا یہی چپکنا نہ ہوا؟ آخر استغراق یا مستغرق کا مطلب کیا ہے؟ کیا یہی غرق ہونا نہیں؟ (مزید لفظ ''استغراق'' پر آگے گفتگو ہوگی) نیز بیل و گدھے جیسی گھٹیا چیزوں کے ساتھ ''صرف ہمت'' کا اقرار تم خود کر چکے [دفاع] اور بقول تمہارے صرف ہمت ایسے خیال کو ہی کہا جاتا ہے جس میں کسی دوسری طرف خیال ہی نہ رہے تو اپنی تحریرات کے مطابق تم خود اس گھٹیا مخلوق کے خیال میں غرق ہو گئے۔

پھر ہم بتا چکے کہ گاؤ وخر سے مراد سرفراز صفدر نے قابل تعظیم حسین وجمیل مخلوقات (حوروں ،فرشتے بلکہ ماسوائے اللہ) کو بھی لیا ہے تو اب کیا ان کی صورت میں مستغرق ہوں گے تو ان کا خیال دل میں چپکے گا کہ نہیں؟ یقیناً دیوبندیوں کے اصول کے مطابق ان کا خیال دل میں چپکے گا لہٰذا وہابیہ دیابنہ کے اصول کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرشتوں اور حوروں کے خیال سب پر ایک ہی حکم عائد ہوگا کیونکہ یہ سب قابل تعظیم مخلوقات ہیں۔

وہابیہ کی بدبختی ''بیل و گدھے کا صرف ہمت''

یہ بھی وہابیہ کی بدبختی ہے کہ بزرگوں کی طرف صرف ہمت تو ان وہابیہ کے نزدیک شرک ٹھہرا لیکن اسی صرف ہمت کی تعلیم جب علمائے دیوبند نے بیل و گدھے کی طرف دی تو یہ شرک سے خارج ہو گیا اور وہابیوں نے اس بیل و گدھے کی طرف صرف ہمت کو نہ صرف ایجاد کیا بلکہ اس کو بہتر بھی بتایا۔

دنیائے وہابیت کو چیلنج ''بیل وگدھے کا صرف ہمت'' ثابت کرو

دنیائے وہابیت احمدیت اسماعیلیت دیوبندیت کو چیلنج ہے کہ

''وہ ہمیں کسی ایک معتبر بزرگ کا حوالہ ایسا دکھا دیں جس میں ''صرف ہمت'' کا عمل بیل وگدھے کی طرف کرنے کی تعلیم دی گئی ہو''

لیکن ان شاء اللہ! قیامت کی صبح تک احمدی دیوبندی کسی معتبر بزرگ کا ایسا حوالہ پیش نہیں کر سکتے کیونکہ صرف ہمت کا عمل اگر ملتا ہے تو بزرگوں کے ساتھ ہی ملتا ہے، بیل و گدھے کے ساتھ صرف ہمت کا عمل اور اس کی تعلیم وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی کی ایجاد ہے، اس سے قبل کبھی کسی نے بیل وگدھے کی صورت میں مستغرق ہونے (یعنی بیل و گدھے کی طرف صرف ہمت کرنے) کی تعلیم نہیں دی۔ اگر وہابیوں میں ہمت ہے تو بیل و گدھے کے ساتھ صرف ہمت کے عمل کا ثبوت پیش کریں۔

وہابیوں کا ''استغراق درصورتِ گاؤوخر''

جیسا کہ علمائے دیوبند نے یہ کہا کہ صراط مستقیم ایک تصوف کی کتاب ہے لہٰذا اس میں ''صرف ہمت'' کا مطلب علم تصوف کے مطابق ہی لیا جائے گا تو جناب علمائے دیوبند آپ کے اسی اصول کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ دہلوی کی اسی عبارت میں آگے ''**استغراق**'' (استغراق درصورتِ گاؤوخر) کا بھی لفظ ہے تو اب آپ کے اپنے اصول کے مطابق یہاں ''**استغراق**'' کا مطلب بھی علم تصوف کے مطابق ہی لیا جائے گا۔ تو لیجیے اب اس کا مطلب ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندی شبیر احمد کا کاخیل خلیفہ مجاز صوفی محمد اقبال لکھتے ہیں کہ

''**استغراق:** کسی کیفیت میں ہمہ تن متوجہ رہ کر باقی چیزوں کو بھول جانا''

(زبدۃ التصوف: ص45)

علمائے دیوبند کے خالد محمود دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''استغراق: راہ سلوک میں چلنے والے کبھی ہمہ تن حسن مطلق کے مشاہدہ میں کھو جاتے ہیں پھر انہیں کسی اور کا دھیان نہیں رہتا''

(آثار الاحسان: جلد دوم ص ۲۴۳ محمود پبلی کیشنز لاہور)

استغراق کی تعریف:

کسی فکر، خیال یا کام میں غرق ہو کر سب کچھ بھول جانے کی کیفیت کو استغراق کہتے ہیں یہ لفظ گہری دلچسپی، محویت اور انہماک جیسے مترادفات کا حامل ہے۔ شعرا لمعجم میں اسے تصوف کے مقامات میں سے ایک مقام کہا گیا ہے

المعجم میں استغراقِ صوفی کی اس طرح تعریف کی گئی ہے

''**الانشغال بالکلیة بذکر اللہ و تطهیر القلب عما سواه**'' کلی طور پر ذکر اللہ میں مشغول ہونا اور قلب کا ماسوی اللہ سے پاک ہونا۔

(معجم المعانی الجامع مکتبہ حین الجامع)

جب استغراق کا یہ عمل (**استغراق در صورتِ گاؤ و خر**) بیل و گدھے کی طرف ہو گا تو علمائے دیوبند کی ان تعریفوں کے مطابق اسماعیل دہلوی کی عبارت کا مطلب یہ بنے گا کہ

''نمازی بیل و گدھے کی صورت میں اس قدر غرق ہو جائے حتی کہ اس کا قلب ماسوائے گاؤ و خر کے خیال (تصور) سے پاک ہو گیا [بقول دیوبند] حتی کہ اللہ

عزوجل کا خیال بھی نہ رہا (یا) ہمہ تن بیل و گدھے کی طرف متوجہ ہو کہ باقی سب چیزوں کو بھول جائے (یا) ہمہ تن بیل و گدھے کے مشاہدہ میں کھوجانا کہ پھر انہیں کسی اور کا دھیان نہیں رہتا''

(تو اصول دیابنہ کے مطابق) اس وقت نمازی کے دل میں گاؤ وخر (بیل و گدھے) کے خیال (تصور) کے علاوہ اللہ کا خیال و دھیان بھی نہ رہا'' لیکن اس کے باوجود فرقہ احمدیہ دیوبندیہ بضد ہے کہ گاؤ وخر کی طرف ایسا استغراق یا صرف ہمت بہتر ہے، اور ایسا عمل شرک بھی نہیں۔

اب غور کیجیے بالفرض صرف ہمت کا وہی معنی مراد لیں کہ صرف ہمت میں صرف نبی ﷺ یا شیخ کا ہی خیال رہے گا حتی کہ اللہ عزوجل کا خیال بھی نہیں رہے گا تو جناب والا یہی بات تو تمہارے وہابی اصول کے مطابق بیل و گدھے کی صورت میں استغراق [بلکہ بقول ساجد خان ان گھٹیا چیزوں کی طرف صرف ہمت] میں بھی پائی گئی کہ اس وقت صرف بیل و گدھے کی صورت میں ہی غرق ہو گئے حتی کہ اللہ کا خیال و دھیان بھی نہ رہا۔

اسماعیل دہلوی کی عبارت میں دونوں عمل (تصور شیخ اور استغراق درصورت گاؤ وخر) یکساں ٹھہرے۔ لیکن علمائے وہابیہ کے نزدیک تصور شیخ تو شرک ٹھہرے اور بیل و گدھے کا استغراق شرک سے خارج اور تصور شیخ اس سے بہتر۔ معاذ اللہ عزوجل لاحول ولا قوۃ الا باللہ

کیا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں صرف شیخ یا نبی پاک ﷺ کی طرف ایسا خیال و دھیان ہی تمہاری توحید کے منافی ہے، گاؤ وخر کا ایسا خیال تمہاری توحید کے منافی نہیں؟ اور شرک ہے تو صرف یہی شرک ہے باقی گاؤ وخر کے ساتھ ایسا عمل شرک سے خارج ہے؟

یہاں یہ بھی دیکھتے جائیں کہ علمائے دیوبند نے خود اس عبارت میں صرف ہمت کو مستغرق کے الفاظ سے بھی تعبیر کیا ہے ملاحظہ کیجئے۔ دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''ایسے ہی (غیر سلیم القلب) لوگوں کی نسبت مولانا شہیدؒ فرماتے ہیں کہ ان کا نماز کے اندر ہمہ تن شیخ یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونا اور ان کا نقشہ پیش نظر کر کے نماز پڑھنا اور اسی صورت مثالیہ کے مشاہدہ میں مستغرق ہو کر قیام و رکوع و سجدہ کرنا **بیوی بچوں گائے بیلوں کے تصور میں مستغرق** رہنے سے بدتر ہے''

(سیف علی بر گردن غوی: ص ۱۰۸، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

یہاں دیوبندی مولوی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیخ کے لئے بھی مستغرق کا لفظ لکھا اور بیوی بچوں گائے بیلوں کے لئے بھی مستغرق کا لفظ لکھا۔ لیکن گائے بیل کے تصور میں مستغرق ہونے سے بدتر کہا۔

حصہ دوم
دیوبندی حماد کی کتاب کا
الزامی، علمی وتحقیقی محاسبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

میرے محترم صحیح العقیدہ سنی مسلمان بھائیو! اب اس حصے میں دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کی کتاب کی تاویلات باطلہ اور اس کے دجل وفریب کا علمی وتحقیقی اور الزامی محاسبہ پیش کیا جائے گا۔ دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے اپنے وہابی امام اسماعیل دہلوی کی تائید میں اپنی کتاب ''**صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ**'' میں تاویلاتِ باطلہ کا سہارا لے کر اسماعیل دہلوی صاحب کو بریٔ الذمہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی اگرچہ اس کتاب کا بیشتر حصہ اُنہی تاویلات باطلہ پر مشتمل ہے جو کہ ان کے بڑے بڑے وہابی دیوبندی علما واکابرین پیش کرتے رہے ہیں اور الحمد للہ عزوجل ہمارے علمائے اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی ان کے بڑوں کی ایسی تمام تاویلات کے منہ توڑ جوابات دے چکے ہیں۔ جس کا ادنیٰ سا نمونہ ہماری یہ تحریر بھی ہے کہ اس میں تقریبا تمام ابحاث انہی علمائے اہل سنت وجماعت کی کتابوں کا فیض ہے۔ **الحمد للہ عزوجل!**

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ **آمین یارب العٰلمین**

دیوبندیوں کے نام نہاد مناظر مفتی حماد کا جھوٹ پکڑا گیا

دیوبندی ہو اور جھوٹ و دجل سے کام نہ لے یہ ناممکن ہے۔اسی دیوبندی شعار پر عمل کرتے ہوئے دیوبندی مفتی حماد نے یہ لکھا ہے کہ

"مولوی غلام نصیر الدین سیالوی نے عبارات اکابر کا تحقیقی جائزہ جلد ۲ ص ۲۶۵ میں فتویٰ لگایا ہے کہ" **(نماز میں) جب کسی نبی کا خیال تعظیم کے ساتھ آئے گا تو نمازی مشرک ہو جائے گا تو گویا اس نے قرآن مجید کی ان آیات کی تکذیب کی"**

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص۶۷ سنی اکیڈمی پاکستان)

معزز قارئین! یہ دیوبندی احمدی اسماعیلی مفتی کا بدترین جھوٹ ہے کیونکہ علامہ نصیر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے ایسا کوئی فتویٰ نہیں دیا بلکہ الزاماً جواب دیتے ہوئے اسماعیل دہلوی کا رد کیا ہے چنانچہ اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کا رد کرتے ہوئے متعدد آیات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

"اب ظاہر بات ہے جو آدمی ان آیات کریمہ کو پڑھے گا اس کے دل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال بھی آئے گا اور جن انبیاء کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے ان کا خیال بھی آئے گا۔اب ظاہر بات ہے جب انبیاء کا خیال آئے گا تو تعظیم کے ساتھ آئے گا۔**اور اسماعیل دہلوی کہتا ہے** کہ جب کسی نبی کا خیال تعظیم کے ساتھ آئے گا تو نمازی مشرک ہو جائے گا تو گویا اس نے قرآن مجید کی ان آیات کی تکذیب کی" (عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ جلد ۲ ص ۲۶۵، اہل سنہ پبلی کیشنز جہلم)

میرے مسلمان بھائیو! خط کشیدہ عبارت کو ملاحظہ کیجیے، دیکھئے نصیر الدین سیالوی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لکھا کہ **"اسماعیل دہلوی کہتا ہے"**

لیکن احمدیوں اسماعیلیوں کے کذاب مولوی حماد نے عبارت میں **"اسماعیل دہلوی کہتا ہے"** کے الفاظ کو چھپایا، اور جھوٹ بول کر عوام الناس کو یہ بتایا کہ یہ نصیر الدین سیالوی کا فتویٰ ہے۔ استغفر اللہ العظیم۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ!

دیوبندی حماد کے اس جھوٹ پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں "فَنَجۡعَل لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ۔**تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں (آل عمران)** لہٰذا حماد دیوبندی کو شرم آنی چاہیے کہ دوسروں پر کیچڑ اچھالتا ہے اور اپنی حالت یہ ہے کہ خود انتہائی درجے کا جھوٹا انسان ہے۔

دیوبندی فیصلہ حماد دیوبندی کی جھوٹی تحریر ساقط الاعتبار و جعلی

اب جس شخص کی تحریر میں جھوٹ ثابت ہو جائے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ وہ بھی دیوبندیوں کے شیخ حسین احمد ٹانڈوی کی کتاب سے ملاحظہ کریں، ٹانڈوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"**تمام عدالتوں اور قوانین کا مسلمہ اصول ہے** کہ اگر کسی دستاویز یا تمسک اور تحریر میں **ایک جھوٹ بھی** قطعی طور ثابت ہو جاتا ہے **تو پوری دستاویز اور تمسک اور تحریر ساقط الاعتبار اور جعلی قرار دی جاتی ہے** اور مالک تمسک کو جعلساز اور مجرم قرار دے کر مستحق سزا سمجھتے ہیں یہی نہیں کہ جھوٹ کا قطعی ثبوت ہی اس کا باعث ہوتا ہے کہ اگر اشتباہ بھی کسی تمسک وغیرہ میں پڑ جاتا ہے تو تمام تمسک مشتبہ ہو جاتا ہے۔

(کشف حقیقت ص ۱۴ بحوالہ کلمہ حق شمارہ ۱۲ ص ۶۶ مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس دہلی)

لہٰذا دیوبندی شیخ حسین احمد ٹانڈوی کے مطابق دیوبندی حماد کے ان جھوٹے حوالوں کے

بعد حماد دیوبندی جھوٹا ثابت ہو چکا ہے اور اس کی تمام کتابیں ساقط الاعتبار اور جعلی ٹھہریں اور حماد دیوبندی سزا کا مستحق ٹھہرا۔

دیوبندی مثال کا منہ توڑ جواب ''دیوبندی گدھے''

دیوبندی مولوی حماد نے چند ایسی باتیں بھی کیں ہیں جن کا جواب ہم آگے دوران موضوع دینا مناسب نہیں سمجھتے ، کیونکہ ہماری کوشش یہی ہے کہ موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے ایسی باتوں کو نہ چھیڑا جائے ،اس لئے آغاز ہی میں دیوبندی مولوی کی الٹی سیدھی باتوں کا جواب پیش کرتے ہیں، دیوبندی حماد نے لکھا ہے کہ

''میں نے بھیڑوں کا ایک ریوڑ دیکھا تھا کہ ایک بھیڑ غلطی کرتی ہے تو ساری بھیڑیں اس کے پیچھے چلتی ہیں بریلوی حضرات کو بھیڑیں میں نہیں کہہ رہا بلکہ خود مولانا احمد رضا خان نے بھولی بھالی بھیڑیں لکھا ہے اور جمال کرم میں بھی بریلویوں کو بھیڑوں کا ریوڑ کہا ہے یہی حال بریلوی حضرات کا ہے ،ایک مولانا احمد رضا خان نے غلط قدم اٹھایا تو ساری رضاخانیت آنکھیں بند کر کے چل رہی ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ ۱۰۵ سنی اکیڈمی پاکستان)

دیوبندی حماد نے طنزاً ہم سنیوں کو بھیڑیں کہا ہے۔حالانکہ یہاں محض تشبیہ من وجہ دی گئی ہے کہ جس طرح بھڑیں بھولی بھالی ہوتی ہیں اسی طرح سنی بھی بھولے بھالے ہوتے ہیں جو وہابیوں بدمذہبوں جیسے بھیڑیوں کے جال میں بعض اوقات پھنس جاتے ہیں۔اس بات کا جواب ہم دیوبندی حماد کو اُسی کے قلم سے دیتے ہیں،حماد دیوبندی نے خود لکھا کہ

''ہر زبان میں بہتر طریقے سے بات کرنے کے لیے تشبیہ کا استعمال ہوتا ہے۔ہم

اردو زبان میں کسی کی بہادری سے متاثر ہو کر کہتے ہیں کہ فلاں آدمی شیر جیسا بہادر ہے۔اور فلاں ایسا خوبصورت ہے جیسے چاند، جب بھی کسی چیز کو تشبیہ (مشبہ) دی جاتی ہے کسی دوسری چیز کے ساتھ (مشبہ بہ)اس میں مقصود کوئی صفت ہوتی ہے تشبیہ من کل وجوہ نہیں ہوتی بلکہ کسی خاص پہلو میں ہوتی ہے(مختصر المعانی) مثال کے طور پر جب ہم کہتے ہیں زید ایسا بہادر جیسے شیر تو اس کا یہ مطلب نہیں جیسے شیر کی دم ہے ایسے زید کی بھی دم ہے......تو تشبیہ تمام چیزوں میں نہیں ہوتی بلکہ مقصود اس تشبیہ سے یہ ہے کہ جیسے شیر بہادر ہے ایسے ہی زید بہادر ہے''

(راہ سنت شمارہ نمبر ۳ ص ۱۷، ۱۸)

لہٰذا جب یہ بات خود دیوبندی حماد نے تسلیم کی تو پھر محض تشبہ کو بنیاد بنا کر سنیوں کا مزاق اڑانا دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کی محض ضد و ہٹ دھرمی ہے۔

دیوبندی ''بھیڑیئے'' ہیں

لیجیے جناب دیوبندی حماد صاحب ! آپ اپنے حکیم اشرفعلی تھانوی صاحب سے دیوبندیوں کا بھیڑیا ہونا ملاحظہ کیجیے چنانچہ تھانوی صاحب کے ملفوظات میں خود انہوں نے لکھا ہے کہ

''ایک صاحبِ بصیرت و تجربہ کہا کرتے تھے کہ ان دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں ...... یہ ایسی بات ہے جیسے کہ مشہور ہے کہ بھیڑیئے کو اپنی قوت معلوم نہیں'' (افاضات الیومیہ ۵ / ۹۴ ملفوظ ۱۱۲ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اس میں صاف دیوبندیوں کو بھیڑیوں کی مثل قرار دیا گیا ہے تو جناب احمدی اسماعیلی

مولوی حماد دیوبندی! آپ کے اصول سے تو آپ کے سب اکابرینِ دیوبند کا بھیڑیئے ہونا ثابت ہو گیا، اب ہم آپ کی زبان میں یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی بھیڑیا، قاسم نانوتوی بھیڑیا، رشید احمد گنگوہی بھیڑیا، اشرفعلی تھانوی بھیڑیا اور تمام دیوبندی بھیڑیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں۔ جناب بھیڑے حماد! اب ہمیں اپنے اکابرین کی طرح گالیاں نہ دیجیے گا بلکہ ہم نے تو مجبوراً آپ کے طنز کا جواب دیا ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

دیوبندی مفتی اعظم کا اقرار دیوبندی گدھے

دیوبندی کذاب و دجال مولوی حماد نے بہت ہی بے ہودہ گفتگو ہمارے اکابرین اہل سنت کے خلاف کی ہے اس لئے اب مجبوراً ہمیں بھی دیوبندی حماد کی مثال کا جواب دینا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ دیوبندی ابوایوب کے مطابق ''ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے'' لہٰذا لیجیے جناب ہمارے بچپن کا بھی ایک واقعہ آپ پڑھ لیں۔

''ہم نے بھی بچپن میں ایک منظر دیکھا تھا کہ ایک گدھا ضد پر آ گیا تو مالک نے اس کو لاکھ سمجھایا، خوب مارا پیٹا، کہ کسی طرح اپنی ضد چھوڑ دے لیکن اس گدھے نے اپنی ضد نہ چھوڑی اور اب بھی گدھے اپنی ضد میں مشہور ہیں۔ ہم دیوبندیوں کو گدھا نہیں کہہ رہے بلکہ خود دیوبندی مفتی اعظم صاحب نے دیوبندیوں کا گدھا ہونا تسلیم کیا''

چنانچہ دیوبندی مفتی اعظم رشید احمد کے وعظ کی کتاب میں ہے کہ ایک دن ہم (دیوبندی

علما) فتح باغ سے تفریح کے بعد واپس آرہے تھے سامنے سے ایک گدھا گاڑی آتی دکھائی دی جس میں دو گدھے لگے ہوئے تھے دونوں زور زور سے چیخنے لگے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا

"یہ گدھے تو ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ تم [دیوبندی] بھی ہماری طرح گدھے ہی ہو"

(اللہ کے باغی مسلمان ص ۹۰ کتاب گھر کراچی)

یہی حوالہ "خطبات الرشید جلد اول ص ۳۱۰، اللہ کے باغی مسلمان" میں بھی موجود ہے۔ تو اب ہم اس پر تبصرہ کرتے ہوئے تمام چھوٹے بڑے دیوبندیوں کو گدھے کہہ سکتے ہیں لیکن نہیں کہتے، پر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ

آپ اپنی ہی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

"دیوبندی کتے کی دم" ہم نہیں کہہ رہے

☆......اسی طرح دیوبندی تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا کہتے ہیں کہ

"میرے اکابر نے تو میری اصلاح کی بہت کوشش فرمائی مگر افسوس کہ **کتے کی دم بارہ برس نلکی میں رکھنے کے بعد نکالی تو ٹیڑھی ہی نکلی**"

(اکابر کا مقامِ تواضع ص ۴۱۵: محمد صادق آبادی، ادارہ اسلامیات کراچی)

☆......اسی طرح علمائے دیوبند نے یہ لکھا ہے کہ

"اپنے کو کتے سے بدتر سمجھو" (معارف الاکابر: ص ۳۰۹: نمبر ۷۵، ادارہ اسلامیات)

☆......اسی طرح علمائے دیوبند نے اپنے بارے میں یہ لکھا ہے کہ

''میں تو پیٹ کا کتا ہوں'' (ملفوظات فقیہ الامت: ص۹۱)

☆......اسی طرح علمائے دیوبند حکیم اشرفعلی تھانوی کے ملفوظات میں ہے کہ

''میں تو واقعی اپنے کو کلب (کتے) اور خنزیز سے بھی بدتر سمجھتا ہوں''

(ملفوظات حکیم الامت: جلد ۴ ص ۸۶)

دیوبندی حماد صاحب! اب ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، بلکہ آئندہ اپنی غلاظت اپنے ذہن میں سنبھال کر رکھئے گا ورنہ اس بار تو صرف آپ کے گھر سے یہ حوالے پیش کیے ہیں، اگلی مرتبہ خدمت کا موقع دیا تو پھر آپ کی زبان و انداز میں تبصرہ ایسا کیا جائے گا کہ آپ کی طبیعت روشن ہو جائے گی۔

ویسے آپ نے جس واقعہ کو بیان کر کے اپنی جہالت و حماقت کا مظاہرہ کیا اس پر ہمیں کچھ تعجب بھی نہیں کیونکہ خود آپ کے امام اشرفعلی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

"چھنٹ چھنٹ کر تمام احمق میرے ہی حصے میں آ گئے" (الافاضات الیومیہ ج ا ص ۱۳۱۴)

"سارے **بدفہم اور بدعقل** میرے ہی حصے میں آ گئے ہیں"

(ملفوظات حکیم الامت ج ۴ ص ۵۲ ج ۶ ص ۳۲۳)

حماد اینڈ کمپنی! آپ دیوبندیوں کی حماقت، بدفہمی، بدعقلی کا اقرار تو آپ کے اکابرین نے کیا ہے لہٰذا چور مچائے شور کی طرح خواہ مخواہ شور مت مچایا کریں، اب اگر ہم چاہیں تو آپ ہی کی زبان و انداز میں دیوبندی اکابرین اور دیوبندیوں کے بارے میں بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔

عدل و انصاف فقط حشر پہ موقوف نہیں
زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے

دیوبندی لکیر کے فقیر

حماد دیوبندی کا یہ کہنا کہ

''ایک مولانا احمد رضا خان نے غلط قدم اٹھایا تو ساری رضا خانیت آنکھیں بند کر کے چل رہی ہے'' (دیوبندی حماد)

جناب دیوبندی مفتری! سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مجدد دین وملت محدث بریلی احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو تو آپ کے بڑے بڑے غلط ثابت نہ کر سکے حتیٰ کہ تمام وہابی دیوبندی اسی حسرت و آرزو کو لیے مٹی میں مل گئے تو آپ کی کیا اوقات ہے؟ آج دن تک کوئی دیوبندی ہمارے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی اسماعیل دہلوی کے بارے میں اس گستاخانہ عبارت پر تحقیق کو غلط ثابت نہ کر سکا، جناب انگلی کے پیچھے سورج کو نہیں چھپایا جا سکتا، وہابیہ دیوبندیہ کی گستاخیاں کل بھی سب پر واضح تھیں اور آج بھی ہیں۔

اب آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اپنے اکابرین کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلنے والے لکیر کے فقیر خود آپ وہابی احمدی دیوبندی حضرات ہیں جیسا کہ خود آپ کے دیوبندی احمدی مولوی نفیس الحسینی صاحب نے لکھا کہ

"ہم (دیوبندی) تو لکیر کے فقیر ہیں" (خوشبو والا عقیدہ ص ۱۱۳، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور)

یہی حوالہ دیوبندی خضر حیات نے بھی ''اکابر کا باغی کون حصہ اول: ۶۳'' پر دیا۔

دیوبندی مولوی محمد عبد المعبود لکھتے ہیں کہ

''جامعہ عثمانیہ، ترنڈہ محمد پناہ کے مہتمم مولانا ابو احمد نور محمد قادری تونسوی احقر کے خط کے جواب میں لکھتے ہیں کہ

''سب سے پہلے اپنا موقف عرض کروں کہ میں اکابرین علمائے دیوبند کی لکیر کا فقیر ہوں۔ بلکہ ان کی تحقیقات کا اندھا مقلد ہوں''

(فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا: ص ۱۸۸: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ہم سنیوں کو خواہ مخواہ طعنے دینے والے نام نہاد مفتی حماد دیوبندی دیکھو تمہارے دیوبند علما خود اعلان کر رہے ہیں کہ وہ لکیر کے فقیر اور اندھے مقلد ہیں۔تو جناب لکیر کے فقیر تو تم دیوبندی علما ہو لیکن ''چور مچائے شور'' کی طرح الٹا ہم سنیوں پر الزام لگاتے ہو۔ کچھ تو شرم و حیا کر و لیکن ہو گی تو کرو گے۔

دیوبندی ''نالہ دل'' اور ''آغاز سخن'' کی فریب کاری

دیوبندی احمدی مفتی حماد نے اپنی کتاب کے صفحہ 8 تا 11 ''نالہ دل'' اور صفحہ 12 تا 14 ''آغاز سخن'' کے عنوان سے چند صفحات پر مگر مچھ کی آنسو بہائے اور اپنے وہابی مذہب اور اکابرین کی مظلومی کا رونا رویا۔

حماد دیوبندی نے ان صفحات میں اپنے وہابی امیر سید احمد اور مولوی اسماعیل دہلوی کے من گھڑت فضائل بیان کیے اور سارا زور اس بات پر لگایا کہ وہ بہت بڑے مجاہد تھے، انہوں نے جہاد کیا، اللہ کے دین کی سر بلندی کو نکلے، مورخ کے قلم نے جن کے امیر کو سید احمد شہید لکھا......جس کو اہل زمانہ نے شاہ اسماعیل شہید کہا ان سر بکف مجاہدین کو غدار، عاشقان توحید و سنت کو گستاخ اور کافر کہہ رہی تھی۔ملخصاً

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص ۸ سنی اکیڈمی پاکستان)

وہابیوں دیوبندیوں کا یہ خاص حربہ ہے کہ جب بھی ان کے بزرگوں کی گستاخانہ عبارات

پر گفتگو کی جاتی ہے تو یہ حضرات فوراً اپنے وہابی اکابرین کے من گھڑت قصے سنانا شروع ہو جاتے ہیں، کبھی ان کی عبادات کا ذکر چھیڑ دیں گے، تو کبھی ان کے نام نہاد جہاد کے قصے کہانیاں سنانا شروع کر دیتے ہیں، تو کبھی ان کے علم [بقول وہابیہ] کا رعب جما کر ان کی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کریں گے اور کبھی آباؤ واجداد کی بزرگی ونسبت کو آڑ بنا کر ان کو مظلوم و بے قصور ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ان سب تاویلات کے جوابات میں ہم یہ کہتے ہیں کہ

اولاً وہابیوں کے نام نہاد جہاد کی جو من گھڑت کہانیاں پیش کی جاتی ہیں ان کو خود وہابی دیوبندی مؤرخین نے اصل حقائق کو مسخ کر کے پیش کیا۔اور بہت ساری من گھڑت باتیں اپنی طرف سے شامل کی ہیں اور وہابی حضرات اس قسم کی حرکات اپنی کتب میں اکثر کرتے رہتے ہیں تو ہم یہاں انہی کی زبان میں کہتے ہیں کہ" یہ محض [وہابی] سوانح نگاروں کے تخیل کا کرشمہ ہے"

(تحریک سید احمد شہید: ج اول ص ۱۸۹ مکتبہ الحق جوگیشوری ممبئی)

معلوم ہوا کہ وہابی دیوبندی سوانح نگار اپنے مولویوں کے بارے میں من گھڑت حوالے ، قصے کہانیاں بنا بنا کر اپنی کتب میں درج کرتے رہتے ہیں یہ کوئی انوکھی بات نہیں اس لئے ایسے قصے کہانیوں کی کچھ اہمیت نہیں ہے۔

پھر خود علمائے دیوبند وہابیہ کی کتابوں سے یہ ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرے تو اس کے سب اعمال یعنی نماز، روزہ، حج، زکوۃ، جہاد، زہد وتقویٰ سب کچھ برباد ہو جاتا ہے، لہٰذا یہ سارے اعمال اس کے کفر سے

بریٔ الذمہ نہیں کر سکتے، آیئے علمائے دیو بند کے حوالے ملاحظہ کیجیے۔

گستاخ کے سب اعمال برباد ہو جاتے ہیں

لیجیے جناب حماد دیوبندی! آپ اپنے ہی وہابی دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ملاحظہ کیجیے، گنگوہی صاحب کہتے ہیں کہ

''حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہرگز بوجہ اذیت و گستاخی معاذ اللہ نہ تھا بلکہ حسب عادت وطبع تھا۔ مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا یہ حکم ہوا ''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند مت کرو اور نہ آپ کے سامنے ایسے زور سے کہو جیسے تم آپس میں زور سے باتیں کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ (پارہ 26 الحجرات 2) کیا صاف حکم ہے کہ اگرچہ تمہارا قصد گستاخی نہیں **مگر اس فعل سے حبط اعمال تمہارے ہو جاویں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی**''

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۰۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اس فتوے سے معلوم ہوا کہ کوئی امتی کتنا ہی بڑا پاک باز کیوں نہ ہو، دن رات عبادت میں مشغول کیوں نہ رہے، بھلے میدان جہاد سے غازی بن کر لوٹے یا گستاخیاں بک کر میدان جہاد میں جا کر مارا بھی جائے تب بھی اس کے یہ سب اعمال برباد ہیں۔ لہٰذا گستاخیوں کے بعد بھی اپنے اعمال پر ناز کرنا اور خود کو غلام کہنا، یہ ان کی نفس کی فریب کاری

ہے۔

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جراتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ! ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

لہٰذا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنے والوں کی کوئی عبادت وقربانی قبول نہیں اس لئے وہابیوں کو چاہیے کہ عوام الناس کو اپنے بڑوں کے من گھڑت قصے سنانے کی بجائے، ان کی گستاخانہ عبارات کو بے غبار ثابت کریں۔

دیوبندی فتوی گستاخی کے بعد زہد وتقویٰ، علم وعمل سب کچھ برباد

علمائے دیوبند کا مکر وفریب دیکھئے کہ جب اسماعیل دہلوی کی کفریہ و گستاخانہ عبارات پر گفتگو کی جائے تو اسماعیل دہلوی کے من گھڑت کارنامے سنانا شروع ہو جاتے ہیں، اس کے علم وخاندانی نسبت کو آڑے لاتے ہیں لیکن دوسری طرف جب خود کسی پر فتویٰ لگائیں تو اس کے علم وعمل، زہد وتقویٰ کسی کا کچھ خیال نہیں رکھتے جیسا کے شبلی نعمانی صاحب جن کی کتاب ''سیرۃ النبی'' وہابی مکاتب فکر میں بہت مشہور ہے، انہی شبلی نعمانی صاحب پر دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی صاحب کا فتویٰ شائع ہوا کہ

> **''مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کافر ہیں** اور چوں کہ مدرسہ انہی دونوں کا مشن ہے اس لئے مدرسہ الاصلاح مدرسہ کفر وزندقہ ہے یہاں **تک کہ جو علماء اس مدرسہ کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں''**

(حکیم الامت نقوش وتاثرات۔ از عبد الماجد صفحہ ۴۷۵ مکتبہ مدنیہ لاہور)

یہ فتویٰ پڑھنے کے بعد جناب عبد الماجد دریا آبادی دیوبندی صاحب ہی نے تھانوی

صاحب کوایک تفصیلی خط لکھا جس میں شبلی نعمانی اور حمید الدین فراہی کے بارے میں اپنی طرف سے صفائی پیش کی کہ

یہ لوگ نمازی ہیں یہاں تک کہ تہجد کے بھی پابند ہیں، بڑے نیک اور عالم ہیں۔

تواس پر جناب دیوبندی اشرفعلی تھانوی صاحب نے جواب میں لکھا کہ

''یہ سب اعمال واحوال ہیں،عقائد ان سے جداگانہ چیز ہے،صحت عقائد کے ساتھ اعمال واحوال اور فساد عقائد کے ساتھ صحت احوال واعمال جمع ہوسکتا ہے''

(حکیم الامت نقوش وتاثرات۔ازعبدالماجد صفحہ ۴۷۶ مکتبہ مدنیہ لاہور)

جی حضرات علمائے دیوبند! اب پتہ چلا کہ جو قصے وکہانیاں آپ نے اسماعیل دہلوی یا دیگر دیوبندی اکابرین کی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے اوران کی بنا پر انہیں بریٔ الذمہ ثابت کرنے کیلئے پیش کیں وہ سب کے سب آپ کے اپنے اکابرین کے مطابق کیا اہمیت رکھتی ہیں؟ چلیئے خود اسماعیل دہلوی صاحب ہی سے خاص دونمبر جعلی شہیدوں کے بارے میں فیصلہ سن لیں کہ اگروہ میدان جہاد میں مارے بھی جائیں تو ان کا حشر کیا ہوتا ہے؟

دونمبر شہید، قاری جہنم میں جائیں گے

خود اسماعیل دہلوی صاحب کی کتاب صراط مستقیم میں ہے کہ

''حدیث شریف میں ہے کہ ایک قاری اور سخی اور شہید کو قیامت کے دن لائیں گے۔ان اشخاصِ مذکورین میں سے ہر ایک محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنی کوشش بیان کرے گا اور ظاہر و باطن کا جاننے والا جو کہ دل کے بھید سے واقف ہے **ہر ایک کو ان کی اس نیت پر کہ اپنی مشہوری اور آوازہ ہی چاہتے تھے مطلع فرما**

کر دوزخ میں داخل کرنے کا حکم دے گا‘‘

(صراط مستقیم باب دوم تیسری فصل، پہلی ہدایت پہلا افادہ صفحہ ۱۱۳ مکتبہ الحق)

اسی طرح اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

’’حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے روز شہید کو بلایا جاویگا اور کہا جاوے گا کہ ہم نے تجھ کو فلاں فلاں نعمت دی تھی تو نے اس کا کیا شکر ادا کیا وہ عرض کرے گا کہ اے رب میں نے آپ کی راہ میں جان تک دیدی ارشاد ہوگا کہ تو نے ہمارے واسطے نہیں کیا بلکہ محض اس لئے کہ شجاع مشہور ہو سو یہ غرض حاصل ہوگئی اب یہاں کیا لیتا ہے اور حکم ہو گا کہ اس کو منہ کے بل اولٹا گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دو چنانچہ یہ اسی طرح پھینک دیا جائے گا‘‘

(دعوت عبدیت جلد اول: الاخلاص حصہ دوم ص ۱۷۲ مکتبہ تھانوی کراچی)

لہٰذا وہابی دیوبندی حضرات کے نام نہاد جہاد کے من گھڑت قصے اور زہد و تقویٰ کی داستانیں خود ان کی گستاخیوں کے بعد اپنے ہی علما و اکابرین کے فتووں سے باطل و مردود ٹھہریں، اور خود انہی فتووں سے ثابت ہو گیا کہ کوئی کتنا بڑا ہی بزرگ کیوں نہ ہو، کتنی بڑی بزرگی کا دعوے دار کیوں نہ ہو، جب ہمارے آقا ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کا مرتکب ہوگا تو اس کی بزرگی تو کیا، اس کا سب کیا دھرا برباد ہو جاتا ہے، اور جہنم کا حق دار ٹھہرتا ہے۔

رہی بات یہ کہ بقول وہابیہ دہلوی نے دین کا بڑا کام کیا تو ایسا شخص کیونکر غلط ہوسکتا ہے تو اس کے جواب بھی خود اسماعیل دہلوی نے حدیث شریف لکھی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

"ان اللہ لیؤ ید ھذا الدین بالعبد الفاجر"

"اللہ تعالیٰ اس دین پاک کی مدد گنہ گاروں (فاجروں) کے ہاتھ سے کرے گا"

(منصب امامت: سلطنت جابرہ کی اقسام ص۱۶۶ طیب پبلیشرز لاہور)

لہٰذا معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بعض نام نہاد شہیدوں کو ان کی محنت وقربانی کے باوجود جہنم میں داخل کرے گا کیونکہ ان کے عمل میں اخلاص نہ تھا اور ہم آگے بیان کریں گے کہ وہابیوں کا جہاد فی سبیل للہ تھا ہی نہیں بلکہ اس کی بنیاد انگریز کی نمک حلالی اور اپنے وہابی مذہب کی آڑ میں مسلمانوں کو شہید کرنا تھا اور دیوبندیوں وہابیوں کی یہ ساری نمود ونمائش ان کی گستاخیوں پر پردہ نہیں ڈال سکتی۔

خاندانی حسب ونسب کا بھی کچھ فائدہ نہیں

جو دیوبندی وہابی علما اسماعیل دہلوی کے آباء واجداد کو بیان کر کے اس کی بزرگی ثابت کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ خود اسماعیل دہلوی نے ایسے نظریئے کو جہالت قرار دیا ہے چنانچہ دہلوی صاحب نے لکھا ہے کہ

"اپنے باپ دادا کی بزرگیوں پر فخر کرنا اور ان کی شفاعت پر بھروسہ کرنا رسوم جاہلیت کا وہ بقیہ ہے......پس اس نسبی علاقہ کی پرواہ نہ کرنا"

(صراط مستقیم: باب دوم: تیسری ہدایت: ص۹۰ تا ۹۲ مکتبہ الحق)

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں خاندانی نسبت وتعلق کے بارے میں خود ہی دوٹوک الفاظ میں فیصلہ سنادیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"یعنی جو لوگ کسی بزرگ کے قرابتی ہوتے ہیں ان کو اُس کی حمایت پر بھروسا ہوتا

ہے اور اس پر مغرور ہو کر اللہ کا خوف کم رکھتے ہیں سو اس لئے اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ وہ اپنے قرابتیوں کو ڈرا دیوے سو انہوں نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ **قرابت کا حق ادا کرنا اُس چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو** سو میرا مال موجود ہے اس میں سے مجھ کو کچھ بخل نہیں۔ **اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے**۔ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بزرگ کی اللہ کے ہاں کچھ کام نہیں آتی جب تک کچھ معاملہ اللہ ہی سے صاف نہ کرے تب تک کام نہیں نکلتا" (تقویۃ الایمان: ص ۴۹ بیت القرآن لاہور)

خود شاہ اسماعیل دہلوی نے بالکل واضح کر دیا کہ کوئی شخص بد اعمالیاں، گستاخیاں کرنے کے بعد محض بزرگ ہستیوں کے قرابتی ہونے کی وجہ سے نہیں بچ سکتا، گستاخیوں، بد اعمالیوں کے بعد ایسی قرابت کسی بھی بزرگ کی اللہ کے ہاں کچھ کام نہیں آئے گی۔ لہٰذا وہ تمام وہابی علما جو بڑے زور و شور کے ساتھ اسماعیل دہلوی کا شجرہ پیش کرنا شروع ہو جاتے ہیں، ان کی یہ تمام کاوشیں خود اسماعیل دہلوی صاحب تباہ و برباد کر گئے۔

باغبان نے آگ دی جب آشیانے کو میرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

وہابیوں کا نام نہاد جہاد انگریز کی اجازت سے شروع ہوا

مزید یہ وہابی لوگ انگریزوں کے ایجنٹ اور نمک خوار تھے۔ ان کا جہاد بھی قرآنی حکم سے

نہیں بلکہ انگریز کے حکم و اجازت سے شروع ہوا تھا۔خود ان کے اپنے مولوی مرزا حیرت دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ جب

''سید [احمد وہابی پیر] صاحب کے پاس [وہابی] مجاہدین جمع ہونے لگے تو سید صاحب نے مولانا [اسماعیل] شہید کے مشورے سے شیخ غلام علی رئیس الہ آباد کی معرفت **لیفٹننیٹ گورنر ممالک مغربی شمالی کی خدمت میں اطلاع دی کہ ہم لوگ سکھوں پر جہاد کرنے کی تیاری کرنے کو ہیں سرکار [انگریز] کو تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔** لیفٹیننٹ گورنر نے صاف لکھ دیا کہ ہماری عمل داری میں اور امن میں خلل نہ پڑے تو ہمیں کچھ سروکار نہیں نہ ہم اس تیاری کے مانع ہیں۔ یہ تمام بین بین ثبوت صاف صاف اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ جہاد صرف سکھوں ہی کے لئے مخصوص تھا۔سرکار انگریزی سے مسلمانوں [وہابیوں] کو ہرگز ہرگز مخاصمت نہ تھی''

(حیات طیبہ: حصہ دوم: سید صاحب کی واپسی وطن: ص ۴۳۰، ۴۳۱، اسلامی اکادمی لاہور)

اسی طرح اسی حیات طیبہ میں انگریز غلام نام نہاد وہابی مجاہدین کے بارے میں لکھا ہے کہ

"جب مہیب تحریک پھیلی تو ضلع کے حکام [یعنی انگریز] اس سے چوکنے ہوئے اور انہیں خوف معلوم ہوا کہیں ہماری سلطنت میں تو رخنہ نہ پڑے گا اور موجودہ اس میں تو کسی قسم کا خلل آگے واقع نہ ہوگا اس نظر سے ضلع کے حکام اعلیٰ [انگریزوں] کو لکھا۔ وہاں [انگریزوں] سے صاف جواب آ گیا، **ان [وہابی جہادیوں] سے ہرگز مزاحمت نہ کرو ان مسلمانوں کو ہم [انگریزوں] سے کوئی لڑائی نہیں ہے یہ**

سکھوں سے انتقام لینا چاہتے ہیں اور حقیقت میں بات بھی یہی تھی ۔ بھلا مسلمانوں [وہابیوں] کو گورنمنٹ انگلش سے کیوں سروکار ہونے لگا تھا جہاں وہ اپنے دین کے ارکان بخوبی ادا کر سکتے تھے اور کرتے تھے انہیں تولبریشن (یعنی مذہبی آزادی) بخوبی حاصل تھی وہ صرف دشمن دین و ایمان سکھوں سے مقابلہ کرنا چاہتے تھے اور ان کا ارادہ صرف سکھوں ہی سے اپنے مظلوم بھائیوں کا انتقام لینا تھا" (حیات طیبہ: حصہ دوم: سید صاحب کی واپسی وطن: ص ۴۳۰، ۴۳۱ اسلامی اکادمی لاہور)

یہ ایک کڑوی حقیقت ہے جس کا اظہار خود بانی جماعت اسلامی مودودی صاحب بھی ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ

''جس وقت یہ حضرات (سید احمد و اسماعیل دہلوی) جہاد کیلئے اٹھے ہیں اس وقت یہ بات کسی سے چھپی ہوئی نہ تھی کہ ہندوستان میں اصلی طاقت سکھوں کی نہیں انگریزوں کی ہے **اور اسلامی انقلاب کی راہ میں سب سے بڑی مخالفت اگر ہوسکتی ہے تو انگریز کی ہوسکتی ہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح ان بزرگوں کی نگاہ دور رس سے مقاملہ کا یہ پہلو ہی اوجھل ہو گیا''**

(تجدید و احیائے دین۔ اسباب ناکامی تیسرا سبب ص ٦٦، اسلامک پبلی کیشنز لاہور)

یعنی سب سے بڑی اسلام مخالف طاقت تو انگریز تھی پھر انگریز کو چھوڑ کر سکھوں کے خلاف جہاد کا نام ہی کیوں لیا گیا؟ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان وہابیوں کا دین اسلام کیلئے شرعی جہاد نہیں تھا بلکہ انگریز کی حمایت میں لڑائی تھی۔ یہ لوگ تو خود انگریز کے اشاروں پر چلنے والے اور نمک خوار تھے۔

”حضرت سید احمد بریلوی (وہابی) اور حضرت شاہ (اسماعیل) صاحب کی عملی زندگی سب پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے **چنانچہ ان حضرات کے انگریزوں سے جیسے اچھے تعلقات تھے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں**“

(مقالات سر سید حصہ شانزدہم: ۳۱۸ مجلس ترقی ادب لاہور)

شاہ اسماعیل دہلوی کا فتویٰ انگریز کے خلاف جہاد درست نہیں

خود وہابیوں کے امام شاہ اسماعیل دہلوی صاحب نے اپنے پیروکاروں کو کہا کہ انگریز کے خلاف کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں بلکہ اگر کوئی انگریزوں پر کوئی حملہ آور ہو تو وہابیوں دیوبندیوں پر فرض ہے کہ وہ انگریزوں کے دشمنوں سے لڑیں اور انگریزوں پر آنچ نہ آنے دیں۔ چنانچہ وہابی مصنف محمد جعفر تھانیسری صاحب ہی نے لکھا ہے کہ

”**یہ بھی صحیح روایت ہے** کہ اثنائے قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا اسماعیل شہید وعظ فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے مولانا سے فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولانا (اسماعیل دہلوی) نے فرمایا کہ ایسی بے رو رِیا **اور غیر متعصب سرکار (انگریزی) پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے**“ (تواریخ عجیبہ ص ۷۳ مطبع فاروقی دہلی)

اسی طرح ایک اور وہابی مصنف مرزا حیرت دہلوی صاحب نے بھی یہی لکھا ہے کہ

”کلکتے میں جب مولانا اسماعیل دہلوی صاحب نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ **آپ نے جواب دیا کہ ان**

(انگریزوں) پر جہاد کسی طرح واجب نہیں ، ایک تو[ہم] ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے (وہابی) مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ[انگریز] ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ہمیں ان کی حکومت میں ہرطرح آزادی ہے **بلکہ اگر کوئی ان (انگریزوں) پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں"**

(حیات طیبہ: حصہ دوم، دوسرا سفر دہلی ص ۴۲۳، ۴۲۴ اسلامی اکادمی لاہور)

یہ ہے اصل حقیقت کہ شاہ اسماعیل دہلوی صاحب نے انگریزوں کی غلامی میں خود یہ فتوے جاری کر کے ان کے ایجنٹ ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا۔ بلکہ یہی نہیں خود شاہ اسماعیل دہلوی اور وہابیوں کے پیرومرشد بلکہ وہابیوں کے امام المجاہدین سید احمد صاحب نے بھی انگریزوں کی حمایت کی ہے۔

وہابی پیر سید احمد کا فتویٰ انگریز کے خلاف جہاد درست نہیں

وہابی دیوبندی پیر سید احمد صاحب انگریزوں سے جہاد نہ کرنے کا پیغام دیا چنانچہ وہابیوں دیوبندیوں کی کتاب ''تواریخ عجیبہ'' میں لکھا ہے کہ

''**یہ بھی صحیح روایت ہے** کہ جب آپ سکھوں سے جہاد کرنے کو تشریف لے جاتے تھے کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ اتنے دور سکھوں پر جہاد کرنے کو کیوں جاتے ہو **انگریز جو اِس ملک پر حاکم ہیں اور دین اسلام سے کیا منکر نہیں ہیں؟** گھر کے گھر میں ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لو یہاں لاکھوں آدمی آپ کا شریک اور مددگار ہو جاوے گا کیونکہ سینکڑوں کوس سفر کر کے سکھوں کے ملک سے

پار ہو کر افغانستان میں جانا اور وہاں برسوں رہ کر سکھوں سے لڑنا یہ ایک ایسا امرِ محال ہے جس کو ہم لوگ نہیں کر سکتے۔ **سید (احمد وہابی پیر و مرشد) صاحب نے جواب دیا** کہ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے نہ انگریزوں کا نہ سکھوں کا ملک لینا ہمارا مقصد ہے بلکہ سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادرانِ اسلام پر ظلم کرتے اور اذان وغیرہ فرائض مذہبی ادا کرنے کے مزاحم ہوتے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات مستوجب جہاد سے باز آ جائیں گے تو ہم کو ان سے لڑنے کی ضرورت رہے گی۔ **اور سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو کسی فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے** ہم ان کے ملک میں علانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی بلکہ اگر ہم پر کوئی زیادتی کرتا ہے تو اس کو سزا دینے کو تیار ہیں ہمارا اصل کام اشاعتِ توحید الٰہی و احیائے سنن سید المرسلین ہے سو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں **پھر ہم [وہابی] سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرادیں**'' (تواریخ عجیبہ ص ۹۱: جعفر تھانیسری مطبع فاروقی لاہور)

اسی تواریخ عجیبہ میں دیوبندی وہابی امیر المجاہدین سید احمد کے بارے میں لکھا ہے کہ

''آپ (سید احمد وہابی) کی سوانح عمری اور مکاتیب میں بیس سے زیادہ مقامات پائے گئے ہیں جہاں کھلے اور اعلانیہ طور پر سید صاحب نے **بدلائل شرعی اپنے پیرو کار لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے۔**''

(تواریخ عجیبہ ص ۳۳۶: جعفر تھانسری مطبع فاروقی لاہور)

ان وہابی مجاہدین کو انگریزوں کی مکمل تائید و حمایت حاصل تھی جعفر تھانیسری صاحب لکھتے ہیں کہ

''سید (احمد وہابی پیر و مرشد) صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا وہ اس آزاد علمبرداری کو اپنی علمبرداری سمجھتے تھے اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ (پنجاب سے) سکھوں کا زور کم ہو'' (تواریخ عجیبہ ص ۱۸۲: جعفر تھانیسری)

یہ ہے وہابیوں کے نام نہاد جہاد کی حقیقت جو انہوں نے انگریزوں (کافروں) سے اجازت لے کر شروع کیا تھا، چونکہ سکھوں کا زور تھا جو کہ انگریزی حکومت کے لئے خطرہ تھا اس لئے ان انگریزوں کے دفاع اور ان کی حکومت کو مضبوط بنانے کے لئے یہ سب کاروائی کی گئی تھی۔ اور اس کی وجہ یہی تھی کہ وہابی دیوبندی اکابرین نے وہابیوں پر یہ فرض کیا ہوا تھا کہ **اگر انگریزوں پر کوئی حملہ آور ہو تو وہابی مجاہدین انگریزوں کے دشمنوں سے لڑیں اور انگریزوں پر آنچ نہ آنے دیں، جیسا کہ ہم نے پہلے یہ حوالہ دیوبندی مصنف مرزا حیرت دہلوی کی کتاب حیات طیبہ:** حصہ دوم، دوسرا سفر دہلی ص ۴۲۳، ۴۲۴ کے حوالے سے پیش کر دیا ہے۔

اصل حقیقت تو یہ تھی کہ یہ وہابی نام نہاد مجاہدین انگریزوں کے غلام و ایجنٹ تھے لیکن جب انگریزوں نے ہندوستان چھوڑا تو وہابیوں نے اپنی من گھڑت قصے کہانیوں کو اپنے اکابرین کی سوانح حیات میں درج کر کے ان کو انگریز کا دشمن و مخالف بتایا تا کہ آنے والے

مسلمانوں کی نسلیں اصل حقائق تک نہ پہنچ سکیں اور ایسے انگریز حامیوں اور ایجنٹوں کو مجاہدین اسلام اور شہدائے اسلام تسلیم کر لیں چنانچہ اس بات کا اعتراف بھی خود انہی کے ایک مصنف کی زبانی سنیے، کہتے ہیں کہ

''سید صاحب اور شاہ (اسماعیل) صاحب نے جو کام کیا اور جس کے کرنے کا نہ کبھی اظہار کیا اس کو خواہ مخواہ ان کے ذمہ لگانا تاریخ کے ساتھ ظلم کرنا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ ملک کے آزاد ہو جانے کے بعد ہر مذہبی جماعت اپنے اپنے اکابر کو انگریز دشمن ثابت کرنے میں مصروف ہے یہی جذبہ شاہ (اسماعیل دہلوی) صاحب اور سید (احمد) صاحب کو انگریز دشمن ثابت کرنے کیلئے مجبور کر رہا ہے''

(مقالات سر سید حصہ شانزدہم ص ۳۱۹ مجلس ترقی ادب لاہور)

لہٰذا وہابیوں کی مجبوری ہے کہ اب اپنے ان انگریز حمامی اکابرین کو انگریز مخالف ثابت کریں ورنہ مسلمانوں پر ان کے کارنامے فاش ہو جائیں گے۔ لیکن

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

وہابیوں کا نام نہاد جہاد مسلمانوں کے خلاف تھا

یہ بات بھی حقیقت ہے کہ وہابیوں نے جہاں انگریز کی حمایت میں سکھوں کے خلاف جنگ لڑی، وہیں ان کا اصل ہدف وہ تمام مسلمان تھے جو وہابی مذہب کے خلاف تھے یا وہ تمام مسلمان جن کو وہابی حضرات کافر و مشرک قرار دیتے تھے، ایسے تمام مسلمانوں کے خلاف وہابیوں نے اعلانِ جنگ کیا اور اس حد تک ظلم و ستم کیے کہ غیر بھی شرما جاتے ہیں، نجد

سے لے کر ہندوستان تک ان لوگوں کے ظلم و ستم کی داستانوں کے تذکرے خود بعض وہابیوں دیوبندیوں کی کتب میں بھی موجود ہیں جس طرح کہ حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی نے اپنی کتاب ''شہاب ثاقب'' میں بھی وہابیوں کے ان مظالم کا ذکر کیا جو انہوں نے علمائے حرمین شریفین پر کیے تھے۔ بہرحال شیخ نجد بانی وہابی مذہب محمد بن عبد الوہاب نجدی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہی ہند کے وہابیوں نے بھی یہاں مسلمانوں کے خلاف وہی سلوک کیا، جو ان کے خلاف ہوتا اس کو شہید کر دیتے، جو ان کے مذہب کی پیروی نہ کرتا اس کے خلاف لڑائی کرتے، گھر و مال لوٹ لیتے، ان کی لڑکیاں تک اٹھا کر لے جاتے معاذ اللہ عزوجل! اور جو ان کے خلاف ہوتا اس کو کافر و مشرک کہہ دیتے۔ اور آج بھی ہند و پاک میں ان وہابیوں کا یہی طریقہ کار ہے جہاں ان کو قوت حاصل ہوتی ہے مسلمانوں کے ساتھ ایسا بدترین سلوک کرتے ہیں۔ آج بھی مسلمانوں پر ان کے خودکش حملے ہو رہے ہیں۔ اس کی تفصیل میں جانے کے بجائے ہم اصل تاریخ خود انہی کی کتابوں سے پیش کر دیتے ہیں۔

☆......دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی کی کتاب میں ہے کہ

''سید صاحب نے پہلا جہاد یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا تھا......المختصر لڑائی ہوئی اور یار محمد خان کی فوج نے ہزیمت پائی''

(ارواح ثلثہ: حکایت نمبر ۱۲۲: ص ۱۴۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

☆......اسی طرح دیوبندی انبیٹھوی صاحب کی کتاب میں لکھا ہے کہ

مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی، مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی اور مولوی محمد حسن صاحب رامپوری بھی ہمراہ تھے یہ سب حضرات سید صاحب کے ہمراہ جہاد میں

شریک تھے سید صاحب نے پہلا جہاد مسمی یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا تھا۔

(تذکرۃ الرشید، حصہ دوم صفحہ ۲۷۰، ادارہ اسلامیات کراچی)

دیکھئے وہابیوں کا پہلا نام نہاد جہاد کسی انگریز، سکھ، ہندو یا کسی یہودی کے خلاف نہیں کیا بلکہ ان وہابی نام نہاد مجاہدین نے پہلا نام نہاد جہاد ہی مسلمانوں کے خلاف کیا، خود سوچئے کہ ''یار محمد خان'' کیا کسی سکھ یا انگریز کا نام تھا؟ یا یہ یار محمد خان حاکم یاغستان سکھ یا انگریز تھا؟ ہرگز نہیں یہ تو مسلمان تھا لیکن چونکہ وہابیوں کے گندے عقائد ونظریات سے واقف ہو گیا تھا اس لئے ان کا ساتھ نہ دیا جس کے جرم میں انہوں نے اس کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ **لاحول ولاقوۃ الاباللہ**

☆ ......اسی طرح سردار پائندہ خان جو ہزارہ کا بڑا بارعب سردار تھا جس کے بارے میں غلام رسول مہر (وہابی) نے بھی اپنی کتاب میں لکھا کہ

"خان یقیناً بہادر، بلند ہمت اور باتدبیر رئیس تھا، اس کی شجاعت واولوالعزمی کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہوسکتا ہے کہ سب سردار سکھوں سے دب گئے، لیکن وہ ہزار مصیبتوں اور پریشانیوں کے باوجود بدستور مقابلے پر جمارہا"

(سید احمد شہید ص ۵۴۱ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

☆ ......اسی طرح تاریخِ تناولیاں کے مصنف جناب سید مراد علی صاحب علی گڑھی ضلع ھزارہ نے بھی لکھا ہے کہ جب پائندہ خان نے سید احمد وہابی کی بیعت نہ کی تو

''خلیفہ نے نسبت پائندہ خان فتویٰ کفر کا دے کر معہ مولوی اسماعیل ولشکر غازیان برہمونی سربلند خان ومدد خان عزم جنگ پائندہ خان پر مستعد ہوا''

(تاریخ تناولیاں ص ۵۰ سید مراد علی علیگڑھی مکتبہ قادریہ لاہور)

☆ ......اسی طرح سردار خادی خان جس نے ابتدا میں سید احمد وہابی کی امامت جہاد کی بیعت کی جب یہ خادی خان وہابی عقائد کے پرچار کی وجہ سے سید صاحب کا مخالف ہوا تو خادی خان کو منافق کہہ کر گولی ماردی گئی، ملاحظہ کیجئے سوانح احمدی ص ۲۴۳۔

کوئی وہابی بتائے گا کہ یار محمد خان، پائندہ خان، خادی خان کس انگریز، سکھ یا ہندو کا نام تھا؟ نہیں نہیں یہ ہرگز کسی انگریز، سکھ یا ہندو کا نام نہیں بلکہ یہ سب وہی مسلمان ہیں جنھوں نے وہابی مذہب کو قبول نہیں کیا تھا اس لیے ان کو منافق وغدار قرار دے کر وہابیوں نے قتل کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ اسماعیل دہلوی کے پیر و مرشد سید احمد صاحب سردار امیر عالم باجوڑی کو اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں کہ

''منافقین کے ساتھ جہاد کرنا بحکم ''مقدمۃ الواجب'' ایک واجب معاملہ ہے۔ اس لئے خاکسار سچے مسلمانوں کے ساتھ شہر پشاور اور قرب و جوار سے بدکردار منافقوں کی گندگی کو پاک کرنے کا مصمم ارادہ کر کے ضلع پنجتار تک پہنچ گیا ہے''

(مولانا محمد جعفر تھانسیری مکتوب سید احمد شہید 135 ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی)

☆ ......خود شاہ اسماعیل دہلوی ایک مکتوب میں کہتے ہیں کہ

''ہم ان فتنہ پردازوں کو فی الحقیقت مرتدوں بلکہ اصل کافروں میں شمار کرتے ہیں اور ان کو اہل کتاب کافروں کے مثل جانتے ہیں''

(مکتوب سید احمد شہید ۲۴۱: مولانا محمد جعفر تھانسیری)

☆ ......سید صاحب مسلمانوں کے بارے میں رئیس قلات کو لکھتے ہیں کہ

'' مناسب اور مصلحت یہ ہے کہ ایسا کیا جائے کہ سب سے پہلے منافقوں کے

استیصال کے متعلق انتہائی کوشش کی جائے اور جب جناب والا کے قرب و جوار کے علاقہ میں ان بدکردار منافقین کا قصہ پاک ہوجائے تو پھر اطمینان خاطر اور دل جمعی کے ساتھ اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوسکتے ہیں۔اس لئے مصلحت وقت یہی ہے کہ پہلے تو منافقین کے فتنہ وفساد کے دفع کیلئے کوشش فرمائیں۔

(مولانا محمد جعفر تھانسیری مکتوب سید احمد شہید ۷۴ بحوالہ حقائق تحریک بالاکوٹ ۱۱۶)

اب سوال یہ ہے کہ انگریز اور سکھ تو منافق نہیں بلکہ عندالشرع پکے کافر ہیں تو وہابی حضرات "منافق" کن لوگوں کو قرار دے کر ان کے خلاف نام نہاد جہاد کرنے نکلے تھے؟ یہ وہی مسلمان تھے جو وہابی عقائد ونظریات کے مخالف تھے،ان کو ہی وہابی حضرات نے منافقین قرار دے کر شہید کیا۔چنانچہ ملاحظہ کیجیے۔

"معلوم ہوا کہ ہندوستان کے رہنے والے اکثر اسلام کے مدعی،جن میں عقلمند فضلا، مشائخ طریقت،مغرور امرا اور ان کے فاجر وفاسق پیرو بلکہ تمام شریر النفس منافق اور بدخصلت فاسقوں نے دینِ محمد کو خیر باد کہہ کر کفر وارتداد کا راستہ اختیار کرلیا ہے اور جہاد کی کوشش کرنے والوں پر طعن وتشنیع کی زبان کھول رکھی ہے"

(مکتوب سید احمد،مکتوب 30)

یہ وہابی حضرات اپنے مخالفین مسلمانوں کو منافق وکافر کہہ کر ان کو شہید کرنے ہی کو جہاد سمجھتے تھے۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ وہابیوں کا جہاد نہیں بلکہ فساد تھا۔انگریزوں کی حمایت میں سکھوں کے خلاف لڑے اور ساتھ اپنے وہابی فرقے کے مخالف مسلمانوں پر کفر وشرک اور اسلام سے بغاوت کے فتوے لگا کر ان کو شہید کیا۔

وہابی نام نہاد مجاہدین کا بھیانک وگھناؤنا چہرہ

مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے پیر سید احمد بریلوی کے بعد ان کے وہابی فرقے کے نام نہاد مجاہدین کی جو اخلاقی حالت تھی، اُسے اہل حدیث وہابیہ کے بہت بڑے رہنما اور ادیب مولوی محمد علی قصوری ایم اے کیبنٹ (دور حاضر کے مشہور وکیل اور سیاسی رہنما محمود علی قصوری کے دادا) نے اپنی کتاب "مشاہدات کابل و یاغستان" شائع کردہ انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی (سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۷۷) میں بیان کیا ہے، یہ کتاب بابائے اُردو مولوی عبدالحق (کراچی) نے ان سے لکھوائی، اَب یہ کتاب کم یاب ہے، شاید نجی لائبریریوں میں ہو، قارئین ملاحظہ فرمائیں۔

"(جماعت کے امیر نعمت اللہ) عورتوں کے بے حد شوقین تھے، تین تو اُن کی نکاحاً بیویاں تھیں اور دس بارہ نہایت خوبصورت لڑکیاں بطور خادماؤں کے رکھتے تھے، امیر حبیب اللہ خان کی طرح امیر نعمت اللہ کا بھی زیادہ وقت انہی نوجوان لڑکیوں سے لہو ولعب میں گزرتا تھا......"۔ (مشاہدات کابل و یاغستان، ص ۱۰۸، انجمن ترقی اردو کراچی)

"کسی شخص کو بیت المال کے متعلق امیر صاحب سے سوال کرنے کا حق نہ تھا، میں نے سنا کہ بعض گستاخوں نے بیت المال کے متعلق سوال کرنے کی جسارت کی مگر اس کا جواب یہ ملتا کہ رات کو چپکے سے امیر صاحب کے معتمد انہیں ختم [قتل] کر دیتے اور پھر اس کا ذکر بھی کوئی شخص نہیں کر سکتا تھا......"

(مشاہدات کابل و یاغستان، ص ۱۰۹ انجمن ترقی اردو کراچی)

"رحمت اللہ بھی اپنے بھائی کی طرح بہت بدچلن اور آوارہ مزاج نوجوان تھا، اگر امیر نعمت اللہ کو لڑکیوں کی رغبت نے معطل کر رکھا تھا تو انہیں نوجوان لڑکوں کی محبت

نے دنیا و مافیہا سے بے خبر بنا رکھا تھا......'' (مشاہدات کابل و یاغستان، ص ۱۱۰)

"امیر صاحب کی خادماؤں میں سے کوئی لڑکی حاملہ ہوجائے تو اس کے بچے کو پیدائش کے بعد گلا گھونٹ کر چپکے سے دریا برد کردینا امیر صاحب کی عادت تھی کہ ان خادماؤں کو اکثر بدلتے رہتے تھے......" ۔(مشاہدات کابل و یاغستان، ص ۱۱۱)

"امیر نعمت اللہ کی اولاد نرینہ میں سے سب سے بڑا لڑکا برکت اللہ تھا جو غالباً اُس وقت نو سال کا تھا، لڑکا خاصا خوبصورت اور بگڑا ہوا صاحبزادہ تھا، ہر وقت دو تین اوباش نوجوان اس کی مصاحبت میں رہتے، اس لئے اس کا آوارہ ہونا لابد تھا......"

(مشاہدات کابل و یاغستان، ص ۱۱۱ انجمن ترقی اردو کراچی)

نوٹ: [یہ حوالے خلیل احمد رانا صاحب کے مضمون ''نام نہاد جہاد کے نام نہاد مجاہدین کی اخلاقی حالت'' سے پیش کیے گے ہیں]

وہابی نام نہاد مجاہدین کا دوران لڑائی بھی عام رجحان نکاح کی طرف حد سے زیادہ مائل تھا۔

"ایک مرتبہ فرمایا کہ سید صاحب کسی شہر میں گزرے۔ **ایک کسبی خوبصورت** اپنے دروازے پر کھڑی تھی سید صاحب گھوڑے پر سوار تھے۔آپ نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور پھر چل دیئے **تو وہ رنڈی بے تحاشہ دوڑی** اور گھوڑے کے قدموں میں گر پڑی۔حضرت نے توبہ کرائی اور اس سے دریافت کیا کس سے نکاح کرنا چاہتی ہے؟ اس کا کوئی آشنا تھا اس کی نسبت کہا۔اس شخص نے انکار کردیا۔تب اسی وقت قافلہ والوں میں سے کسی شخص کے ساتھ حضرت (سید احمد) نے اس کا نکاح کردیا" (ارواح ثلثہ ص ۱۴۵ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

وہابی مجاہدین لڑکیوں سے زبردستی نکاح کرتے

دیوبندی وہابی نام نہاد مجاہدین کی حالت یہ تھی کہ یہ لوگ اپنی شہوت کو مٹانے کے لئے مسلمانوں نوجوان لڑکیوں اور عورتوں سے زبردستی نکاح کرلیا کرتے تھے۔جیسا کہ سید احمد واسماعیل دہلوی کے عاشقِ صادق جناب مرزا حیرت دہلوی نے اپنی کتاب "حیات طیبہ" میں خود لکھا کہ

"سید[احمد وہابی پیر] صاحب نے صدہا غازیوں (وہابیوں) کومختلف عہدوں پر مقرر فرمایا تھا کہ وہ شرع محمدی کے موافق عمل درآمد کریں مگران کی بے اعتدالیاں حد سے زیادہ بڑھ گئی تھیں وہ بعض اوقت نوجوان خواتین کو مجبور کرتے تھے کہ ان سے نکاح کرلیں اور بعض اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر دو تین دوشیزہ لڑکیاں جارہی ہیں،مجاہدین(وہابیوں) میں سے کسی شخص نے انہیں پکڑا اور زبر دستی مسجد میں لے جا کر نکاح پڑھا لیا۔ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ مجاہدین میں سب طرح کے آدمی تھے بُرے بھی اور بھلے بھی بلکہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ بُرے زیادہ اور بھلے کم تھے۔کبھی علانیہ طور پر سید صاحب کے کسی ساتھی کو سزا نہیں دی گئی۔ حالانکہ اکثر ناجائز افعال ان سے سرزد ہوا کرتے تھے۔یہ محض ناممکن تھا کہ نوجوان عورت رانڈ ہو کے عدت کی مدت کے گزر جانے پر بے خاوند بیٹھی رہے اس کا جبراً نکاح کیا جاتا تھا خواہ اس کی مرضی ہو یا نہ ہو۔پشاور میں بڑے بڑے سرداروں میں نکاح ثانی کی رسم نہ تھی،اور اسے سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے یہ مانا کہ نکاح ثانی قرآنی حکم ہے مگر جس ناگوار طریقہ سے یہ پبلک کے آگے

پیش کیا گیا تھا وہ نا قابل برداشت تھا۔

ایک نوجوان خاتون نہیں چاہتی کہ میرا نکاح ثانی ہو مگر مجاہد (وہابی) صاحب زور دے رہے ہیں نہیں ہونا چاہیے آخر ماں باپ اپنی نوجوان لڑکی کو حوالہ مجاہد کرتے تھے اور ان کو کچھ چارہ نہ تھا"

(حیات طیبہ: گیارہواں باب: فتح پشاور اور بعض بے اعتدالیاں، ص: ۲۸۰، ۲۸۱، اسلامی اکادمی لاہور)

☆......ضلع ہزارہ کے مشہور مؤرخ محمد اعظم بیگ اپنی کتاب "تاریخ ہزارہ" میں لکھتے ہیں کہ

"یوسف زئی کے پٹھان (مسلمان) جو کہ سکھوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے تیار تھے اور مولوی اسماعیل کے حامی ہو چکے تھے۔ ان کے خاندانوں میں رواج تھا کہ اپنی لڑکیوں کی شادیاں دیر سے کرتے تھے۔ **سید احمد نے ان پر شرعی حکومت کا زور دے کر ان سے بیس لڑکیاں اپنے پنجابی سپاہیوں سے بیاہ دیں** اور کچھ پٹھانوں کو راضی کر کے دو لڑکیوں کا نکاح خود کر لیا۔ اس معاملہ سے تمام جرگہ میں ان سے نفرت پھیل گئی اور ان لوگوں نے سید احمد کی بیعت توڑ دی۔ اور لڑکیاں واپس لینے کا مطالبہ کیا تو دونوں نے انکار کر دیا **اور ان پٹھانوں پر کفر کا فتویٰ صادر کر کے ان سے جہاد فرض قرار دے دیا**، ادھر پٹھانوں نے تنظیم کر لی اور ادھر پنجابی، بالآخر پٹھان غالب ہوتے نظر آئے تو ایک روز خود اسماعیل مقابلے کے لئے آیا تو **ایک یوسف زئی پٹھان نے گولی چلا دی تو اس کا خاتمہ ہو گیا**"

(تاریخ ہزارہ، انوار آفتاب صداقت ۴۵۷، فریاد المسلمین ۱۸، افکار و سیاسیات علمائے دیوبند ۱۷۸)

اسی لئے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان سنی پٹھانوں کو تیغ خیار (نیک لوگ) کہا کہ انہوں نے اس نام نہاد مجاہد کو قتل کیا۔ جو اصل میں دین اسلام کا مجاہد و شہید نہیں بلکہ اس نے تو عورتوں کیلئے جان فدا کی اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو شہید لیلی قرار دیا اور مذکورہ بالا واقعہ کے پیش نظر فرمایا۔

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہیدو ذبیح کا
وہ شہید لیلیٰ نجد ہے ،وہ ذبیح تیغِ خیار ہے

یہ مختصر سی تاریخ وہابیوں کے نام نہاد جہاد اور مجاہدین کی ہے۔ جو کہ درج ذیل کتب سے لی گئی ہیں اگر تفصیلی دلائل و ثبوت دیکھنے ہوں تو درج ذیل چند کتب کا مطالعہ کیجیے۔

(1) ''سید احمد بریلوی انگریز دوست یا انگریز دشمن؟'' از عنایت اللہ چشتی چکڑالوی۔ [یہ مضمون کتاب ''دیوبندیوں سے لاجواب سوالات'' مرتبہ: محمد نعیم اللہ خان قادری۔ ناشر فیضان مدینہ پبلیکیشنز کامونکی'' میں موجود ہے]

(2) ''حقائق تحریک بالاکوٹ'' علامہ سید شاہ حسین گردیزی۔ ناشر ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی

(3) ''سید احمد شہید کی صحیح تصویر'' وحید احمد مسعود۔ رضا پبلی کیشنز لاہور

(4) ''انگریز کا ایجنٹ کون؟'' صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی۔ ناشر الھدی فاؤنڈیشن لاہور

(5) 'باغی ہندوستان'' مولانا محمد فضل حق خیر آبادی۔ مکتبہ قادریہ لاہور۔

(6) ''امتیاز حق'' راجا غلام محمد۔ مکتبہ قادریہ لاہور۔

(7) ''تاریخ ہزارہ'' ضلع ہزارہ کے مشہور مورخ محمد اعظم بیگ۔

حیات طیبہ، سوانح احمدی، سیرت سید احمد شہید مستند کتابیں

ممکن ہے کہ کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ حیات طیبہ، سوانح احمدی، سیرت سید احمد وغیرہ بھی غیر معتبر ہیں۔ جیسا کہ دیوبندی مفتی حماد نے بھی کہا ہے کہ

''ان واقعات کا ماخذ حیات طیبہ جیسی غیر معتبر کتاب نہیں''

(صراط مستقیم پر اعتراض کا جائزہ ص ۲۲، ۲۳ سنی اکیڈمی پاکستان)

الجواب

ان کتابوں کو غیر معتبر قرار دے کر دیوبندی حضرات جان نہیں چھڑا سکتے کیونکہ دیوبندیوں کے چوٹی کے علما منظور نعمانی اور سرفراز صفدر نے اس کتاب کو تسلیم کیا ہے چنانچہ جناب منظور نعمانی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''دوسری کتاب مرزا حیرت مرحوم کی حیات طیبہ ہے جو شاہ اسماعیل کی نہایت مسبوط سوانح عمری ہے''

(الفرقان شہید نمبر ۱۳۵۵ھ: ص ۱۵، بحوالہ زیروزبر ص ۱۹۶ ضیاء القرآن)

اسی طرح جناب سرفراز صفدر دیوبندی نے اپنی کتاب عبارات اکابر کے باب اول میں اسماعیل دہلوی کے مختصر حالات تحریر کیے، اور یہ حالات و واقعات جن کتابوں سے پیش کیے گئے ان کے بارے میں سرفراز صفدر صاحب **خود ''نوٹ'' لکھتے ہیں کہ**

''یہ سب واقعات، **سوانح احمدی، حیات طیبہ**، سیرت سید احمد شہیدؒ۔ اور سیرت مولانا شہیدؒ۔ وغیرہ کتابوں سے ماخوذ ہیں'' (عبارات اکابر ص ۵۸ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

جی جناب حماد دیوبندی! اب ذرا اپنے امام سرفراز کے بارے میں کہیں کہ **''اُن کے بیان**

کردہ واقعات کا ماخذ حیات طیبہ جیسی غیر معتبر کتابوں سے تھا'' ویسے حماد کے فتوے سے تو ثابت ہو گیا کہ سرفراز صفدر دیوبندی غیر معتبر کتابیں اپنے علما کے موقف کی تائید میں پیش کرتے تھے۔ بہرحال گھمن پارٹی کی مرضی کہ حماد دیوبندی کی بات قبول کریں یا اپنے امام سرفراز صفدر دیوبندی کی۔

☆ ......اسی طرح سرفراز صفدر نے لکھا کہ اسماعیل دہلوی نے حقیقی تصوف پر ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی......

''اس کا تذکرہ مرزا **حیرت دہلوی** رحمۃ اللہ علیہ نے **''حیات طیبہ''** ص ۱۱۶ طبع ادارہ ترجمان السنہ میں کیا ہے''ملخصاً (عبارات اکابر ص ۴۸ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

☆ ......سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں کہ

''**ابھی ہم نے اوپر حیات طیبہ کے حوالے** سے حضرت مولانا شہید کی اپنی رائے اور بیان عرض کیا ہے......'' (عبارات اکابر ۶۱ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

☆ ......صفحہ ۵۶ پر **حیات طیبہ کے حوالے** سے دہلوی کا وہ حوالہ لکھا جس میں بقول علمائے دیوبند امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ کو تسلیم کرنے کا ذکر ہے۔ (عبارات اکابر ص ۵۶)

☆ ......اسی طرح صفحہ ۶۱، ۶۲ پر ابو الحسن ندوی کی کتاب ''سیرت سید احمد شہید'' کے حوالے نقل کیے،

اور یاد رہے کہ دیوبندی امام سرفراز خان صفدر خود فرماتے ہیں کہ

''کسی عالم کا کسی کے قول کو نقل کرنا اور اس کا کہیں بھی رد نہ کرنا بلکہ اس سے استدلال و احتجاج کرنا حقیقتاً اس کی تصحیح ہے، تصحیح اور کس چیز کا نام ہے؟''

(سماع الموتی: ۳۶۳ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

یہی سرفراز صفدر دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں پیش کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے''

(تفریح الخواطر فی ردتنویر الخواطر: ص29 مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

لہٰذا دیوبندی مفتی حماد صاحب کو چاہیے کہ اپنے فتوے سے رجوع کر کے اپنے امام سرفراز صفدر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حیات طیبہ اور مذکورہ بالا دیگر کتب کو مستند و معتبر تسلیم کریں۔ اور دیوبندی مفتی حماد اور ان کے ہمنواؤں کو چاہیے کہ آئندہ اپنے کسی وہابی بزرگ کی کتاب کا انکار کرنے سے قبل اپنے بڑوں کی کتب کا مطالعہ کر لیا کریں تا کہ بعد میں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

دیوبندی حماد کی کتاب کے پہلے ''باب الزام واعتراضات'' پر تبصرہ

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے اپنی کتاب کے پہلے باب ''الزام و اعتراضات'' صفحہ 15 تا 20 تک محض اپنی کتاب کی ضخامت بڑھانے کی خاطر پانچ صفحات لکھے۔ اس باب میں حماد دیوبندی نے وہ اعتراضات پیش کئے ہیں جو کہ وہابیوں کی کتاب ''صراط مستقیم'' کی گستاخانہ عبارات کے رد میں اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی علماء کرام پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی مولوی نے محض ترتیب کیلئے ان اعتراضات کو پیش کیا تا کہ آگے جا کر اہل سنت و جماعت کی طرف سے ترتیب وار ان اعتراضات کے جوابات پیش کر سکے، چنانچہ خود لکھا کہ

''ترتیب یوں ہے کہ پہلے تمہید کے طور پر ۳ جوابات عرض خدمت ہیں، اس کے بعد مرحلہ وار ان تمام اعتراضات کا عنوان باندھ کر اس کے تحت جواب ہیں اور آخر

میں مفتی شوکت سیالوی اور مولوی غلام نصیر الدین سیالوی کے دلائل کا جواب ہے ......الخ ‘‘(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 20 سنی اکیڈمی پاکستان)

چونکہ اس باب میں کسی قسم کی بحث دیوبندی مولوی حماد نے نہیں کی، اس لئے پہلے باب پر ہم بھی کسی قسم کی گفتگو نہیں کر رہے بلکہ اگلے ابواب میں جہاں دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے ہمارے سنی اکابرین کے اعتراضات کی تردید کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور جو مختلف تاویلات باطلہ پیش کی ہیں، ہم بھی اپنی کتاب کی ترتیب کے مطابق ان تمام تاویلات باطلہ کی تردید پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

دیوبندی دوسرا باب ’’صراط مستقیم کا پس منظر‘‘ کا جواب

اس دوسرے باب میں نام نہاد مفتی حماد دیوبندی نے سب سے پہلے ”پس منظر“ بیان کیا، جس میں ہندوستان کے حالات پیش کیے گئے، مغلیہ سلطنت کے زوال پر گفتگو، مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات، اورنگ زیب عالمگیر، ٹیپو سلطان، حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہم جیسی شخصیات پر گفتگو کی گئی۔ اور یہ بتایا گیا کہ ہندوستان میں شرک اور بدعات بری طرح پھیل چکی تھیں جن کا رد شاہ صاحب اور قاضی ثناء اللہ صاحب نے کیا......وغیرہ وغیرہ۔

دیوبندیوں کی اس قسم کی تمہیدوں کی وجہ؟

علمائے دیوبند کے جس مولوی نے بھی اسماعیل دہلوی کے دفاع کے لئے قلم اٹھایا تو اولاً انہوں نے ایسی ہی تمہیدیں باندھی ہیں۔ دیوبندی حضرات اس قسم کی تمہیدیں محض اس لئے باندھتے ہیں کہ عوام الناس کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ جائے کہ ان بزرگوں کی طرح ہمارے وہابی اکابرین نے بھی بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ حالانکہ کہاں وہ

بزرگانِ دین مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ، اورنگ زیب و ٹیپو سطان رحمۃ اللہ علیہم اور کہاں یہ وہابی دیوبندی انگریز حامی و غلام، مسلمانوں کے خلاف تلواریں چلانے والے، بے ادب و گستاخ مذہب وہابیہ کے پیروکار، اس کے لئے ہم اتنا ہی کہتے ہیں۔

کجا مجنوں کجا لیلی

پھر بالفرض وہابیوں کے جہادی کارنامے ثابت بھی ہو جائیں تو کیا ان کارناموں کے بدلے ان وہابیوں کو کھلی چھٹی مل گئی ہے کہ اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر جو مرضی آئے تنقید کریں، ان کی شان میں جو مرضی ہے گستاخی کریں، جو منہ میں آئے کہہ دیں ۔بس ان کے کارناموں کے بدلے سب کچھ معاف ہو گیا۔ بس انہوں نے تو ایسا کام کر دیا کہ اب ان کی زبان سے نکلنے والے گستاخانہ جملوں پر بھی کسی قسم کا شرعی حکم عائد نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بہت بڑے [نام نہاد] مجاہد تھے اب دین اسلام پر جو مرضی آئے اعتراض کریں ان پر کسی قسم کی گرفت نہیں، یہ تو نمازی، پرہیز گار، بڑے پاک باز ہیں، بخشے بخشائے ہیں، بس یہ لوگ تو مرفوع القلم ہو چکے ہیں۔ **لاحول و لاقوۃ الا باللہ**

لیکن جناب ایسا ہر گز نہیں ہے بلکہ ہم اپنی اس کتاب کے شروع میں خود کتب وہابیہ کے حوالوں سے یہ بتا چکے ہیں کہ جب بھی کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے تو پھر کتنا ہی بڑا پاک پاز کیوں نہ بنے اس کے سب اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ اور قرآن کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ

"اَنْ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ۔ (پارہ 26 الحجرات 2)

"کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو"

''وَ قَدِمْنَاۤ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ''(پ 19 الفرقان 23)

''ہم (اس روز) ان کے (یعنی کفار کے) ان (نیک) کاموں کی طرف جو کہ وہ (دنیا میں) کر چکے تھے متوجہ ہوں گے سوان کو ایسا بے کار کر دیں گے جیسے پریشان غبار''

اسی طرح ہم آغاز میں خود اسماعیل دہلوی اور اشرفعلی تھانوی کے حوالوں سے یہ بتا چکے کہ نام نہاد مجاہدین بالخصوص جو مسلمانوں کے قاتل اور انگریزوں کے غلام و وفادار ہیں ایسوں کو منہ کے بل الٹا گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

اسماعیل دہلوی کو خاندانی قرابت کچھ کام نہ آئی

اسی طرح ہم پہلے بھی عرض کر چکے کہ اسماعیل دہلوی کی شخصیت کا تعارف بیان کراتے ہوئے تقریباً تمام دیوبندی وہابی حضرات یہ لازمی بتاتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی ''شاہ عبد الغنی'' کے بیٹے تھے اور ''شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی'' کے بھتیجے تھے، اس عظیم خاندان سے ان کا تعلق تھا، ان کے خاندان والے علم و عمل کے روشن ستارے تھے، کفار کے خلاف اعلان جنگ کرنے والے تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

وہابیوں دیوبندیوں کی ایسی تمام باتوں، قصہ کہانیوں کا رد خود اسماعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھ چکے چنانچہ اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

''**فقط قرابت** کسی بزرگ کی اللہ کے ہاں **کچھ کام نہیں آتی، جب تک کچھ معاملہ اللہ ہی سے صاف نہ کرے تب تک** کام نہیں نکلتا'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۴۹)

لہٰذا جب کسی شخص کا معاملہ اللہ عزوجل کے ساتھ درست نہ ہو، جو اللہ عزوجل کے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے ادب و گستاخ ہو اسماعیل دہلوی کے مطابق اس کو خاندانی قرابت کچھ

کام نہیں آسکتی۔لہٰذا دیوبندیوں وہابیوں کو اس طرح کے خاندان ورشتہ داری پر مشتمل حوالہ جات بیان کر کے اسماعیل دہلوی کی جھوٹی شان وشوکت کو بلند کرنے کا قطعاً فائدہ نہیں کیونکہ ان کا معاملہ اللہ عزوجل،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مقربینِ بارگاہِ الٰہی کے بارے میں درست وصاف نہیں اور گستاخیوں و بے ادبیوں کے بعد بھی اپنے اعمال،وخاندان پر ناز کرنا خود اسماعیل دہلوی کے مطابق بے فائدہ ہے۔

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جراتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی! ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں
(حدائق بخشش)

دیوبندی حماد کا اسماعیل دہلوی کا ناکام دفاع

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد لکھتے ہیں کہ

''شاہ اسماعیلؒ اور سید احمد شہیدؒ کا دفاع ایک فرد کا دفاع نہیں یہ اللہ کی دعوت توحید اور پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوتِ سنت کا دفاع ہے،یہ اسلام کی تعلیمات کا دفاع ہے جس کی دعوت لے کر یہ نیک ہستیاں اٹھی تھیں،اسی جذبے کے تحت یہ سطور لکھی جارہی ہیں...... **یہ ایک فرد کا دفاع نہیں،اس دعوت کا دفاع ہے جو توحید و سنت کی دعوت ہے۔**(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:10 سنی اکیڈمی پاکستان)

لا حول ولا قوۃ الا باللہ !! میرے مسلمان بھائیو! یہ توحید وسنت کی دعوت ہرگز نہیں بلکہ مذہب وہابیہ کی دعوت ہے اور ان کے بے ادبیوں وگستاخیوں کا دفاع ہے

جس میں کہیں تو نماز کے اندر گاؤ خر کے خیال میں مستغرق (یا بقول ساجد دیوبندی''

صرف ہمت") کو بہتر بتایا گیا، کہیں انبیاء واولیاء کو ناکارہ مخلوق کہا گیا، کہیں ذرہ ناچیز سے کمتر کہا گیا، کہیں ان عظیم ہستیوں کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہا گیا[معاذ اللہ]

لیکن اس کے باوجود وہابیہ دیابنہ بضد ہیں کہ یہ توحید وسنت کی دعوت ودفاع ہے۔ اگرانہی بے ادبیوں و گستاخیوں کا نام وہابیہ کے مطابق توحید وسنت ہے تو ایسی "**فضول توحید**" (چہل مسئلہ:ص ۷۔ ۸: دیوبندی مکتبہ صفدریہ) "**کافرانہ توحید**" (سیف اویسیہ :ص ۳۹: عبدالرزاق دیوبندی ادارہ نقشبندیہ اویسیہ چکوال) وہابیوں ہی کو نصیب ہو اور ایسی گستاخیوں کا دفاع کرنا وہابیوں دیوبندیوں کو مبارک ہو۔

نیز اسماعیل دہلوی نے خود شریعت اسلامیہ میں دخل اندازی کرکے ان کے مسائل واحکام کو بدلا ہے اور خود ساختہ توحید وشرک کے معاملے بیان کئے، حتیٰ کہ شریعت اسلامیہ میں دخل اندازی کرتے ہوئے مسلمانوں کو خواہ مخواہ کافر ومشرک بنانے کے جوش وغلبہ میں انہوں نے شرک خفی کو جان بوجھ کر شرک جلی لکھا۔

اسماعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان کی زد میں

اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

"میں نے یہ کتاب (تقویۃ الایمان) لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا **تیز الفاظ** بھی آگئے ہیں اور بعض **جگہ تشدد** بھی ہو گیا ہے مثلاً **ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے، ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی......**" (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴۔ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

لہٰذا اگر یہ اسلامی تعلیمات ہیں تو حماد صاحب بتائیں کہ **اسماعیل دہلوی کو کس نے یہ اختیار**

دیا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں داخل اندازی کریں؟ اور جن امور کو دین اسلام نے شرک خفی کہا ان کو اپنے اختیار سے شرک جلی لکھ دیں؟

حالانکہ خود اسماعیل دہلوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

"اور کوئی مولویوں کی باتوں کو جو انہوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہیں سند پکڑتے ہیں اور کوئی اپنی عقل کو دخل دیتے ہیں اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ **اللہ ورسول کے کلام کو اصل رکھیے اور اسی کی سند پکڑیئے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجیے"** (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۷۱ بیت القرآن لاہور)

دیکھئے اسماعیل دہلوی صاحب دوسروں کے بارے میں تو یہ کہہ رہے ہیں لیکن خود دین میں دخل اندازی کر چکے، معاذ اللہ! ایک مقام پر دہلوی صاحب نے لکھا کہ

"جس کا نام محمد و علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں...... یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلیئے اور کس کا حکم اس کے مقابل ہرگز نہ مانیے **لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے** بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کا ماننا اور **اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اُس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے** سو اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کے یا مجتہد کے یا غوث و قطب کے یا مولوی و مشائخ کے یا باپ دادوں کے یا کسی بادشاہ و وزیر کے یا پنڈت کی بات کو اور **ان کی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت و**

حدیث کے مقابلے میں اپنے پیر و استاد کے قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے ان کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی **سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے**" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۴۳، ۴۴ بیت القرآن لاہور)

☆ ...... جب اسماعیل دہلوی کے مطابق "محمد ﷺ و علی رضی اللہ عنہ" کو کسی چیز کا اختیار نہیں تو خود اسماعیل دہلوی کو یہ اختیار کہاں سے حاصل ہو گیا کہ وہ شریعت میں دخل اندازی کرتے ہوئے شرک خفی کو شرک جلی قرار دے؟

☆ ...... جب اسماعیل دہلوی کا یہ کہنا ہے کہ رسول ﷺ کے مقابلے میں کسی کے قول کو سند پکڑنا شرک ہے تو پھر جن باتوں کو دین اسلام نے [بقول وہابیہ] شرک خفی لکھا ان کو خود اسماعیل دہلوی نے شرک جلی کیوں لکھا؟ اور اپنے ہی فتوے سے اسماعیل دہلوی صاحب شرک کے مرتکب ٹھہرے کہ نہیں؟

☆ ...... اسماعیل دہلوی نے ہمارے کریم آقا ﷺ کے بارے میں تو یہ لکھا ہے کہ "**خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے ان کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے**" [تقویۃ الایمان]

لیکن خود اسماعیل دہلوی کا اپنا جی چاہیے تو شرک خفی کو شرک جلی قرار دیا اور وہابی امت نے اسماعیل دہلوی کی ایسی عبارات کو توحید و سنت کا درجہ دیا [جیسا کہ حماد نے کہا] اور اسماعیل دہلوی کی اس کتاب کو عین ایمان و اسلام قرار دیا (فتاویٰ رشیدیہ، فتاویٰ نذیریہ) اب

وہابیوں کو نہ شرک نظر آتا ہے نہ دین اسلام کی مخالفت۔

حتیٰ کہ خود اسماعیل دہلوی کو بھی یہ نظر نہیں آیا کہ میں جن باتوں کو شرک قرار دے رہا ہوں، خود اپنے ماننے والوں پر اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں اپنی خود ساختہ شریعت عائد کر کے اسی شرک میں مبتلا ہو رہا ہوں۔ لیکن سچ ہے کہ جب اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرو گے تو اپنے ہی ہاتھوں ذلیل ہو گے۔

دیوبندی تعلیمات یعنی تقویۃ الایمان و صراط مستقیم سے اختلاف

دیوبندی حماد نے **اسماعیل اور سید احمد کے دفاع کو دعوتِ سنت اور اسلام کی تعلیمات کا دفاع اور توحید و سنت کی دعوت قرار دیا** (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ۱۰) اور ان کے بڑوں نے دہلوی کی کتاب کو عین اسلام و ایمان قرار دیا [فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۹ مکتبہ رحمانیہ لاہور، فتاوی نذیریہ]

یہ ان لوگوں کی مسلک پرستی کی انتہا ہے حالانکہ خود تقویۃ الایمان کا مصنف [اسماعیل دہلوی] بھی اپنی کتاب سے کلی طور پر متفق نہیں بلکہ کہتا ہے کہ

''میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا **تیز الفاظ** بھی آ گئے ہیں اور بعض **جگہ تشدد** بھی ہو گیا ہے مثلاً **ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے، ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی**...... گو اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ یہ میرا خیال ہے اگر آپ حضرات کی رائے اشاعت کی ہو تو اشاعت کی جائے **ورنہ اسے چاک** کر دیا جائے اس پر ایک شخص [مولانا] نے کہا کہ اشاعت تو ضرور ہونی چاہیے۔ مگر فلاں فلاں مقام پر ترمیم ہونی چاہیے۔ اس پر مولوی عبدالحئی

صاحب شاہ اسحق صاحب اور عبداللہ خان علوی ومومن خان نے مخالفت کی اور کہا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں اس پر آپس میں گفتگو ہوئی اور گفتگو کے بعد بالاتفاق یہ طے پایا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں اور اسی طرح شائع ہونی چاہیے۔ چنانچہ اس کی اشاعت اسی طرح ہوئی۔'' (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴۔ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

لہٰذا جس کتاب کے بعض مقامات سے خود مصنف ہی متفق نہیں تھا اس کا دفاع اسلامی تعلیمات کا دفاع کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے؟ اور صرف یہی نہیں بلکہ بعض دیوبندی اکابرین وعلمانے بھی دبے الفاظ میں تقویۃ الایمان کے بعض مقامات سے اختلاف کیا۔ کسی نے سخت الفاظ، کسی نے تشدد کہہ کر اپنی جان اس ''تقویۃ الایمان'' سے چھڑائی حتیٰ کہ بعض دیوبندی علمانے تو تقویۃ الایمان کا ہی انکار کر دیا کہ یہ دہلوی کی کتاب ہی نہیں۔

دیوبندی حماد کے مطابق دہلوی وسید احمد نے توحید وسنت کی دعوت دی

نام نہاد مفتی حماد دیوبندی لکھتا ہے کہ

''بندہ کو شاہ اسماعیلؒ اور سید احمد شہیدؒ سے کوئی نسبی رشتہ داری نہیں **مگر اللہ کی قسم اگر توحید وسنت کی یہ دعوت بریلی کے احمد رضا خان لے کر اٹھتے اور تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم احمد رضا خان کی تصنیف ہوتی تو بندہ کا قلم تب بھی اسی طرح ان عبارات کا دفاع کرتا** کہ اس دفاع کا مقصد اس عقیدے اور دعوت کا دفاع ہے **جو ان کا داعی لے کر اٹھا**۔ اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں شاہ اسماعیلؒ اور سید احمد شہیدؒ پر نازل کرے...... (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص10، 11 سنی اکیڈمی پاکستان)

لاحول ولاقوۃ الاباللہ! اسماعیل دہلوی وسید احمد کی بے ہودہ وگستاخانہ عبارات کو توحید و

سنت کی دعوت قرار دینا دیوبندی وہابی مسلک پرستی کی انتہا ہے۔ہم کہتے ہیں خدا کی قسم! یہ [تقویۃ الایمان وصراط مستقیم کی گستاخانہ عبارات] ہرگز توحید وسنت کی دعوت نہیں ہے ہمیں اسماعیل دہلوی یا کسی بھی وہابی سے کوئی ذاتی وخاندانی دشمنی نہیں بلکہ اگر یہ گستاخانہ دعوت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بھی دیتے تو ہم سنی ان کے خلاف بھی کھڑے ہوجاتے کیونکہ ہم نے کلمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھا ہے اور ہمارے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ جب کسی کو گستاخی کرتا پاؤ تو پھر وہ شخص کیسا ہی معظم کیوں نہ ہو اس کو ایسے باہر نکال دو جیسے مکھن سے بال کو نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔

بہرحال حماد دیوبندی تقویۃ الایمان کی عبارات، اسماعیل دہلوی کے دفاع کو اسلامی تعلیمات کا دفاع قرار دیتے ہیں حالانکہ خود حماد دیوبندی کے اکابرین نے یہ اقرار کیا ہے کہ اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں سخت الفاظ استعمال کیے ہیں بلکہ خود **اسماعیل دہلوی نے بھی اقرار جرم کیا کہ**

''میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا **تیز الفاظ** بھی آ گئے ہیں اور بعض **جگہ تشدد** بھی ہو گیا ہے...... گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔'' (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴۔ اشرفعلی تھانوی)

☆ ......اسماعیل دہلوی نے جب تقویۃ الایمان لکھی تو اپنے وہابی علماء کے سامنے پیش کی اور کہا

''اگر آپ حضرات کی رائے اشاعت کی ہو تو اشاعت کی جائے ورنہ **اسے چاک کر دیا جائے** اس پر ایک شخص [مولانا] نے کہا کہ اشاعت تو ضرور ہونی چاہیے۔

مگر فلاں فلاں مقام پر ترمیم ہونی چاہیے۔ اس پر مولوی عبدالحئی صاحب شاہ اسحق صاحب اور عبد اللہ خان علوی و مومن خان نے مخالفت کی اور کہا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں اس پر آپس میں گفتگو ہوئی اور گفتگو کے بعد بالاتفاق یہ طے پایا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں اور اسی طرح شائع ہونی چاہیے۔ چنانچہ اس کی اشاعت اسی طرح ہوئی'' (ارواح ثلاثہ ص ۸۴، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

یہی حوالہ انور شاہ کشمیری دیوبندی نے بھی بیان کیا کہ ان وہابی علما میں سے

''**ایک نے کہا کہ ایسے الفاظ مناسب نہیں ہیں**، دوسرے نے کہا کہ بات سچی صاف صاف کہنی چاہیے **اور بغیر تیز کلامی کے نکھار نہیں ہوتا**۔ حضرتؒ کے سامنے اس رسالہ کی محدثانہ نقطہ نظر سے بھی خامیاں ضرور رہی ہوں گی۔

(ملفوظات محدث کشمیری ص ۱۷۸، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

ان دونوں حوالوں سے صاف واضح ہوتا ہے کہ تقویۃ الایمان کی جن عبارات میں ترمیم کی ضرورت خود وہابی تحقیقی کمیٹی میں سے ایک جماعت نے محسوس کی وہ عبارات، مسائل یا باتیں ایسی تھیں جو مناسب نہیں تھیں۔ لیکن ان کے مشورے کو کوئی اہمیت نہ دی گئی اور ایسے غیر مناسب الفاظ کو شائع کر کے امت مسلمہ میں فساد برپا کیا گیا۔

☆......اسی طرح رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے مطابق 'تقویۃ الایمان'' کے **بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے**۔ (فتاویٰ رشیدیہ ۲۲۶ مکتبہ رحمانیہ)

جب بظاہر تشدد تھا تو دہلوی کا فیصلہ بھی سن لیجئے کہتے ہیں کہ ''یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے کہ معمہ اور پہیلی بولنے کی اور

بہت جگہ ہیں، کوئی شخص پادشاہ سے اپنے باپ سے ٹھٹھا نہیں کرتا اور جگت نہیں بولتا اس کام کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور پادشاہ۔ (تقویۃ الایمان ۵۴ میر محمد کتب خانہ کراچی)

غلام رسول مہر صاحب لکھتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں ''شاہ صاحب کی عبارت ایسی سادہ، سلیس، شگفتہ اور دلکش ہے کہ **چند مخصوص الفاظ و محاورات کو چھوڑ کر** آج بھی ایسی دلکش کتاب لکھنا سہل نہیں'' (مقدمہ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱)

یہ چند مخصوص الفاظ و محاورات سے اختلاف نہیں تو اور کیا ہے؟ وہابی بھی دبے الفاظ میں مانتے ہیں کہ دال میں کچھ نہ کچھ کالا ضرور ہے۔ بہر حال مہر صاحب کا اختلاف سب پر واضح ہو گیا۔

علمائے دیوبند کے حکیم و مجدد اشرف علی تھانوی دیوبندی کے مطابق ''**تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہیں**'' (امداد الفتاویٰ جلد ۴ ص ۱۱۵)

مفتی حماد صاحب جس فرد [اسماعیل دہلوی] اور اس کی عبارات کا دفاع کرنے کو نکلے تھے، خود وہ فرد اور مفتی صاحب کے ہم مسلک علما و اکابرین دیوبند نے ان کی عبارات کو تیز الفاظ، تشدد، سخت قرار دے کر ان سے اختلاف کیا۔

تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم میں سے کس کا دفاع کریں گے؟

نام نہاد مفتی حماد دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''بندہ کو شاہ اسماعیلؒ اور سید احمد شہیدؒ سے کوئی نسبی رشتہ داری نہیں **مگر اللہ کی قسم اگر توحید و سنت کی یہ دعوت بریلی کے احمد رضا خان لے کر اٹھتے اور تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم احمد رضا خان کی تصنیف ہوتی تو بندہ کا قلم تب بھی اسی طرح ان**

عبارات کا دفاع کرتا کہ اس دفاع کا مقصد اس عقیدے اور دعوت کا دفاع ہے جو ان کا داعی لے کر اٹھا" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص 10، 11 سنی اکیڈمی پاکستان)

دیوبندی مولوی حماد نے اسماعیل دہلوی اور سید احمد دونوں کو شہید کہا ہے اور دونوں کے ناموں کے ساتھ "رح" دعائیہ کلمات لکھے ہیں تو ان کے اپنے اصولوں کے مطابق دونوں شخصیات ان کی معتبر شخصیات ثابت ہوگئیں۔ نیز دیوبندی مفتی نے تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم دونوں کتابوں کو بھی معتبر مان لیا اور کہا کہ "**تقویۃ الایمان** اور صراط مستقیم احمد رضا خان کی تصنیف ہوتی تو بندہ کا قلم تب بھی اسی طرح ان عبارات کا دفاع کرتا" لیکن دیوبندی مولوی کو شاید معلوم نہیں کہ تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم کی درجنوں عبارتیں ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ چند عبارات نمونے کے طور پر پیشِ خدمت ہیں۔

صراط مستقیم میں تصرفات کا اقرار اور تقویۃ الایمان میں شرک

حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کے بارے میں ''صراط مستقیم'' میں ہے کہ

"حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کیلئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی یک گونہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرماں برداروں کا زیادہ ہونا اور مقامات ولایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسے باقی خدمات **<u>آپ کے زمانے سے لے کر دنیا کے ختم ہونے تک آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں</u>**"۔ (صراط مستقیم باب دوم، دوسری ہدایت پہلا افادہ ص ۸۰ مکتبہ الحق)

بحمد اللہ تعالیٰ یہ ثابت ہوا کہ اولیائے کرام بعد الوصال عالم میں تصرف کرتے اور اس کے

کاموں میں تدبیر فرماتے ہیں۔اے مسلمانو! یہ تمام ہستیاں تو نائبانِ بارگاہِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ سے ہیں۔ان کے اس قدر تصرفات و اختیارات باذن اللہ عزوجل ہیں تو پھر حاکم و امام حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا شان ہوگی۔وہ تو خلیفۃ اللہ ہیں۔صحابی رسول حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی بھی سن لیجئے''**ان اکرم خلیفۃ اللہ علی اللہ و ابو القاسم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مکرم خلیفہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے'' امام حاکم اسے نقل کر کے کہتے ہیں''**ھذا حدیث صحیح**''(المستدرک ۴: ۶۱۲)

☆......اسی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ

"خلیفۃ اللہ وہ ہے جو تمام مہموں کے فیصلے (انتظام) کے واسطے نائب کی مانند مقرر کریں"(صراط مستقیم باب سوم تکملہ راہ ولایت کے سلوک ص ۱۹۶ مکتبہ الحق)

☆......اسی کتاب کے چوتھے باب میں ہے کہ طالب نے

''اگر مراقبہ عظمت کیا ہو تو اسے ملاء اعلیٰ میں ایک قسم کی وجاہت حاصل ہو جاتی ہے **اور بعض کائنات پر ایک قسم کی حکومت اور سلطنت حاصل ہو جاتی ہے**''

(صراط مستقیم چوتھا باب سلوک راہ نبوت کے طریق پانچواں افادہ، فائدہ ص ۲۱۳)

☆......اسی صراط مستقیم میں ہے کہ

''حب ایمانی کے منجملہ موئدات کے بڑے مواقع عظیمہ میں کسی فعل کا واقع ہونا ہے چنانچہ شریعت کی تائید اور سنت کے زندہ کرنے اور بدعت کے نابود میں کرنے کی کوشش کرنا یا طرق حقہ میں سے کسی طریقت کا رواج دینا یا مقبولان بارگاہِ حق تعالیٰ میں سے **کسی مقبول کی امداد کرنا یا اہل بلا یا مصائب میں سے کسی مظلوم ستم**

رسیدہ کی فریادرسی کرنا یا اہل حوائج وغرامت (تاوان) رسیدگان میں سے کسی عاجز کی اعانت کرنا یا کسی اہل قلق واضطراب کی تنگی کی کشائش کرنا یا کسی پیچ وتاب کے گرفتار سے حالت عسرت ونا داری کا دور کرنا اور اسی طرح سعی وکوشش جس سے نفع عام ظاہر ہو یا اس کی وجہ سے اصلاح فیما بین الناس حاصل ہو''

(صراط مستقیم باب اول، دوسری فصل، دوسری ہدایت دوسری تمہید ،تیسرا افادہ ص ۳۴)

ان حوالوں میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ باذن اللہ ملائکہ واولیا کاروبار عالم کے مدبر ہیں، اولیا عالم کے کام جاری کرتے ہیں، اولیا کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہے ،تمام کام ان کے ہاتھ سے انجام پاتے ہیں، بادشاہوں کے بادشاہ بننے، امیروں کے امیری پانے میں مولا علی کرم اللہ وجہ الکریم کی ہمت کو دخل ہے۔

صراط مستقیم پر تقویۃ الایمان کے فتوے ملاحظہ کریں

لیکن اس صراط مستقیم (یعنی دیوبندی سیدھے راستے کے) خلاف اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان ملاحظہ کیجیے، جن کے مطابق صراط مستقیم پر عمل کھلا کفر وشرک ہے۔ چنانچہ دہلوی صاحب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام واولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم لکھتے ہیں کہ

"کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں"۔

(تقویۃ الایمان الفصل الثالث ۳۹ مکتبہ بیت القرآن لاہور)

پھر کہتے ہیں کہ

"**جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے** اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو **اس پر شرک ثابت** ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت

اس کو نہ ثابت کرے‘‘ (تقویۃ الایمان الفصل الثالث ص ۳۸)

’’اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی‘‘

(تقویۃ الایمان پہلا باب ص ۱۱ مکتبہ بیت القرآن لاہور)

’’جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں‘‘۔ (تقویۃ الایمان ص ۵۵)

لاحول ولا قوۃ الا باللہ! دیوبندیوں کی کتاب ’’صراط مستقیم‘‘ میں جس بات کو تسلیم کیا گیا اسی بات کو دیوبندیوں کی دوسری کتاب ’’تقویۃ الایمان‘‘ میں کفر وشرک قرار دیا گیا۔ اب نا معلوم کون سی کتاب صحیح ہے وہ کتاب جو علمائے وہابیہ کا سیدھا راستہ (صراط مستقیم) ہے یا وہ کتاب جو وہابیوں کے مطابق ایمان کو قوت بخشتی ہے (یعنی تقویۃ الایمان)؟

صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان میں آخر اتنا جھگڑا کیوں؟ اتنی تضاد بیانی کیوں؟ وہاں ایک عمل جائز وثابت اور یہاں وہی عمل کفر وشرک آخر کون سی بات کو حق تسلیم کیا جائے اور کس پر ایمان رکھا جائے؟ اور لطف کی بات ہے کہ ایک کتاب کا نام ’’صراط مستقیم‘‘ اور دوسری کا نام ’’تقویۃ الایمان‘‘ ہے اب اگر صراط مستقیم پر چلا جائے تو نہ صرف ایمان کی قوت سے محرومی بلکہ اس کے مطابق ایمان ہی اکارت ہو جاتا ہے۔ اور اگر ایمان کو تقویت پہچانے کے لئے دوسری پر ایمان لایا جائے تو صراط مستقیم سے بھٹکنا لازم ٹھہرا۔

آخر اب بے چارے وہابی جائیں تو کہاں جائیں مانیں تو کسے مانیں؟ ایمان لائیں تو کس پر لائیں اور چلیں تو کس راستہ پر؟ حق مانیں تو کس کو مانیں؟ آخر یہ دورخی کیوں؟ کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ پیری مریدی کا لبادہ اوڑھ کر بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکا دیا گیا؟ اور نام نہاد جہاد کیلئے آستانہ اسماعیلیہ واحمدیہ کھل کر اپنے غلط مقاصد کیلئے کوشش کی گئی؟ لیکن

جب اس کے برعکس کسی علاقے پر قابض ہوئے وہاں (بقول علمائے وہابیہ) اپنا عین اسلام وایمان یعنی تقویۃ الایمان کو نافذ العمل بتایا۔ بہر حال جو کچھ تھا سو گزرا لیکن یہ طریقہ اسماعیلیوں کو بڑا مہنگا پڑا۔ انہیں کیا خبر تھی کہ ہمارا سارا بھرم کھل جائے گا۔ اور نہ ہم صراط مستقیم پر چل سکیں گے اور نہ ایمان کو تقویت پہنچا سکیں گے۔

صراط مستقیم پر تقویۃ الایمان کا فتویٰ دوسرا حوالہ

اب صراط مستقیم و تقویۃ الایمان کے تضاد پر دوسرا حوالے ملاحظہ کیجیے۔ دیوبندیوں کی کتاب ''صراط مستقیم'' میں اسماعیل دہلوی کہتے ہیں۔

''حق جل وعلا بذاتِ خود بہ واسطہ ملائکہ **یا ارواح مقدسہ** کے بہ سبب (واسطہ سے) توسل قرآن کے اس طالب کی حفاظت کرے گا''

(صراط مستقیم باب چہارم در بیان طریق سلوک راہ نبوت پہلا افادہ ۲۰۲ مکتبہ الحق)

یہاں اس بات کا اقرار کیا گیا ہے کہ اللہ عزوجل فرشتے یا ارواح مقدسہ کے ذریعے حفاظت فرماتا ہے۔ یہاں اختیارات وتصرفات بعد الوصال اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کیلئے تسلیم کیا گیا۔

لیکن انہی کی دوسری کتاب تقویۃ الایمان میں ایسی باتوں کو شرکیات میں شمار کیا گیا

"سو اکثر لوگ جو دعوے ایمان کا رکھتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں پھر اگر کوئی سمجھانے والا ان لوگوں سے کہے تو...... جواب دیتے ہیں کہ ہم تو شرک نہیں کرتے ......ان کو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں اور اسی کی مخلوق اور یہ **قدرت تصرف کی اسی نے ان کو بخشی** ہے اس کی مرضی سے عالم میں تصرف کرتے ہیں......اور اسی طرح

کی خرافاتیں بکتے ہیں ......پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۹ مکتبہ بیت القرآن لاہور)

اب دیوبندی کس کو حق تسلیم کریں گے اور کس کا دفاع کریں گے صراط مستقیم یا تقویۃ الایمان کا؟

صراط مستقیم پر تقویۃ الایمان کا فتوی ''تیسرا حوالہ''

اسی صراط مستقیم میں بعد الوصال اولیائے کرام سے فیض یابی کا ایک واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں کہ

''حضرت سید صاحب (وہابی پیر و مرشد) کو تینوں طریقوں یعنی قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ کی نسبت مبادی سے پہلے حاصل ہوگئی لیکن نسبت قادریہ اور نقشبندیہ کا بیان اس طرح ہے کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز کی بیعت کی برکت اور آنجناب ہدایت مآب کی توجہات کے یمن سے حضرت جناب غوث الثقلین اور جناب خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کی روح مقدس آپ کے متوجہ حال ہوئیں اور قریباً عرصہ ایک ماہ تک آپ کے حق میں ہر دو روحِ مقدس کے مابین فی الجملہ تنازع رہا۔ کیونکہ ہر ایک ان دونوں عالی مقام اماموں میں سے اس امر کا تقاضا کرتا تھا کہ آپ کو تمامیہ اپنی طرف جذب کرے تا آنکہ تنازع کا زمانہ گزرنے اور شرکت پر صلح کا واقعہ ہونے کے بعد **ایک دن ہر دو مقدس روحیں آپ پر جلوہ گر ہوئیں اور قریباً ایک پہر کے عرصہ تک وہ دونوں امام آپ کے نفس نفیس پر توجہ قوی اور پر زور اثر ڈالتے رہے۔ پس اسی ایک پہر میں ہر دو طریقہ کی نسبت آپ کو نصیب ہوئی۔**

(صراط مستقیم باب چہارم در بیان سلوک راہِ ثبوت الخ۔ص ۳۱۷، ۳۱۸، اسلامی اکیڈمی)

☆...... پھر یہ سلسلہ یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتا بلکہ وہابی پیر و مرشد سید احمد صاحب حضرت خواجہ بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر جاتے ہیں اور قبر مبارک سے فیض حاصل کرنے کی غرض سے مراقب ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"ولیکن نسبت چشتیہ۔ پس اس کا بیان اس طرح ہے کہ ایک دن آپ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الاقطاب بختیار کا کی قدس سرہ العزیز کی مرقد منور کی طرف تشریف لے گئے **اور ان کی مرقد مبارک پر مراقب ہو کر بیٹھ گئے** ۔ اس اثناء میں ان کی روح پر فتوح سے آپ کی ملاقات حاصل ہوئی اور آنجناب یعنی حضرت قطب الاقطاب نے **آپ پر نہایت قوی توجہ کی کہ اس توجہ کے سبب سے ابتدائے حصول نسبت چشتیہ کا ثابت ہو گیا**"

(صراط مستقیم باب چہارم در بیان سلوک راہِ ثبوت الخ ص ۲۲۳ مکتبہ الحق)

مزید یہ کہ پہلے اسی کتاب صراط مستقیم میں خود یہ بات تسلیم کی کہ

''القصہ اگر چہ صاف باطن لوگوں کو اولیاء اللہ کی قبروں کی طرف کسی قدر فائدہ ہوتا ہے''(صراط مستقیم ، باب دوم، پہلی فصل، پانچواں افادہ ص ۷۱ مکتبہ الحق)

سبحان اللہ! اب اپنے وہابی مولویوں اور پیروں کے بارے میں سب کچھ جائز ہو گیا اب نہ کفر رہا نہ شرک۔ لیکن انبیائے کرام و اولیائے عظام کے بارے میں یہی عقیدہ اگر ہم اہل سنت و جماعت بیان کریں تو کفر و شرک کے فتووں کی برسات شروع ہو جاتی ہے۔

صراط مستقیم پر تقویۃ الایمان کے فتوے

بہر حال اب وہابیوں دیوبندیوں کی دوسری کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے حوالہ جات

ملاحظہ کیجیے اور دیکھیں کہ وہابی ''صراط مستقیم'' کے ان واقعات میں خود ان کی اپنی کتاب کے مطابق کتنے کفریات وشرکیات پوشیدہ ہیں۔

اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

''دوسری بات یہ ہے کہ **عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا** اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا فتح وشکست دینی **اقبال وادبار دینا مرادیں پوری کرنی** حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دست گیری کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور انبیا واولیا کی پیر وشہید کی بھوت وپری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس کی منتیں مانے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اس کو اشراک بالتصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف اور کو ثابت کرنا محض شرک ہے **پھر خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے**'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۱۴ مکتبہ بیت القرآن لاہور)

☆......پھر یہی دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے...... مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر وناظر سمجھنا **اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی** سو ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا جاتا ہے۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۱۱ باب پہلا توحید وشرک کے بیان میں، میر محمد کتب خانہ)

اب دیوبندی نام نہاد مفتی صاحب ہی بتائیں کہ صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان دونوں میں سے کس کی بات توحید کے مطابق ہے اور کون سی کفر و شرک ہے؟ صراط مستقیم میں انبیا و اولیا کے اختیارات و تصرفات، بعد الوصال فیوض و برکات کو تسلیم کیا گیا لیکن یہاں انہی باتوں کو کفر و شرک بتایا گیا۔

صراط مستقیم میں کشف کی اقسام اور ان کا اقرار

☆......''صراط مستقیم'' میں ہے کہ شغل نفی کی تکمیل کے بعد طالب کے حالات کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ

''اس حالت میں مکانوں کے مکانات پر اطلاع اور زمین کے بعض مقامات پر سیر جو اس کی جگہ سے دور دراز فاصلہ پر ہوتی ہیں **بطور کشف حاصل ہوتی ہے** اور اس کا وہ کشف مطابق واقع ہوتا ہے'' (صراط مستقیم باب سوم فصل اول چھٹا افادہ ۱۵۰)

یعنی اس حالت میں وہ اپنے سے دور دراز تک زمین اور دیگر مکانات کے بعض مقامات کی سیر بطور کشف کرتے ہیں۔

☆......صراط مستقیم ہی میں ہے کہ۔کشف قبور کے لئے ذکر

"سبوح قدوس رب الملئکۃ و الروح "مقرر ہے۔

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت دوسرا افادہ ص ۱۵۷ مکتبہ الحق)

☆......اسی کتاب میں ہے کہ

''کشف ارواح اور ملائکہ اور ان کے مقامات اور زمین و آسمان اور جنت و نار کی سیر اور لوح محفوظ پر مطلع ہونے کیلئے دورے کا شغل کرے......پس زمین و آسمان

اور بہشت و دوزخ کے جس مقام کی طرف متوجہ ہو اس شغل کی مدد سے وہاں کی سیر کرے اور اس جگہ کے حالات دریافت کرکے وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرے۔ اور بعض اوقات میں ان سے بات چیت میسر ہو جاتی ہے اور آئندہ یا گزشتہ یا کسی دنیوی یا دینی امر کی صلاح اور مشورت معلوم ہو جاتی ہے"

(صراط مستقیم باب سوم فصل دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 232)

صراط مستقیم ہی میں ہے کہ

"پس جو لوگ ابتدائے فطرت میں تیز عقل پیدا ہوئے ہیں جب ان کو ازلی عنایت اس مقام پر پہنچاتی ہے اور غیبی تاثیروں سے ان کو مشرف کر دیتی ہے تو اس کو ادراک کی طرف سے امور غیبیہ میں خادم بناتے ہیں اور علم کی جانب سے اللہ جل شانہ کی رضامندی اور اس کی ولایت کے نشان اس پر ظاہر کرتے ہیں مثلاً وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے یا فرشتوں یا پیغمبروں یا ولیوں کی طرف سے کسی چیز کے سرانجام دینے کا حکم ہوتا ہے یا معاملہ میں کلام کے ذریعے سے اس کام کی طرف رغبت دلائی جاتی ہے **یا کشف کے طور پر اول سے آخر اس واقعہ کا تمام حال اس کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔**

(صراط مستقیم باب اول، چوتھی ہدایت، پہلا افادہ صفحہ 66)

☆...... پھر مزید یہ بھی لکھا کہ

جاننا چاہیے کہ **آئندہ (یعنی مستقبل) واقعات کے کشف کیلئے اس طریقہ کے بزرگوں نے کئی طریق لکھے ہیں۔** (صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت دوسرا افادہ ص233)

☆ ......دہلوی نے اپنے پیر کے بارے میں لکھا

''اورالہام اورکشف علوم حکمت کے ساتھ انجام پذیر ہوئے''

(صراط مستقیم خاتمہ در بیان پارہ از واردات ومعاملات 316)

ان حوالہ جات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا کہ اولیا کو زمین کے دورودراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملائکہ وارواح اور ان کے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبروں کے اندر کا حال اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرش سب میں ان کی رسائی ہوتی ہے حتی کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین وآسمان میں جہاں کا حال چاہیں دریافت کرلیں، اوران سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص نے بتائے کہ یوں کروتو یہ رتبے مل جائیں گے یہ کشف بہ اختیار ہاتھ آئیں گے۔

''صراط مستقیم'' میں تو اپنے وہابی پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین وآسمان، جنت و دوزخ حتی کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ وعرش وفرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا،خودان پیر جی (یعنی دہلوی کے پیرومرشد سید احمد) کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کروتو یہ سب باتیں روشن ہوجائیں گی مگر تقویۃ الایمان میں معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انجانی یہاں تک ہے کہ آسمان کے تارے تو درکنار، کیا دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لیں، اگر انھیں کوئی کہے کہ وہ (بعطائے الٰہی) کسی درخت کے پتوں کی گنتی جانتے ہیں تواس نے انھیں اللہ کی شان میں ملادیا، وہاں (اپنے پیر کیلئے) تو بندگی کو وسعت تھی یہاں (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراولیائے کرام کے لئے) آکر خدائی اتنی

تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہ گئی، حق فرمایا اللہ عزوجل نے: **ماقدروا اللہ حق قدرہ۔** اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہئے تھی، (سورۃ الحج ۷۴)

صراط مستقیم میں کشف قبول اور تقویۃ الایمان میں شرک

اب ''صراط مستقیم'' کے برعکس تقویۃ الایمان میں اسی کشف کو اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ کے لئے تسلیم کرنے کو شرک کہا گیا ہے۔ چنانچہ اسماعیل دہلوی صاحب کشف کے بارے میں لکھتے ہیں

''یہ سب جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی **کشف کا دعویٰ رکھتا ہے کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے...... یہ سب جھوٹے ہیں** اور دغا باز ہیں ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے''۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۳۱ میر محمد کتب خانہ)

پھر کہتے ہیں کہ

''یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے...... اس نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور **کشف اور استخارہ** کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۵۱ میر محمد کتب خانہ)

اب خود اسماعیل دہلوی اپنے پیر و مرشد کیلئے کشف کو قبول کر کے اور پیر صاحب کشف کا دعویٰ کر کے شرک میں ڈوبے۔ اب اگر کہیں کہ نہیں یہ شرک نہیں تو پھر تقویۃ الایمان میں اس کو خواہ مخواہ شرک بتا کر اور بے گناہ مسلمانوں پر اس کی وجہ سے شرک کا فتویٰ لگا کر بقول حدیث جو ایسے خواہ مخواہ فتوے لگائے تو خود انہی فتوے کا حق دار ٹھہرتا ہے۔ (کما قال علیہ

الصلوٰۃ والسلام ۔ بخاری) لہٰذا وہ سب بے بنیاد فتوے خود انہی کی طرف لوٹ گئے ۔ کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۔ مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ۔ (القرآن، سورۃ القلم ۳۳)

دہلوی کے پیر کا ہاتھ اللہ کے دست قدرت میں (معاذ اللہ)

صراط مستقیم میں اسماعیل دہلوی صاحب اپنے پیر سید احمد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہاں تک کہ **ایک دن حضرت حق جل وعلا نے آپ کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دست قدرت میں پکڑ لیا** اور کوئی چیز امور قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عطا کی ہے اور ایسی اور چیزیں بھی عطا کریں گے'' (صراط مستقیم باب چہارم خاتمہ در بیان پارہ از واردات الخ صفحہ 315)

لیکن اپنی دوسری کتاب تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۵۴ میں کہتے ہیں کہ

''پھر کیا کہیئے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے **ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں** ...... اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے ۔ بے ادب محروم گشت از فضل رب'' ملخصاً ۔

(تقویۃ الایمان)

دیکھیئے صراط مستقیم میں اپنے پیر و مرشد سید احمد کے بارے میں اسماعیل دہلوی صاحب اللہ عزوجل کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے دوستی آشنائی سا علاقہ ثابت کر رہے ہیں لیکن تقویۃ الایمان میں ایسی باتوں کو بے ادبی قرار دے رہے ہیں ۔

طوالت کے خوف سے ہم انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں ۔ دیو بندی نام نہاد مفتی

صاحب ان دونوں کتابوں کو توحید و سنت کی دعوت قرار دے چکے ہیں لیکن طُرفہ تماشا یہ ہے کہ ایک کی بات کو مانیں تو دوسرے کے مطابق وہ کفر و شرک، دوسری کی بات مانیں تو پہلی کی باتوں کی تردید کرنا لازم ٹھہرتا ہے۔ اب کون سی کتاب میں حق لکھا ہے اور کون سی میں باطل؟ کون سی کتاب میں دین ہے اور کون سی کتاب میں کفر و شرک؟ کس کا دفاع کریں گے اور کس کو چھوڑیں گے یہ فیصلہ تو دیوبندی نام نہاد مفتی صاحب ہی کریں گے۔

ثبوت
صراط مستقیم کتاب
اور
متنازعہ گستاخانہ عبارت
اسماعیل دہلوی کی ہے

کتاب ''صراط مستقیم'' کے بارے میں علمائے وہابیہ کی تاویلات

دیوبندی حماد صاحب نے لکھا کہ

''سب سے پہلے یہ وضاحت ہے کہ ''صراط مستقیم'' کس کی **لکھی ہوئی ہے؟ اس کا موضوع کیا ہے؟ مصنف کون ہے؟ مرتب کون ہے......''**

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 21 دوسرا باب سنی اکیڈمی پاکستان)

حماد دیوبندی نے یہ جملے تو اس طرح لکھے ہیں جیسے کہ وہ اپنی اس کتاب میں دلائل کے انبار لگانے والے ہیں اور اس کتاب میں یہ ثابت کردیں گے کہ صراط مستقیم کے مصنف اسماعیل دہلوی نہیں بلکہ سید احمد وہابی ہی ہے۔لیکن دیوبندی مفتی حماد ان الفاظ ''**جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں**'' کے مصداق ٹھہرے کیونکہ پوری کتاب میں دیوبندی مولوی کوئی ایک حوالہ بھی پیش نہیں کرسکے جس میں اس بات کا ثبوت ہو کہ **صراط مستقیم کتاب کو لکھنے والے سید احمد وہابی** ہیں ۔مفتی حماد صاحب کی تحقیق پر یہ محاورہ ''**کھودا پہاڑ نکلا چوہا**'' بالکل فٹ آتا ہے ۔خواہ مخواہ الفاظ کی ہیرا پھیری سے دیوبندی عوام کو دھوکا دیا۔لیکن اپنے دعوے پر ثبوت پیش کرنے میں بالکل بے بس رہے۔

بے بس تھا تو دعوے ہی نہ باندھتے اتنے
اب اس پہ مُصر ہے کہ وہ دھوکا بھی نہیں تھا

وہابی احمدی حضرات دعوے تو اتنے بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن جب ثبوت کی بات آتی ہے تو محض قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہیں۔ہم وہابیوں احمدیوں سے کہتے ہیں کہ اگر ان میں ہمت ہے تو ادھر ادھر کی باتوں کے بجائے ثابت کریں کہ ''**صراط مستقیم کتاب کے**

مصنف یا مرتب سید احمد صاحب ہیں'' لیکن سب وہابی دیوبندی علما جمع ہو جائیں تب بھی یہ ثابت نہیں کر سکتے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

دیوبندی مفتی حماد کا تضاد

دیوبندی مفتی حماد لکھتے ہیں کہ

''کیا انہوں [یعنی سنیوں] نے صراط مستقیم کے آغاز میں یہ نہیں پڑھا کہ جس باب کی عبارت پر اعتراض کیا جا رہا ہے وہ شاہ اسماعیلؒ نے نہیں لکھا **بلکہ لکھنے والے سید احمد شہیدؒ** اور جمع کرنے والے مولانا عبدالحئیؒ ہیں؟''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص 13 سنی اکیڈمی پاکستان)

مذکورہ بالا عبارت میں مفتی حماد نے لکھا کہ **یہ باب سید احمد نے لکھا**۔ لیکن آگے جا کر دیوبندی مفتی صاحب نے صراط مستقیم کے مقدمے کے حوالے سے لکھا کہ عبدالحئیؒ صاحب نے

"حضرت سید [احمد] صاحب کی زبان سے سن کر مولانا صاحب نے تحریر کیے تھے"

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 28 سنی اکیڈمی پاکستان)

دیوبندی نام نہاد مفتی صاحب! کوئی ایک بات کریں، کبھی کہتے ہیں کہ سید احمد نے یہ باب خود لکھا اور کبھی کہتے ہیں کہ یہ اوراق وہ ہیں جو سید احمد کی زبان سے سن کر عبدالحئیؒ نے لکھے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ حماد دیوبندی نیند میں تھے یا پھر انہیں نسیان کا مرض لاحق ہے۔ **پھر سوال یہ ہے کہ کیا سید احمد صاحب لکھنا جانتے تھے؟ اپنی دیوبندی وہابی تاریخ اور ان کی سوانح حیات پڑھ کر جواب دیجیے گا۔**

حماد دیوبندی اصولِ مناظرے کے مطابق چیلنج کریں

دیوبندی حماد صاحب نے لکھا کہ

''آخر کیا وجہ ہے کہ مولوی احمد رضا خان سے لے کر شوکت سیالوی اور حنیف قریشی تک سب اس عبارت کو شاہ اسماعیل کی طرف منسوب کرتے چلے آئے ہیں......
جب تک لکھ کر نہ دو گے۔ **مناظرہ میں آگے بات نہ ہوگی**۔(صفحہ 31)

مولوی حماد صاحب! کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا، جناب! مناظرے کی باتیں آپ کے منہ سے اچھی نہیں لگتیں کیونکہ یوٹیوب پر لاکھوں حضرات وہ ویڈیو دیکھ چکے ہیں جس میں آپ کی زبان شیر اہل سنت مناظر اہل سنت فاتحِ دیوبندیت حضرت علامہ مولانا مفتی امجد رضوی صاحب حفظہ اللہ کے سامنے بند ہوگئی تھی۔ میدانِ مناظرہ میں آکر واقعی علمائے اہل سنت و جماعت کے آگے آپ سے بات نہ ہوگی۔ بہر حال اگر آپ کو مناظرہ کا شوق ہے تو دبے الفاظ کے بجائے تحریری طور پر کھل کر چیلنج کیجیے۔ کیونکہ خود آپ کے نام نہاد مناظر محمد الیاس گھمن صاحب کی کتاب ''اصول مناظرہ'' میں لکھا ہے کہ

''جب مناظرہ کا چیلنج دیں تو ان کو کہا جائے کہ اپنی جماعت کے لیٹر پیڈ پر یہ چیلنج تحریری طور پر دیں جس پر ان کے چند معتبر آدمیوں کے دستخط ہوں''

(اصول مناظرہ نمبر 6 صفحہ 6)

اسی طرح دیوبندی مولوی سیف اللہ تونسوی نے اصول لکھا ہے کہ

''جب بھی کوئی باطل فرقہ ''مناظرہ'' کا چیلنج دے تو ان سے مطالبہ کریں کہ اگر واقعی وہ ''مناظرہ'' کرنا چاہتے ہیں تو **اپنے جماعتی پیڈ یا عدالتی اسٹامپ پیپر پر لکھ کر**

باقاعدہ چیلنج دیں، جس پر ان کے ذمہ داران کے دستخط ہوں۔**ساتھ شناختی کارڈ کی کاپی بھی ہو**'' ...... کھلے میدان میں مناظرہ کی **حکومت کی طرف سے منظوری اور امن وامان کی ذمہ داری سرکاری کاغذ پر** حاصل کر کے دیں''

(مناظرہ کے اصول وآداب: باب ششم :ص ۱۸۱ الغزالی کراچی)

لہٰذا اگر دیوبندی مولوی حماد یا کسی بھی دیوبندی مولوی (ساجد خائن، ابوعیوب، گھمن یا کسی) کو بھی مناظرے کا شوق ہو تو یوٹیوب یا اپنی کتاب ورسائل میں مناظرے کا ڈرامہ کرنے کے بجائے اپنے اصولوں کے مطابق عدالتی اسٹامپ پیپر پر باقاعدہ لکھ کر چیلنج کریں اور حکومت کی طرف سے کھلے مناظرے کی منظوری وامن وامان کی ذمہ داری سرکاری کاغذ (اسٹامپ) پر لکھ کر دیں۔

ان شاء اللہ عزوجل اہل حق اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی آپ کی خدمت کیلئے ہر وقت حاضر ہیں۔الحمدللہ عزوجل

احمدی دیوبندیوں کے پہلے سوال کا منہ توڑ جواب

دیوبندی احمدی مفتی حماد نے صفحہ 31 پر''بریلویوں سے پہلا سوال؟'' کا عنوان قائم کر کے لکھا کہ

''آخر کیا وجہ ہے کہ مولوی احمد رضا خان سے لے کر شوکت سیالوی اور حنیف قریشی تک سب اس عبارت کو شاہ اسماعیل کی طرف منسوب کرتے چلے آئے ہیں ...... مولوی احمد رضا خان نے جھوٹ بولا، مفتی احمد یار نے جھوٹ بولا کراچی کے مولوی کوکب نے جھوٹ بولا، حنیف قریشی اور شوکت سیالوی نے جھوٹ بولا'' (صفحہ 31)

دیوبندی نام نہاد مفتی آپ کے الزام کا ایک جواب ہمارے پاک رب عزوجل نے خود آپ ہی کے قلم سے تحریر کروا دیا اور خود آپ نے لکھا، لیجیے اگر آپ کو یاد نہیں تو خود اپنا لکھا ملاحظہ کیجیے، آپ نے خود لکھا ہے کہ

"چونکہ شاہ اسماعیل سبب بنے تھے اس ترتیب دینے اور پہلا باب اور چوتھا باب سید احمد شہید سے سن کر انہوں نے لکھا۔ اس لئے جن حضرات نے **صراط مستقیم کو شاہ اسماعیل کی طرف منسوب کیا**، اسی نسبت کے لحاظ سے کیا کہ وہ سبب بنے تھے اور سبب کی طرف اضافت شائع ہے" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص ۱۰۲ سنی اکیڈمی پاکستان)

لہٰذا جب تم نے خود اس کتاب کو اسماعیل دہلوی کی طرف منسوب کیا اور پھر تمہارے بہت سے علما نے اس کتاب کو اسماعیل دہلوی کی کتاب تسلیم کیا تو ایسی صورت میں یہی کہا جائے گا کہ اس میں موجود عبارات اسماعیل دہلوی کی ہیں۔

نیز 600 سے زائد علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب ''برأۃ الابرار'' میں اس متنازعہ عبارت کو اسماعیل دہلوی کی عبارت مانا گیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''جناب مولانا شاہ اسماعیل صاحب شہید دہلوی نور اللہ مرقدھم نے ایک کتاب **علم تصوف میں ایسی بیش بہا لکھی جس کا نام صراط مستقیم ہے**......**خط کھنچی ہوئی عبارت مولانا شہید کی ملاحظہ ہو ...... شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے**...... ملخصاً

(برأۃ الابرار: ص88، 89 تحفظ نظریات دیوبند اکادمی)

دیکھئے 600 سے زائد دیوبندی علما کی مصدقہ کتاب میں اس متنازعہ عبارت کو اسماعیل دہلوی ہی کی عبارت قرار دیا گیا۔اب بھی اگر کوئی دیوبندی انکار کرے تو سمجھ لیں کہ اس کا ''کوا سفید ہی ہے''،اس کی ضدوہٹ دھرمی کا علاج ہمارے پاس نہیں۔

اسی طرح علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب''دفاع''میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ

"بالکل یہی حال **حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی اس زیر بحث عبارت** کا ہے" (دفاع: ۵۱۹) "**حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارت کا مفہوم**" (دفاع: ۵۲۰) "شاہ صاحب کا یہ لکھنا کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال میں خود کو مستغرق کر دینا برا ہے یہ آپ کی توہین کے لئے نہیں" (دفاع: ۵۲۰) "شاہ اسماعیل شہید نے اپنی دلی کیفیات کا اظہار اس جملے میں کر دیا" (دفاع: ۵۲۰) "حضرت شہیدؒ کی زیر بحث الہامی عبارت" (دفاع: ۵۲۲) "حضرت شاہ اسماعیل شہید کی یہ بات سمجھ میں آجائے......" (دفاع: ۱/ ۵۲۲ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

جناب علمائے دیوبندیہ احمدیہ اگر اس عبارت کو اسماعیل دہلوی کی عبارت ماننا یا کہنا جھوٹ ہے تو جناب سب سے پہلے تمہارے اپنے دیوبندی علما و اکابرین سب جھوٹے ثابت ہوئے۔ ہمارے سنی علمانے تو جھوٹ نہیں بولا بلکہ ان کی بات اتنی سچی ہے کہ اس کی تائید خود تمہارے علما بھی کر رہے ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ تم احمدی دیوبندی اپنی عوام کے سامنے جھوٹ بولتے ہو کہ یہ عبارت اسماعیل دہلوی کی نہیں۔

بہر حال جس بات کو آپ جھوٹ کہہ کر جان چھڑانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں، اُسی بات کا مزید ثبوت ہم آپ کو آپ کے گھر ہی سے پیش کر دیتے ہیں۔

اولاً: ہم یہ بتاتے ہیں کہ ''صراط مستقیم'' کتاب اسماعیل دہلوی کی ہے۔
دوم: ہم یہ بتائیں گے کہ یہ متنازعہ عبارت بھی اسماعیل دہلوی کی ہے۔

دیوبندی احمدی امام گنگوہی کا فتویٰ "صراط مستقیم" دہلوی کی تصنیف

احمدی اسماعیلی دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی کے مطابق ''صراط مستقیم'' کتاب اسماعیل دہلوی کی ہے۔سوال و جواب ملاحظہ کیجیے۔

سوال: کتاب تقویۃ الایمان وایضاح الحق **وصراط مستقیم** تینوں کتب کس کی تصنیف سے ہیں اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ کس کی تصنیف سے ہے یعنی اس کے مولف کون ہیں؟

جواب: حجۃ اللہ البالغہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے اور **صراط مستقیم** وتقویۃ الایمان **جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کی ہے** ایضاح الحق بندہ کو یاد نہیں ہے کیا مضمون ہے کس کی تالیف۔

باقی ان تینوں کتابوں سے میں واقف ہوں اوراس خاندان سے مستفید اوران کے عقائد وخیالات پر پورا مطلع رسوم مروجہ کو جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر استیصال فرمایا ہے حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے......فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔(فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۹۷۔مکتبہ رحمانیہ لاہور)

دیوبندی امام گنگوہی صاحب تو صاف ارشاد فرمارہے ہیں کہ ''**صراط مستقیم** وتقویۃ الایمان **جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کی ہیں**'' اور پھر مزید یقین واعتماد کے طور پر لکھا کہ "ان تینوں کتابوں (حجۃ اللہ البالغہ،تقویۃ الایمان اورصراط مستقیم) سے میں واقف ہوں"

یہاں گنگوہی صاحب نے اِدھر اُدھر کے شک کی گنجائش بھی ختم کر دی۔ پھر تمام دیو بندی یاد رکھیں کہ آپ کے وہابی امام رشید احمد گنگوہی کا دعوی ہے کہ

''سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے......اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر'' (تذکرۃ الرشید ۲ / ۱۶، ادارہ اسلامیات لاہور)

لہٰذا اب اگر کوئی دیو بندی یہ کہتا ہے کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی کتاب نہیں تو وہ ہدایت پر نہیں بلکہ گمراہ، وہ نجات والا نہیں بلکہ جہنمی ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

متعدد علمائے وہابیہ کا فتویٰ ''صراط مستقیم'' دہلوی کی کتاب

اسی طرح تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان میں ایک جواب میں لکھا گیا کہ

''**بے شک حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی** ایک عالم باعمل سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے فدا کار عاشق اور متبحر فاضل صوفی مشرب متقی بزرگ تھے **ان کی تصنیفات مثل صراط مستقیم**، منصب امامت، تقویۃ الایمان وغیر وغیرہ ......الخ'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۲۳۶ میر محمد کتب خانہ)

اور اس فتویٰ پر جن وہابی علما و مفتیان کے دستخط ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں

☆ محمد کفایت اللہ دہلوی ☆ محمد عظمت اللہ۔ نائب مفتی جمعیۃ علمائے ہند دہلی۔
☆ سلطان محمود مدرسہ فتح پوری ☆ محمد شریف اللہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی ☆ محمد میاں مدرسہ حسین بخش دہلی۔ ☆ شفاعت اللہ مدرسہ حسین بخش دہلی۔ ☆ عبد

الشکور مدرسہ حسین بخش دہلی ۔☆ عبدالسمیع ۔☆ محمد عبدالاوّل وغیرھما۔

اور تقریباً دو درجن علمائے وہابیہ نے اس فتویٰ پر دستخط و تصدیق کیے جس میں صاف لکھا ہے کہ ''ان کی تصنیفات مثل **''صراط مستقیم''**

علمائے دیوبند کے مشہور مناظر مرتضیٰ حسن صاحب کی گواہی

علمائے دیوبند کے مشہور [نام نہاد] مناظر و اکابر ناظم تعلیمات دیوبند مرتضی حسن دربھنگی نے بھی اپنی کتاب ''**توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد**'' میں صراط مستقیم کو اسماعیل دہلوی کی تصنیف قرار دیا ہے۔

اور جناب دیوبندی مفتی حماد صاحب آپ نے خود بھی دبے الفاظ میں گنگوہی اور مرتضی حسن چاند پوری کے حوالہ جات کی وضاحت کرتے ہوئے اقرار کرلیا کہ

چونکہ شاہ اسماعیل سبب بنے تھے اس ترتیب دینے اور پہلا باب اور چوتھا باب سید احمد شہید سے سن کر انہوں نے لکھا۔ اس لئے جن حضرات نے صراط مستقیم کو شاہ اسماعیل کی طرف منسوب کیا، اسی نسبت کے لحاظ سے کیا کہ وہ سبب بنے تھے اور سبب کی طرف اضافت شائع ہے۔ (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص ۱۰۲ سنی اکیڈمی پاکستان)

الحمد للہ عزوجل! جب آپ (مفتی حماد دیوبندی) خود مان گئے کہ شاہ صاحب سبب بنے تھے۔ اس لئے ہمارے دیوبندی اکابرین نے بھی خود اس کتاب ''صراط مستقیم'' کو اسماعیل دہلوی کی طرف منسوب کیا۔

''صراط مستقیم'' دہلوی ہی کی کتاب

دیوبندی مفتی حماد نے تو ناکام کوشش کی کہ کسی طرح صراط مستقیم کو اسماعیل دہلوی کی کتاب

ماننے سے انکار کر دیا جائے لیکن حق تو یہ ہے کہ یہ اسماعیل دہلوی ہی کی کتاب ہے چنانچہ مرزا حیرت دہلوی صاحب نے لکھا کہ

"صراط مستقیم [اسماعیل دہلوی کی] تیسری کتاب ہے اگرچہ یہ سید احمد کے نام سے منسوب ہے **دراصل یہ کتاب پیارے شہید (شاہ اسماعیل) ہی کی لکھی ہوئی ہے**"

(حیات طیبہ:360 اسلامی اکادمی لاہور)

سبحان اللہ! یہ ہے وہابیہ کے گھر کی گواہی کہ "دراصل یہ کتاب اسماعیل دہلوی ہی کی لکھی ہوئی ہے" لہٰذا صرف منسوب ہی نہیں بلکہ اسماعیل دہلوی ہی کی کتاب ہے۔

یاد رہے دیوبندی حضرات کتاب "حیات طیبہ" کا انکار نہیں کر سکتے ہم پہلے علمائے دیوبند کی کتب سے اس کا معتبر ہونا ثابت کر چکے ہیں۔

علمائے دیوبند کے علامہ مولانا محمد اویس ندوی کی گواہی

اسی طرح علمائے وہابیہ دیوبند کے محمد اویس ندوی صاحب نے بھی اقرار کیا کہ یہ کتاب اسماعیل دہلوی کی ہے۔

☆ ......"مولانا اسماعیل شہید کی صراط مستقیم ہی کو دیکھے" (تصوف کیا ہے؟ صفحہ ٦، ادارہ اسلامیات لاہور)

☆ ......"حضرت شاہ مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ صراط مستقیم میں تحریر فرماتے ہیں" (مذکورہ:٦)

☆ ......"حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ صراط مستقیم میں ارشاد فرماتے ہیں" (تصوف کیا ہے؟ صفحہ ٦)

☆ ......''گنگوہی صاحب کے ارشادات لکھتے ہوئے کہتے ہیں [گنگوہی نے] ارشاد فرمایا کہ اگر پڑھنا ہی ہے **تو شاہ اسماعیل شہید صاحب کی صراط مستقیم پڑھیے**'' (تصوف کیا ہے؟ صفحہ ۸۷۔ ادارہ اسلامیات لاہور)

لہٰذا اس سے بھی ثابت ہوا کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی ہی کی تصنیف ہے۔

علمائے دیوبند کے علامہ محمد یوسف بنوری کی گواہی

علمائے دیوبند کے ''مدیر المدرستہ العربیہ السلامیہ'' کراچی پاکستان ''محمد یوسف بن السید محمد زکریا البنوری الحسینی'' اسماعیل دہلوی صاحب کی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''اس بات کا گمان بھی نہیں تھا کہ آپ کو (اپنی مصروف زندگی میں) علوم صوفیہ میں سے علوم الحقائق پر قلم اٹھانے کی فرصت ملے گی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ **آپ کی کتاب ''صراط مستقیم'' میں اس فن کے دقیق مسائل مذکور ہیں** جو آپ نے اپنے شیخ اور مرشد (شیخ سید احمد بریلوی شہیدؒ) سے مسائل تصوف اور اسرار حدیث کے سلسلہ میں حاصل کئے تھے۔ اس میں ایسے ایسے نکات موجود ہیں جن سے دوسری کتابیں عاری ہیں۔ **اور پھر اس کے بعد آپ کی کتاب** ''عبقات'' آتی ہے''

(مقدمہ ایضاح الحق الصریح ص 15 ، ایضاح الحق واصریح اردو ترجمہ بدعت کی حقیقت اور اس کے احکام صفحہ ۱۵۔ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حوالہ میں صراط مستقیم اور عبقات دونوں کتابوں کو اسماعیل دہلوی کی کتابیں قرار دیا گیا۔
اسی طرح اسی کتاب میں اسماعیل دہلوی کی تصانیف کے تحت ہے کہ

''شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ جہاں بڑے مجاہد، عالم، واعظ، اور مبلغ تھے، وہاں ایک بہترین مصنف بھی تھے۔ **اپنے پیچھے بہت سی تصانیف چھوڑیں** جن میں سے بعض دستبرد زمانہ سے ضائع ہوگئیں۔ **چند اہم تصانیف کے نام یہ ہیں**۔تقویۃ الایمان (اردو) رد الاشراک (عربی) تنویر العنین۔**صراط مستقیم** (فارسی) العقبات (عربی)......الخ (مقدمہ ایضاح الحق الصریح ص26 قدیمی کتب خانہ)

اشرفعلی تھانوی کے نزدیک "صراط مستقیم" اسماعیل دہلوی کی کتاب

دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اس کے بعد مولانا اس مجلس سے اٹھے تو منشی مجمل حسین صاحب نے مولانا سے دریافت کیا کہ حضرت آپ فرمائیں، آپ کے نزدیک حاجی صاحبؒ کا مضمون اچھا ہے **یا مولوی اسماعیل صاحب کی صراط مستقیم کا**۔آپ نے فرمایا دونوں بہت اچھے ہیں'' (معارف الاکابر کے صفحہ ۱۳۶، ادارہ اسلامیات لاہور)

اس میں بھی صاف لکھا ''مولوی اسماعیل صاحب کی [کتاب] صراط مستقیم'' اور اشرفعلی تھانوی نے انکار بھی نہیں کیا کہ یہ کتاب اسماعیل دہلوی کی نہیں۔

مولوی نسیم احمد امروہوی نے صراط مستقیم کو دہلوی کی تالیف کہا

دیوبندیوں کے مولوی نسیم احمد امروہوی نے ''تذکرہ حضرت شاہ اسماعیل'' میں آپ کی نو تالیفات کا بیان کیا ہے۔ دیکھئے یہاں بھی اسماعیل دہلوی کی نو تالیفات کا ذکر کیا جس میں ''صراط مستقیم'' کو دہلوی کی تالیفات میں شامل کیا۔

مولوی عبدالشکور مرزا پوری نے صراط مستقیم کو دہلوی کی تالیف کہا

اسی طرح دیوبندیوں کے حکیم عبد الشکور مرزا پوری نے ''التحقیق الجدید میں'' اسماعیل دہلوی کی طرف منسوب سترہ [۱۷] رسائل کا ذکر کیا جو درج ذیل ہیں۔

(۱) سہل الحصول فی علم المنقول (۲) عبقات (۳) اصولِ فقہ (۴) رد الاشراک (۵) تنویر العینین (۶) حواشی (۷) خطبے (۸) یکروزی (۹) منصب امامت (۱۰) **صراط مستقیم** (۱۱) ایضاح الحق الصریح (۱۲) حقیقۃ الصلاۃ (۱۳) مثنوی سلکِ نور (۱۴) تقویۃ الایمان (۱۵) حقیقۃ التصوف (۱۶) تذکرۃ الاخوی (۱۷) خطوط۔ (مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان صفحہ ۴۶، ۴۷۔ فاروقی)

اس کے علاوہ حکیم محمود احمد برکاتی نے'' شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان'' کتاب میں لکھا کہ ''صراط مستقیم'' دہلوی کی ہے۔

الیاس گھمن کے مطابق ''صراط مستقیم'' دہلوی کی کتاب قرار

الیاس گھمن نے صراط مستقیم کو دہلوی کی کتاب کہا۔ لکھتے ہیں کہ

''مولوی عبد العزیز نورستانی اپنے ایک مکتوب میں **شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کتاب ''صراط مستقیم''** ...... (فرقہ اہلحدیث پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ ص ۲۹ مکتبہ اہل السنت والجماعۃ)

دیکھئے جناب دیوبندی حماد آپ کے اپنے نام نہاد متکلم اسلام الیاس گھمن نے بھی صراط مستقیم کو اسماعیل دہلوی ہی کی کتاب تسلیم کیا ہے۔

ان سب حوالوں سے ثابت ہو چکا کہ علمائے دیوبند کے نزدیک ''صراط مستقیم'' اسماعیل دہلوی کی کتاب ہے اس لئے علمائے اہل سنت و جماعت نے اسماعیل دہلوی کا نام لیا۔ لہٰذا

اب اگر اس وجہ سے احمدی دیوبندی حضرات ہمارے سنی علما کو جھوٹا کہتے ہیں تو پھر [ابو ایوب احمدی دیوبندی: سفید و سیاہ پر ایک نظر] کے اصول کے مطابق پہلے اپنے گھر کی خبر لیں، اور اپنے گھر کا گند صاف کریں۔ پہلے اپنے ان تمام دیوبندی احمدی علما و اکابرین کی خبر لیں اور ہماری سنی علما و اکابرین پر زبان درازی کرنے کے بجائے اپنے ان وہابی احمدی دیوبندی علما کو (بزبان ساجد دیوبندی) جوتیاں ماریں کہ انہوں نے کتاب صراط مستقیم کو اسماعیل دہلوی کی کیوں تسلیم کیا۔

وہابیوں کو پہلا جواب "صراط مستقیم" اسماعیل دہلوی کی کتاب

اب آخر میں ہم آپ کے سامنے خود آپ کے امام اسماعیل دہلوی صاحب ہی کا اپنا لکھا ہوا مقدمہ پیش کرتے ہیں جو کہ ان کی کتاب صراط مستقیم کے شروع میں موجود ہے، جس کو احمدی دیوبندی مفتی حماد نے خود بھی اپنی مذکورہ کتاب کے ص ۲۷ میں ذکر کیا۔ اور تمام وہابی دیوبندی اہلحدیث غیر مقلدین کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ صراط مستقیم کا یہ مقدمہ اسماعیل دہلوی صاحب ہی کا لکھا ہوا ہے **اور آج دن تک کسی بھی وہابی مولوی نے اس مقدمہ کا انکار نہیں کیا**۔ تو لیجئے صراط مستقیم کا مقدمہ ملاحظہ کیجئے۔ اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"اما بعد! عاجز ذلیل خداوند جلیل کی رحمت کا امیدوار بندہ ضعیف **محمد اسماعیل عرض کرتا ہے** کہ اس کم ترین پر خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں اور سب سے بڑی نعمت **ہادی زمانہ مرشد یگانہ حضرت سید احمد صاحب** کی محفل ہدایت منزل میں حاضر ہونا ہے...... چونکہ یہ عاجز اس مجلس عالی میں **کلمات ہدایت آیات سننے سے کامیاب**

ہوا تو عام **مسلمانوں کی نصیحت اور طالبان قرب الٰہی کی خیر خواہی کا یہ تقاضا ہوا کہ** غائبین بھی ان فیوضِ الٰہیہ میں حاضرین کے ساتھ شریک ہوں اور اس کا طریق بجز اس کے کوئی نہیں **کہ ان بلند پرواز مضامین کو تحریر کے پنجرے میں قید کیا جاوے** ......اس امر کے تمام کرنے میں کمر ہمت کو چست باندھ کر تہ دلِ سے نیت خالص کر کے پوری پوری کوشش کی اور **اس کتاب** [صراط مستقیم] **کی اثنائے تحریر میں چند اوراق** جناب افادت مآب قدرۃ فضلائے زمان، زبدہ علماء دوران مولانا عبد الحئی دام اللہ برکاتہ جو حضرت سید صاحب کی بارگاہِ عالی کے ملازموں کے سلک میں منسلک ہیں" کے لکھے ہوئے جن میں **چند مضامین ہدایت آ گئیں حضرت سید صاحب کی زبان سے سن کر مولانا نے تحریر کیے تھے** " ملے پس **ان اوراق** کو حلوائے بے دود اور غنیمت بے مشقت سمجھ کر **اس کتاب** [صراط مستقیم] کے دوسرے اور تیسرے باب میں بعینہ درج کر دیا۔ اگر چہ **اس کتاب** [صراط مستقیم] کی تالیف میں مناسب بھی تھا کہ جس طرح **اس کتاب** [صراط مستقیم] کے اکثر مضامین کی تحریر کرنے میں صرف جناب سید صاحب کے فرمائے ہوئے کلمات کے ترجمہ پر ہی اکتفاء کیا گیا۔ اسی طرح **تمام کتاب** کے مضامین میں یہی طریق اختیار کیا جاتا **لیکن چونکہ آپ کی ذات والاصفات** ابتداء فطرت سے جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات **کی کمال مشابہت پر پیدا کی گئی تھی** اس لئے آپ کی لوحِ فطرت **علوم رسمیہ کے نقش اور تحریر کے دانشمندوں کی راہ و روش سے خالی تھی** ۔ **پس ان گہرے مضامین اور اسرار غامضہ کو سمجھنا تو تمہید**

مقدمات اور تمثیلات کے وارد کرنے کے سوائے اور سلف متقدمین کی اصلاح سے ان مضامین کے مطابق کیے بغیر "اہل زبان کے اذہان پر" جو کہ علوم رسمیہ کے عادی ہو گئے ہیں۔ محض آپ کی زبان برکت نشان سے صادر ہوئے کلمات کے ترجمہ سے دشوار معلوم ہوتا تھا لہٰذا قارئین کے سمجھانے کی سہولت کے لئے بعض مقامات میں کسی قدر تقدیم و تاخیر اور بعض جگہ چند مقدمات کی تمہید اور تمثیلات کے وارد کرنے اور سلف کی اصطلاحات سے تطبیق دینے کی ضرورت پڑی، خاص کر قطب المحققین، فخر العرفاء المکملین علیہم باللہ حضرت شیخ ولی اللہ قدس سرہ کی اصطلاح سے مطابق کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوا۔ معہذا اس عاجز [اسماعیل دہلوی] نے اس کتاب [صراط مستقیم] کے دو حصہ کو املا کے بعد حضرت سید صاحب کے گوش گزار کر دیا تاکہ مقصود غیر مقصود سے ممتاز ہو جائے اور نقصان اس ہیچمداں کی مداخلت عقل کے باعث اس کتاب [صراط مستقیم] میں آ گیا ہو۔ آنجناب کی اصلاح کی وجہ سے اس کا جبر نقصان ہو جاوے اور اس کتاب کا نام "صراط مستقیم" رکھا اور ایک مقدمہ اور چار باب اور ایک خاتمہ پر اس کو مرتب کیا گیا اور بابوں کو فصلوں پر اور فصلوں کو ہدایات پر اور ہدایات کو تمہیدات اور افادات پر تقسیم کیا اور مبادی کو لفظ تمہید سے اور مقاصد کو لفظ افادہ سے شروع کیا۔

(مقدمہ صراط مستقیم صفحہ ۱۴، ۱۵، ۱۶، اسلامی اکیڈمی)

قارئین کرام! اگر ممکن ہو سکے تو اس مقدمے کو آپ ایک بار پھر مکمل توجہ اور یکسائی کے ساتھ مطالعہ کیجئے۔ کیونکہ اس مقدمے ہی میں وہابیوں احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کی

تمام تاویلات کے جوابات موجود ہیں ۔اور وہابی احمدی دیو بندی جتنے بھی شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں اس مقدمے کی عبارات کو نامکمل و ادھورا بیان کر کے دھوکا دیتے ہیں ۔لہٰذا اس مقدمے کو خوب ذہن نشین کر لیجئے ۔کیونکہ آنے والے صفحات میں اسی مقدمے پر وہابیوں احمدیوں کی تاویلات کے جوابات پیش کیے جائیں گے۔

دہلوی کا مقدمہ میں اقرار کہ یہ کتاب میری ہے

میرے مسلمان بھائیو! آپ نے اوپر اسماعیل دہلوی کا اپنا مقدمہ ملاحظہ فرمایا،آپ اس میں دیکھ سکتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی نے صاف طور پر درج ذیل باتوں کا خود اقرار کیا

''**بندہ ضعیف محمد اسماعیل عرض کرتا ہے**'' کہ

(1)......''اور **اس کتاب** [صراط مستقیم] کی اثنائے **تحریر میں**''

(مقدمہ صراط مستقیم صفحہ 15 مکتبۃ الحق)

(2)......''اگرچہ **اس کتاب** [صراط مستقیم] **کی تالیف** میں مناسب بھی تھا''

(مقدمہ صراط مستقیم صفحہ 15 مکتبۃ الحق)

(3)......''**اس کتاب** [صراط مستقیم] کے اکثر مضامین کی **تحریر کرنے میں**''

(مقدمہ صراط مستقیم صفحہ 15 مکتبۃ الحق)

(4)......''اس طرح **تمام کتاب** کے مضامین میں **یہی طریق اختیار کیا جاتا**''

(مقدمہ صراط مستقیم صفحہ 15 مکتبۃ الحق)

(5)......''**بعض مقامات**......تطبیق دینے کی **ضرورت پڑی**'' (مقدمہ صراط مستقیم ص 16)

(6)......''اس عاجز نے **اس کتاب** [صراط مستقیم] کے ہر دو حصہ **کو املا کے بعد**''

(مقدمہ صراط مستقیم صفحہ 16 مکتبۃ الحق)

(7)......''اس کتاب کا نام **''صراط مستقیم''** رکھا'' (مقدمہ صراط مستقیم صفحہ 16)

اب مختصراً اسماعیل دہلوی کے ان کلمات کی وضاحت بھی ملاحظہ کیجئے، تا کہ آپ کو سمجھ آ سکے کہ امام الوہابیہ اسماعیل کیا فرما رہے ہیں اور ان کی باتوں سے کیا کچھ ثابت ہو رہا ہے۔

(1)......اور اس کتاب [صراط مستقیم] کی اثنائے تحریر میں

پتہ چلا کے کتاب کو تحریر کرنے والے اسماعیل دہلوی ہی ہیں خود کہتے ہیں کہ اس کتاب کی اثنائے تحریر میں۔

(2)......اگرچہ اس کتاب کی تالیف میں مناسب بھی تھا

یہاں متکلم کون ہے؟ جناب متکلم خود اسماعیل دہلوی ہی ہے جو یہ کہہ رہا ہے اس کتاب کی تالیف میں مناسب بھی یہی تھا۔ پتہ چلا کہ تالیف کرنے والے اسماعیل دہلوی ہی ہیں۔

(3)......اس کتاب [صراط مستقیم] کے اکثر مضامین کی تحریر کرنے میں

یہاں بھی متکلم اسماعیل دہلوی ہی ہیں اور خود کہتے ہیں کہ ''تحریر کرنے میں'' پتہ چلا کہ تحریر کرنے والے اسماعیل دہلوی ہی ہیں۔

(4)......تمام کتاب کے مضامین میں یہی طریق اختیار کیا جاتا

یہ طریقہ اختیار کرنے والا کون ہے؟ اسماعیل دہلوی ہی تو ہیں جو کتاب تحریر کر رہے تھے۔

(5)......بعض مقامات......تطبیق دینے کی ضرورت پڑی

یہاں بھی متکلم اسماعیل دہلوی ہی ہیں، تطبیق بھی اسی نے خود دی۔

(6)......اس عاجز نے اس کتاب کے ہر دو حصہ کو املا کے بعد

یہاں بھی متکلم اسماعیل دہلوی ہی ہیں۔

(7)...... اس کتاب کا نام ''صراط مستقیم'' رکھا

اس کتاب کا نام بھی خود اسماعیل دہلوی نے ''صراط مستقیم'' رکھا۔

پس خود اسماعیل دہلوی صاحب کے اپنے اس مقدمے سے ثابت ہو گیا کہ کتاب کو تالیف کرنے والے اور اس کتاب کا نام رکھنے والے خود اسماعیل دہلوی ہی ہیں۔ ان سب عبارات میں متکلم خود اسماعیل دہلوی صاحب ہی ہیں اور ان کا کلام اپنی اس کتاب صراط مستقیم ہی کے بارے میں ہے۔

تمام وہابی دیوبندیوں سے سوال ہے کہ اطلاق کس پر کیا گیا؟

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اسماعیل دہلوی نے کتاب اول تا آخر تمام مضامین و ابواب کو قرار دیا اور **صراط مستقیم کسی ایک خاص باب یا خاص مضمون یا اوراق کا نام نہیں بلکہ صراط مستقیم مکمل کتاب کا نام ہے۔**

یا تو وہابی دیوبندی حضرات یہ ثابت کریں کہ صراط مستقیم پوری کتاب کا نام نہیں بلکہ صرف مخصوص ابواب یا مخصوص مضامین کا نام "صراط مستقیم" ہے اور باقی حصے کا نام ''کچھ اور'' ہے۔

لیکن وہابی حضرات کے لئے یہ بات ثابت کرنا بھی محال ہے کیونکہ اگر وہابی حضرات یہ دعویٰ کریں کہ صرف پہلے باب اور آخری باب یعنی ان دو ابواب کا نام ہی کتاب " صراط مستقیم " ہے تو پھر ہم پوچھتے ہیں کہ " دوسرے اور تیسرے باب کا نام کیا ہے؟ اور اگر وہابی صرف دوسرے اور تیسرے باب کو کتاب " صراط مستقیم " مانتے ہیں تو پھر پہلے اور چوتھے باب کا نام کیا ہے؟

سچ یہی ہے کہ صراط مستقیم مکمل کتاب [یعنی چاروں ابواب ہی] کو کہا گیا ہے۔لہٰذا اب یہ کہنا کہ فلاں کے ملفوظات تھے،فلاں کا مضمون تھا،فلاں کے کلمات تھے یہ سب محض ہیرا پھیری،ضد وہٹ دھرمی ہے۔

گستاخانہ عبارت بھی اسماعیل دہلوی کی ہے

دیو بندی مفتی حماد صاحب نے کہا کہ

''صراط مستقیم سید احمد شہید کے ملفوظات کا مجموعہ ہے......ان ملفوظات کو دو بندوں نے جمع کیا۔شاہ اسماعیل شہید اور مولانا عبدالحئیؒ''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ 26،28 سنی اکیڈمی پاکستان)

حماد صاحب نے خود کہا کہ

''شاہ اسماعیل کہتے ہیں کہ جب میں سید احمد کی مجلس میں حاضر ہوتا تو ان کے الفاظ دوسروں تک پہنچانے کیلئے تحریر کرنا شروع کر دیئے''(مذکورہ صفحہ 27)

حماد صاحب صراط مستقیم کا مقدمہ پیش کر کے کہتے ہیں کہ

''یعنی شاہ اسماعیل کہتے ہیں کہ جب میں نے لکھنا شروع کیا تو مولانا عبد الحئیؒ بڈھیانوی صاحب نے سید احمد کے ملفوظات لکھے تھے۔میں نے ان کے لکھے اور جمع کیے ہوئے ملفوظات کو اس کے دوسرے اور تیسرے باب میں درج کر دیا''

(مذکورہ صفحہ 28)

اور آج کل تمام دیو بندی وغیر مقلدین مناظرین و مصنفین حضرات صراط مستقیم کے بارے میں ایسی ہی تاویلات پیش کرتے ہیں،ان کا مقصد یہ ہے کہ

''اسماعیل دہلوی کی حیثیت ایک جامع کی سی ہے، اور یہ گستاخانہ عبارت اسماعیل دہلوی کی نہیں لہٰذا ان پر اس گستاخانہ عبارت کا الزام لگانا بالکل غلط و ناانصافی پر مبنی ہے،

وہابیہ کی تاویلات کا منہ توڑ جواب

بس یہی وہ مقدمہ ہے جس پر علمائے وہابیہ کی بنیاد کھڑی ہے اور انہی چند کلمات کو بنیاد بنا کر یہ منوانے کی کوشش کرتے ہیں کہ بس جو کچھ کیا دھرا ہے اسماعیل دہلوی کے پیر و مرشد سید احمد وہابی صاحب کا ہے اور اسماعیل دہلوی صاحب کا تو اس میں کچھ عمل دخل ہی نہیں ۔اگر غلطی ہے تو اسماعیل دہلوی کے پیر و مرشد سید احمد وہابی کی ہے اسماعیل دہلوی کی نہیں، اگر گستاخی ہے تو اسماعیل دہلوی کے پیر و مرشد سید احمد وہابی کی ہے اسماعیل دہلوی کی نہیں ۔لیکن آیئے ہم اس کا تفصیلی جواب پیش کر دیتے ہیں تاکہ پھر کسی وہابی کو انکار کی جرات نہ ہو۔

(جواب نمبر1) دیوبندیوں کے امام سرفراز سے دیوبندیوں کی گرفت

دیوبندیوں کے شیخ الحدیث مولوی سرفراز خان صفدر لکھتے ہیں کہ

کسی عالم کا کسی کے قول کو نقل کرنا اور اس کا کہیں بھی رد نہ کرنا بلکہ اس استدلال و احتجاج کرنا حقیقتاً اس کی تصیح ہے، تصیح اور اور کس چیز کا نام ہے؟

(سماع الموتی ص ۳٦۳ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

اب اگر بالفرض اسماعیل دہلوی کی حیثیت ایک جامع ہی کی تسلیم کر لی جائے تو کم از کم دیوبندی اس بات پر تو سو فیصد متفق ہیں کہ اسماعیل دہلوی نے اپنے پیر و مرشد کی عبارات کو نقل کیا ہے ۔تو اب جناب حماد دیوبندی اور تمام دیوبندیوں پر فرض ہے کہ یہ دکھائیں کہ اسماعیل دہلوی نے ان مضامین کو نقل کرنے کے بعد کسی کتاب میں اپنے پیر و مرشد سید احمد

وہابی کی ان باتوں کا رد کیا ہے اور اگر کہیں بھی رد نہ کیا بلکہ اسماعیل دہلوی صاحب نے تو اپنے پیر و مرشد کے اس مضمون کو "**مضامین ہدایت**" قرار دیا [**استدلال واحتجاج کرنا حقیقتاً اس کی تصحیح ہے، تصیح اور کس چیز کا نام ہے؟**] **اور "تقدیم و تاخیر، تمہید اور تمثیلات، افادات وارد کیے اور سلف کی اصطلاحات سے تطبیق دی اور اپنی علمی و عقلی مداخلت اندازی کی**" (مقدمہ صراط مستقیم) سرفراز صفدر کے اصول سے دیوبندیوں کی جامع والی تاویل بالکل باطل قرار پائی ۔اور صراط مستقیم کے لفظ بلفظ کے ذمہ دار اسماعیل دہلوی ٹھہرے۔

(جواب نمبر 2) دیوبندی احمدی نام نہاد مفتی جواب دے

ہم دیوبندی احمدی نام نہاد مفتی حماد سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے اپنی اسی کتاب [صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ] میں بہت ساری باتیں، بہت سارے پیراگراف، بہت سارے کلمات اور جملے، بہت سارے جوابات اپنے دیگر دیوبندی وہابی علما واکابرین کی کتب سے نقل نہیں کیے؟

یقیناً، یقیناً آپ نے یہ کام سرانجام دیا ہے تو کیا اب کوئی آپ کی ایسی عبارت یا جملوں پر اعتراض کرے تو کیا آپ صرف اتنا کہہ کر بریٔ الذمہ ہو سکتے ہیں کہ وہ تو میرے نہیں بلکہ میں نے اپنے دیوبندی اکابر سرفراز صفدر، دیوبندی خالد محمود، دیوبندی منظور نعمانی وغیرھما کی کتابوں سے دیکھ کر لکھ دیئے۔ اس لئے اگر کوئی بات غلط ہے، گستاخی ہے، خلاف شرع ہے تو انہوں نے لکھی ہے میں [حماد] نے تو نہیں لکھی۔لہٰذا میں بریٔ الذمہ ہوں۔

جناب! جب آپ خود یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتے کیونکہ آپ نے اُن الفاظ کو اچھا اور عمدہ سمجھ کر اپنی کتاب میں اپنی ترتیب کے مطابق استعمال کیا، اور پھر اس سب مضمون کو اپنا نام دیا، کتابی شکل میں شائع کیا لہٰذا یہ عبارتیں جس طرح آپ کے بڑے علما کی ثابت ہوتی

ہیں اسی طرح آپ کی بھی ثابت ہوتی ہیں۔

جب یہاں یہ معاملہ ہے تو اگر بالفرض آپ کی تاویل مان بھی لی جائے تو صراط مستقیم میں تو معاملہ اس سے بھی آگے ہے کیونکہ وہاں اسماعیل دہلوی صاحب نے اپنے پیر و مرشد کی ان باتوں کو نہ صرف نہایت عمدہ و مضامین ہدایت سمجھا بلکہ ان کے فوائد بھی لکھے۔ لہٰذا ایسی صورت میں بھی مذکورہ بیان کردہ ہماری بحث سے اسماعیل دہلوی صاحب کو ہرگز بریٔ الذمہ نہیں قرار دیا جاسکتا، اور وہ جرم میں اتنے ہی شریک ہیں جتنا سید احمد وہابی ہے۔ (یاد رہے کہ جواب آپ کے اصول کے پیش نظر دیا گیا ہے ورنہ ہمارے نزدیک تو یہ کتاب اور عبارت اسماعیل دہلوی ہی کی ہے)

(جواب نمبر 3) کیا وہ چند اوراق سید احمد کا اصلی مضمون ہے؟

پھر بالفرض مان بھی لیا جائے تو یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ صراط مستقیم میں جن اوارق کو سید احمد وہابی کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے وہ لفظ بلفظ صراط مستقیم میں نقل نہیں کیے گے بلکہ اسماعیل دہلوی صاحب نے ان میں اپنے قلم کا جادو چڑھایا۔ اسماعیل دہلوی صاحب نے صراط مستقیم کے مقدمہ میں خود اقرار کیا کہ

> ''اس کتاب [صراط مستقیم] کی اثنائے تحریر میں **چند اوراق** جناب افادت مآب قدرۃ فضلائے زمان، زید علماء دروان مولانا عبدالحیٔ دام اللہ برکاتہ جو حضرت سید صاحب کی بارگاہِ عالی کے ملازموں کے سلک میں منسلک ہیں'' کے لکھے ہوئے جن میں **چند مضامین ہدایت آ گیں حضرت سید صاحب کی زبان سے سن کر مولانا نے تحریر کیے تھے** ''ملے'' (مقدمہ صراط مستقیم ص ۴ مکتبۃ الحق)

بقول اسماعیل دہلوی کے وہ صرف اور صرف ''چند اوراق'' یعنی صرف چند صفحات تھے۔
اب آیئے خود اسماعیل دہلوی کی زبانی ملاحظہ کیجئے کہ کیا ان صفحات کو لفظ بلفظ اسماعیل دہلوی نے لکھ دیا تھا یا پھر اپنی طرف سے تشریحات و تفصیلات کو شامل کیا؟

تو اس کے بارے میں خود اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ میرے پیر سید احمد کے یہ اوراق بہت گہرے مضامین اور اسرار غامضہ ہیں لہٰذا محض ان کے کلمات کے ترجمہ سے عوام الناس کو سمجھنا دشوار ہوگا اس لئے میں نے ان اوراق کو **اہل زبان (عوام الناس) کے اذہان** ، اور علوم رسمیہ کے مطابق کیا تقدیم و تاخیر، تمہید اور تمثیلات، افادات وارد کیے اور سلف کی اصطلاحات سے تطبیق دی اور اپنی علمی و عقلی مداخلت اندازی کی لیجئے اسماعیل دہلوی صاحب کی مکمل عبارت پڑھئے۔

''آپ (سید احمد) کی لوحِ فطرت علوم رسمیہ کے نقش اور تحریر کے دانشمندوں کی راہ و روش سے خالی تھی۔ پس ان گہرے مضامین اور اسرار غامضہ کو سمجھنا تو تمہید مقدمات اور تمثیلات کے وارد کرنے کے سوائے اور سلف متقدمین کی اصلاح سے ان مضامین کے مطابق کیے بغیر ''اہل زبان کے اذہان پر'' جو کہ علوم رسمیہ کے عادی ہو گئے ہیں۔ محض آپ کی زبان برکت نشان سے صادر ہوئے کلمات کے ترجمہ سے دشوار معلوم ہوتا تھا **لہٰذا قارئین کے سمجھانے کی سہولت کے لئے** بعض مقامات میں کس قدر تقدیم و تاخیر اور بعض جگہ چند مقدمات کی تمہید اور تمثیلات کے وارد کرنے اور سلف کی اصطلاحات سے تطبیق دینے کی ضرورت پڑی، خاص کر قطب المحققین، فخر العرفاء المکملین علیہم باللہ حضرت شیخ ولی اللہ قدس سرہ کی

اصطلاح سے مطابق کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوا۔معہذا اس عاجز [اسماعیل دہلوی] نے اس کتاب [صراط مستقیم] کے دوحصہ کو املا کے بعد حضرت سید صاحب کے گوش گزار کر دیا **تاکہ مقصود غیر مقصود سے ممتاز ہوجائے اور نقصان اس ہیچمدان کی مداخلت عقل کے باعث اس کتاب [صراط مستقیم] میں آ گیا ہو**۔آنجناب کی اصلاح کی وجہ سے اس کا جبر نقصان ہوجاوے اور اس کتاب کا نام "صراط مستقیم" رکھا اور ایک مقدمہ اور چار باب اور ایک خاتمہ پر اس کو مرتب کیا گیا اور بابوں کو فصلوں پر اور فصلوں کو ہدایات پر اور ہدایات کو تمہیدات اور افادات پر تقسیم کیا اور مبادی کو لفظ تمہید سے اور مقاصد کو لفظ افادہ سے شروع کیا۔

(مقدمہ صراط مستقیم صفحہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ امکتبۃ الحق)

پس ثابت ہوگیا کہ **باب دوم وسوم** میں بھی جن باتوں کو سید احمد وہابی کے اوراق قرار دیا جا رہا ہے وہ بھی لفظ بلفظ صراط مستقیم میں شامل نہیں کیے گئے بلکہ اسماعیل دہلوی نے خود اقرار کیا کہ میں نے ان اوراق میں **تقدیم وتاخیر، تمہید اور تمثیلات، افادت وارد کیے اور سلف کی اصطلاحات سے تطبیق دی اور اپنی علمی و عقلی مداخلت اندازی کی۔لہٰذا** اس عاجز [اسماعیل دہلوی] نے اس کتاب [صراط مستقیم] کے دوحصہ کو املا کے بعد حضرت سید صاحب کے گوش گزار کر دیا **تاکہ مقصود غیر مقصود سے ممتاز ہوجائے اور نقصان اس ہیچمدان کی مداخلت عقل کے باعث اس کتاب [صراط مستقیم] میں آ گیا ہو**۔" **لہٰذا اب بھی یہ کہنا کہ نہیں اسماعیل دہلوی کی حیثیت محض ایک جامع کی سی ہے یا دوسرے، تیسرے باب سے اسماعیل دہلوی کا کچھ تعلق نہیں یہ بات محض جھوٹی تسلی یا ضد وہٹ دھرمی ہے۔**

(جواب نمبر 4)اسماعیل دہلوی نے پوری کتاب پڑھی

احمدیوں وہابیوں کا یہ کہنا کہ اسماعیل دہلوی کی حیثیت ایک جامع کی سی ہے یہ دعوی اس وجہ سے بھی باطل ہے کیونکہ اسماعیل صاحب نے تحریر کے بعد پوری کتاب پڑھ کر اپنے پیر جی یعنی سید احمد کو سنائی۔ اسماعیل دہلوی صاحب خود کہتے ہیں کہ

" **اس عاجز** [اسماعیل دہلوی] نے **اس کتاب** [صراط مستقیم] کے **دو حصہ کو املا کے بعد حضرت سید صاحب کے گوش گزار کر دیا** تا کہ مقصود غیر مقصود سے **ممتاز** ہو جائے **اور نقصان اس ہیچمدان کی مداخلت عقل کے باعث اس کتاب** [صراط مستقیم] میں آ گیا ہو۔ آنجناب کی اصلاح کی وجہ سے اس کا جبر نقصان ہو جاوے"

(مقدمہ صراط مستقیم)

اسی طرح دیوبندی شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی کے داماد کی مرتبہ کتاب "معارف وحقائق" میں حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی کا مکتوب پیش کیا گیا جس میں لکھا ہوا ہے کہ

''صراط مستقیم حضرت سید احمد شہیدؒ کے ملفوظات ہیں، ان ملفوظات کو ترتیب دے کر حضرت شاہ **اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب کو سنایا ہے۔ بعد میں شائع کیا ہے**۔ مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۹۰ ج ۱ [مکتوب ۹۸ ص ۳۱۶]

(معارف وحقائق نمبر ۱۸۹ صفحہ ۱۸۹۔ زمزم پبلشرز کراچی)

پتہ چلا کہ اسماعیل دہلوی نے تحریر کے بعد پوری کتاب پڑھ کر اپنے پیر جی [یعنی سید احمد] کو سنائی لہٰذا باقرار مولوی اسماعیل دہلوی ثابت ہوا کہ صراط مستقیم کے مؤلف مولوی اسماعیل دہلوی ہیں۔ پیر جی کی بے تکی باتوں کا ترجمہ کیا ہے مگر محض ترجمہ نہیں کیا بلکہ مولوی

اسماعیل نے اس میں تقدیم وتاخیر کی ہے۔اپنے مقدمات وتمہیدات ملائے ہیں مولوی عبد الحئ نے جو چند اوارق دیئے ان کو مولوی اسماعیل دہلوی نے بغور پڑھا۔ان کے مضامین کو غیبی مضامین ہدایت کا خزانہ جان کر اپنی کتاب صراط مستقیم میں داخل کرلیا۔جب اول سے آخر تک تمام کتاب لکھ چکے تو پوری کتاب پیر جی کو سنائی۔لہٰذا خود اپنے اقرار سے مولوی اسماعیل دہلوی ''صراط مستقیم'' کے مؤلف ہوئے اور پوری کتاب کی تمام مضامین کے ذمہ دار مولوی اسماعیل دہلوی ہوئے۔

(جواب نمبر5) دیوبندی مصدقہ کتاب ''دفاع'' میں اقرار

ہم پہلے بھی بتا چکے کہ علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب ''دفاع'' میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ

''بالکل یہی حال حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی اس زیر بحث عبارت کا ہے'' (دفاع:۵۱۹)''حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارت کا مفہوم'' (دفاع:۵۲۰)''شاہ صاحب کا یہ لکھنا کہ نماز میں حضور ﷺ کے خیال میں خود کو مستغرق کر دینا برا ہے یہ آپ کی توہین کے لئے نہیں'' (دفاع:۵۲۰)''شاہ اسماعیل شہید نے اپنی دلی کیفیات کا اظہار اس جملے میں کر دیا'' (دفاع:۵۲۰)''حضرت شہیدؒ کی زیر بحث الہامی عبارت'' (دفاع:۵۲۲)''حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات سمجھ میں آجائے......'' (دفاع:۱/ ۵۲۲ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

علمائے دیوبند کی اس مصدقہ کتاب میں خود ان کے اپنے نام نہاد مناظر ساجد (خائن) بار بار اس متنازعہ عبارت کو اسماعیل دہلوی کی تسلیم کر چکے ہیں۔ بلکہ اس عبارت کو دہلوی کی الہامی عبارت اور اسی متنازعہ عبارت میں موجود الفاظ کو اسماعیل دہلوی کی دلی کیفیات قرار

دے چکے ہیں۔ یہ ہوتا ہے سچ جو کہ مخالف بھی قبول کرے۔

(جواب نمبر6) مناظرۂ جھنگ میں حق نواز جھنگوی کا اقرار

مناظرۂ جھنگ جس میں علمائے دیوبند کے مناظر حق نواز جھنگوی [اور ان کے ساتھ صدر مناظر جناب منظور احمد صاحب چنیوٹی تھے] تھے اس میں بار بار دیوبندی مناظر کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے کہ یہ عبارت اسماعیل دہلوی کی ہے، ملاحظہ کیجئے۔

☆ ......جھنگوی صاحب کہتے ہیں کہ

''میں عرض کر رہا تھا کہ شاہ اسماعیل کی اس عبارت میں توہین نہیں''

(مناظرہ جھنگ ۹۵ تفہیم الاسلام پبلی کیشنز لاہور)

☆ ......جھنگوی صاحب کہتے ہیں

''بلکہ شاہ صاحب فرمانا یہ چاہتے ہیں'' (مناظرہ جھنگ ۹۳ تفہیم الاسلام پبلی کیشنز لاہور)

☆ ......جھنگوی صاحب کہتے ہیں کہ

''میں آپ کے سامنے پوری عبارت پڑھوں گا اور آپ حضرات اس پر غور فرمائیں کہ **شاہ صاحب فرمانا کیا چاہتے ہیں**'' (مناظرہ جھنگ ۸۱ تفہیم الاسلام پبلی کیشنز لاہور)

☆ ......جھنگوی صاحب کہتے ہیں کہ

''**شاہ اسماعیل نے جو کچھ لکھا**۔ وہ عبادت کی روح کو بیان کیا ہے'' (مناظرہ جھنگ ۱۰۴)

☆ ......جھنگوی صاحب کہتے ہیں کہ

''**شاہ اسماعیل شہید کی عبارت** بالکل واضح ہے'' (مناظرہ جھنگ ۱۰۷)

☆ ......جھنگوی صاحب کہتے ہیں کہ

"شاہ اسماعیل کی عبارت بالکل بے غبار ہے" (مناظرہ جھنگ ۱۰۹ تفہیم الاسلام پبلی کیشنز لاہور)

یہاں یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ جھنگوی صاحب نے ایسا نہیں کہا کیونکہ مناظرہ جھنگ کی آڈیو کیسٹ آج بھی مارکیٹ میں موجود ہیں، کتابی شکل میں بھی یہ مناظرہ دستیاب ہے اور آج دن تک کسی دیوبندی نے حق نواز کے اس اقرار کا انکار نہیں کیا اور پھر مناظرہ جھنگ میں صرف جھنگوی صاحب ہی نہیں بلکہ بے شمار دیوبندی مناظر و علما بھی موجود تھے اور کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ جھنگوی صاحب سے غلطی ہوگی۔ بلکہ بار بار جھنگوی صاحب کہتے رہے

''شاہ اسماعیل کی اس عبارت میں، شاہ صاحب فرمانا یہ چاہتے ہیں، شاہ صاحب فرمانا کیا چاہتے ہیں، شاہ اسماعیل نے جو کچھ لکھا، شاہ اسماعیل شہید کی عبارت، شاہ اسماعیل کی عبارت''

لہٰذا یہاں بھی دیوبندیوں کو فیصلہ کرنا ہے کہ کیا جھنگوی صاحب نے جھوٹ بولا تھا؟ الحمدللہ عزوجل! اللہ نے حق بات کا اظہار ان کی زبان سے کروا دیا۔ الفضل ما شهدت به الاعداء

(جواب نمبر 7) مشہور دیوبندی مناظر محمد امین صفدر اوکاڑوی کا اقرار

علمائے دیوبند کے مشہور و معروف مناظر مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب نے خود اعتراف کیا ہے کہ یہ عبارت شاہ صاحب (یعنی شاہ اسماعیل دہلوی) ہی کی ہے اور شاہ اسماعیل دہلوی کو بے گناہ ثابت کرتے ہوئے اسی صراط مستقیم کی عبارت پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''دوسرا بہت بڑا اعتراض اس میں یہ ہے کہ **شاہ صاحب [یعنی اسماعیل دہلوی]** نے معاذ اللہ یہ لکھ دیا ہے کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یا کسی بزرگ کا خیال آ جانا یہ

رنڈی کے خیال سے بدتر ہے……

”**توشاہ صاحبؒ نے جو یہ عبارت لکھی ہے** کہ زنا کا خیال چھوڑ کر اپنی بیوی کا تصور کرنا یہ نماز کے بارے میں قطعاً نہیں تھا۔ بلکہ وسوسوں کے درجے کے بارے میں بیان فرمایا تھا“ (تجلیات صفدر جلد ہفتم اعتراضات کے جوابات ص ۳۵۷ مکتبہ امدادیہ ملتان)

جی حماد دیوبندی! آپ کے بزرگ دیوبندی مناظر مولوی محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب بھی قبول کر رہے ہیں کہ یہ عبارت شاہ صاحب (اسماعیل دہلوی) ہی کی ہے۔

(جواب نمبر8) دیوبندی مفتی اعظم رشید احمد صاحب کا اقرار

دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی رشید احمد صاحب (کراچی) ایک کتابچہ میں لکھتے ہیں کہ

”یہاں ایک اہم مسئلہ سمجھ لیجئے، **شاہ اسماعیل شہید نے کہیں لکھا ہے** کہ نمازی کو اپنی توجہ کسی مخلوق کی طرف مبذول نہ کرنی چاہیے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور بندھ لیا تو نماز ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے، اس کے برعکس اگر کسی حقیر سی مخلوق گاؤ خر کی طرف متوجہ ہو گیا تو اتنا خطرہ نہیں۔ الخ (رمضان ماہ محبت ص ۱۷۲ کتاب گھر کراچی)

الحمد للہ عزوجل! خود تسلیم کیا کہ شاہ اسماعیل نے لکھا ہے تو اب وہابیوں کو ماننا تو پڑے گا۔

(جواب نمبر9) وہابیو! بتاؤ افادے کس نے لکھے اور عبارت کہاں ہے؟

ہم نے اس مضمون کے شروع میں اسماعیل دہلوی صاحب کا مکمل مقدمہ درج کر دیا ہے۔ جس میں اسماعیل دہلوی صاحب نے صاف لکھا کہ میں نے

”**اس کتاب کا نام ”صراط مستقیم“** رکھا اور ایک مقدمہ اور چار باب اور ایک خاتمہ پر اس کو مرتب کیا گیا اور بابوں کو فصلوں پر اور فصلوں کو ہدایات پر اور ہدایات کو

تمہیدات اور افادات پر تقسیم کیا اور مبادی کو لفظ تمہید سے اور مقاصد کو لفظ افادہ سے شروع کیا۔ (مقدمہ صراط مستقیم صفحہ ۱۶ المکتبۃ الحق)

اسماعیل دہلوی صاحب کے اس مقدمہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ دہلوی صاحب نے ان اوراق کو بہت گہرے مضامین اور اسرار غامضہ سمجھ کر محض ان کے اوراق کا ترجمہ ہی نہیں کیا کیونکہ ان کا سمجھنا تو بقول اسماعیل دہلوی کے عوام الناس کو دشوار تھا اس لئے اسماعیل دہلوی صاحب نے ان اوراق کو "**اہل زبان (عوام الناس) کے اذہان**" اور علوم رسمیہ کے مطابق کیا (یعنی عام فہم الفاظ میں ترتیب دیا) پھر تقدیم و تاخیر، تمہید اور تمثیلات، افادات وارد کیے اور سلف کی اصطلاح سے تطبیق دی اور اپنی علمی و عقلی مداخلت اندازی کی۔ [ان سب باتوں پر گفتگو پہلے گزر چکی] پس معلوم ہوا کہ صراط مستقیم میں فصلیں، ہدایات، تمہیدات اور افادات لکھنے والے خود اسماعیل دہلوی ہی ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ گستاخانہ عبارت ان اوراق میں شامل ہے جو کو سید احمد کی طرف منسوب کیے جا رہے ہیں یا کہ ان افادات کے تحت شامل ہے جو کہ بقول شاہ اسماعیل کے انہوں نے خود لکھے۔

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے لکھا کہ صراط مستقیم کا

"دوسرا باب ایک مقدمہ چار حصوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے...... تیسری فصل میں عبادات میں مخل اشیاء کا بیان ہے اور اس میں دو ضمنی فصلیں بنام ''ہدایت'' کے ہیں...... پھر اسی افادے کے بیان میں مختلف اعمال کا تقابل کیا گیا...... **اسی افادے میں [یعنی اسی کے تحت] وہ [متنازعہ] عبارت ہے** جس کے غلط مفہوم کو

پھیلانا بریلویوں کی زندگی کا شائد سب سے بڑا مقصد ہے"

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 29 سنی اکیڈمی پاکستان)

قارئین کرام! آپ خود صراط مستقیم کو کھول کر دیکھ لیجئے یہ متنازعہ، زیر بحث گستاخانہ عبارت صراط مستقیم، باب دوم، دوسری ہدایت، پہلا افادہ کے تحت ص 169 پر ہے۔

اور افادہ وہ مضمون ہے جو اسماعیل دہلوی کے اپنے لکھے ہوئے ہیں، جیسا کہ اس بات کا اقرار خود اسماعیل دہلوی صاحب نے ان الفاظ میں کیا کہ

"اور مقاصد کو لفظ افادہ سے شروع کیا" (مقدمہ صراط مستقیم ص ۴ مکتبۃ الحق)

اس سے بالکل واضح ہو چکا ہے کہ افادہ وہ کلام یا تحریر ہے جو اسماعیل دہلوی صاحب کا اپنا مقصد ہے اور یہ گستاخانہ عبارت افادہ یعنی اسماعیل دہلوی کا اپنا کلام ہے پس اس سے بڑی اور کیا وضاحت درکار ہے اور اب کیا شک باقی ہے کہ یہ عبارت اسماعیل دہلوی کی نہیں؟ اب بھی اگر کوئی انکار کرے تو پھر ضد کا علاج ہمارے پاس نہیں۔

(جواب نمبر 10) 600 سے زائد دیوبندیوں کا اقرار عبارت دہلوی کی ہے

600 سے زائد دیوبندی علما کی مصدقہ کتاب "برأۃ الابرار" میں یہ لکھا ہے کہ یہ کتاب صراط مستقیم اسماعیل دہلوی نے لکھی چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"جناب مولانا شاہ اسماعیل صاحب شہید دہلوی نور اللہ مرقدھم نے ایک کتاب علم **تصوف میں ایسی بیش بہا لکھی** جس کا نام صراط مستقیم ہے...... **خط کھنچی ہوئی عبارت مولانا شہید کی** ملاحظہ ہو ظلمات بعضھا فوق بعض (اندھیرے ہیں جو درجہ میں بعض سے بعض اوپر ہوتے ہیں۔ آگے جو کچھ فرمائیں گے **وہ ہوگا اندھیرا یعنی**

شرعاً جائز مگر ان میں بعض زیادہ نقصان دہ اور بعض کم نقصان دے ضرور ہوں گے) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے دیکھئے نماز میں زنا کا وسوسہ لانا بھی بُرا بی بی کی مجامعت کا خیال لانا بھی بُرا مگر فرماتے ہیں بی بی کی مجامعت کا خیال زنا کے وسوسے سے اچھا ہے کیونکہ وسوسہ زنا حرام **کی طرف توجہ دلاتا ہے اور مجامعت بی بی حلال کی طرف اگرچہ بُرے اس مقام میں دونوں ہیں) اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب** ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا **اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے (اب آگے وجہ بیان کرنے لگے) کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم** بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ مولانا شہید کی دلیل کے بعد تو خدا کے فضل سے کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں...... ملخصاً

(برأۃ الابرار: ص88، 89 تحفظ نظریات دیوبند اکادمی)

اے میرے مسلمان بھائیو! اور دیوبندیو! تم بھی بغور ملاحظہ کرو کہ اوپر جو عبارت ''برأۃ الابرار'' میں خط کھینچا ہوا ہے وہ بھی خود دیوبندیوں نے کھینچا اور بریکٹ کے اندر جو الفاظ ہیں وہ بھی دیوبندیوں کے ہی ہیں تو 600 سے زائد دیوبندی علما کی اس مصدقہ کتاب میں واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ کتاب اسماعیل دہلوی نے لکھی اور یہ گستاخانہ عبارت بھی اسماعیل دہلوی ہی کی ہے۔

دیکھئے خود دیوبندی علمانے اس گستاخانہ عبارت کے نیچے خط کھینچا (یعنی اس کو انڈر لائن کیا) اور کہا کہ ''**خط کھنچی ہوئی عبارت مولانا شہید کی ملاحظہ ہو**'' اور پھر عبارت کے آخر میں بھی یہ اقرار کیا گیا کہ یہ عبارت اسماعیل دہلوی کی ہے ''**مولانا شہید کی دلیل کے بعد** تو خدا کے فضل سے کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں'' یعنی اس گستاخانہ عبارت کو جائز ثابت کرتے کیلئے جو بے ہودہ دلیل دی گئی ہے وہ بھی مولوی اسماعیل دہلوی ہی نے دی ہے۔

اب ہم مسلمانوں سے انصاف طلب کرتے ہیں کہ کیا اس کے بعد بھی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ کتاب صراط مستقیم اور اس کی یہ گستاخانہ عبارت اسماعیل دہلوی کی نہیں اور اب بھی اگر کوئی دیوبندی جھوٹ بولے اور کہے کہ یہ اسماعیل دہلوی کی عبارت نہیں تو پھر اپنی موت کا انتظار کرے جب مر کر مٹی میں مل جائے گا تو پھر سب حیلے بہانے ختم ہو جائیں گے اور اپنے جھوٹ کی سزا ضرور پائے گا۔

آخری گفت گو

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ شاہ اسماعیل دہلوی کے پیر و مرشد جناب سید احمد صاحب لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ لہٰذا صراط مستقیم کو ان کی تحریر [یا ان کو مصنف، مرتب] کہنا بھی ایک لطیفے سے کم نہیں ہوگا۔ جب ایک شخص لکھ ہی نہیں سکتا تو وہ مصنف کس طرح بن گیا؟

اب آخری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہابیوں دیوبندیوں کی تحریرات و مضامین میں اس بات کا واضح اعتراف ہے کہ کچھ کلمات و مضمون شاہ اسماعیل دہلوی نے سید احمد سے سن کر کہ ان بلند پرواز مضامین کو تحریر کے پنجرے میں قید کیا اور اور کچھ کلمات مولانا عبد الحی نے سید صاحب کی زبان سے سن کر مولانا نے تحریر کیے تھے'' [مقدمہ صراط مستقیم ص ۵ مکتبۃ الحق]

یعنی بقول وہابیوں کے ان کلمات کو بولنے والے سید احمد صاحب تھے اور لکھنے والے شاہ اسماعیل اور عبدالحیٔ تھے۔ اور پھر ان سب کو مکمل کتابی شکل میں مرتب کرنے والے شاہ اسماعیل دہلوی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اسماعیل صاحب نے ان کے کلمات کو کیوں لکھا؟ اور ان کے کلمات کو کیا سمجھ کر لکھا یعنی ان کو اچھا سمجھتے ہوئے اقرار و تصدیق کرتے ہوئے یا باطل و غلط سمجھ کر اور انکار و تردید کرتے ہوئے لکھا؟

ہم اس پر پہلے گفتگو کر چکے ہیں کہ اسماعیل دہلوی صاحب نے اپنے پیر و مرشد کو ہادی زمانہ مرشد یگانہ تسلیم کرنے کے بعد ان کے کلمات (بقول وہابیہ) کو کلمات ہدایات قرار دیا، ان کے مضمون کو بلند پرواز مضامین سمجھا، ان کے مضامین کو ''مضامین ہدایت'' مانا اور ان اوراق کو جن کو ان سے سن کر جمع کیا گیا تھا ان کو ''گہرے مضامین اور اسرار غامضہ'' قرار دیا۔

لہٰذا اب بھی اگر کوئی کہے کہ اسماعیل دہلوی صاحب محض جامع کی سی حیثیت رکھتے ہیں یا محض ان کی طرف نسبت تھی تو پھر ضد و ہٹ دھرمی کا علاج ہمارے پاس نہیں۔ بہرحال ایسی صورت میں بھی اسماعیل دہلوی صاحب بریٔ الذمہ قرار نہیں دیئے جاسکتے بلکہ اسماعیل دہلوی صاحب نے ان کو حرف با حرف پڑھا بھی اور سنایا بھی ''اس کتاب [صراط مستقیم] کے دو حصہ کو املا کے بعد حضرت سید صاحب کے گوش گزار کر دیا تاکہ مقصود غیر مقصود سے ممتاز ہو جائے''۔

اب چاہے وہابی یہ کہیں کہ صراط مستقیم کتاب شاہ اسماعیل نے اپنے پیر و مرشد سید احمد کی باتیں سن کر انہیں لکھا یا اس میں عبدالحی کے چند اوراق تھے، بہرحال یہ ثابت ہو گیا کہ جو کچھ بھی لکھا وہ غلطی سے اس کتاب ''صراط مستقیم'' کا حصہ نہیں بنے اور نہ آج دن تک

احمدیوں دیوبندیوں نے اس عبارت کو الحاقی قرار دیا بلکہ بطیب خاطر شاہ اسماعیل نے انہیں اپنی کتاب کا حصہ بنایا جس کا خود وہابیوں کو بھی اقرار ہے۔

دیوبندی حماد کا عبارت معترضہ کا پس منظر

دیوبندی مفتی حماد نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ 29 پر صراط مستقیم کے مختلف ابواب کا ذکر کیا۔مفتی حماد نے لکھا ہے کہ

دوسرا باب ایک مقدمہ چار حصوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے......تیسری فصل میں عبادات میں مخل اشیاء کا بیان ہے اور اس میں دو ضمنی فصلیں بنام" ہدایت" کے ہیں ......پھر اسی افادے کے بیان میں مختلف اعمال کا تقابل کیا گیا...... **اسی افادے میں وہ [متنازعہ] عبارت ہے** جس کے غلط مفہوم کو پھیلانا بریلویوں کی زندگی کا شائد سب سے بڑا مقصد ہے" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص29 سنی اکیڈمی پاکستان)

ہم یہاں پر دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ صراط مستقیم کا مقدمہ پڑھیں اور بتائیں کے ابواب، افادات، تمہیدات کس نے لکھے؟ اگر دیوبندیوں کو معلوم نہیں تو ہماری اسی کتاب کے صفحات کو پیچھے پلٹیں اور ہمارا

''جواب [وہابیوں بتاؤ افادے کس نے لکھے اور عبارت کہاں ہے؟''] کا مکرر مطالعہ کریں۔اور دیکھیں کہ اسماعیل دہلوی نے صاف لکھا ہے کہ میں [اسماعیل دہلوی] نے ''**اس کتاب کا نام ''صراط مستقیم'' رکھا** اور ایک مقدمہ اور چار باب اور ایک خاتمہ پر اس کو مرتب کیا اور بابوں کو فصلوں پر اور فصلوں کو ہدایات پر اور ہدایات کو تمہیدات **اور افادات پر تقسیم کیا** اور مبادی کو لفظ تمہید سے **اور مقاصد کو لفظ**

افادہ سے شروع کیا'' (مقدمہ صراط مستقیم صفحہ ۱۶ امکتبۃ الحق)

یہ عبارت افادہ کے تحت ہے جو کہ اسماعیل دہلوی کا اپنا لکھا ہوا ہے اور اسماعیل دہلوی کا اپنا مقصد ہے۔ پس الحمد للہ عزوجل ثابت ہو گیا کہ یہ عبارت دہلوی ہی کی ہے۔

تو اب دیوبندی حماد صاحب کا یہ کہنا کہ یہ عبارت ''غلط مفہوم کو پھیلانا بریلویوں (سنیوں) کی زندگی کا شاید سب سے بڑا مقصد ہے'' تو ہم عرض کریں گے کہ غلط اور صحیح مفہوم کا فیصلہ ہماری اس کتاب کو پڑھنے والوں پر ظاہر ہو چکا ہے لہٰذا اب دیوبندی احمدی مفتی حماد خواہ مخواہ ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' پر عمل کر رہے ہیں۔

اللہ کی قسم! ہمارا مقصد عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرنا ہے، محض اس لئے ہم اس عبارت پر گفتگو کرتے ہیں لیکن دیوبندیوں کو شرم آنی چاہیے کہ سالوں سے محض اپنے ایک مولوی کا دفاع کر رہے ہیں۔ اور اس عبارت کی من گھڑت تاویلات کرنے کے باوجود آج دن تک اس کو بے غبار ثابت نہ کر سکے۔ کاش کہ دیوبندی حضرات اپنے مولویوں کے بجائے عظمت و شان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتے۔

دیوبندی مفتی حماد کا ''بریلویوں سے پہلا سوال'' کا جواب

دیوبندی مفتی نے صفحہ 31 پر یہ سوال قائم کیا۔ اس کا تفصیلی جواب ہم گزشتہ صفحات پر ''وہابیوں کے پہلے سوال کا منہ توڑ جواب'' کے عنوان سے تفصیلاً پیش کر چکے ہیں۔ لہٰذا یہاں اعادہ کی حاجت نہیں۔

اہلحدیثوں کے حوالے "صراط مستقیم" اسماعیل دہلوی کی کتاب

یہاں غیر مقلدین اہلحدیث کے چند حوالے بھی پیش کر دیتے ہیں تا کہ اگر کوئی اہلحدیث بھی

ہماری کتاب کا مطالعہ کرے تو اس کو بھی انکار کی جرات نہ ہو۔

☆غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل امام نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"تین برس قبل فضل امام بدایونی نے تقویۃ الایمان **اور صراط مستقیم تصنیف مولوی اسماعیل صاحب مرحوم** پر دس شبہات لکھ کر ایک رسالہ، مقولات عشرہ نام سے شائع کیا" (فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۲۵۳ مکتبہ ثنائیہ)

☆اسی طرح لکھتے ہیں

"شاہ اسماعیل شہید نے صراط مستقیم میں لکھا ہے" (فتاویٰ نذیریہ ۱/۱۰۶ مکتبہ ثنائیہ)

نذیر حسین دہلوی اہل حدیث جماعت کے امام الکل فی الکل ہیں اور ان کے مطابق بھی صراط مستقیم اسماعیل دہلوی ہی کی ہے۔

☆......اسماعیل دہلوی کے حالات زندگی پر سب سے جامع کتاب حیات طیبہ مرزا حیرت دہلوی وہابی نے لکھی ۔ اسی کتاب میں جہاں اسماعیل دہلوی کی کتابوں کا تذکرہ ہے وہاں مرزا حیرت دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"صراط مستقیم تیسری کتاب ہے اگرچہ یہ سید احمد کے نام سے منسوب ہے **دراصل یہ کتاب پیارے شہید (شاہ اسماعیل) ہی کی لکھی ہوئی ہے۔**

(حیات طیبہ صفحہ 360، اسلامی اکادمی لاہور)

حیات طیبہ کو علمائے دیوبند بھی مانتے ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔

☆علمائے اہلحدیث کے قاضی محمد اسلم سیف نے اپنی کتاب "تحریک اہل حدیث" میں اسماعیل دہلوی کی کتابوں کی فہرست بیان کی اس میں بھی **صراط مستقیم کو اسماعیل دہلوی کی**

تصنیفات میں درج کیا گیا۔(تحریک اہل حدیث صفحہ 234 مکتبہ قدوسیہ لاہور)

☆......علمائے اہلحدیث کے چوٹی کے عالم دین ومناظر ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی اپنی کتاب ''تاریخ اہل حدیث'' میں **صراط مستقیم کتاب کو اسماعیل دہلوی کی کتابوں کی فہرست میں شامل کیا۔**(تاریخ اہل حدیث صفحہ 470 مکتبہ قدوسیہ لاہور)

☆......تواریخ عجیبہ طبع ساڈھورہ مصنف محمد جعفر تھانسیری وہابی صفحہ 149 پر ہے کہ **صراط مستقیم شاہ اسماعیل دہلوی ہی کے قلم سے قفس تحریر میں آئی ہے۔**

☆......''ہدیۃ المہدی مکتبہ جمعیت اہل حدیث لاہور'' ص 36 پر **نواب وحید الزمان وہابی نے مذکورہ عبارت تصور شیخ پر بحث کی ہے اور اس عبارت کو شاہ اسماعیل کی عبارت قرار دیا ہے۔**

☆......کتاب ''تاریخی حقائق'' محمد احسن اللہ ڈیانوی غیر مقلد ص 41 پر لکھتے ہیں **شاہ اسماعیل کی تصانیف، تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، تنویر العینین اور منصب امامت کا مطالعہ کیا جائے۔**

☆......''تراجم علمائے حدیث ہند'' مصنف ابویحییٰ امام خان نوشہروی نے ص 11 پر **صراط مستقیم کو شاہ اسماعیل کی تصانیف میں شمار کیا ہے۔**

☆......''فتاوٰی اہل حدیث ادارہ احیاء سنہ سرگودھا'' ج 1 ص 102 پر غیر مقلدوں کے مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی نے **صراط مستقیم کو شاہ اسماعیل کی تصنیف تسلیم کیا ہے۔**

☆......''خطبات بہاولپوری'' جلد اول ص 327 پر وفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری (جنہیں اہل حدیث حضرات مجدد بہاولپوری کے نام سے یاد کرتے ہیں) لکھتے ہیں

”تقویۃ الایمان توحید کے بارے میں بڑی معیاری کتاب ہے **لیکن اپنے اس ماحول میں جس ماحول میں وہ (شاہ اسماعیل) پلے تھے جس ماحول میں پڑھے چونکہ تصوف کا چکر تھا چنانچہ صراط مستقیم میں انہوں نے وہ کھینچیں ماری ہیں کہ اللہ میرا معاف کرے**! پڑھ کر حیرانی ہوئی کہ یا اللہ یہ شاہ اسماعیل کی باتیں ہیں ایسا آدمی بھی کبھی مسلمان ہوسکتا ہے؟۔“ (گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے)

(خطبات بہاولپوری: ص 327 مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد)

☆ ......”نزہۃ الخواطر جلد ہفتم دار الاشاعت لاہور“ مصنف مولوی سید عبدالحیٔ بن فخر الدین نے صفحہ 128 پر **صراط مستقیم کو شاہ اسماعیل کی سب سے بہتر کتاب قرار دیا ہے**۔

☆ ......مصنف تحریک اہلحدیث اسماعیل دہلوی کی تصنیفات کا ذکر کرتے ہیں **صراط مستقیم کو اسماعیل دہلوی کی تصنیف قرار دیا** ”**یک روزہ، عبقات، صراط مستقیم**“ (تحریک اہلحدیث)

۔(ماخذ از: روئیداد مناظرہ گستاخ کون؟ اسلامک بک کارپوریشن)

الحمد للہ! علمائے اہلحدیث غیر مقلدین حضرات کی کتب کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے جن میں یہ تسلیم کیا گیا کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی ہی کی کتاب ہے۔ اور وہ اہلحدیث حضرات بھی جو اس کتاب و عبارت کی نفی اسماعیل دہلوی سے کرنا چاہتے ہیں ان کا مکمل رد بھی پچھلے صفحات پر موجود ہے۔

دیوبندی مفتی حماد کی کتاب کے
ص32 تا 93 کا جواب

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کے تیسرے باب کا جواب

دیوبندی احمدی نام نہاد مفتی حماد کی کتاب کے تیسرے باب کا آغاز صفحہ 32 سے ہوا، اس میں انہوں نے تمہید اور چند مثالوں کو بیان کیا جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

"جو کتاب جس فنِ موضوع کی ہو اسی فنِ موضوع کے لحاظ سے اس کو دیکھا جائے گا یعنی تصوف کی ہوگی تو تصوف کے لحاظ سے، نحو کی کتاب ہوگی تو علم نحو کے تحت اس کو دیکھا جائے گا۔ منطق کی ہوگی تو اسی علم کے تحت دیکھا جائے گا۔ لغت کی ہوگی تو علم لغت کے اعتبار سے دکھائی جائے گی۔ اور اس کے علاوہ مصنف کے حالات و اصطلاحات سے واقفیت، **علاقہ کی بول چال سے واقفیت سب کچھ دیکھنا ضروری ہے۔**" (خلاصہ صفحہ 32 تا 35 سنی اکادمی)

اور اس کے بعد نام نہاد مفتی حماد دیوبندی نے لکھا کہ

''جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ''صراط مستقیم'' تصوف کے موضوع پر لکھی گئی تھی لہٰذا اس میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی تشریح [۱] تصوف کے مطابق کی جائیں گی [۲] اگر مصنف سے اس تشریح میں مدد ملے تو اس کو تسلیم کیا جائے گا یا مصنف کے کسی شاگرد سے اس اصطلاح کی تشریح کے حوالے سے کوئی بات منقول ہو تو اس عبارت کی تشریح اسی لحاظ سے ہوگی۔...... مذکورہ بالا عبارت میں لفظ ہمت استعمال ہوا ہے...... اس ہمت کی تشریح یقیناً تصوف اور اہل طریقت کے مطابق کی جائے گی'' (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 35، 36 سنی اکیڈمی)

اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے دیوبندی مفتی حماد نے صوفیائے کرام کی چند کتابوں سے

چند تعریفیں اپنے باطل الفاظ کی آمیزش کے ساتھ بیان کیں اور یہ راگ گایا کہ ہمت سے مراد یہ ہے، ہمت سے مراد وہ ہے، فلاں نے ایسا لکھا تو دیوبندی حماد کی ان سب باتوں کا منہ توڑ، علمی و تحقیقی جواب ہم ''تصور شیخ'' کے موضوع میں تفصیلاً بیان کریں گے، دیوبندی حضرات صرف ہمت کی تعریفوں میں دجل وفریب سے کام لیتے ہیں اور وہ باطل و مردود معنی جو صوفیائے کرام و مشائخ عظام کو کبھی خواب میں نہیں آیا ہوگا وہ ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ معاذ اللہ!

دیوبندی حماد کے دوسرے سوال کا جواب

صفحہ 36 پر دیوبندی حماد صاحب نے سوال کیا کہ

"اس ہمت سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کی تشریح اور تعریف اس مقام پر لغت کے اعتبار سے کی جائے گی، ہرگز نہیں۔ اس ہمت کی تشریح یقینا تصوف اور اہل طریقت کے مطابق کی جائے گی" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص 36 سنی اکیڈمی)

عجیب بات ہے دیوبندی حماد سوال بھی پوچھتے ہیں اور جواب بھی خود ہی دیتے ہیں۔ باقی ہمت کے بارے میں حماد دیوبندی نے جو گفتگو کی ہے ہم نے اس پر سیر حاصل گفتگو ہماری اس کتاب میں ''تصور شیخ'' کے موضوع میں دیکھی جا سکتی ہے۔

ہمت کی مختلف تعریفوں اور حماد صاحب کا جواب

دیوبندی حماد صاحب نے صفحہ 36 پر قاضی محمد اعلیٰ تھانوی، صفحہ 38 پر اسماعیل دہلوی کی عبقات، صفحہ 39 پر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ 40 پر صاحب زادہ عمر بیر بلوی، صفحہ 41 پر شاہ غلام علی نقشبندی مجددی، صفحہ 42 پر میاں جی شیر محمد، ص 43 پر اشرفعلی تھانوی، کے حوالہ جات سے ہمت و توجہ پر گفتگو کی۔ اور ان سب عبارات کو پیش کر کے آخر میں چل کر یہ سمجھایا کہ ہمت کا عمل دو مقصد یا غرض کی بنا پر کیا جاتا ہے ۔[1] افادہ [2] استفادہ

افادہ: (فائدہ پہنچانا) اس کے بارے میں لکھا کہ ''بعض اوقات کسی دوسرے پر کوئی خاص کیفیت کا عکس ڈالا جاتا ہے یہ صورت افادہ کی (دوسروں کو فائدہ پہنچانے) کی ہے۔ یہ بڑا، اپنے سے چھوٹے کی طرف کرے گا'' (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 43 سنی اکیڈمی)

استفادہ: (فائدہ حاصل کرنا) اس کے بارے میں لکھا ہے کہ "بعض اوقات

دوسرے سے فائدے کے حصول کیلئے کیا جائے گا یہ استفادے کی شکل ہے۔ یہ چھوٹے کی طرف سے اپنے سے بڑے کے لئے ہوگا" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص ۴۳ سنی اکیڈمی پاکستان)

دیوبندی مفتی صاحب نے آخر میں جو مدعا بیان فرمایا وہ اس طرح ہے کہ

''اب ان حوالہ جات کو منطبق کریں صراط مستقیم کی عبارت پر: کہ ''ہمت'' کا عمل کرنا شیخ یا اس کے مثل قابل تعظیم ہستیوں کی جانب خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ اب افادہ (فائدہ پہنچانا) والے معنی کو لیں جو بڑا چھوٹے کی طرف کرتے ہے تو مطلب یہ بنے گا کہ کوئی مرید اپنے پیر پر اپنی کیفیت کا عکس ڈالے، یقیناً **ایسا مرید بے ادب کہلائے گا** اور اگر کوئی امتی، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں (نعوذ باللہ) ایسا عمل کرے **تو شائد اس کا ایمان بھی نہ بچے**۔ اور وہ یہی عمل اپنے گائے اور گدھے پر کرے تو یقیناً وہ ایک حقیر اشیاء ہیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اپنے شیخ کی جانب یہ عمل کرنا یقیناً بدتر ہے اپنی گائے اور گدھے کی جانب عمل کرنے سے **اور یہی بات سید احمد شہیدؒ نے لکھی**''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 43۔ یہی بات ساجد خائن دیوبندی نے بھی اپنی کتاب ''دفاع'' 504 مکتبہ ختم نبوت پر کی ہے)

دیوبندی کا بیل و گدھے سے افادہ یا استفادہ؟

قارئین کرام! وہابیوں کی تاویلات خود ان کو کس طرح ذلیل وخوار کر رہی ہیں دیکھئے کہ افادہ اور استفادہ کا جو بھی مطلب وہابیہ دیابنہ لیں، اس مطلب کو منطبق کریں صراط مستقیم کی ''بیل و گدھے'' والی مکمل عبارت پر۔

اب دیوبندی بتائیں کہ وہ بیل وگدھے کونماز میں افادہ پہنچارہے ہیں یا بیل وگدھے سے استفادہ حاصل کررہے ہیں؟

پہلی صورت (افادہ) لیں تو مطلب یہ بنے گا کہ دیوبندی نماز میں ان گھٹیا چیزوں (بیل و گدھے) پر اپنا عکس ڈال کرانہیں فیض پہنچارہے ہیں۔

اور دوسری صورت (استفادہ) والی لیں تو مطلب یہ ہوگا کہ دیوبندی حضرات حالت نماز میں نبی پاک ﷺ یا شیخ کی طرف سے خیال (یا بالفرض صرف ہمت) ہٹا کر قصدا و ارادۃً بیل و گدھے کی طرف صرف ہمت کریں گے اب استفادے کی صورت میں دیوبندی حضرات نے نماز میں اپنے قصد وارادے سے بقول دیابنہ اللہ عزوجل سے توجہ ہٹا کر اپنے بیل وگدھے کی طرف نہ صرف ہمت کو لگا یا بلکہ اس سے استفادہ بھی حاصل کر رہے ہیں ۔لا حول و لا قوۃ الا باللہ!

یہ ہے دیوبندیوں کی تاویلات باطلہ کا نتیجہ اور یہ ان بدبختوں کا نصیب ۔کیا ہی خوب مذہب وہابیہ پایا ہے جس میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ یہ عمل تو شرک لیکن گھر کے بیل و گدھے (ذلیل وحقیر ،گھٹیا چیزوں) سے استفادہ اور ان کی طرف یہ عمل اس سے بہتر۔ الامان والحفیظ!

دیوبندی افادہ کی تاویل کا پہلا جواب

(۱)**افادہ** (فائدہ پہنچانا) والے معنی کو لیں جو بڑے چھوٹے کی طرف کرتے ہے تو مطلب یہ بنے گا کہ کوئی مرید اپنے پیر پر اپنی کیفیت کا عکس ڈالے

دیوبندی حماد نے خواہ مخواہ الفاظ کی ہیرا پھیری سے عوام الناس کو چکر دیا ہے،اور زبردستی

ایسی باتوں کو شامل کر دیا جن کا تعلق اس موضوع سے ہے ہی نہیں اور نہ ہی ایسی باتوں کا ثبوت ملتا ہے۔ افادہ کا جو مطلب و مقصد حماد دیوبندی نے بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ افادے کا جو عمل کیا جاتا ہے وہ مرید اپنے پیر پر عکس ڈالنے کے لئے کرتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ افادے کا یہ عمل (مرید اپنے پیر پر عکس ڈالے) کس مستند و معتبر کتاب میں بیان کیا گیا؟ اگر کوئی ثبوت آپ دیوبندیوں کے پاس ہے تو پیش کریں لیکن ان شاء اللہ عزوجل آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔

دیوبندی افادہ کی تاویل کا دوسرا جواب

دیوبندیوں کے افادے کی یہ تاویل اس لئے بھی درست نہیں کہ اگر یہ معنی مراد لیا جائے تو مطلب یہ ہوا کہ امتی اپنے نبی کو فیض پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے تو وہابیہ کو یہ بات کون سمجھائے کہ توجہ کا عکس ڈال کر اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فیض رسائی کی کوشش کرنے والا امتی خود کو بزعم خویش نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا سمجھتا ہے (معاذ اللہ) جو ایسا سمجھے وہ تو مسلمان ہی نہیں بلکہ خود حماد دیوبندی کے مطابق ایسا بے ادب اور ایمان کو برباد کرنے والا گستاخ کہلائے گا تو جب یہ (امتی) بے ادب و گستاخ ٹھہرا تو اس کے متعلق اسماعیل دہلوی نے یہ کیسے لکھ دیا کہ "واین تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد" یہ کہاں کی تعظیم اور کہاں کا اجلال ہے؟ توہین کو تعظیم و اجلال کہتے ہوئے دیوبندیوں بالخصوص حماد دیوبندی کو سمجھ ہی نہیں آئی یا پھر جان بوجھ کر ایسی جہالتیں کرتے ہیں، کیونکہ وہابیت احمدیت دیوبندیت نام ہی جہالت کا ہے۔

دیوبندی افادہ کی تاویل کا تیسرا جواب

پھر خود دیوبندی حماد نے افادہ کے بارے میں صاحب زادہ عمر بیر بلوی والے حوالے کے تحت پہلے یہ اقرار کیا کہ یہ عمل

"بڑوں کی طرف فائدہ لینے کے لئے ہوتا ہے" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ ص ۴۰)

دیوبندی مولوی کا پاگل پن دیکھئے کہ کبھی کیا لکھ رہا ہے اور کبھی کیا؟ دیوبندی مولوی کے بیانات میں تضادات ہی تضادات پائے جاتے ہیں۔

دیوبندی افادہ کی تاویل کا چوتھا جواب

دیوبندی حماد کی اس جاہلانہ تعبیر وتاویل کے لئے یہ بات کافی ہے کہ مستند ومعتبر مشائخ عظام وعلمائے دین میں سے کسی نے کہیں بھی تصور شیخ یا ہمت کا یہ معنی ومقصد بیان نہیں کیا کہ مرید اس مقصد کے لئے ہمت کا عمل کرتا ہے کہ اپنے پیر ومرشد پر اپنا عکس ڈالے، ہم دیوبندیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی ایک حوالہ ہمیں کسی مستند ومعتبر کتاب سے دکھا دیں، لیکن ان شاء اللہ عزوجل! ہرگز ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔

دیوبندیو! اگر یہی بات ہے تو اعلان کر دو

پھر حماد دیوبندی کے خط کشیدہ الفاظ کو ملاحظہ کیجیے، حماد دیوبندی کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں صراط مستقیم کی عبارت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ کی طرف صرف ہمت کو بیل و گدھے کے خیال سے بھی بدتر اس لئے کہا گیا کیونکہ یہاں مرید اپنے شیخ یا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنا عکس ڈال رہا ہے یعنی اسے افادہ (فائدہ پہنچانے) کے لئے یہ عمل کر رہا ہے۔ حماد دیوبندی نے یہ الفاظ **"<u>اور یہی بات سید احمد شہید نے لکھی</u>"** لکھ کر مہر لگا دی کہ

صراط مستقیم کی مراد یہی عمل ہے گویا اسماعیل دہلوی صرف اسی صورت کے خلاف تھے،
دیوبندی حماد کی اس کھینچا تانی پر ہم یہ کہتے ہیں۔

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ

دیوبندیو! کچھ تو خدا کا خوف کرو! صراط مستقیم کی عبارت میں کن الفاظ سے یہ ثابت ہو رہا ہے؟ ذرا ان الفاظ کو نقل تو کرو لیکن ان شاء اللہ عزوجل! ایسی کوئی بات دہلوی کی کتاب سے تم قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔

جناب! اگر یہی معنیٰ مراد ہے تو ہم تمام جید مفتیان دیوبند سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی یا اکابرین وہابیہ سے یہ ثابت کریں کہ کہیں انہوں نے یہ لکھا ہو کہ ہماری مراد صرف یہ پہلا معنی ہی ہے اور ہم دیوبندی صرف اسی پہلے معنی کے خلاف ہیں صرف اسی کو شرک کہتے ہیں لیکن دوسرا معنی یعنی ان سے استفادہ (یعنی بزرگوں سے فائدہ یا فیض حاصل کرنے کے لئے) کے ہم دیوبندی قائل ہیں لہٰذا دوسرا معنی نہ ہی بے ادبی ہے اور نہ ہی شرک ہے اور نہ ہی شرک کی طرف لے جاتا ہے۔

لہٰذا اب ذرا حماد دیوبندی آپ ہی اپنے قلم کو جنبش دیں بلکہ جو ہڈی تمہارے گلے میں پھنس چکی ہے اس کے لئے اپنے بدنام زمانہ بدزبان مولوی ساجد خائن سے مدد طلب کر لیں اور اس دوسرے معنی (استفادہ) کو نماز میں جائز قرار دیں، اگر واقعی صراط مستقیم کی عبارت سے وہی پہلا معنی مراد ہے جو آپ نے اوپر بیان کیا پھر تو آپ کو اس دوسرے معنی پر جواز کا حکم لگانے اور اس کو عین حالت نماز میں اختیار کرنے پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

لیکن ہم جانتے ہیں کہ آپ دوسری صورت کو بھی ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔ لہٰذا دیوبندی حماد نے خواہ مخواہ ایسی باتوں کو داخل کیا جن کا کوئی سر پیر ہی نہیں ہے، بلکہ صوفیائے کرام و بزرگان دین کی کتب کو اٹھا کر دیکھ لیجیے کہ ان میں بھی موجود ہے کہ مرید ہمیشہ اپنے شیخ و پیر کی طرف توجہ اسی لئے کرتا ہے کہ ان سے فیوض و برکات حاصل ہوں، آج دن تک کوئی جاہل سے جاہل مرید ایسا نہیں دیکھا گیا جس نے کبھی اپنے پیر و مرشد کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایسی توجہ (تصور شیخ) کی ہو۔ حتیٰ کہ اسماعیل دہلوی یا سید احمد کی تحریرات سے بھی ایسی توجہ پر کوئی ایک حوالہ پیش نہیں کیا جا سکتا، اور اسماعیل دہلوی و سید احمد کے ذہن و گمان میں بھی ایسی باتیں نہیں ہوں گی جیسی آج کل کے نام نہاد مفتی حضرات بیان کر رہے ہیں۔

حماد دیوبندی کی بے بسی و ناکامی

دیوبندی حماد نے جو کھینچا تانی کر کے اسماعیل دہلوی کی عبارت کو بے غبار ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، خود ان کو بھی معلوم ہے کہ یہ تاویل باطل ہے کیونکہ اسماعیل دہلوی نے اس کے بارے میں لکھا کہ یہ عمل شرک کی طرف کھینچ لے جائے گا جبکہ حماد دیوبندی کی تاویل سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ نہ ہی شرک ہے نہ شرک کی طرف لے جاتا ہے بلکہ یہ بے ادبی کا عمل کہلائے گا۔ جیسا کہ حماد دیوبندی کی مذکورہ بالا عبارت میں آپ واضح طور پر یہ الفاظ دیکھ سکتے ہیں کہ

''یقیناً **ایسا مرید بے ادب کہلائے گا** اور اگر کوئی امتی، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں (نعوذ باللہ) ایسا عمل کرے تو شاید اس کا ایمان بھی نہ بچے۔''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 43 سنی اکیڈمی پاکستان)

یعنی یہ عمل بے ادبی تو ہے لیکن شرک نہیں، حماد دیوبندی تو اس کو شرک سے نکال لے گئے جبکہ اسماعیل دہلوی اس کو شرک کی طرف لے گئے! حماد دیوبندی خود بھی جانتے تھے کہ ان کی یہ تاویل باطل ہے اس لئے خود انہوں نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنی ناکامی و بے بسی کا اقرار خود ہی ان الفاظ میں کر دیا کہ

''اب اس تشریح کے مطابق ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ سید احمد شہید نے آگے چل کر شرک کی بات کی ہے۔اس کا جواب مختصراً عرض ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:44 سنی اکیڈمی پاکستان)

ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ جو تاویل مولوی حماد احمدی نے کی ہے اس سے وہ مدعا ثابت ہی نہیں ہوتا جو اسماعیل دہلوی نے کیا ہے، گویا یہ صورت اس درجہ کی ہے ہی نہیں جس کو اسماعیل دہلوی نے شرک کی طرف کھینچ لے جانے والا کہا ہے۔ لہٰذا حماد دیوبندی کی یہ تاویل باطل و مردود ٹھہری۔

اور پھر حماد دیوبندی کے الفاظ اس بات کے شاہد ہیں کہ ایسی صورت میں یہ عمل نہ ہی شرک ہے نہ شرک کی طرف لے جاتا ہے لیکن اس کو شرک یا شرک کی طرف لے جانے والا عمل ثابت کرنے کے لئے مزید ایک تقریر کی ضرورت ہے اور حماد دیوبندی نے یہی کیا اور آگے چل کر الگ سے اس کو شرک ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہمت کے عمل میں شیخ کی تعظیم مقصود کے درجے؟

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد صاحب لکھتے ہیں کہ

''ان کی مثل قابل احترام شخصیات کی جانب **جب ہمت کا عمل کیا جائے گا تو شیخ کی**

تعظیم مقصود کے درجے میں ہوگی۔ یاد رہے کہ مطلق تعظیم آنے پر سید احمد شہید کوئی کلام نہیں کر رہے وہ تو فرماتے ہیں این تعظیم و اجلال غیر در ناز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد **نماز میں غیر اللہ کی تعظیم بنانا شرک کی طرف لے جاتا ہے** مطلق تعظیم کے آنے میں کوئی کلام نہیں۔ نماز میں یہ تعظیم جو مقصود ہو، **کیوں شرک** ہے۔ اس کی مکمل وضاحت بالتفصیل آگے آرہی ہے......''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص45 سنی اکیڈمی پاکستان)

عرض ہے کہ دیابنہ نے صرف ہمت کا یہی عمل گھٹیا اور کم تر چیزوں (بیل، گدھے، کتے، اونٹ۔ خنزیر) کی طرف کرنے کو غیر شرک، کم نقصان دے اور بہتر بتایا۔ دیکھئے دیوبندی علما نے لکھا ہے کہ

''اگر صرف ہمت کسی گھٹیا اور کم تر چیز کی طرف ہوگی تو نقصان کم ہوگا اور اعلیٰ ہستی کی طرف صرف ہمت ہوگی تو زیادہ نقصان دہ ہے'' (دفاع: ج ۱ ص ۵۱۴ مکتبہ ختم نبوت)

اگر ہمت کے عمل میں مقصود اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی ذات ہوتی ہے تو پھر دیابنہ کے اصول کے مطابق جس طرح ہمت کے عمل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ مقصود ٹھہرے اسی طرح ہمت کے عمل میں گھٹیا و کم تر چیزیں (بیل و گدھا) ہی مقصود ٹھہریں جب دیوبندی نمازیوں کا مقصود ہی گھٹیا چیزیں ہیں تو پھر یہ شرک سے کیونکر خارج ہو گیا؟ اور کم نقصان دہ اور بہتر کیسے ہو گیا؟

کیا وہابیہ کے ہاں شرک صرف معظم و بزرگ ہستیوں ہی کے ساتھ خاص ہے اور باقی بیل و گدھے کے ساتھ شرک نہیں ہو سکتا؟ کیا مذہب وہابیہ میں بزرگوں کی عبادت شرک ہے اور

جانوروں کی عبادت شرک نہیں؟ اگر یہ شرک ہی ہے تو شرک تو ہر حال اور ہر مخلوق کے ساتھ شرک ہی رہے گا۔ جیسا کہ ہم پہلے حوالے بھی پیش کر چکے کہ قدیم امتوں نے غیر معظم مخلوقات (جانوروں) کے ساتھ بھی شرک کیا لہٰذا وہابیہ کی یہ تقسیم باطل و مردود ہے۔

باقی ہمت کا عمل کیا ہے اور اس میں مقصود کیا ہے؟ یہ سب گفتگو ہماری اس کتاب میں موجود ہے جو من گھڑت معنی دیوبندی بیان کرتے ہیں وہ خود انہی کی کتابوں سے باطل ہیں۔

مزید دیکھئے کہ جو فارسی کی عبارت اور ترجمہ خود حماد دیوبندی نے پیش کیا اس میں بھی اگر یہی معنی مراد لیا جائے جو حماد دیوبندی نے پیش کیا تب بھی اس عمل کو شرک نہیں کہا گیا بلکہ لکھا کہ یہ عمل **''شرک کی طرف لے جاتا ہے''** یعنی اس کے مطابق صراط مستقیم والے نے اس عمل کو شرک نہیں کہا لیکن اس کے برعکس خود حماد دیوبندی نے اس کو شرک کہا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا عبارت میں صاف لکھا کہ یہ ''کیوں شرک ہے''

لہٰذا پہلے خود دیوبندی حضرات یہ فیصلہ کر لیں کہ کس کا دعویٰ درست ہے؟ اور کس کے دعوے کو ثابت کرنا ہے؟ باقی تفصیل حماد دیوبندی نے آگے بیان کی ہے لہٰذا ہمارا تفصیلی جواب بھی آگے آ رہا ہے۔

دیوبندی استفادہ کی تاویل کا جواب

دیوبندی مولوی حماد لکھتا ہے کہ

استفادہ: (فائدہ حاصل کرنا) اس کے بارے میں لکھا ہے کہ ''بعض اوقات دوسرے سے فائدے کے حصول کیلئے کیا جائے گا یہ استفادے کی شکل ہے۔ یہ

چھوٹے کی طرف سے اپنے سے بڑے کے لئے ہوگا''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 43 سنی اکیڈمی پاکستان)

اسی طرح علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب میں بھی یہی (استفادہ والی) گفتگو حماد کی تقلید میں اس طرح پیش کی گئی ہے کہ

''اور جب چھوٹا بڑے پر فوائد کے حصول کے لئے یہ کام کرے تو استفادہ کہلائے گا'' (دفاع: جلد ا ص ۵۰۴: ساجد خائن مکتبہ ختم نبوت پشاور)

اسی طرح دیوبندی مولوی حماد مزید لکھتا ہے کہ

''دوسرا جواب ہمت کے اس دوسرے معنی پر مبنی ہے جو کہ اوپر نقل کیا ہے **یعنی کسی سے فائدہ کا حصول۔ جو چھوٹا اپنے سے بڑے کی طرف کرے**۔ جب چھوٹا اپنے سے بڑے کی طرف یہ ''عمل ہمت'' کرے گا کسی فائدہ کے حصول کے لئے تو اس ''عمل ہمت'' کیساتھ ہی اس کے دل میں تعظیم بھی مقصود کے درجے میں ہو گی کیونکہ عمل ہمت میں استفادے کے لئے یہ ضروری ہے...... **نمازی کا نماز میں کسی قابل تعظیم ہستی کی تعظیم کو حالت عبادت میں مقصود بنانا شرک ہے** اور یہی بات سید احمد شہید نے لکھی کہ ہمت کے عمل میں یہ تعظیم (مقصود کے درجے میں ہونے کی وجہ سے) شرک کی طرف لے جاتی ہے......

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 46 سنی اکیڈمی پاکستان)

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مذکورہ بالا استفادے کی جو تفصیل دیوبندی علما نے بیان کی ہے اس کا حاصل یہی ہے کہ یہ

نماز میں ایسی حالت ہے جس میں چھوٹا اپنے سے بڑے سے فیض و برکات حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے۔

آیئے ہم علمائے دیوبند کا آئینہ دکھاتے ہیں کہ اسی صورت کو خود علمائے دیوبند سے لے کر بڑے بڑے محدثین و اکابرین امت نے قبول کیا ہے چنانچہ

”قال الطیبی: واما من اتخدا مسجد بجوار صالح بحیث یبقی قبرہ خارج المسجد، وقصد التبرک بالقرب منہ لا للتعظیم ولا للتوجہ فلا باس بہ و یرجی فیہ النفع ایضا“

طیبی کہتے ہیں کہ جس نے ذات فاضلہ کی قبر کے پاس اس طریقے سے مسجد بنائی کہ قبر سے مسجد خارج ہو اور (اس مسجد بنانے کا) قصد و ارادہ و نیت یہ ہو کہ اس (قبر) کے قریب ہونے کی وجہ سے تبرکات نازل ہوتے رہیں گے اس شرط کے ساتھ کہ اس قبر کی تعظیم (سجدہ کرنا مقصود) نہ ہو اور نہ اس کی طرف (نمازیوں کا) منہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور (صرف یہ نہیں بلکہ) اس میں نفع کی امید بھی ہے

(فیض الباری: الجزء الثانی: ۵۸ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

وفی شرح الشیخ ایضا مثلہ، حیث قال: وخرج بذلک اتخاذ مسجد بجوار نبی اوصالح، والصلوٰۃ عند قبرہ، لالتعظیمہ والتوجہ نحوہ؛ بل لحصول مددمنہ، حتی تکمل عبادتہ ببرکۃ مجاورتہ لتلک الروح الطاھرۃ، فلاحرج فی ذلک،

اور شیخ کی شرح میں بھی اسی طرح ہے۔ چنانچہ شیخ نے کہا ہے کہ اس سے وہ صورت

خارج ہوگئی جس میں کسی نبی یا صالح کے پاس اس لئے مسجد بنائی جائے کہ اس کی قبر کے پاس نماز پڑھی جائے، لیکن مقصود قبر کی تعظیم [سجدہ] اور اس کی طرف منہ کرنا [یعنی انہیں قبلہ بنانا] نہ ہو **بلکہ غرض یہ ہو کہ صاحب قبر سے مدد حاصل کی جائے تاکہ اس پاک روح کے قُرب کی وجہ سے عبادت مکمل ہوجائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔**

(لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: حدیث ۷۱۲ ج ۳ ص ۵۲ مکتبہ رحمانیہ قندھار)

تو یہاں محدثین کرام اور خود علمائے دیابنہ نے واضح کر دیا کہ اگر مسجد کے قریب کسی بزرگ کا مزار بنایا جائے اور وہاں نماز اس غرض سے پڑھی جائے کہ "**مددمنه**" صاحب مزار سے مدد حاصل کی جائے گی "**حتی تکمل عبادته ببرکة مجاورته لتلک الروح الطاهرة**" تاکہ اس پاک روح کے قُرب کی وجہ سے عبادت مکمل ہوجائے "**فلاحرج فی ذلک**" تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور انور شاہ کشمیری دیوبندی کے آخر الفاظ یہ ہیں کہ

"**ویرجی فیه النفع ایضا**" "اس میں نفع (استفادے) کی امید بھی ہے"

اس عبارت نے تو دیوبندیوں کے خود ساختہ شرک کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں اور مذہب وہابیہ دیابنہ احمدیہ اسماعیلیہ پر قہر خداوندی بن کر نازل ہوئی۔ کہ اس میں صرف یہی نہیں کہ محض فیض مل جائے گا بلکہ واضح الفاظ ہیں کہ "**مدد منه**" اس صاحب مزار سے مدد مانگی جائے۔ تو حالت نماز میں تکمیلِ عبادت کے لئے ان بزرگوں سے مدد مانگنا یہی عمل علمائے دیوبند کے مطابق استفادہ کی صورت ہے جس کو کثیر التعداد جلیل القدر محدثین نے قبول کیا۔

اب سوال یہ ہے کہ جب نمازی نماز میں ان بزرگوں کے مزار کے قریب استفادے، عبادت کی تکمیل کے لئے ان سے مدد مانگے گا تو یقیناً ان کی طرف دھیان بھی جائے گا اور ان کی تعظیم و توقیر بھی کرے گا۔ بالخصوص اگر کوئی امتی اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ شریف پر حاضر ہو اور وہاں یہی صورت ہو حالت نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دھیان بھی ہوگا اور ان کی تعظیم و توقیر بھی لازمی ہوگی تو محدثین کرام کے مطابق اس میں کچھ حرج نہیں یعنی یہ شرک نہیں ہوگا۔

لیکن اب وہابی اسماعیلی دیوبندی بتائیں کہ کیا نمازی جب ان مقامات پر نماز پڑھے گا تو اس کا مقصد محدثین نے جو بیان کیا (مدد منہ، تبرکات کے حصول، فیوض و برکات کی غرض اور تکمیل عبادت کا قصد) مذکورہ صورت شرک ہوگی کہ نہیں؟ اگر نہیں تو آخر کیوں نہیں؟ اور آپ کے بیان کردہ استفادے اور محدثین کے بیان کردہ اس عمل میں کیا فرق ہے؟ وجہ فرق بیان کریں؟

اور اگر محدثین کا بیان کردہ یہ عمل شرک ہے تو شرک خفی ہوگا یا شرک جلی؟ نیز اگر یہ شرک ہو گا تو وہ تمام محدثین و اکابرینِ مخالفین جنہوں نے مذکورہ بالا عمل کو قبول کیا وہ سب مشرک قرار پائے کہ نہیں؟ دیوبندی حماد اینڈ کمپنی اپنے تمام حواریوں سے مدد طلب کر کے جواب لازمی لکھے۔

اب آیئے ہم علمائے دین، محدثین، مفسرین اور علمائے وہابیہ دیابنہ کے چند حوالے آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

قاضی بیضاوی اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"امامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح ،او صلی فی مقبرته ،و قصد به الاستظهار بروحه، او وصولِ اثر من آثار عبادة الیه ،لا التعظیم له والتوجة نحوه فلا حرج علیه ،الا تری ان مرقد اسماعیل علیه السلام فی المسجد الحرام عند الحطیم ،ثم ان ذلک المسجد افضل مکان یتحری المصلی لصلاته"(تحفة الابرار شرح مصابیح السنة: ج ۱ ص ۲۵۷، اوقاف الکویت)

نوٹ: علمائے دیوبند خاص توجہ فرمائیں کہ یہاں لفظ"قصد"(ارادہ) بھی استعمال ہوا ہے یعنی بقول دیابنہ حالت نماز میں نمازی ان صالحین سے استفادے کے لئے ان کی طرف قصد (ارادہ) کرتے تھے۔

فیض القدیر اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

قال القاضی . . . امامن اتخذ مسجدا بجوارِ صالح ، او صلی فی مقبرته ،و قصد به الاستظهار بروحه،او وصول اثر من آثار عبادة الیه ،لا التعظیم له والتوجة نحوه فلا حرج علیه ،الا تری ان مدفن اسماعیل [علیه السلام] فی المسجد الحرام عند الحطیم ،ثم ان ذلک المسجد افضل مکان یتحری المصلی لصلاته

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: الجزء الرابع: ۴۶۶، المکتبة التجاریه الکبریٰ مصر)

مرقاۃ المفاتیح اورصالحین کی قبر کے پاس نمازاوراستفادہ

☆......اسی طرح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ

"و قال القاضی . . . امامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح او صلی فی مقبرۃ و قصد الاستظھار بروحه، او وصول اثر ما من آثار عبادۃ الیه لا للتعظیم له والتوجة نحوه، فلا حرج علیه، الا تری ان مرقد اسماعیل علیه السلام فی المسجد الحرام عند الحطیم، ثم ان ذلک المسجد افضل مکان یتحری المصلی لصلاته"

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: الجزء الثانی: ص ۳۸۹ دار الکتب العلمیۃ)

شرح الطیبی اورصالحین کی قبر کے پاس نمازاوراستفادہ

☆......اسی طرح امام الکبیر شرف الدین حسین بن عبداللہ بن محمد طیبی لکھتے ہیں

"امامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح، او صلی فی مقبرۃ، و قصد به الاستظھار بروحه، او وصول اثر من آثار عبادۃ الیه، لا التعظیم و التوجه نحوه ۔ فلا حرج فیه الا تری ان مرقد اسماعیل [علیه السلام] فی المسجد الحرام عند الحطیم؟ ثم ان ذلک المسجد افضل مکان یتحری المصلی لصلاته"

(شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح: المجلد الاول ص ۹۳۷ مکتبہ نزار المصطفی الباز ریاض)

مجمع بحارالانواراورصالحین کی قبر کے پاس نمازاوراستفادہ

☆......اسی طرح صاحب مجمع بحار الانوار نے لکھا کہ

امامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح او صلی فی مقبرۃ و قصد الاستظھار

بروحه او وصول اثر من آثار عبادة اليه ل التوجه نحوه و التعظيم له فلا حرج فيه ،الا يرى ان مرقد اسماعيل [عليه السلام] فى الحجر فى المسجد الحرام و الصلاة فيه افضل

(مجمع بحار الانوار: ج۴ ص ۱۹۳ دار الایمان المدینۃ المنورہ)

لمعات التنقیح اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......اسی طرح علامہ عبد الحق دہلوی نے لکھا کہ

”و فى (شرح الشيخ) ايضا مثله حيث قال: و خرج بذلك اتخاذ مسجد بجوار نبى او صالح ،والصلوة عند قبره، لا لتعظيمه و التوجه نحوه، بل لحصول مدد منه، حتى تكميل عبادة ببركة مجاورته لتلك الروح الطاهرة ،فلا حرج فى ذلك ـلما ورد: ان قبر اسماعيل عليه السلام فى الحجر تحت الميزاب، وان فى الحطيم بين الحجر الاسود و زمزم قبر سبعين نبيا ، ولم ينه احد عن الصلاة فيه، انتهى۔ و كلام الشارحين متطابق فى ذلك“

(لمعاتُ التنقيح فى شرح مشكاةِ المصابيح: باب المساجد و مواضع الصلاة: المجلد الثانی: ص ۴۶۸ مکتبہ رحمانیہ قندھار)

محدث دہلوی اور بزرگوں کی روحانیت سے عبادت میں کمال

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”باب المساجد و مواضع الصلوٰة“ میں وہابیت شکن فیصلہ تحریر فرمایا، لکھتے ہیں کہ

اکر در قرب قبر اشیان مسجدی نبا کند یا نمازی کنند بی توجه بجانب آن تا

ببر کت مجاورت نه انموضع که مدفن جس مطهر ایشا بست و با مداد نورانیت از روحانیت ایشان عبادت کمالی و قولی ،هاید در ینجا مخدوری لازم نمی آید و با کی نسیت کذا قال الشیخ ابن حجر الهیثمی المکی

ہاں اگر اس کے قریب مسجد تعمیر کریں یا نماز ادا کریں لیکن اس کی طرف منہ نہ کرے (بلکہ نیت یہ ہو کہ) اس کے جسد مطہر کے مدفن کے پڑوس کی برکت اور ان کی روحانیت کی نورانیت کی امداد سے عبادت میں کمال پیدا ہو جائے اور وہ عبادت شرف قبولیت حاصل کر لے تو اس نیت اور اس طریقہ میں کوئی خرابی نہیں اور کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ شیخ ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱، باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ: الفصل الاول: ص ۱۷۰ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

یہاں پر تو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرف اشارہ فرمایا لیکن آگے چل کر خود انہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ

”و اما اتخاذ مسجد در جوار پیغمبر یا صالح و نماز گزار دن نزد قبر وے نه بقصد تعظیم قبر از توجه بجانب قبر بلکه به نیت حصول مدد از وے تا کامل شود ثواب عبادت ببر کت قبر و مجاورت برآں روح پاک را حرج نیست“

”لیکن پیغمبر یا صالح کے مزار کے قریب مسجد بنانا اور اس کی قبر کے نزدیک نماز ادا کرنا جو کہ تعظیم قبر [یعنی اس سجدہ کرنے] اور اس [قبر] کی جانب منہ کرنے سے خالی ہو اور اس صاحب مزار سے حصول مدد کی نیت سے کہ اس کی عبادت کا ثواب

اس بزرگ کی قبر کی برکت اور اس روح پاک کے قرب و جوار کی وجہ سے کامل ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے''

(اشعۃ اللمعات ج ا ص ۳۶۱، باب زیارۃ القبور کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

قارئین کرام! یاد رہے کہ دیوبندی مولوی حماد نے اشعۃ اللمعات ''باب المساجد و مواضع الصلوۃ: الفصل الاول: ص ۱۷۰'' والی یہ عبارت اپنی کتاب ''صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: صفحہ 67، 68 پر لکھی لیکن نامکمل و ادھوری لکھ کر دجل و فریب اور خیانت سے کام لیا۔ لیکن اس کی چوری پکڑی گئی۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہاں منع قبروں کو سجدے کرنا یا قبروں کو قبلہ بنا کر ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا ہے، رہا بزرگوں کی روحانیت و نورانیت سے استفادہ کرنا تاکہ عبادت کامل ہو جائے تو اس عمل کو خود شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے درست تسلیم کیا ہے۔

مکمل اکمال اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......اسی طرح امام محمد بن یوسف سنوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

''فامن اتخذ مسجد اقرب رجل صالح او اصلی فی مقبرتہ قصداللتبرک باآثارہ و اجابۃ دعائہ ھناک فلا حرج فی ذلک''

(مکمل الکمال الاکمال: الجزء الثانی: ص ۲۳۴ دار الکتب العلمیہ)

التنویر اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......اسی طرح ''التنویر شرح الجامع الصغیر'' میں بھی ہے

قال بیضاوی... امامن اتخذ مسجد ا لجوار الصالح او صلی فی مقبرۃ

استظھارا بروحہ او وصول اثر من عبادۃ لا لتعظیمہ فلا حرج، الا تری ان قبر اسماعیل بالحطیم و ذلک المحل افضل للصلاۃ فیہ،"

(التنویر شرح الجامع الصغیر : ص ۶۳۸ مکتبہ دار السلام ریاض)

ارشاد الساری اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......اسی طرح ارشاد الساری میں لکھا کہ

"قال البیضاوی . . . امامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح و قصد التبرک بالقرب منہ لا التعظیم لہ و لا التوجہ نحوہ فلا یدخل فی ذالک الوعید"

(ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری : المجلد السادس : ص۴۶۷ دار الکتب العلمیہ بیروت)

البدر التمام اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......اسی طرح البدر التمام شرح بلوغ المرام میں لکھا کہ

"قال البیضاوی . . . فامامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح و قصد التبرک بالقرب منہ لا التعظیم لہ و لا التوجہ نحوہ فلا یدخل فی ذالک الوعید"

(البدر التمام شرح بلوغ المرام : الجز الثانی : ص ۳۹۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

عمدۃ القاری اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......اسی طرح امام بدر الدین عینی (المتوفی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں

"قال البیضاوی . . . فامامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح و قصد التبرک بالقرب منہ لا للتعظیم لہ و لا للتوجہ الیہ فلا یدخل فی الوعید المذکور"

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری : کتاب الصلاۃ : ج۴ ص ۲۵۸ ۔ دار الکتب العلمیۃ)

فتح الباری اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......اسی طرح شیخ العصر قاضی القضاۃ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

"قال البیضاوی . . . فامامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح وقصد التبرک بالقرب منہ لا التعظیم لہ ولا التوجہ نحوہ فلایدخل فی ذلک الوعید"

(فتح الباری شرح الجامع الصحیح للبخاری: کتاب الصلاۃ: ص ۶۲۶ قدیمی کتب خانہ)

سیوطی، سندھی اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......اسی طرح "سنن النسائی بشرح الامامین السیوطی والسندہ" میں بھی ہے

قیل : و مجرد اتخاذ مسجد فی جوار صالح تبرکا غیر ممنوع(کتاب المساجد :۴۷۹)..."فاما من اتخذ مسجدا فی جوار صالح، وقصد التبرک بالقرب منہ لا التعظیم لہ ولا التوجہ نحوہ،فلا یدخل فی ذلک الوعید" (سنن النسائی بشرح الامامین السیوطی و السندہ : کتاب المساجد: ص ۴۸۰ قدیمی کتب خانہ)

شرح الزرقانی اور صالحین کی قبر کے پاس نماز اور استفادہ

☆......اسی طرح "شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک" میں بھی ہیں

"و قال القاضی . . . امامن اتخذ مسجدا بجوارِ صالح او صلی فی مقبرتہ و قصد الاستظھار بروحہ و وصول اثر من آثار عبادتہ الیہ لا التعظیم لہ والتوجہ فلا حرج علیہ ،الا تری ان مدفن اسماعیل [علیہ السلام] فی المسجد الحرام عند الحطیم ،ثم ان ذلک المسجد افضل مکان یتحری المصلی لصلاتہ" (شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک: المجلد الرابع: دار الحدیث القاھرۃ: ص ۳۰۵)

کشف الباری ''سلیم اللہ خان دیوبندی'' کا حوالہ

علمائے دیوبند کے شیخ الحدیث سلیم اللہ خان مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی ''کشف الباری'' میں ہے کہ

''آج کل ہر طرف یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی بھی جگہ کسی اللہ والے کی قبر ہوتی ہے تو اس کے قریب ہی کوئی مسجد بھی ہوتی ہے، تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ، درست ہے، چنانچہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

''اگر کسی نیک صالح انسان کی قبر کے پاس اس طرح مسجد تعمیر کر لی جائے کہ ''قبر'' مسجد سے بالکل علیحدہ ہو، مزار کے قریب مسجد بنانے سے مقصود محض حصولِ برکت ہو، نماز میں صاحبِ قبر کی تعظیم یا ان کی طرف توجہ نہ ہو تو اس میں مضائقہ نہیں ہے، وہ مذکورہ وعید میں داخل نہیں ہوگا'' حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کسی صالح مرد کی قبر کے پاس (مندرجہ بالا تفصیل کے ساتھ) مسجد تعمیر کرنا وعید میں شامل نہیں ہے''۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''رہا یہ کہ اگر کوئی صالحین میں سے کسی کے مزار کے قریب مسجد بنا لے، یا مقبرہ میں نماز پڑھ لے، اور ان کی روح سے تقویت حاصل کرنے، یا ان کی عبادت کے اثرات سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ ہو، نماز میں ان کی تعظیم، یا ان کی طرف توجہ نہ ہو تو اس تعمیر مسجد میں کوئی مضائقہ نہیں ہے'' خلاصہ یہ ہے کہ صالحین کے مزارات کے نزدیک شرائط کا خیال کرتے ہوئے مسجد بنانا جائز ہے''

(کشف الباری عمافی صحیح البخاری: کتاب الصلوۃ: جلد دوم: ص ۵۳۲، ۵۳۳ مکتبہ فاروقیہ کراچی)

قارئین کرام! اس دیوبندی حوالے سے بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی کسی بزرگ کی قبر کی ایسی تعظیم (یعنی سجدے) نہ کرے اور اسے قبلہ بناتے ہوئے اس کی طرف توجہ (یعنی منہ) نہ کرے بلکہ ان قبور (ارواح) سے تقویت (استفادہ) حاصل کرے تاکہ عبادت کامل ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

فیض الباری انورشاہ کشمیری دیوبندی کا حوالہ

علمائے دیوبند کے انورشاہ کشمیری نے بھی لکھا ہے کہ

"قال الطیبی: واما من اتخذا مسجد بجوار صالح بحیث یبقی قبره خارج المسجد، وقصد التبرک بالقرب منه لا التعظیم ولا التوجه فلا باس به ویرجی فیه النفع ایضا"

طیبی کہتے ہیں کہ جس نے ذات فاضلہ کی قبر کے پاس اس طریقے سے مسجد بنائی کہ قبر سے مسجد خارج ہو اور (اس مسجد بنانے کا) قصد وارادہ ونیت یہ ہو کہ اس (قبر) کے قریب ہونے کی وجہ سے تبرکات نازل ہوتے رہیں گے اس شرط کے ساتھ کہ اس قبر کی تعظیم (مقصود) نہ ہو اور نہ اس کی طرف (نمازیوں کا) منہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور (صرف یہ نہیں بلکہ) اس میں نفع کی امید بھی ہے"

(فیض الباری: الجزء الثانی: ۵۸ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب "تسکین الخواطر" کا حوالہ

مذکورہ بالا "فیض الباری" والا حوالہ علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب "تسکین الخواطر" میں شوکت دیوبندی نے بھی لکھا۔

”قال الطیبی:واما من اتخذا مسجد بجوار صالح بحیث یبقی قبرہ خارج المسجد، وقصد التبرک بالقرب منہ لا التعظیم ولا التوجہ فلا باس بہ ویرجی فیہ النفع ایضا...“(فیض الباری ج ۲ ص ۴۲ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

طیبی کہتے ہیں کہ جس نے ذات فاضلہ کی قبر کے پاس اس طریقے سے مسجد بنائی کہ قبر سے مسجد خارج ہو اور (اس مسجد بنانے کا) قصد وارادہ ونیت یہ ہو کہ اس (قبر) کے قریب ہونے کی وجہ سے تبرکات نازل ہوتے رہیں گے اس شرط کے ساتھ کہ اس قبر کی تعظیم (مقصود) نہ ہو اور نہ اس کی طرف (نمازیوں کا) منہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور (صرف یہ نہیں بلکہ) اس میں نفع کی امید بھی ہے“

طیبی کے قول اور پھر فقیہۃ العصر حضرت انور شاہ کشمیریؒ کے تصدیق نقل کرنے سے واضح ہوا کہ ذوات فاضلہ کے قبور سے تبرکات کا حصول ایک مسلم امر ہے اور اس میں کسی کو اختلاف کی کہاں گنجائش رہ سکتی ہے“(تسکین الخواطر فی اثبات التوسل بالذوات الفواضل :ص ۱۴۷: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک)

دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب ”انوار الباری“ کا حوالہ

اسی طرح علمائے دیوبند کی ”انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری“ میں لکھا ہے کہ

”حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ علامہ طیبیؒ نے فرمایا جو شخص **کسی صالح کے جوار میں مسجد بنائے** اس طرح کہ اس کی قبر مسجد سے باہر رہے اور **مقصد اس کے قرب سے برکت حاصل کرنا ہو**، اس کی تعظیم [سجدہ کرنا: از ناقل ”ولا التوجہ“] یا اس کی طرف رخ کرنا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ **اس میں نفع کی بھی امید**

ہے۔فیض الباری ص ۲۴۲ ج ۲ (انوار الباری جلد ۱۴ ص ۷ ۳ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

حاصل کلام محدثین وعلمائے مخالفین

قارئین کرام! مذکورہ بالا محدثین واکابرین اور علمائے مخالفین کے اقوال کا حاصل کلام یہی ہے کہ اگر کسی مسجد کے قریب مزار بنایا جائے اوران قبور کی ایسی تعظیم (یعنی سجدے) نہ کی جائے اوران کی طرف توجہ (یعنی انہیں قبلہ بنا کران کی طرف منہ یا رخ) نہ کیا جائے بلکہ وہاں نماز اس قصد ونیت سے پڑھی جائے کہ

☆ ......"مددمنه" صاحب مزار سے مدد حاصل کی جائے۔

☆ ......"و قصد به الاستظهار بروحه" (وہاں نمازی کا) قصد وارادہ یہ ہو کہ اس بزرگ کی روح سے تقویت حاصل کرے۔

☆ ......"او وصول اثر من آثار عبادة اليه" (یا نمازی کی نیت یہ ہو کہ) اس بزرگ کی عبادت کے اثرات میں سے کچھ اثر اس تک بھی پہنچ جائے۔

☆ ......"وقصد التبرک بالقرب منه" اور مقصد (نمازی کا) یہ ہو کہ اس (مدفن بزرگ) کے قرب سے برکت حاصل کرے۔

اور بزرگوں کے مزارات سے ان سب فیوض و برکات کا مقصد ان محدثین کرام کے نزدیک کیا ہے؟ وہ مقصد (قصدوارادہ) بھی ان محدثین نے یوں بیان کیا کہ

☆ ... "حتی تکمل عبادته ببرکة مجاورته لتلک الروح الطاهرة"

تاکہ اس پاک روح کے قُرب کی وجہ سے عبادت مکمل ہوجائے۔

(لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: حدیث ۷۱۲ ج ۳ ص ۵۲ مکتبہ رحمانیہ قندھار)

☆...و بامداد نورانیت از روحانیت ایشان عبادت کمالی و قبولی"

(بزرگ) مدفن کے پڑوس کی برکت اوران کی روحانیت کی نورانیت کی امداد سے عبادت میں کمال پیدا ہو جائے اوروہ عبادت شرف قبولیت حاصل کرلے۔

اوراس سارے عمل پران محدثین ومخالفین کا فیصلہ یہ ہے کہ

"فلاحرج فی ذلک" تواس میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

یادرہے کہ محدثین کرام نے جو یہ ساری گفتگو کی ہے وہ حالت نماز کے اندر نمازی کے قصداورنیت سے وابستہ ہے۔یعنی حالت نماز میں نمازی اپنی نماز (عبادت) کی قبولیت و تکمیل کے مقصد کے لئے ان بزرگوں کے مزارات کے پاس ان کی روحانیت ونورانیت سے مدد حاصل کرے گا۔

اب وہابیہ کو دیر نہیں کرنی چاہیے اورفوراً ان سب محدثین کرام بلکہ [ایوبی اصول کے مطابق] پہلے اپنے دیوبندی علما پر مشرک کی مہر ثبت کردینی چاہیے اورمشرک بھی ایسے کہ عین عبادتِ الٰہی کے وقت وہ نمازیوں کو ان بزرگوں سے فیوض و برکات کے حصول کے لئے تعلیم دے رہے ہیں ،اب دیوبندی بتائیں کہ ان فیوض و برکات اورتمہارے استفادے والی تاویل میں کیا فرق ہے؟

پھر جب نمازی بزرگان دین کی قبور کے پاس اس نیت سے نماز پڑھے گا جن کا ذکر محدثین نے کیا ہے تو کیا اُس وقت نمازی کے دل میں ان بزرگان دین کا خیال وتصور نہیں آئے گا؟ یقیناً یہ خیال وتصوران کے قلوب واذہان میں آئے گا۔اورجب یہ خیال وتصور آئے گا تو کیا ان بزرگوں کی تعظیم وتوقیراس کے دل میں نہیں ہوگی؟ یقینا خیال وتعظیم کرے

گا لیکن یہ سارا عمل اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے غافل کرنے والا نہیں بلکہ بزبان محدثین ''تکمیل عبادت'' کا ذریعہ بنا۔

لہٰذا وہابیہ جو یہ رٹ لگاتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ کی طرف دھیان ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے دھیان ہٹ جائے گا اس قسم کی باتیں محض ان وہابیہ کی جہالتیں ہیں اور خواہ مخواہ مسلمانوں سے بدگمانی کا سبب ہے۔اوراس قسم کی وہ باتیں اس لئے کرتے ہیں کہ یہ خارجی نجدی احمدی فرقہ ہے جن کا شعار ہی مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے، ان کو ہر طرف شرک ہی شرک نظر آتا ہے،کبھی تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرک تو کبھی تعظیم ولی شرک۔لا حول ولا قوۃ الا باللہ

وہابیوں مولویوں کے منافقین وخوارج کے شعار

پھر دیو بندیوں کا یہ کہنا کہ

''دوسرا جواب ہمت کے اس دوسرے معنی پر مبنی ہے جو کہ او پر نقل کیا ہی یعنی ''کسی سے فائدہ کا حصول'' جو چھوٹا اپنے سے بڑے کی طرف کرے۔جب چھوٹا اپنے سے بڑے کی طرف یہ ''عمل ہمت'' کرے گا کسی فائدہ کے حصول کے لئے **تو اس ''عمل ہمت'' کے ساتھ ہی اس کے دل میں تعظیم بھی مقصود کے درجے میں ہوگی** کیونکہ عمل ہمت میں استفادے کے لئے یہ ضروری ہے''......

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 46 سنی اکیڈمی پاکستان)

میرے مسلمان بھائیو! ذرا خط کشیدہ الفاظ کو ملاحظہ کیجیے اور دیکھئے کہ ظالم و بد بخت دیو بندی مولوی نے کس طرح مسلمانوں کو کافر ومشرک ثابت کرنے کے لئے ایک ابلیسی

خارجی اصول بنایا بلکہ وہابی حضرات اس سلسلے میں منافقین وخوارج کے شعار پر پورا پورا عمل پیرا ہیں ۔منافق وخوارج بھی ابلیسی اصول بنا کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کاموں کو کفروشرک کہہ دیتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں منافقین کے نفاق و بے ادبی کی ایک مثال یوں بیان کی کہ جب ان سے کہا جاتا ہے۔

”وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ“۔ (پارہ 28 المنافقون 5)

”اور جب ان سے کہا جائے کہ آ ؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں“۔

یعنی منافقین آپ کی سفارش کو اہمیت نہیں دیتے ۔اس آیت مقدسہ کے تحت مفسرین نے نقل کیا کہ بعض لوگوں نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سے کہا کہ تم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چلے جاؤ اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرلو۔ ”یستغفرک لک فلوی راسه لهذا الرائی“ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے لئے بخشش کی سفارش کردیں گے تو اُس نے اِس رائے کو ناپسند کرتے ہوئے سر جھٹک دیا“ اور کہنے لگا تم نے مجھے ایمان لانے کا کہا میں ایمان لے آیا تم نے مجھے ادائے گی زکوٰۃ کا کہا میں نے ادا کردی اب تو اور کچھ باقی نہیں رہا۔

”الا ان تامرونی بالسجود لمحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)“ ”اب تم مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے سجدہ کا حکم دے رہے ہو“ (تفسیر روح المعانی ۲۸: ۱۱۲ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اسی طرح تفسیر خازن میں ہے کہ

''پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابنِ اُبی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّدِ عالم ﷺ سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالی سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا تو میں ایمان لے آیا ،تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، **اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفٰی ﷺ کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔**

(تفسیر خزائن العرفان پارہ ۲۸ المنافقون زیر آیت نمبر ۵)

تو اے میرے مسلمان بھائیو! دیکھئے حکم تو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری (سفارش) کا تھا لیکن منافقین کی بدبختی دیکھئے کہ اس عمل کو کس بے ہودہ انداز میں ظاہر کر کے اس سے انکار کیا، تو یہی طریقہ وہابیوں دیوبندیوں اسماعیلیوں کا بھی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم و توقیر جس پر ہم نے آغاز میں قرآن و احادیث اور معتبر و مستند علما و اکابرین اور خود اکابرین وہابیہ کے بے شمار حوالے پیش کر چکے لیکن اس کے برعکس منافقین کی چال چلتے ہوئے علمائے دیوبند نے اس تعظیم و توقیر کو رسول اللہ ﷺ کی عبادت اور مقصود قرار دیا۔ معاذ اللہ عزوجل

پھر مسلمانوں کو خواہ مخواہ کافر و مشرک بنانا خوارج کا شعار ہے اور وہابی دیوبندی حضرات خوارج ہی کی نسل سے ہیں اور یہی شعار ان کی رگ رگ میں موجود ہے، یہ لوگ خواہ مخواہ ابلیسی قیاس کریں گے اور اس پر کھینچا تانی کریں گے اور اس کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ دیں گے۔ اسماعیل دہلوی نے مسلمانوں کو خواہ مخواہ مشرک بنانے کے لئے من گھڑت اصول قائم کئے حتیٰ کہ شریعت اسلامیہ کا نام لے کر انہوں نے چھوٹی چھوٹی

خرافات کو بھی شرک جلی کہہ دیا جیسا کہ خود علمائے دیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی کی کتاب میں اسماعیل دہلوی کا بیان ہے کہ جب انہوں نے تقویۃ الایمان لکھی تو

''بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے''۔(ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

تمام مسلمان تقویۃ الایمان کو اٹھا کر دیکھ لیں اس میں چھوٹی چھوٹی رسموں اور خرافات تک کو شرک قرار دیا گیا ہے۔ اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ

''جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ **محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا چاہیے لال کپڑے نہ پہنے** ......موت میں فلانی فلانی اور **موت کے بعد نہ آپ شادی کیجئے نہ کسی شادی میں آپ بیٹھے نہ اچار ڈالیے** اور فلانے لوگ نیلا کپڑا نہ پہنیں اور فلانے سوسی نہ پہنیں سو سب جھوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۰)

دیکھیے ان حضرات نے خواہ مخواہ مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے کے لئے عام رسموں کو بھی شرک قرار دیا۔

باقی دیوبندی مولوی نے جو یہ قید لگائی ہے کہ

''اس ''عمل ہمت'' کے ساتھ ہی اس کے دل میں تعظیم بھی **مقصود کے درجے میں ہوگی کیونکہ عمل ہمت میں استفادے کے لئے یہ ضروری ہے**''......

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 46 سنی اکیڈمی پاکستان)

اولاً: ہم کہتے ہیں کہ استفادے کے لئے جو یہ قید آپ نے لگائی ہے آخر یہ کون سی معتبر و مستند کتاب میں بیان کی گئی ہے کم از کم اس کا کوئی حوالہ تو پیش کرتے۔ ہاں آپ کی خود

ساختہ قید کی کچھ اوقات نہیں۔

ثانیاً: ہم پوچھتے ہیں کہ ہم نے محدثین کرام کے جو حوالے پیش کیے ہیں کہ مزارات اولیا کے قریب نماز پڑھنا اور قصد و نیت سے فیض و برکات حاصل کرنا تکمیل عبادت کے لئے، محدثین کرام نے استفادہ کی جو یہ صورت بیان کی ہے کیا یہ تمہارے اس اصول کے مطابق شرکیہ عمل ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو استفادہ کی اس صورت اور تمہاری بیان کردہ صورت میں کیا فرق ہے؟

نیز یہاں بھی استفادے کا یہ عمل حالت نماز میں ہو رہا ہے اور استفادہ بھی ایسا کہ ان بزرگان دین کے مزارت کے پاس ان کی پاک ارواح سے مدد مانگنے کے قصد و ارادے کے ساتھ اس عمل کی اجازتیں محدثین کرام دے رہے ہیں بلکہ اولیائے کرام کے مزارات کے قریب پڑھی جانے والی نماز کا مقصد ہی ان سے فیوض و برکات کے ذریعے اپنی عبادت کو کامل و مقبول کرنا کسی سنی حنفی بریلوی نے نہیں بلکہ ان جلیل القدر محدثین کرام نے بتایا تو کیا ایسی صورت میں نمازی کا خیال و تصور ان ہستیوں ہی کی طرف لگ جائے گا یا کہ ان بزرگان دین کے فیوض و برکات کے سبب سے ان کی عبادت کامل و مقبول بنے گی؟ مذکورہ بالا محدثین کے مطابق تو یہ سارا عمل تکمیل عبادت کا سبب ہے تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آخر تمہاری خود ساختہ صرف ہمت کا اطلاق یہاں بھی ہوگا کہ نہیں؟ نام خواہ صرف ہمت کا ہو یا نہ ہو اصل عمل یا کیفیت وہی بنے گی کہ نہیں؟ اور اگر مذکورہ بالا (حاصل کلام والی) تفصیل کے باوجود یہ سارا عمل صرف ہمت (یعنی بقول تمہارے اللہ عزوجل سے دھیان ہٹا کر صرف انہی شخصیات کی طرف ہمت لگانا حتی کہ اللہ عزوجل کا خیال بھی نہ

رہے) کا سبب نہیں بنتا تو آخر تصور شیخ ہی کا عمل کیوں تمہارے فتووں کا نشانہ بن رہا ہے؟ فی الحال اتنی گزارشات ہی کافی ہیں۔ جن کے جوابات وہابیہ کے ذمے ہیں۔

بخاری و ابن بطال کے نام سے دیوبندی مولوی کا دجل

نام نہاد دیوبندی مفتی حماد نے صفحہ 46 پر بخاری شریف کی حدیث لکھی کہ یہودیوں کی عبادت گاہ کا ذکر ہوا جس میں تصاویر تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''بے شک ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی ہوتا پس جب وہ مرجاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور مسجد میں اس کی تصاویر بناتے پس وہ لوگ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن مخلوقات میں سے بدترین لوگ ہوں گے'' پھر اس کی شرح میں علامہ ابن بطال کا حوالہ بھی پیش کیا کہ ''اور (ان کے بدترین ہونے) کی وجہ یہ ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد بناتے تھے اور اپنی عبادت سے ان قبور کا ارادہ کرتے تھے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسلام اور توحید کے ساتھ معبودات کو ختم کر دیا اور ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کا حکم دیا......الخ۔

(اس کے بعد مفتی حماد کہتے ہیں کہ)

''یعنی یہود اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کی قبور پر سجدہ گاہ بنا لیتے تھے اور ان پر عبادت کرنے سے ان قبور یعنی صاحب قبور (انبیاء) کا ارادہ کرتے تھے چونکہ یہ عمل عبادت کے دوران تھا، اس لئے یہ بھی عبادت کا حصہ بنا، انبیائے کرام علیہم السلام کی عبادت درست نہیں۔ قارئین کرام! یہ بات واضح ہے کہ یہود جو نماز سے ان قبور کا

ارادہ کرتے تھے وہ ان انبیائے کرام علیہم السلام کی عظمت و تعظیم کی وجہ سے کرتے تھے اور قبر کی تعظیم درحقیقت، صاحب قبر کی تعظیم ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ ''یہود نماز سے اپنے انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کا ارادہ کرتے تھے''...... **''ہمت'' کے عمل میں جو حالت نماز کے دوران کیا جائے اس میں بھی نبی علیہ السلام یا شیخ کی تعظیم مقصود کے درجے میں کرنا پڑتی ہے** کیونکہ ہمت کے عمل میں استفادہ کے لئے ضروری ہے اور اوپر گزر چکا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی تعظیم کو مقصود بنانا نماز سے شرک اور عبادت غیر اللہ ہے اسی وجہ سے سید احمد شہید نے لکھا تھا کہ [ترجمہ] یہ تعظیم و بزرگی، غیر اللہ کی جو نماز میں مقصود ہوتی ہے، شرک کی طرف لے جاتی ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ صفحہ 47،48،49 سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت و جماعت کا دیوبندیوں احمدیوں کو جواب

قارئین کرام! اولاً ہم یہاں دیوبندی نام نہاد مفتی حماد ہی کی زبان میں (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: صفحہ نمبر ۱۰۷ کے مطابق) الزاماً کہتے ہیں کہ

''بخاری شریف کی اس روایت یا علامہ ابن بطال کی شرح پر تمام چھوٹے بڑے دیوبند سے لے کر نجد تک کے وہابیوں دیوبندیوں احمدیوں کو چیلنج ہے کہ ان میں دکھادیں کہ کہیں یہ فرمایا گیا ہو کہ

''نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال یا تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنا شرک ہے اور بیل و گدھے (یا گھٹیا چیزوں) کے استغراق سے بدتر ہے'' اگر کسی حدیث میں یا ان محدثین نے کوئی ایسی بات کہی ہو تو پیش کریں، تمام وہابی دیوبندی مر کے مٹی میں

مل جائیں گے لیکن ان شاء اللہ عزوجل! قیامت تک ایسا کوئی ایک حوالہ بھی پیش نہیں کر سکتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دیوبندی احمدی مولوی اسے صرف ہمت (تصور شیخ) کے خلاف پیش کر رہا ہے تو عرض ہے کہ خود علمائے دیوبند نے صرف ہمت سے مراد تصور شیخ ہی لیا ہے (جس کی تفصیل تصور شیخ کے باب میں موجود ہے) موصوف کے مطابق جب اس روایت و شرح کے مطابق ایسا عمل شرکیہ ہے تو تصور شیخ (صرف ہمت) مطلق شرک قرار پائے گا لہٰذا موصوف کے وہ سارے احمدی دیوبندی علما و اکابرین جو تصور شیخ (صرف ہمت) کو جائز کہتے رہے وہ سارے مشرک قرار پائے۔

تیسری بات یہ ہے کہ ان حوالوں کے الفاظ واضح ہیں کہ وہ مشرکین ان قبروں کو مسجد بنا لیتے، قبروں کو سجدے کرتے، انہیں قبلہ بناتے، ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔ کہاں یہ عمل اور کہاں خیال مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا آپس میں کیا لینا دینا؟ بلکہ احمدی دیوبندی اپنے اصول کے مطابق اس طرح کے خلاف موضوع حوالے پیش کر کے اپنی گمراہیت پر مہر لگا چکے ہیں کیونکہ دیوبندی احمدی حضرات نے خود لکھا ہے کہ

"گمراہ فرقوں کا یہ وطیرہ ہے کہ وہ بات کو الجھاؤ میں رکھتے ہیں جو چیز محل نزاع ہے اس سے ہٹ کر دلائل پیش کرتے ہیں"

(روئیداد مناظرہ حیات الانبیاء ۲۳، ادارہ اشاعت الخیر ملتان)

لہٰذا دیوبندیوں احمدیوں اسماعیلیوں تمہیں یہ ثابت نہیں کرنا کہ نماز میں قبروں کو سجدے کرنا حرام یا شرک ہے، اور نہ ہی یہ ثابت کرنا ہے کہ نماز میں قبروں کی طرف منہ کر کے

انہیں قبلہ بنانا حرام یا شرک ہے اور نہ ہی ان موضوعات پر ہماری تمہاری گفتگو ونزاع ہے بلکہ اصل موضوع (محل نزاع) تو یہ ہے کہ نماز میں تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [یا بالفرض] صرف ہمت (یعنی بقول دیابنہ برزخ، تصور شیخ) بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے یا ان گھٹیا چیزوں کی طرف خیال یا صرف ہمت کرنے سے بھی بدتر ہے''۔ یہ ہے اصل موضوع [محل نزاع] جس پر وہابیہ دیابنہ اسماعیلیہ احمدیہ فرقے نے گفتگو کرنے کے بجائے خلاف موضوع گفتگو کر کے اپنے ہی اصول سے اصل نزاع کو الجھاؤ میں رکھ کر عوام الناس کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔

نیز وہابی مولوی کی زبان (دفاع: ص ۵۲۷) میں ہم کہتے ہیں کہ ''اصل میں فرقہ وہابیہ دیابنہ نہ صرف بے ادب و گستاخ ہے بلکہ ''ان الوهابية قوم لا يعقلون'' اور تھانوی کے مطابق تمام ''**احمق**''، ''**سارے بدفہم**'' اور ''**بدعقل**'' **ان کے حصے میں آئے ہیں**'' (دیکھئے الافاضات الیومیہ ج ا ص ۲۷۴، ص ۴۳۱ تالیفات اشرفیہ ملتان)

ایسے بدفہم، بدعقل، احمق احمدی اسماعیلی فرقے کی سب سے گندی بیماری ہی ''**بناء الفاسد علی الفاسد**'' ہے یہ فرقہ چونکہ خود اپنی ہی کتب وہابیہ دیابنہ کے مطابق خارجی فرقہ ہے (المہند، براۃ الابرار و دیگر) لہٰذا خارجیوں کی طرح قرآن و احادیث پیش کر کے غلط معنی و مطلب مراد لے گا۔ پھر اس غلط اور خود ساختہ معنی و مطلب پر اپنے گستاخانہ عقائد کی عمارت کھڑی کر کے صفحات پر صفحات لکھتا چلا جائے گا اور یہ ظاہر کرے گا کہ ہم نے قرآن و احادیث سے بیسیوں دلائل لکھ دیئے ہیں حالانکہ ایک دلیل بھی ہم سنیوں کے خلاف نہیں ہوتی اور نہ ہی موضوع کے مطابق ہوتی ہے۔

وہابیہ احمدیہ اسماعیلیہ کا ان حوالوں سے استدلال ایسا ہی ہے جیسا کہ منافقین نے نبی پاک ﷺ کی سفارش کا انکار کرتے ہوئے اس کو آپ ﷺ کی عبادت (سجدہ) قرار دیا، چنانچہ کہا

"الا ان تامرونی بالسجود لمحمد (ﷺ)"

(تفسیر روح المعانی ۲۸:۱۱۲ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

"اب تم مجھے محمد (ﷺ) کے سامنے سجدہ کا حکم دے رہے ہو"

منافقین کی طرح فرقہ وہابیہ خارجیہ دیابنہ اسماعیلیہ احمدیہ نے بھی یہی کام کیا ہے کہ خواہ مخواہ کھینچا تانی سے کام لیا۔ بلکہ دیوبندیوں کی کتاب ''اپنے عقائد کا جائزہ لیجیے: ص ۷۳'' کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ

"کسی وہابی نے دوسرے سے سوال کیا کہ بھائی تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے کہا **حاجی**......تو وہابی مولوی نے یوں تشریح شروع کر دی، حاجی بروزن چاچی اور چاچی کا معنی ہوتے ہیں کمان کے، اور کمان بروزن گمان، گمان کے معنی ہوتے ہیں شک کے اور شک برزون سگ، اور سگ کے معنی ہوتے ہیں کتا، لہٰذا ثابت ہوا کہ تم کتے ہو"

بعینہ یہی طریقہ وہابیہ دیابنہ اسماعیلیہ احمدیہ نجدیہ کی تشریحات کا ہے کہ قبروں کو سجدہ یا قبروں کی طرف منہ کرنے کے عمل کو لے کر، اس کو کھینچ تان کر تعظیم و تصور مصطفی ﷺ پر لے آیا اور پھر اس کو شرک کی طرف لے جانے کی کوشش کی۔ **لاحول و لا قوۃ الا باللہ!**

پھر علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے وہابیہ دیابنہ احمدیہ فرقے نے غلط معنی تراشہ اور

ابن بطال کی عبارت کے ان الفاظ ''ویقصدونھا لعبادتھم **اور اپنی عبادت سے ان قبور کا ارادہ کرتے تھے**'' کو بنیاد بنایا، اس کے جواب میں ہم یہی کہتے ہیں کہ

''عبارتیں نقل کر کے ان سے غلط نتائج اخذ کئے گئے ہیں''

(کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ: ص۵۸: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

''مجمل اور مبہم عبارات سے دھوکا دے کر گاڑی چلانے کی کوشش کی'' ملخصاً

(اتمام البرھان: ص۴۵۱: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

اور دیوبندی مولوی نے وہی ''حاجی بروزن چاچی'' والا استدلال کیا۔ اور اس کو کھینچ تان کر تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لے آیا حالانکہ یہاں ایسی کوئی بات ہی نہیں بلکہ اگر صرف اسی عبارت کے اگلے الفاظ (و قد نسخ اللہ جمیع المعبودات ...) پر غور کریں تو بات واضح ہے کہ یہود و نصاریٰ انہیں معبود مانتے تھے۔ یہاں قصد و ارادے سے مراد یہی ہے کہ انہیں معبود بنا لیا تھا۔ جبکہ امت مسلمہ کے عقیدے کی گواہی خود دیابنہ کے امام اشرفعلی تھانوی نے یوں دی کہ

''اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس امت مرحومہ پر رحم کرنے اور اسے خطرناک ابتلاء سے بچانے کے لئے **محمد اعبدہ و رسولہ کا جملہ ہمیشہ کے لئے توحید الٰہی لا الہ الا اللہ کا جزو بنا کر مسلمانوں کو ہمیشہ کے لیے شرک سے بچا لیا**......''

(احکام اسلام عقل کی نظر میں: حصہ اول: 71 تا 73 مکتبہ عمر فاروق کراچی)

لہٰذا امت مسلمہ ہر گز ہر گز نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معبود نہیں مانتی بلکہ اللہ تبارک و تعالی نے **''محمد اعبدہ و رسولہ کا جملہ (عقیدہ دے کر) ہمیشہ کے لئے توحید الٰہی لا الہ الا اللہ**

کا جزو بنا کر مسلمانوں کو ہمیشہ کے لیے شرک سے بچالیا۔

نیز تصور شیخ (صرف ہمت) کے نام سے بھی دیوبندی مولوی نے غلط بیانی و دجل وفریب سے کام لے کر زبردستی شرک شرک کا خارجی ذوق پورا کرنے کی کوشش کی ہے ہماری اس کتاب میں تصور شیخ کے باب میں اس موضوع پر تفصیلی گفتگو دیکھی جاسکتی ہے۔

ہم دیابنہ وہابیہ سے پوچھتے ہیں کہ مذکورہ شرح (ابن بطال) میں قصد وارادے کا معنی کیا ہے؟ علمائے دیابنہ کو چاہیے تھا کہ انہوں نے جو مطلب کھینچ تان کر پیش کیا اس پر کوئی حوالہ پیش کرتے آخر کس کتاب میں یہ معنی ومطلب بیان ہوا جو آپ نے بیان کیا؟ یا علامہ ابن بطال نے اس کا یہ معنی کہاں بیان کیا جو آپ نے کھینچ تان کر بیان کیا؟ پھر کیا یہاں حدیث کی شرح میں قصد کا وہی معنی مراد لیا جائے گا جو دیابنہ احمدیہ نے صوفیہ کی کتب سے (مقصود، مقصود کی رٹ لگا کر) پیش کیا؟

قارئین کرام! وہابیہ نے اس شرح میں ''**ویقصدونھا لعبادتھم**'' یعنی قصد کے الفاظ دیکھے اور یہ باطل استدلال کیا کہ

> ''یہود جو نماز سے <u>ان قبور کا ارادہ کرتے</u> تھے وہ ان انبیائے کرام علیہم السلام کی عظمت و تعظیم کی وجہ سے کرتے تھے اور قبر کی تعظیم درحقیقت، صاحب قبر کی تعظیم ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ ''یہود نماز سے اپنے انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کا ارادہ کرتے تھے''

ارے دیو کے بندو! کم از کم یہ تو بتاؤ کہ وہ کس چیز کا قصد کرتے تھے؟ کیا محض ان کو اللہ کے مقرب بندے جانتے ہوئے ان کے خیال وتصور میں مستغرق ہوجاتے تھے؟ اگر کسی نے ایسی بات لکھی ہے تو بتاؤ لیکن ایسی کوئی بات تم ثابت نہیں کر سکتے۔ یہاں قصد کا یہ مطلب

بنتا ہی نہیں بلکہ یہاں مراد یہی ہے کہ انہیں معبود بنا کر ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ان کو معبود بنا کر ان کی قبروں کو سجدے کرتے یا ان کی قبروں کی طرف منہ کر کے عبادت کرتے۔

دیوبندی من گھڑت اصول کے بجائے اصول کے مطابق گفتگو

پھر دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے خود یہ اصول لکھا کہ

''صراط مستقیم [کتاب] تصوف کے موضوع پر لکھی گئی تھی لہٰذا اس میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی تشریح (ا) تصوف کے مطابق کی جائیں گی''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص35 سنی اکیڈمی پاکستان)

لیکن دیوبندی حماد نے ایک بھی واضح عبارت تصور شیخ (صرف ہمت) کے بارے میں ایسی پیش نہیں کی جس سے واضح طور پر دیوبندیوں کا موقف ثابت ہوتا ہو۔ہاں کھینچا تانی کر کے بعض عبارات کو پیش تو کیا۔لیکن ان کا دیوبندی دعوے اور محل نزع سے کچھ تعلق نہیں۔بلکہ

"ان (صوفیہ) کی "عبارات سے جو (کچھ دیوبندیوں نے) خود سمجھا ہے اس کو لکھا ہے......عبارات اور مضامین سے جو مفہوم خود سمجھے اس کو ان کی طرف منسوب کر دیا کہ انہوں نے ایسا لکھا" ملخصاً (ملفوظات حکیم الامت: ۲ / ۹۸ ملفوظ ۱۳۱: تالیفات اشرفیہ ملتان)

جبکہ دیوبندیوں کے برعکس ہم نے متعدد حوالوں سے تصور شیخ (صرف ہمت) پر صوفیائے کرام اور پھر خود احمری دیوبندی فرقے کی کتب سے ثبوت پیش کر دیا۔

تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت جناب شیخ مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''یعنی **رابطہ** کی نفی لوگ کیوں کرتے ہیں حالانکہ شیخ ومقتداء مسجود الیہ [سجدے کی

جہت] ہوتا ہے نہ کہ مسجود لہ (جس کو سجدہ کیا جائے یعنی اللہ عزوجل) یہ لوگ محراب و مساجد کی نفی کیوں نہیں کرتے ہیں (حالانکہ وہ بھی مسجود الیہ ہیں) یہ دولت خاص سعادت مندوں کو میسر ہوتی ہے حتی کہ تمام احوال میں صاحب رابطہ کو واسطہ جانتے ہیں اور تمام اوقات میں اسی کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی : دفتر دوم حصہ اول مکتوب 30 ص 96 ، البینات شرح مکتوبات جلد ۳ ص ۸۳ شارح محمد سعید احمد مجددی، تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ)

معلوم ہوا کہ رابطہ (تصور شیخ ،صرف ہمت) میں مقصود بالذات حق تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے ،اور اسی کی طرف توجہ ہوتی ہے تصور شیخ صرف واسطہ ہے۔

☆ ......**دیو بندی کے حکیم اشرفعلی** تھانوی لکھتے ہیں کہ

"جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے تصور کی طرح ہی ہے"۔

(تسہیل تربیت السالک جلد دوم صفحہ ۲۷۱ ، زم زم پبلیشرز کراچی)

☆ ......اسی طرح خود علمائے دیو بند نے لکھا کہ

" تصور شیخ کے نتیجے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت دل میں بیٹھ جاتی ہے **جو تعلق مع اللہ کی بنیادی عوامل میں سے ہیں** " (فتاوی حقانیہ ۲ / ۲۷۳ جامعۃ العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

نوٹ : مزید تفصیل '' تصور شیخ '' کے موضوع میں دیکھیں۔

لہٰذا دیو بندی نام نہاد مفتی حماد نے جو ابلیسی قیاس کیا اور خود ساختہ تعریف بیان کی ہے ان کا صرف ہمت (تصور شیخ) سے کچھ تعلق نہیں۔

کیا ''قصد'' کا معنی اللہ کے علاوہ کسی کو مقصود بنانا ہے؟

پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ دیو بندی حضرات نے لفظ ''قصد'' کو لے کر کھینچا تانی کرنے کی کوشش کی، حالانکہ یہاں قصد سے مراد ان کی عبادت کرنا انہیں سجدے کرنا اور ان کو قبلہ بنا کر ان کی طرف رخ کرنا ہے۔

نیز اگر وہابیہ دیابنہ لفظ ''قصد'' سے صرف یہی مراد لیں گے تو نہ صرف امت مسلمہ کے بڑے بڑے محدثین کرام بلکہ خود علمائے وہابیہ بھی مشرک قرار پائیں گے۔ کیونکہ ہم پہلے جو حوالے درج کر چکے ان میں بھی یہی ''قصد'' کے الفاظ موجود ہیں کہ

''امامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح ،او صلی فی مقبرته ،و قصد به الاستظھار بروحه، او وصول اثر من آثار عبادة الیه...''

(تحفۃ الابرار شرح مصابیح السنۃ: ج ۱ ص ۲۵۷۔فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: الجزء الرابع: ۴۶۶۔مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: الجزء الثانی: ص ۳۸۹ دار الکتب بیروت)

تو اگر قصد سے صرف وہی مراد ہے جو دیابنہ وہابیہ لے رہے ہیں تو پھر تو بڑے بڑے محدثین بلکہ علمائے وہابیہ مشرک ٹھہریں گے۔ کیونکہ اس عمل کو تو محدثین بلکہ وہابی بھی درست تسلیم کر چکے۔ تو معلوم ہوا کہ محض لفظ ''قصد'' کو لے کر وہابیہ دیابنہ نے خواہ مخواہ کھینچا تانی کی ہے۔

ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دیوبندی مولوی کا دجل

دیوبندی مولوی حماد نے ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پیش کیا کہ

''اگر قبور قابل احترام ہوں تو نماز پڑھنے سے منع کیا جائے گا اور اگر قبور غیر محترم

ہوں جیسے جاہلیت کے مشرکین کی قبور اور ان کی مثل **جن سے ہمارا کوئی وعدہ یا مسلمانوں کے ساتھ کوئی ذمہ نہ ہو تو جائز ہے ان قبور کو کھولنا اور ان کی ہڈیوں کو نقل کرنا اور نماز ان کی قبور کی جگہ پڑھنا**''

(اس حوالے کو پیش کر کے دیو بندی مولوی کہتا ہے کہ)

''اس حوالے سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قبور کے قابل احترام ہونے کی صورت میں نماز پڑھنے سے منع کیا جائے گا وجہ یہی ہے کہ قابل احترام قبور کے پاس نماز پڑھنے کی صورت میں ان قابل احترام شخصیات کی تعظیم حالت نماز میں آئے گی ......اور نا قابل احترام قبور میں یہ تعظیم نہیں آئے گی وہاں نماز جائز ہے......''ملخصاً

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۴۹، ۵۰ سنی اکیڈمی)

اہل سنت و جماعت کا دیو بندیوں احمدیوں کو جواب

لاحول و لاقوۃ الا باللہ ! قارئین کرام دیکھئے کہ حوالے میں ممانعت کس چیز کی ہے اور دیو بندی مولوی نے ''حاجی بروزن چاچی'' کی طرح اس کو کہاں سے کہاں لے گیا۔ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو سمجھ سکتا ہے وہاں اسماعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کی تائید یا مثل کوئی بات نہیں اور جو نتیجہ دیو بندی مولوی حماد نے پیش کیا اس کا مذکورہ حوالے میں کوئی نام ونشان تک نہیں ملتا، بلکہ دیو بندی حضرات تو ایک ایسی بات کو علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کررہے ہیں جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ گزری ہوگی۔

قارئین کرام! اس حوالے میں تو صرف یہ بتایا جارہا ہے کہ

اگر قبور قابل احترام (**فان کانت القبور محترمة ......**) ہوں تو ان کو گرا کر (مسمار کر کے) وہاں نماز پڑھنا منع ہے جب کہ اگر قبور غیر محترمة (کفار و مشرکین کی) ہیں تو (**لا عهد له و لا ذمه مع المسليمن فانه يجوز نبشها ......**) جن سے ہمارا کوئی وعدہ یا مسلمانوں کے ساتھ کوئی ذمہ نہ ہو تو جائز ہے ان (غیر محترمة) قبور کا کھولنا (یعنی کھودنا) اور ان کی ہڈیوں کو نقل کرنا اور نماز ان کی قبور کی جگہ پڑھنا''

قارئین کرام! دیوبندی مولوی کے اسی حوالے میں تو واضح طور پر یہ مذکورہ بالا مسئلہ تھا لیکن اس کو دیوبندی مولوی کہاں سے کہاں لے گیا۔ علت کی وجہ یہی ہے کہ قابل احترام قبور کو مسمار نہیں کیا جا سکتا اس لئے جب مسمار نہیں کیا جا سکتا۔ تو ان قبور پر نماز نہیں پڑھ سکتے ۔ یہی بات خود اکابرین علمائے دیوبند نے بھی لکھی ہے چنانچہ دیوبندیوں کی کتاب ''انوار الباری'' میں لکھا ہے کہ

''قسطلانی و حافظ نے لکھا ہے کہ قبور مشرکین کے لئے چونکہ حرمت نہیں ہے اس لئے ان کو اکھاڑ کر مسجد بنانا جائز ہوا بخلاف قبور انبیاء اور ان کے اتباع (صالحین) کہ ان کی قبور کو اکھاڑنے میں ان کی اہانت ہے''

(انوار الباری: جلد ۱۴ص ۳۶، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اسی طرح خود علمائے دیوبند نے لکھا کہ

''علامہ کرمانی رحمہ اللہ نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا منشا یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے یہودیوں پر لعنت کی اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو اکھاڑ کر ان کی جگہ مساجد بنالیں، ان پر لعنت اس وجہ سے ہوئی کہ یہ انبیاء

قابل تعظیم تھے اور ان انبیاء کی قبور کو اکھاڑنا جائز نہیں تھا، اس وجہ سے ان پر لعنت فرمائی۔ تو اس کا مفہوم مخالف یہ نکلا کہ اگر یہ انبیاء نہ ہوتے اور قابل تعظیم نہ ہوتے تو قبریں اکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ لہٰذا مشرکین چونکہ قابل تعظیم نہیں اس وجہ سے ان کی قبریں اکھاڑ کر اگر مساجد بنا دیں تو کوئی حرج نہیں''

(انعام الباری: جلد ۳ ص ۱۶۴، کتاب الصلاۃ مکتبۃ الحرا)

تو واضح ہوا کہ یہاں یہ بات ہرگز نہیں کہ کسی بزرگ کی قبر کے قرب میں نماز پڑھنے سے شرک ہو جائے گا، بلکہ ہم متعدد حوالے پیش کر چکے کہ صالحین کی قبور کے پاس مسجد بنا کر ان قبور کے پاس تکمیل عبادت اور حصول برکت وفیض کے لئے نماز پڑھنے کو بڑے بڑے علمائے محدثین (کے علاوہ خود اکابرین وہابیہ دیابنہ) بھی تسلیم کر چکے ہیں اور وہابیہ کے من گھڑت شرک کا گلا کاٹ کر رکھ دیا۔

وہابیوں کو مشرکین کی قبریں مبارک وہاں نمازیں پڑھیں

دیوبندی مولوی حماد نے اسی صفحہ پر یہ نتیجہ نکالا کہ

''قبور کے قابل احترام ہونے کی صورت میں نماز پڑھنے سے منع کیا جائے گا وجہ یہی ہے کہ قابل احترام قبور کے پاس نماز پڑھنے کی صورت میں ان قابل احترام شخصیات کی تعظیم حالت نماز میں آئے گی ...... **اور نا قابل احترام قبور میں یہ تعظیم نہیں آئے گی وہاں نماز جائز ہے** جیسے بیل وگدھے کی طرف صرف ہمت کے عمل سے کوئی تعظیم نہ آئے گی۔ ملخصاً (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۵۰)

قارئین کرام! وہابیت نام ہی جہالت کا ہے اس وہابی احمدی مولوی کی خط کشیدہ عبارت

دیکھئے کہ اس کے نزدیک مشرکین و کفار کی (نا قابل احترام) قبور کے پاس نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ وہ قابل تعظیم نہیں ہے۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ!**

یہ علمائے دیوبند کے [نام نہاد] مفتی اور مناظر کا حال ہے حالانکہ مشرکین کی قبور گو قابل احترام نہیں لیکن وہاں نماز ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ علمائے دیوبند کے شیخ حسین احمد ٹانڈوی نے تو دونوں کے لئے ایک ہی حکم (ممانعت) دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''از شیخ مدنی۔ آنحضرت صلعم نے صلوۃ الی القبور سے منع فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ مقبرہ قارعۃ الطریق وغیرہ سب جگہ میں نماز ممنوع ہو۔ تو اس سے کہنا پڑے گا کہ **خواہ وہ قبور مشرکین جاہلیۃ کی ہوں یا مؤمنین کی سب کا یہی ایک حکم ہے**''

(تشریحات بخاری اردو: ج ا ص ۳۰۷ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

دیوبندی شیخ الہند کا فتوی تو یہ ہے کہ دونوں قبور (قبور محترمۃ اور غیر محترمۃ) کا ایک ہی حکم ہے لیکن دیوبندی مولوی حماد کہتے ہیں کہ قبور محترمۃ میں نماز جائز نہیں غیر محترمہ میں جائز ہے۔ یہاں تو دیابنہ اصول کے مطابق علمائے دیوبند دست و گریبان ہو گئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ وہابیہ کی خودساختہ من گھڑت فرقہ وہابیہ ہے جس میں ایک طرف تو ان کے نزدیک مشرکین و کفار کی قبور کے پاس نماز پڑھنا جائز اور دوسری طرف انہی وہابیہ نے نماز میں بیل و گدھے کی طرف مستغرق ہونا یا صرف ہمت کرنے کو قبول کیا (دفاع: ص ۵۱۴ مکتبہ ختم نبوت پشاور) اب دیابنہ کو چاہیے کہ اپنے اس مذہب پر پختگی کے ساتھ عمل کریں اور مشرکین و کفار کے قبرستان میں تشریف لے جائیں اور وہاں نماز کی نیت باندھ کر بیل و گدھے کی طرف صرف ہمت کا عمل کریں۔ (معاذ اللہ)

قارئین کرام! یہ ہے بدبختو ظالمو وہابیو! کو انبیائے کرام و اولیائے عظام کی توہین و بے ادبی کا صلہ۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ!!

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دیوبندی مولوی کا دجل

دیوبندی مولوی حماد نے "فتح الباری باب بناء المسجد علی القبر" حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پیش کیا کہ

"بے شک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس سے منع کرنا اس خدشہ کی وجہ سے تھا کہ (آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی) قبر مبارک کے ساتھ بھی ایسا کیا جائے جیسا کہ ان لوگوں نے کیا جن پر لعنت کی گئی اور **بہرحال اگر اس سے امن ہو جائے تو کوئی حرج نہیں**۔ جن کے نزدیک (شرک کے ذریعے) کو روکنا تھا۔ وہ مطلق منع کا کہتے ہیں اور یہاں یہ وجہ قوی ہے"

(اس حوالے کو پیش کر کے دیوبندی مولوی کہتے ہیں کہ)

اس حوالے میں بھی نماز پڑھنے کی ممانعت قبر کے شرک کے ذریعے کو روکنے کے لئے قرار دی گئی اوپر اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۵۲، ۵۳ سنی اکیڈمی)

اہل سنت و جماعت کا دیوبندیوں احمدیوں کو جواب

قارئین کرام! دیوبندی احمدی مولویوں کی عادت ہے کہ خلاف موضوع خواہ مخواہ لکھتے جاتے ہیں، جس کا موضوع سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

ہم پہلے عرض کر چکے کہ جس عمل کو منع کیا گیا وہ قبروں کو سجدے اور ان کو قبلہ بنانا اگر ان کی

طرف رخ کرنا ہے۔اس پر تفصیلاً گفتگو پہلے ہو چکی۔
پھر خود علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

”قال البیضاوی . . . فامامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح وقصد التبرک بالقرب منہ لا التعظیم لہ ولا التوجہ نحوہ فلایدخل فی ذلک الوعید“

(فتح الباری شرح الجامع الصحیح للبخاری: کتاب الصلاۃ: ص ۶۲۶ دار المعرفۃ بیروت)

مزارات اولیاء کے پاس مسجد بنانا کہ وہاں نماز اس لئے پڑھیں گے ”وقصد التبرک بالقرب منہ ......فلایدخل فی ذلک الوعید“ لہٰذا قبروں کو سجدے کرنا یا قبروں کو قبلہ بنانے کو ان کی طرف رخ کرنا یہ الگ مسئلہ ہے لیکن بزرگوں کے مزارات کے پاس مذکوہ قصد کے ساتھ نمازیں پڑھنا یہ الگ مسئلہ ہے اور خود وہابیہ دیابنہ کو بھی قبول ہے جیسا کہ پہلے حوالے گزر چکے۔
نیز یہی حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ

”ویحتمل ان یقال علی طریق اھل العرفان ان المصلین لما استفتحوا باب الملکوت بالتحیات اذن لھم بالدخول فی حریم الحی الذی لایموت فقرت اعینھم بالمنجات فنبھوا علی ذلک بواسطۃ نبی الرحمۃ وبرکۃ متابعتہ فاذا التفتوا فاذا لحبیب فی حرم الحبیب حاضر فاقبلوا علیہ قائلین السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

ترجمہ: اہل عرفان کے طریقے پر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب نمازیوں نے التحیات کے ساتھ ملکوت کا دروازہ کھلوایا تو انہیں حی لا یموت کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی

۔ان کی آنکھیں فرحت مناجات سے ٹھنڈی ہوئیں [تو انہیں اس بات پر تنبیہ کی گئی کہ بارگاہ ایزدی میں] جوانہیں یہ شرف باریابی حاصل ہوا ہے یہ سب نبی رحمت ﷺ کی برکت متابعت کا طفیل ہے نمازیوں نے اس حقیقت سے باخبر ہوکر بارگاہِ خداوندی میں جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حبیب کے حرم میں حبیب حاضر ہے [یعنی دربار خداوندی میں نبی اکرم ﷺ جلوہ گر ہیں] ۔ نمازی حضور ﷺ کو دیکھتے ہی **السلام علیک ایھا النبی ورحمته الله وبرکاته** کہتے ہوئے آپ کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ (فتح الباری)

جو عمل منع ہے وہ قبروں کو سجدے کرنا یا قبلہ بنانا ہے لیکن اگر کوئی حالت نماز ہی میں نبی پاک ﷺ کی طرف متوجہ تو یہ شرک ہرگز نہیں اور نہ ہی یہ عمل اس وعید میں داخل ہے جو اسماعیلیہ احمدیہ دیوبندیہ فرقے والے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں ۔

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دیوبندی مولوی کا دجل

دیوبندی مولوی حماد نے ''عمدۃ القاری''**هل تنبش قبور مشركي الجاهلية**'' علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پیش کیا کہ

''قاضی بیضاوی نے کہا کہ جب یہود و نصاری انبیاء کی قبور کو سجدہ کرتے ان کی شان کی تعظیم کرتے ہوئے اور ان کی قبور کو قبلہ بناتے ہوئے اور نماز میں ان کی جانب متوجہ ہوتے اور ان قبروں کو بت بنالیا، نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس کی مثل منع کیا''

اہل سنت و جماعت کا دیوبندیوں احمدیوں کو جواب

قارئین کرام! علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی بیضاوی کے حوالے سے گفتگو ارشاد فرمائی ہے۔

جس میں ایک عمل تو قبروں کو سجدہ کرنا ہے (یسجدون بقبور الانبیاء......) اس پر کوئی بحث نہیں، دوسرا عمل (ویجعلون قبلۃیتوجھون فی الصلوٰۃنحوھا......) قبروں کو قبلہ بنا کر ان کی طرف رخ کرنا ہے۔

اب اس دوسرے عمل میں ''یتوجھون'' سے دیو بندی احمدی حضرات نے اردو لفظ توجہ (خیال) مراد لے لی۔ حالانکہ یہاں مراد ''رخ، منہ'' ہے یعنی وہ ان قبروں کو قبلہ بناتے ان کی طرف اپنا رخ کرتے۔ ہم اس کا تفصیلی جواب (قاضی بیضاوی والی عبارت کے تحت) آگے پیش کریں گے کہ یہاں توجہ سے مراد خیال وتصور نہیں بلکہ ان کی طرف رخ ومنہ کرنا مراد ہے۔

لہٰذا یہ حوالہ بھی دیوبندیوں کی دلیل ہرگز نہیں بن سکتا اور کسی بھی صورت ''صراط مستقیم'' کی گستاخانہ عبارت کو بے غبار ثابت نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس میں اس عمل کی ممانعت ہے جس کو ہم جائز کہتے ہیں۔

نیز جن علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر دیوبندی اپنے خودساختہ شرک کو ثابت کرنا چاہ رہے ہیں یہی علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ تو فرماتے ہیں کہ

''قال صاحب التوضیح صرح اصحابھا فقالوا من خصائص النبی علیہ السلام انہ لو دعا انسانا و ھو فی الصلوۃ وجب علیہ الاجابۃ و لا تبطل صلوتہ

(یعنی) صاحب توضیح نے فرمایا ہے کہ ہمارے علما نے صراحتاً فرما دیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ امر بھی ہے کہ آپ کسی شخص کو پکاریں اور وہ نماز میں ہو تو اسے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دینا لازم ہے اور نماز چھوڑ کر

بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہونے سے اس کی نماز باطل نہیں ہوگی‘‘

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد سابع صفحہ ۲۸۲ دار احیاء التراث بیروت)

اگر بالفرض نماز میں نبی پاک ﷺ کی طرف صرف توجہ کرنا شرک ٹھہرا تو مذکورہ عمل اصولِ اسماعیلیہ احمدیہ دیابنہ کے مطابق شرک اکبر ہونا چاہیے کہ نمازی حالت نماز میں نبی پاک ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ ﷺ کی طرف نہ صرف مکمل خیالات و دھیان سے متوجہ ہوا بلکہ کعبۃ اللہ کی طرف سے رخ ہی اس کا پھر گیا لیکن علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ جب علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عقیدہ ہے تو پھر کسی صورت یہ کہنا درست نہیں کہ وہ توجہ سے مراد خیال یا تصور لے رہے ہیں۔
نیز انہی علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بیضاوی کے حوالے سے لکھا کہ

’’فامن اتخذ مسجدا فی جوارِ صالح وقصد التبرک بالقرب منه لا التعظیم له ولا التوجه الیه فلاید خل فی الوعید المذکور‘‘

(عمدۃ القاری ۴/ ۱۷۴ دار احیاء التراث العربی بیروت)

عبارت واضح ہے کہ اگر ان کو سجدہ نہ کیا جائے اور ان قبروں کی طرف رخ نہ کیا جائے بلکہ صالحین کی قبور کے پاس برکت کے حصول کے لئے نماز پڑھی جائے (اور برکت بھی ایسی جس کو دیگر حضرات نے اس طرح بیان فرمایا **بل لحصول مدد منه ، <u>حتی تکمیل عبادته ببر کة مجاورته لتلک الروح الطاهرة فلا حرج فی ذلک</u>...... لمعاتُ التنقیح فی شرح مشکاۃِ المصابیح**) تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ اس شرک والی وعید میں داخل ہے۔ لہٰذا علمائے دیوبند کو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف رکھنا چاہیے کہ کل بروز قیامت اپنی ان فریب کاریوں کا جواب دینا ہوگا۔

صفحہ ۵۴، ۵۵ پر مسلم شریف کی حدیث اور امام نووی کا حوالہ دیا، لیکن یہ بھی ہمارے نظریئے کے خلاف نہیں اور نہ اسماعیلیہ احمدیہ دیوبندیہ فرقے کے عقیدے کی تائید کرتا ہے کیونکہ اس میں کہیں بھی یہ نہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ کرنا شرک ہے بلکہ اس میں جس عمل کے بارے میں ''اخوفا من المبالغة فی تعظیمة'' فرمایا گیا وہ بالکل واضح ہے کہ ان قبروں کو سجدے کرنا، انہیں قبلے بنا کر ان کی طرف منہ کرنا مراد ہے۔

علامہ سمنودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

''اقول:فیه ان تعظیم القبور المنھی عنه انما ھو بالعکوف علیھا و تصویر الصور فیھا و جعکھا او ثانا تعبد بنحو السجود لھا''

میں کہتا ہوں کہ جس تعظیم قبور سے روکا گیا ہے وہ یہ ہے قبروں پر معتکف ہو جائے یا تصور تراش لے اور ان کو اس طرح بت بنا لے کہ ان کی جانب سجدہ کرنے لگے۔

(نصرۃ الامام السبکی برد الصارم المنکی ص ۱۹۷ مطبوعہ بولاق القاہرہ)

لیکن مسلمان ایسی تعظیم نہیں کرتے جیسی کفار کرتے ہیں۔ یہی علامہ سمنودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

واما تعظیم المسلیمن من الخلق لقبور الاکابر، فلیس کتعظیم الکفار لھم

بہرحال مسلمانوں کی قبور کی تعظیم کرنا وہ کفار کی تعظیم کی طرح نہیں۔

(نصرۃ الامام السبکی برد الصارم المنکی ص ۱۹۷ مطبوعہ بولاق القاہرہ)

اسی طرح علامہ خطیب شربینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''لکن تعظیمھم لھئو لاء لیس کتعظیم الکفار''

(السراج المنیر: ج ۲ ص ۱۱ مطبوعه بولاق القاھرہ)

لیکن مسلمانوں کا قبور صالحین کی تعظیم کرنا کفار کی تعظیم کی طرح نہیں ہے''

معلوم ہوا کہ مسلمانان اہل سنت و جماعت ایسے عمل سے پاک ہیں۔ اور پھر ہمارے حق ہونے کی دلیل بھی خود انہی محدثین نے بیان کر دی کہ مزاراتِ اولیا کے قریب مسجد بنا کر برکت و تکمیل عبادت کے لئے نماز پڑھنا بالکل جائز ہے۔

علامہ سندھی کے حوالے میں بھی یہی ہے کہ

ان کی طرف سجدے کرتے یا ان کو قبلہ بناتے ہوئے ان کی طرف نماز میں اپنا رخ کرتے تھے۔

ہم بار ہا عرض کر چکے ہیں کہ اس عمل کا ہم مسلمانان اہل سنت کے عمل سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کو کھینچ تان کر تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لے جانا خواہ مخواہ اپنا خارجی کفر سازیوں کا شوق پورا کرنا ہے۔

دیوبندی مفتی حماد اور دیوبندی ساجد خان میں جنگ وجدل

احمدی اسماعیلی مولوی حماد نے اپنی کتاب کے صفحہ ۵۳ پر علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ ص ۵۶ پر علامہ سندھی اور ص ۵۷ پر علامہ سید شریف جرجانی کا حوالہ پیش کیا جن میں اس قسم کے الفاظ ہیں ہیں کہ ''**یسجدون بقبور الانبیاء تعظیما لشانھم و یجعلون قبلة یتوجھون فی الصلوة**''

ان حوالوں کو پیش کر کے دیوبندی مولوی حماد یہاں توجہ و تعظیم کے بارے میں کہتا ہے کہ

''حالت نماز میں عبادت کے طور پر یا **مقصود کے طور پر متوجہ ہو**''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص 58 سنی اکیڈمی پاکستان)

''قصداً حالت نماز میں ان کی طرف متوجہ ہوتے بطور عبادت کے یا تعظیم کو مقصود بناتے ہوئے''(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص58 سنی اکیڈمی)

دیوبندی احمدی مولوی حماد نے ایسے حوالوں میں توجہ و تعظیم سے مراد مطلقاً توجہ و تعظیم مراد نہیں لیا مقصود یا بطور عبادت مراد لیا ہے۔

جبکہ اس کے برعکس

اس قسم کے حوالہ جات کے بارے میں خود علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب ''دفاع'' میں انہی کے نام نہاد مناظر ساجد خائن احمدی اسماعیلی دیوبندی کہتے ہیں کہ

''ظالمو! حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ تو نماز میں اس تعظیم سے منع کر رہے ہیں جو مقصود کے درجے میں ہو اور یہ **اکابر نماز میں مطلقاً انبیاء علیہم السلام کی طرف توجہ و تعظیم کو شرک** اور لعنت کا مستوجب کہہ رہے ہیں''(دفاع:ص۵۰۹ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

قارئین کرام! ان دیوبندیوں کی خانہ جنگی دیکھئے کہ ان حوالوں کو پیش کر کے ساجد خان کہتا ہے کہ ان حوالوں میں نماز کے اندر کسی بزرگ کی طرف مطلقاً تعظیم و توجہ کو شرک کہا گیا جبکہ حماد دیوبندی مطلقاً تعظیم و توجہ کی بجائے مقصود یا بطور عبادت تعظیم و توجہ کو شرک بتاتا ہے۔ دیوبندی مولوی ابوعیوب کے مطابق تو یہ ان کا مذموم اختلاف ہے۔ایک شرک کہتا ہے تو دوسرا جائز اور ایک کے فتوے سے دوسرا مشرک ثابت ہوتا ہے۔

سب دیوبندی علما و اکابرین ساجد خان کے مطابق مشرک

جو حوالے دیوبندی مفتی حماد نے (علامہ عینی، علامہ سندھی، علامہ جرجانی وغیرہ) کے پیش کئے۔ ان جیسے حوالوں میں توجہ و تعظیم کے بارے میں علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب

''دفاع''میں ان ہی کے نام نہاد مناظر ساجد خائن کہتے ہیں کہ

''یہ اکابر نماز میں **مطلقاً انبیاء علیہم السلام کی طرف توجہ و تعظیم کو شرک** اور لعنت کا مستوجب کہہ رہے ہیں''(دفاع:ص۵۰۹ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

جب ان علمائے دیوبند کے مطابق ان اکابرین کی ایسی عبارات میں مطلقاً انبیا علیہم السلام کی طرف توجہ و تعظیم شرک ٹھہری تو ان اکابرین کے مطابق خود علمائے دیوبند مشرک ثابت ہوئے کیونکہ مطلقاً توجہ و تعظیم کے تو خود علمائے دیوبند نے بھی (بطور تقیہ) اقرار کیا ہے۔

جیسا کہ خود نام نہاد مفتی حماد دیوبندی لکھتا ہے کہ

''پتا چلا کہ نماز میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا حسب **موقع خیال** کرنا اور **متوجہ** (لغوی) بھی درست ہے جیسے درود شریف پڑھتے ہوئے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ صفحہ 85 نمبر ۳ سنی اکیڈمی)

''صراط مستقیم کی اس عبارت میں قطعاً اس کو منع نہیں کیا گیا کہ مطلق خیال بھی نہ کرے''(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ صفحہ 85 نمبر ۳ سنی اکیڈمی)

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد دیوبندی صاحب کہتے ہیں کہ

''بہر حال صراط مستقیم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال مبارک آنے **یا حسب موقع اُس کے لانے کو** مضر یا منافی نماز نہیں بتلایا گیا ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ:ص91 سنی اکیڈمی)

حماد دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''**مطلق متوجہ ہونا** اور خیال کرنے کا جواز تو صراط مستقیم سے ثابت ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ:ص109 سنی اکیڈمی)

مزید لکھتے ہیں کہ

"حقیقت اور دلائل سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ اس عبارت میں کہیں بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال آنے یا **خیال کرنے یا تعظیم آنے، یا تعظیم کرنے** (مطلق طور پر) یا مطلق توجہ ہونے (لغوی) کو بُرا یا غلط نہیں لکھا گیا ہے"

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ ص 110 سنی اکیڈمی)

علمائے دیو بند کی مصدقہ کتاب دفاع میں ساجد خائن لکھتا ہے کہ

نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اگر نماز میں چہرہ مبارک کو دیکھتے تو اس کے ہم منکر نہیں ہم نے کب کہا کہ نماز میں کسی کی طرف التفات کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(دفاع: ۵۲۵ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

حماد دیو بندی کے ان حوالوں میں یہ (بطور تقیہ) تسلیم کیا گیا کہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مطلقاً تعظیم و توجہ نہ صرف درست ہے بلکہ مطلق متوجہ ہونا اور خیال کرنے کا جواز صراط مستقیم سے ثابت ہے، منافی نماز نہیں، بُرا یا غلط نہیں۔

اور اسی قسم کی تقیہ بازی سب دیو بندی علما و اکابرین کرتے رہے۔ ساجد خائن کی اپنی ہی تحریر سے ان اکابرین کے مطابق ساجد خائن اور حماد دیو بندی بھی مشرک ہو گئے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ تمام دیو بندی علما و اکابرین جو نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مطلقاً توجہ و تعظیم کو (بطور تقیہ) درست تسلیم کرتے رہے (جن کے حوالے ہم نے اسی کتاب میں درج بھی کیے) وہ سب دیو بندی احمدی اسماعیلی علماء و اکابرین دیو بند بھی ساجد خان کے اس حوالے سے مشرک قرار پائے اور یہود و نصاریٰ کی طرح لعنت کے مستحق ٹھہرے۔

احمدی اسماعیلی دیوبندی مولوی کے چار فیصلہ کن حوالے

احمدی اسماعیلی دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے ایک حدیث لکھی اور پھر فتح الباری، عمدۃ القاری وغیرہ کا حوالہ دیا، اوران سب حوالوں کا خلاصہ یہ بتایا گیا ہے کہ

(۱) یہود ونصاریٰ انبیائے کرام علیہم السلام کو نماز میں اپنی توجہ کا مرکز بناتے۔

(۲) قصداً حالت نماز میں ان کی طرف متوجہ ہوتے بطور عبادت کے یا تعظیم کو مقصود بناتے ہوئے۔(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص58 سنی اکیڈمی)

پھر آگے چل کر آخر میں دیوبندی حماد نے ''چار فیصلہ کن حوالے'' درج کئے جن میں پہلا حوالہ ص 61 پر علامہ تورپشتی کا، ص 64 پر دوسرا حوالہ علامہ ملا علی قاری کا، ص 69 پر تیسرا حوالہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا اور ص 70 پر چوتھا حوالہ شیخ احمد رومی کا پیش کیا۔ ان حوالوں کو پیش کرنے کا جو دیوبندی حماد کا مقصد تھا وہ یہ ہے کہ

(۱) پہلے حوالے (علامہ تورپشتی) کے تحت حماد نے کہا کہ

''**اس حوالے میں واضح طور پر انبیاء علیہم السلام اور نیک لوگوں کی تعظیم کو حالت نماز میں مقصود ہونے کی بنا پر شرک میں شمار کیا۔** جس طرف ......صراط مستقیم میں اشارہ کیا تھا کہ ہمت کے عمل میں تعظیم مقصود ہونے کی وجہ سے یہ شرک کی طرف لے جائے گی'' (ایضاً۔ص64)

(۲) دوسرے حوالے (ملا علی قاری) کے تحت حماد نے کہا کہ

''انبیاء علیہم السلام کی طرف قصداً ایسی تعظیم کرنا جو عبادت کے دوران ہو اور بالمقصود ہو وہ شرک خفی ہے اور یہی بات صراط مستقیم میں ...... کہی کہ ہمت کے عمل میں تعظیم

مقصود ہونے کی بنا پر مفضی الی الشرک ہے (ص65)

(۳) تیسرے حوالے (محدث دہلوی) کے تحت حماد نے لکھا کہ

"[۱] یہود ونصاریٰ انبیاء علیہم السلام کو اپنی عبادت کا مقصود بناتے تھے۔ [۲] وہ نماز اللہ کی رضا کے لئے پڑھتے تھے مگر حالت نماز میں انبیاء کرام کی طرف قصداً متوجہ ہونا اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث سمجھتے یہ بھی شرک خفی ہے اور باعث لعنت" (ص69)

(۴) چوتھے حوالے (شیخ احمد رومی) کے تحت دیو بندی مفتی حماد نے لکھا کہ

''[۱] انبیاء کرام کی بطور عبادت تعظیم شرک جلی ہے [۲] حالت نماز میں انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف متوجہ ہونا (مقصوداً) شرک خفی ہے [۳] ہمت کے عمل میں انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف مقصوداً متوجہ ہوا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ بھی مفضی الی الشرک ہے" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص72 سنی اکیڈمی)

دیو بندی احمدی مولوی حماد کو پہلا علمی و تحقیقی جواب

یہاں دیو بندی احمدی اسماعیلی نام نہاد مفتی حماد کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ان حوالوں میں ''توجہ'' کا لفظ موجود ہے جس سے احمدی مولوی یہ ثابت کرنا چاہ رہے ہیں کہ ان بزرگوں کی طرف متوجہ ہونا یہی یہود ونصاریٰ کا سا شرک ہے۔ معاذ اللہ!

قارئین کرام! ان حوالوں میں دو باتوں کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) ایک تو معاملہ ان قبور کی عبادت کرتے ہوئے انہیں سجدے کرنے کا ہے جو کہ شرک جلی ہے۔ (۲) اور دوسرا معاملہ ان قبور کو قبلہ بناتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہونا (منہ، رخ کرنا) ہے۔

پہلا معاملہ (نمبر ا) تو زیر بحث نہیں اس لئے ہم اس پر گفتگو نہیں کرتے۔
ہاں دوسرے معاملے کو دیوبندی حماد نے کھینچ تان کر صراط مستقیم کی عبارت کا دفاع کرنے کی نام کام کوشش کی ہے اس لئے ہم اس پر گفتگو کرتے ہیں۔اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ یہ بات تو ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے کہ

☆ قبور کو قبلہ بنا کر ان کی طرف متوجہ ہونا (یعنی قبروں کی طرف منہ کرنا) ایک الگ مسئلہ ہے۔

☆ اور ان قبور کو قبلہ بنائے بغیر بزرگوں کی طرف فیض و برکت کے حصول کے لئے متوجہ ہونا (جیسا کہ محدثین نے لکھا) ایک الگ مسئلہ ہے۔

اب اگر بالفرض اسماعیل دہلوی کی عبارت کو کھینچ تان کر اس طرف لایا بھی جائے تو اس کا تعلق اس مسئلے یعنی بزرگوں کی طرف فیض و برکت کے حصول کے لئے متوجہ ہونے کے قبیل سے تسلیم کیا جائے گا۔اور یہ عمل جائز ہے جیسا کہ آگے گفتگو آرہی ہے لیکن اس کے برعکس علمائے دیوبند نے نہایت چالاکی و دجل کا مظاہرہ کرتے ہوئے عوام الناس کو اس مسئلہ میں الجھا دیا ہے تا کہ اصل مسئلہ سے راہ فرار اختیار کی جائے اور کسی طرح عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہ ظاہر کیا جائے کہ اسماعیل دہلوی کی عبارت میں جس عمل کو بیل و گدھے کے خیال سے بھی بُرا کہا گیا وہ وہی عمل ہے جو یہود ونصاریٰ کرتے تھے۔لیکن یہ علمائے وہابیہ کا سراسر دجل و فریب ہے،جس پر ہم مختصراً یہاں گفتگو کرتے ہیں آپ حضرات نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ اس کا مطالعہ کیجیے۔ان شاء اللہ عزوجل! آپ پر دیوبندیوں وہابیوں کا دجل واضح ہو جائے گا۔

توجہ سے مراد (قبر کو قبلہ بنانا)، ان کی طرف منہ کرنا ہے

میرے مسلمان بھائیو! دیوبندی نام نہاد مفتی حماد اور دیگر دیوبندی حضرات نے ایسے تمام حوالہ جات میں لفظ "التوجہ" سے مراد خیال وتصور کرنا لیا ہے جو کہ بہت بڑی خیانت، دجل و فریب اور کھلی تحریف ہے۔ حالانکہ "التوجہ" عربی زبان کا لفظ ہے جس کا اصل معنیٰ "منہ یا رخ کرنا" ہے۔

قرآن پاک میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ

"وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ" ترجمہ: اور جب منہ دھرا مدین کی سیدھ پر"

(معارف القرآن: ۶ قصص: آیت ۲۲ ص ۱۳۱: ادریس کاندھلوی دیوبندی)

علمائے دیوبند کے شیخ التفسیر والحدیث ادریس کاندھلوی نے خود یہاں توجہ کا مطلب "منہ" کیا ہے۔ بلکہ آگے صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں کہ

"قضاء وقدر نے وجہ (منہ) کو مدین کی طرف کر دیا"

یہاں وجہ کا مطلب "منہ" بریکٹ کے اندر خود دیوبندی شیخ الحدیث نے کیا۔

اسی طرح تفسیر جلالین میں ہے کہ

"ولما توجه "قصد بوجهه (تلقاء مدين) جهتها"

(تفسیر الجلالین: الجزء العشرون: ص ۳۸۸ دار الحدیث قاہرہ)

اس سے بھی ثابت ہوا کہ توجہ کا مطلب منہ کرنا ہے۔

اسی طرح کتب احادیث میں باب باندھا گیا چنانچہ خود دیوبندی "تحفۃ القاری" میں ہے کہ

"باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان"

"نماز میں ہر حال میں کعبہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے"

(تحفۃ القاری ۲ / ۲۳۴، کتاب الصلوۃ، استقبال القبلۃ زمزمہ پبلیشرز کراچی)

تو دیکھئے بات بالکل واضح ہے کہ توجہ کا مطلب کسی کی طرف "منہ یا رخ" کرنا ہے۔اب آیئے خاص اس حوالے کی طرف جس کو پیش کر کے علمائے دیوبند نے دجل وفریب دیا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک توجہ سے مراد منہ کرنا

☆ ......**مذکورہ بالا زیر بحث روایت کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ**

در شرح شیخ ابن حجر هیثمی مکی در شرح حدیث "**لعن الله الیهود و النصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجدا**" گفتة است که این بر تقدیر است که نماز گزارد بجانب قبر از جهت تعظیم وے که آں حرام است بالاتفاق و اما اتخاذ مسجد در جوار پیغمبر یا صالح و نماز گزار دن نزد قبر وے نه بقصد تعظیم قبر از توجه بجانب قبر بلکه به نیت حصول مدد از وے تا کامل شود ثواب عبادت ببرکت قبر و مجاورت بر آں روح پاک را حرج نیست "**لعن الله الیهود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائهم مساجد**"والی روایت کی شرح میں شیخ ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ اس صورت پر مبنی ہے کہ **قبر کی جانب منہ کر کے اس کی تعظیم کے قصد سے نماز ادا کی جائے**، یہ حرام ہے بالاتفاق لیکن پیغمبر یا صالح کے مزار کے قریب مسجد بنانا اور اس کی قبر کے نزدیک نماز ادا کرنا جو کہ تعظیم قبر [یعنی اس سجدہ کرنے]اور اس [قبر] کی

جانب منہ کرنے سے خالی ہو اور اس صاحب مزار سے حصول مدد کی نیت سے کہ اس کی عبادت کا ثواب اس بزرگ کی قبر کی برکت اور اس روح پاک کے قرب و جوار کی وجہ سے کامل ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے''

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۳۶۱، باب زیارۃ القبور کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

نور الحسن بخاری دیوبندی کے نزدیک توجہ سے مراد منہ کرنا

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی حوالہ علمائے دیوبند کے نور الحسن بخاری نے دیا اور لکھا کہ

''نماز گزارد بجانب قبر نبی یا مرد صالح بقصد تبرک و تعظیم حرام است''۔۔۔

اور نبی یا نیک مرد (ولی) کی قبر کی طرف تعظیم و برکت کی نیت سے منہ کر کے نماز پڑھنا حرام ہے'' (توحید و شرک کی حقیقت: ص 329 عمر فاروق پبلیشرز لاہور)

علمائے دیوبند کے گھر سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہاں جو عربی زبان میں ''التوجہ'' کا لفظ استعمال ہوا تھا اس کا مطلب خیال و تصور نہیں بلکہ ان قبور کی طرف ''منہ'' کر کے نماز پڑھنا ہے۔ اس سے بالکل واضح ہو گیا کہ یہاں ''توجہ'' سے مراد خیال و تصور نہیں بلکہ مراد قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہے۔

☆ ......مزید آ گئے چلیں انہی نور الحسن دیوبندی صاحب نے خود یہ ہیڈنگ لگائی ہے کہ

''قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں''

اور اس کے تحت یہ لکھا کہ

''قبر کو سجدہ گاہ بنانا تو کجا **خود قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا گیا**

ہے، کیونکہ اس میں ابہام شرک ہے اور قبر کی تعظیم بلیغ، حضرت ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "لا تجلسوا علی القبور و لا تصلوا الیھا" "قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھو" جہاں قبر کی تعظیم منع ہے وہاں اس کا استخفاف بھی منع ہے"

(توحید و شرک کی حقیقت ص 329 عمر فاروق پبلیشرز لاہور)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق یہاں منہ کرنا مراد ہے

اسی طرح نور الحسن دیوبندی ہی نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حوالہ پیش کیا ہے جس سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کے عمل (قصد) سے مراد ان قبور کی طرف خیال و تصور کرنا نہیں بلکہ ان قبور کو قبلہ بنا کر ان کی طرف منہ کرنا ہے چنانچہ دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"قبروں کو سجدہ کرنا تو شرک ہے لیکن قبر کو نہیں، **قبر کی طرف منہ کر کے خدا کا سجدہ بھی حرام ہے کیونکہ اس میں قبور کی تعظیم ہے اور عبادتِ قبور کا ذریعہ ہے**۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وقال لا تصلوا الیھا لان ذلک ذریعة ان یتخذوھا معبودا وان یفرطوا فی تعظیمھا بما لیس بحق فیحرفوا دینھم کما فعل اھل الکتاب وھو قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن اللہ الیھود و النصاریٰ اتخذو اقبور انبیائھم مساجد" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو**، کیونکہ یہ قبروں کو معبود بنانے کا ذریعہ ہے اور اس میں قبروں کی تعظیم ناحق ہے۔ یہ دین میں تحریف ہے اور اہل کتاب کا عمل،

اور اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی ہے، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

تو قبر کو سجدہ کرنا تو رہا بجائے خود قبر کی طرف منہ کر کے خدا کی نماز ادا کرنا بھی موجبِ لعنت ہے، کیونکہ یہ ان قبور کی عبادت اور قبر والوں کو معبود بنانے کا ذریعہ ہے اور ان بزرگوں کی تعظیم میں افراطِ ناحق ہے۔ یہ دین میں تحریف ہے جیسا کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ نے کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **لعن اللہ الیہود و النصاریٰ اتخذو اقبور انبیائھم مساجد**"

(توحید و شرک کی حقیقت ص ۳۵۸ عمر فاروق پبلیشرز لاہور)

بالکل واضح ہوگیا کہ اس روایت میں قبور کو قبلہ بنا کر ان کی طرف طرف منہ کرنا مراد ہے۔

احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی کے نزدیک توجہ سے مراد منہ کرنا

☆......شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہی عبارت دیوبندیوں کے احتشام الحسن کاندھلوی نے بھی پیش کی اور اس کا ترجمہ یہ کیا کہ

''یہود و نصاریٰ انبیاء کرام کی قبروں کے ساتھ دو نوع کا برتاؤ کرتے تھے۔ اول یہ کہ قبروں کو عظمت کی وجہ سے سجدہ کرتے تھے اور اس کو عبادت سمجھتے تھے۔ دوسرے یہ کہ قبروں کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے اور اس کو اہم نیکی شمار کرتے تھے''(اَنوارِ حَرَمَین: ص ۹۷ زمزمہ پبلیشرز کراچی)

دیوبندیوں نے توجہ سے مراد ''منہ'' لیا

علمائے دیوبند کے شوکت علی دیوبندی نے علامہ طیبی کا حوالہ پیش کر کے اس میں توجہ سے

مراد ''منہ'' لیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''و قال الطیبی . . . و لا التو جہ نحو ہ فلا باس بہ''

''طیبی کہتے ہیں کہ......اور **نہ اس کی طرف (نمازیوں کا) منہ** ہوتو اس میں کوئی حرج نہیں'' (تسکین الخواطر فی اثبات التوسل بالذوات الفواضل ص ۴۱۷: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک)

اس کتاب پر جو پہلی تقریظ صفحہ ۱۹ پر لکھی ہے اس کا نام اس طرح لکھا ہوا ہے کہ

''قطب الاولیاء مرشد العلماء پیر طریقت راہبر شریعت مرشدی و مولائی حضرت حاجی ڈاکٹر فدا محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ، خلیفہ ارشد حضرت مولانا اشرف صاحب سلیمانی''

اسی طرح ایک اور تقریظ صفحہ ۲۱ پر لکھی ہے جس میں اس طرح لکھا ہوا ہے کہ

''حضرت مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی۔ چیئر مین حق چار یار اکیڈمی گجرات''

یہ تقریظ علمائے دیوبند کے امام سرفراز صفدر کے بیٹے (عبدالحق خان بشیر دیوبندی) کی ہے نیز خود سرفراز صفدر نے اس کو سنا اور سرفراز صفدر دیوبندی کے کہنے پر ہی اس کے بیٹے نے یہ کتاب پڑھ کر اس پر تقریظ لکھی (دیکھئے کتاب: تسکین الخواطر فی اثبات التوسل بالذوات الفواضل: ص ۲۱) لہٰذا یہ کتاب علمائے دیوبند کی مصدقہ ہے کوئی غیر معتبر کتاب بھی نہیں جس کا انکار علمائے دیوبند کردیں۔

دیوبندیوں نے توجہ سے مراد ''رخ کرنا'' لیا

اسی طرح علمائے دیوبند کی ''انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری'' میں علامہ طیبی کا یہی حوالہ ''و قال الطیبی . . . و لا التو جہ نحو ہ فلا باس بہ'' کا اردو ترجمہ اس طرح بیان ہوا کہ

''حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ علامہ طیبیؒ نے فرمایا جو شخص کسی صالح کے جوار میں مسجد بنائے اس طرح کہ اس کی قبر مسجد سے باہر رہے اور مقصد اس کے قرب سے برکت حاصل کرنا ہو، اس کی تعظیم [سجدہ کرنا: از ناقل ''ولا التوجہ''] **یا اس کی طرف رخ کرنا نہ** ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس میں نفع کی بھی امید ہے۔

فیض الباری ص ۲۴۲ ج ۲ (انوار الباری جلد ۱۴ ص ۷۳ تالیفات اشرفیہ ملتان)

قارئین کرام! دیکھئے یہاں توجہ سے مراد یہی ہے کہ وہ قبور کو قبلہ بنا کر اپنا منہ ان کی جانب کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ بالکل واضح ہے کہ یہاں توجہ سے مراد تصور و خیال ہرگز نہیں۔ لیکن علمائے دیوبند نے یہاں نہایت ہی مکر و فریب سے کام لیا اور ان محدثین کی عبارات میں جو مراد ہی نہیں اس کو کھینچ تان کر لانے کی کوشش کی۔

جس لفظ ''التوجہ'' پر اپنے ''خیال و تصور'' کی خود ساختہ عمارت کی بنیاد رکھی جب وہی درست نہیں تو پھر اس کو بنیاد بنا کر دیا بنہ نے جتنی بھی گفتگو کی سب کی سب بے معنی ٹھہری۔

علمائے دیوبند اپنا دعوی ثابت کریں

ہم علمائے دیوبند سے کہتے ہیں کہ تمہارا دعویٰ یہ ہے کہ یہاں ان محدثین کی عبارات میں ''التوجہ'' سے مراد ''تصور و خیال'' کرنا ہے یعنی وہ حالت نماز میں ان قبور کی طرف توجہ (بمعنی خیال و تصور) کرتے تھے تم احمدی دیوبندیوں کو چاہیے کہ اپنے اس دعوے کو ثابت کرو اور ثبوت دو کہ یہاں ''توجہ'' سے مراد خیال و تصور ہی ہے۔ لیکن ان شاء اللہ عز وجل! تم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔

حدیث کی شرح حدیث مبارکہ سے

پھر یہود ونصاری کا جو عمل تھا اس کی وضاحت خود دوسری حدیث مبارکہ سے ملتی ہے کہ وہ وہاں قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا عمل تھا، یہی وجہ ہے کہ اس کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ چنانچہ امام احمد وامام مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وامام طحاوی ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

''لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیھا'' قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز ۱/ ۳۱۲ وسنن ابی داؤد کتاب الجنائز ۲/ ۱۰۴، جامع الترمذی ابواب الجنائز ۱/ ۱۲۵ وشرح معانی الآثار کتاب الجنائز ۱/ ۳۴۶، دار الفکر بیروت)

دیوبندی مظاہر الحق کا فیصلہ

مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر حق کا ترجمہ فاضل دیوبند مولوی عبد اللہ جاوید غازی پوری صاحب نے کیا، علمائے دیوبند کے محمد رضی عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ ''مظاہر حق شرح مشکوۃ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے نواسے اور جانشین شاہ محمد اسحق کے خاص شاگرد نواب محمد قطب الدین خان دہلوی کی مشہور ومقبول تالیف ہے (مظاہر حق: عرض ناشر ص ۳) تو آیئے اسی کو ملاحظہ کیجیے۔

☆...... چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''حدیث کے آخری الفاظ ولا تصلوا الیھا **(اور نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو)** کی روشنی میں علماء لکھتے ہیں کہ اگر کوئی **شخص قبر یا صاحب قبر کی تعظیم کی خاطر قبر کی طرف نماز پڑھتا ہے تو یہ صریح کفر ہے** اگر قبر یا صاحب قبر کی تعظیم پیش نظر نہ ہو تو

تب بھی قبر کی طرف نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے...... **حاصل یہ کہ نمازی کے سامنے قبر یا جنازہ نہ ہونا چاہیے**'' (مظاہر حق جدید: جلد دوم: قبروں کے بارے میں چند احکام: ص۱۱۹)

اس سے بالکل واضح ہو گیا کہ یہاں مراد قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مراد ہے اور ایسا عمل بالکل منع ہے۔ لیکن اس عمل اور تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یا تصور شیخ / صرف ہمت) میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

سعید پالن پوری دیوبندی کا فیصلہ

☆......اسی طرح دیوبندی شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند کے مفتی سعید پالن پوری نے بھی لکھا کہ

''قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا قبر کی غیر معمولی تعظیم ہے، شریعت نے اس کی بھی اجازت نہیں دی اور قبروں کے درمیان نماز پڑھنا ممنوع ہے''

(تحفۃ القاری: دوم: کتاب الصلوۃ، آداب المساجد: باب نمبر ۴۷: حدیث ۴۲۶: ص ۲۶۴ زمزمہ پبلیشرز کراچی)

لہٰذا ثابت ہوا یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونے یا صرف ہمت (تصور شیخ) کی ممانعت نہیں بلکہ قبر کو قبلہ بنا کر ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔

علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پر شیخ محقق کا فیصلہ کن حوالہ

احمدی اسماعیلی دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حوالہ پیش کر کے اس کو فیصلہ کن حوالہ قرار دیا، لیکن اس حوالے کا نہ ہی اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت سے کچھ تعلق ہے اور نہ ہی اس سے وہ گستاخانہ عبارت بے غبار ثابت ہوتی ہے بلکہ علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ کی اسی طرح کی عبارت کے بارے میں شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل بیان کی ہے جس

سے علمائے دیوبند کی سب محنت خاک میں مل جاتی ہے۔ چنانچہ امام علّامہ تورپشتی حنفی شرح مصابیح میں زیرِ حدیث اتخذو اقبور انبیائھم مساجد فرماتے ہیں کہ

هو مخرج على وجهين، احدهما، كانوا يسجدون لقبور الانبياء تعظيما لهم وقصد العبادة فى ذلك۔ و ثانيهما، انهم كانوا يتحرون الصلٰوة فى مدافن الانبياء والتوجه الٰى قبورهم حالة الصلوٰة، وكلا الطريقين غير مرضية، فامااذاوجدبقربها موضع بنى للصلوٰة، اومكانايسلم المصلى فيه عن التوجه الى القبور، فانه فى فسحة من الامر وكذلك اذاصلى فى موضع قد اشتهربان فيه مدفن نبى، ولم ير للقبر فيه علما، ولم يكن قصده ماذكرناه من الشرك الخفى، اذ قدتواطأت اخبارالامم على ان مدفن اسمعيل عليه الصلوة والسلام فى المسجد الحرام عند الحطيم، و هذا المسجد افضل مكان تتحرى الصلاة فيه، مختصراً

اس کی دو وجہیں ہیں **ایک تو یہ کہ یہود ونصارٰی قبورِ انبیاء کو بطورِ تعظیم اور بقصدِ عبادت سجدہ کیا کرتے تھے**، دُوسری یہ کہ وہ انبیاء کے مقبروں میں نماز پڑھنے کی خصوصی طور پر کوشش کرتے تھے اور نماز میں [قبروں کو قبلہ بناتے ہوئے] ان کی طرف منہ کرتے تھے اور یہ دونوں طریقے ناپسندیدہ ہیں۔ ہاں اگر قبرستان کے قریب کوئی ایسی جگہ ہو جو بنائی ہی نماز کے لئے گئی ہو یا ایسی جگہ ہو کہ وہاں نماز پڑھنے والے کا منہ قبروں کی طرف نہ ہوتا ہو تو ایسی جگہوں پر نماز پڑھی جاسکتی ہے، اسی طرح اگر کسی ایسی جگہ میں نماز پڑھے جہاں کے بارے میں مشہور ہے کہ

یہاں کسی نبی کا مدفن ہے لیکن قبر کی کوئی علامت نظر نہ آتی ہو اور نمازی کا مقصد بھی شرکِ خفی نہ ہو (تو نماز پڑھنی جائز ہے) کیونکہ روایات اس پر متفق ہیں کہ اسمٰعیل علیہ السلام کی قبر مسجد حرام میں حطیم کے پاس ہے اس کے باوجود یہ مسجد ان تمام جگہوں سے افضل ہے جہاں نماز پڑھنے کی جستجو کی جاتی ہے اھ مختصراً

شیخ محقق حنفی لمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں اسے نقل کر کے فرماتے ہیں:

وفی شرح الشیخ ایضا مثلہ، حیث قال: __وخرج بذلک اتخاذ مسجد بجوار نبی او صالح، والصلوٰۃ عند قبرہ، لالتعظیمہ والتوجہ نحوہ، بل لحصول مددمنہ، حتی تکمل عبادتہ ببرکۃ مجاورتہ لتلک الروح الطاھرۃ، فلاحرج فی ذلک،__ لماوردان قبر اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام فی الحجر تحت المیزاب، وان فی الحطیم، بین الحجر الاسود وزمزم، قبر سبعین نبیا، ولم ینہ احد عن الصلاۃ فیہ"

اور شیخ کی شرح میں بھی اسی طرح ہے۔ چنانچہ شیخ نے کہا ہے کہ اس سے وہ صورت خارج ہو گئی جس میں کسی نبی یا صالح کے پاس اس لئے مسجد بنائی جائے کہ اس کی قبر کے پاس نماز پڑھی جائے، لیکن مقصود قبر کی تعظیم [سجدہ] اور اس کی طرف منہ کرنا [یعنی انہیں قبلہ بنانا] نہ ہو **__بلکہ غرض یہ ہو کہ صاحبِ قبر سے مدد حاصل کی جائے تاکہ اس پاک روح کے قُرب کی وجہ سے عبادت مکمل ہو جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے__** کیونکہ روایات میں آیا ہے کہ اسمٰعیل علیہ السلام کی قبر حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے ہے اور حطیم کے پاس حجر اسود اور زمزم کے درمیان ستّر

انبیاء کی قبریں ہیں، اس کے باوجود وہاں نماز پڑھنے سے کسی نے منع نہیں کیا

(لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ حدیث ۷۱۲ مطبوعه المعارف العلمیه لاهور ۵۲/۳)

اور مزید شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"و کلام الشارحین متطابق فی ذلک"

(لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ حدیث ۷۱۲۔ ۵۲/۳ مکتبه رحمانیه قندهار)

''اس مسئلہ میں تمام شارحین نے ایسی ہی گفتگو کی ہے''

ان حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ قبروں کو سجدے کرنا اور قبروں کو قبلہ بنا کر ان کی طرف متوجہ (رخ کرنا) ایک الگ معاملہ ہے لیکن انبیائے کرام علیہم السلام و اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی طرف متوجہ ہونا جس کی بدولت بقول محدثین عبادت مکمل و کامل ہو جائے تو یہ عمل بالکل جائز ہے۔

"فلا حرج فی ذلک" ''تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے''

اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ کن بات کردی کہ

''اس مسئلہ میں تمام شارحین نے ایسی ہی گفتگو کی ہے''

یعنی سب شارحین اس مسئلہ میں متفق ہیں کہ

''اگر صاحبِ قبر سے مدد حاصل کی جائے تاکہ اس پاک روح کے قُرب کی وجہ سے عبادت مکمل ہو جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے''

امام قاضی عیاض، علامہ طیبی، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہم کا فیصلہ

دیو بندی نام نہاد مفتی حماد نے دوسرا فیصلہ کن حوالہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کیا لیکن یہ حوالہ ادھورا پیش کیا اور اس میں نہ ہی وہ مراد لی گئی ہے جو دیو بندی حماد صاحب نے بیان کی ہے۔ بلکہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین نے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

چنانچہ امام علّامہ قاضی عیاض مالکی شرح صحیح مسلم شریف پھر علامہ طیبی شافعی شرح مشکوٰۃ شریف پھر علّامہ علی قاری حنفی مرقاۃ المفاتیح میں فرماتے ہیں:

”کانت الیهود والنصاریٰ یسجدون لقبور انبیائهم ویجعلونهاقبلة ویتوجهون فی الصلاة نحوها ،فقد اتخذ وها اوثانا،فلذلک لعنهم ، ومنع المسلمین عن مثل ذلک، امامن اتخذ مسجدافی جوار صالح،او صلی فی مقبرة ، وقصد الاستظهار بروحه ،اووصول اثرمامن اثر عبادته الیه ، لاللتعظیم له والتوجه نحوه،فلاحرج علیه، الا تری ان مرقد اسمعیل علیه الصلاة والسلام فی المسجد الحرام عندالحطیم،ثم ان ذلک المسجد افضل مکان یتحری المصلی لصلاته“

یہود ونصاریٰ اپنے انبیاء کی **قبروں کو سجدہ کرتے تھے**، انہیں اپنا قبلہ بنا لیتے تھے اور [پھر] **نماز میں انہی کی طرف منہ کرتے تھے**، اس طرح انہوں نے قبروں کو بُت بنالیا تھا اس لئے آپ نے ان پر لعنت بھیجی اور مسلمانوں کو ایسے کاموں سے منع کیا، **رہا وہ آدمی جو کسی صالح کی قبر کے پاس مسجد بنائے یا مقبرے میں نماز پڑھے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس صالح انسان کی روح سے تقویت حاصل کرے**

یا اس کی عبادت کے اثرات میں سے کچھ اثر اِس تک بھی پہنچ جائے، اور قبر کی تعظیم [سجدہ کرنا] اور اس کی طرف منہ کرنا [یعنی انہیں قبلہ بنانا] مقصود نہ ہو، **تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے**۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اسماعیل علیہ السلام کی قبر مسجد حرام میں حطیم کے پاس ہے، اس کے باوجود یہ مسجد ان تمام مقامات سے افضل ہے جنہیں کوئی نمازی، نماز پڑھنے کیلئے تلاش کرتا ہے۔

([۱] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ المصابیح باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، الفصل الاولمطبع امدادیہ ملتان ۲/۲۰۲، [۲] شرح طیبی علی مشکوٰۃ المصابیح الفصل الاول باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۲/۲۳۵)

اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ یہاں جس تعظیم کی ممانعت ہے وہ ان قبور کو سجدہ کرنا اور ان کو قبلہ بنا کر ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہے۔

اور اگر یہ عمل (قبر کو سجدہ یا قبر کو قبلہ بنا کر ان کی طرف منہ کرنا) بلکہ **اس کا مقصد یہ ہو کہ اس صالح انسان کی روح سے تقویت حاصل کرے یعنی فیض و برکت حاصل کرے تا کہ اس کی عبادت کامل ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔**

لہٰذا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کا ناکام دفاع کرنا وہابیہ اسماعیلیہ احمدیہ دیابنہ فرقے کا دجل وفریب ہے کیونکہ اسماعیل دہلوی کی عبارت میں نہ ہی قبروں کا ذکر ہے، نہ ہی سجدے کرنے کا ذکر ہے اور نہ ہی انہیں قبلہ بنا کر ان کی طرف متوجہ ہونے کا ذکر ہے، اور نہ ہی تصور شیخ میں ایسی باتیں ہوتی ہیں۔

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلہ کن حوالے سے دیو بندی خود مشرک

دیو بندی نام نہاد مفتی حماد نے تیسرا فیصلہ کن حوالہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کیا۔لیکن اس میں بھی دجل وفریب سے کام لیا۔علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کے تحت ہم شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پیش کر چکے،جس سے بالکل واضح ہے کہ وہاں وہ معاملہ ہی نہیں جو دیو بندی احمدی حضرات ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

پھر شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے یہود و نصاریٰ کے دو طریقے لکھے،

(پہلا)......:قبروں پر سجدے کرنا

(دوسرا)......قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

لیکن دیو بندی احمدی حماد نے دوسرے طریقے کو لکھنے میں دیو بندی شعار یعنی دجل،فریب ،خیانت اور مکاری وغیرہ پر عمل کیا۔اور خود لمبے چوڑے الفاظ سے اس عبارت کو کھینچا۔لیکن اس میں اصل بات جو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی اس کی طرف توجہ نہیں کی۔تو جناب والا! لیجیے دوسری صورت کے بارے میں اصل وجہ ملاحظہ کیجیے

"و نماز گزار دن بجانب قبر نبی یا مرد صالح بقصد تبرک و تعظیم حرام است"

اس عبارت کا ترجمہ خود حماد دیو بندی نے یہ کیا ہے کہ

"اور نماز ادا کرنا نبی علیہ السلام کی **قبر کی جانب**، یا نیک مرد کی **جانب تبرک** کے ارادہ سے اور تعظیم کے قصد سے حرام ہے"(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص68)

اسی طرح دیو بندی نور الحسن شاہ صاحب نے اس عبارت کا ترجمہ یہ کیا کہ

"اور نبی یا نیک مرد (ولی) کی قبر کی طرف تعظیم و برکت کی نیت سے **منہ کر کے نماز پڑھنا حرام ہے**"(توحید اور شرک کی حقیقت:ص329 عمر فاروق پبلیشرز لاہور)

یہاں عبارت میں جو لفظ توجہ ہے اس سے مراد خیال و تصور یا صرف ہمت (تصور شیخ) نہیں بلکہ توجہ سے مراد یہاں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خود بیان فرمادی کہ ان قبروں کو قبلہ بنانا، اوران کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا ہے۔ تو خدارا انصاف کیجیے! کہ اس معاملے کا تعلق دہلوی کی عبارت سے کس طرح ہوسکتا ہے؟ معاذ اللہ عزوجل

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے دیوبندی خود مشرک

پھر دیوبندی حماد نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا حوالہ درج کیا اور آخر میں خود ہی لکھا کہ

"بلکہ سید احمد شہید نے ہمت کے عمل کے تحت تعظیم پر کلام کیا تھا۔ شیخ محدث دہلویؒ نے **تو مطلق نماز میں توجہ کرنے کو شرک خفی لکھا ہے** سب سے بڑھ کر شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے صاف فرمادیا کہ اس مسئلے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں"

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص69 سنی اکیڈمی)

واہ اسے کہتے ہیں ''اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے'' جناب حماد دیوبندی! جب مطلق نماز میں توجہ کرنا شرک خفی ہے تو یہ حوالہ خود تم دیوبندیوں کے بھی خلاف ٹھہرا کیونکہ مطلق توجہ کو تو تم دیوبندیوں نے بھی جائز کہا ہے۔

خود دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے لکھا کہ

''پتا چلا کہ نماز میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسب موقع **خیال** کرنا اور **متوجہ** (لغوی) بھی درست ہے جیسے درود شریف پڑھتے ہوئے، اور صراط مستقیم کی اس عبارت میں قطعاً اس کو منع نہیں کیا گیا کہ مطلق خیال بھی نہ کرے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ صفحہ 85 نمبر ۳ سنی اکیڈمی پاکستان)

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد دیوبندی صاحب کہتے ہیں کہ

''بہر حال صراط مستقیم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال مبارک آنے **یا حسب موقع اُس کے لانے** کو مضر یا منافی نماز نہیں بتلایا گیا ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ: ص91 سنی اکیڈمی پاکستان)

حماد دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''**مطلق متوجہ ہونا اور خیال کرنے** کا جواز تو صراط مستقیم سے ثابت ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ: ص109 سنی اکیڈمی پاکستان)

مزید لکھتے ہیں کہ

''حقیقت اور دلائل سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ اس عبارت میں کہیں بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال آنے یا **خیال کرنے یا تعظیم آنے، یا تعظیم کرنے** (مطلق طور پر) یا **مطلق توجہ ہونے** (لغوی) کو بُرا یا غلط نہیں لکھا گیا ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ صفحہ 110 سنی اکیڈمی پاکستان)

علمائے دیوبند ہی کے خالد محمود مانچسٹروی کہتے ہیں کہ

''علمائے دیوبند نماز میں حضور کے مطلق خیال کو قطعاً لائق اعتراض نہیں کہتے نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف **توجہ** کرنا ان کے ہاں کوئی عیب ہے''

(شاہ اسماعیل محدث دہلوی ص ۲۰۵،۲۰۶ دار المعارف لاہور)

اب تمام علمائے دیوبند بالخصوص نام نہاد مفتی حماد دیوبندی خود آنکھیں کھول کر ملاحظہ کرے کہ جب بقول تم دیوبندیوں کے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے **تو مطلق نماز**

میں توجہ کرنے کو شرک خفی لکھا ہے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے برعکس علمائے دیوبند اور بالخصوص حماد دیوبندی نے نماز میں مطلق توجہ کو جائز قرار دیا تو گویا جس عمل کو خود نام نہاد دیوبندی مفتی حماد شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر شرک بتا رہے تھے اور اس حوالے کو فیصلہ کن حوالہ قرار دے چکے اسی حوالے سے نہ صرف علمائے دیوبند بلکہ خود نام نہاد مفتی حماد بھی نماز میں مطلق توجہ کو جائز کہہ کر شرک میں مبتلا ہو گئے اور اپنے منہ آپ مشرک ثابت ہوئے۔

تو میرے مسلمان بھائیو! غور کیجئے کہ جس حوالے کو وہ بڑے زور و شور سے ہم سنیوں کے خلاف پیش کر رہے تھے وہ خود دیوبندیوں کی مٹی پلید کر گیا۔

باقی رہا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کا معاملہ تو اس بارے میں محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا واضح موقف موجود ہے۔

چنانچہ شیخ محقق علی الاطلاق **حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی السلام علیک ایھا النبی** کے تحت فرماتے ہیں (ترجمہ)

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مومنوں کا نصب العین اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں تمام احوال و واقعات میں خصوصاً حالت عبادت میں اور بعض عرفاء نے فرمایا کہ یہ خطاب اس وجہ ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام موجودات کے ذرات اور افراد ممکنات میں جاری و ساری ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازیوں کی ذاتِ میں موجود اور حاضر ہیں لہٰذا نمازی کو چاہئے کہ اس معنی سے آگاہ رہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہونے سے غافل نہ ہو تا کہ انوار قرب اور اسرار معرفت سے

روشن اور فیض یاب ہو''

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد اول۔ در بیانِ تشہد صفحہ ۴۶۴ مجیدیہ کتب خانہ ملتان)

لہٰذا ایسی واضح عبارت ہونے کے باوجود شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر اپنا خود ساختہ مضمون ان کے ذمے لگانا سراسر ناانصافی ہے۔ اور یہ بھی عرض کرتے چلیں شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"و نماز گزاردن بجانب قبر نبی یا مرد صالح بقصد تبرک و تعظیم حرام است"

اور نبی یا نیک مرد (ولی) کی قبر کی طرف تعظیم و برکت کی نیت سے منہ کر کے نماز پڑھنا حرام ہے" (اشعۃ اللمعات: جلد اول باب المساجد و مواضع الصلوۃ'' کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

یہاں قبر کی طرف منہ کر کے یعنی قبر کو قبلہ بنا کر ایسا معاملہ کرنے کی ممانعت ہے۔ لہٰذا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مراد خود بیان کر دی تو اب دیوبندیوں کو اپنے اصول کے مطابق اس کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اور خواہ مخواہ ایسی باتیں ان کی طرف منسوب نہیں کرنی چاہیں جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ آئیں ہوں گی۔

مجالس الابرار کی عبارت کا بھی وہی جواب

دیوبندی حماد نے چوتھا فیصلہ کن حوالہ ''مجالس الابرار'' شیخ احمد رومی کا پیش کیا، لیکن اس میں بھی وہی گفتگو ہے جو کہ پہلے حوالوں میں ہے اس کا جواب بھی وہی سابقہ حوالے ہیں۔ بالخصوص علامہ تورپشتی کے حوالے کے تحت شیخ محقق حنفی لمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں جو کلام فرمایا وہی یہاں بھی ہے۔

ان حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ قبروں کو سجدے کرنا، قبروں کو قبلہ

بنا کر ان کی طرف منہ کرنا یہ ایک الگ معاملہ ہے لیکن انبیاء کرام علیہم السلام و اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی طرف متوجہ ہونا جس کی بدولت عبادت مکمل وکامل ہوجائے یہ عمل بالکل جائز ہے۔

"فلاحرج فی ذلک" "تواس میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

"وکلام الشارحین متطابق فی ذلک" "اس مسئلہ میں تمام شارحین نے ایسی ہی گفتگو کی ہے"

(لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ حدیث ۷۱۲۔۵۲/۳ مکتبہ رحمانیہ قندھار)

علامہ طاہر فتنی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

علّامہ طاہر فتنی مجمع بحارالانوار میں فرماتے ہیں

لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبورانبیائھم مساجد ۔کانوا یجعلونھا قبلۃ، یسجدون الیھا فی الصلاۃ ، کالوثن، واما من اتخذ مسجدا فی جوار صالح ، اوصلی فی مقبرۃ، قاصدابہ الاستظھار بروحہ ، اووصول اثر من أثارعبادتہ الیہ، لا التوجہ نحوہ والتعظیم لہ ، فلاحرج فیہ، الایری ان مرقد اسمٰعیل فی الحجر فی المسجدالحرام والصّلوٰۃ فیہ افضل"

لعنت بھیجے اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا یعنی ان کو قبلہ بنالیا اور نماز میں انہی کی طرف سجدہ کرتے تھے جیسا کہ بُت کے رُوبرو۔ ہاں اگر کسی نیک انسان کے پڑوس میں کوئی شخص مسجد بنائے یا ایسے ہی مقبرے میں نماز پڑھے اور مقصد یہ ہو کہ اس نیک انسان کی رُوح سے تقویت

حاصل کرے یا اس کی عبادت کے اثرات سے کچھ اثر اس شخص تک پہنچ جائے، یہ مقصد نہ ہو کہ اس کی طرف منہ کرے اور اس کی تعظیم [سجدہ] کرے، تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ کیا معلوم نہیں ہے کہ اسمٰعیل علیہ السلام کی قبر مسجدِ حرام میں ہے، اس کے باوجود اس میں نماز افضل ہے۔ (مجمع بحار الانوار تحت لفظ قبر مطبع نولکشور لکھنؤ ۱۰۴ / ۳)

علامہ قاضی بیضاوی و امام عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہما کا فیصلہ

قاضی ناصر الدین بیضاوی شافعی، امام علامہ بدر الدین محمود عینی حنفی عمدۃ القاری، علّامہ احمد محمد خطیب قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہم ارشاد الساری شروح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں

”من اتخذ مسجدا فی جوار صالح وقصد التبرک بقرب منه، لاالتعظیم ولاالتوجه الیه، فلایدخل فی الوعید المذکور“

جو شخص کسی نیک انسان [بزرگ] کے پڑوس میں مسجد بنائے اور مقصد یہ ہو کہ اس کے قُرب سے برکت حاصل کرے، اس کی تعظیم [سجدہ] اور اس کی طرف منہ کرنا مقصود نہ ہو تو ایسا شخص حدیث میں مذکور وعید (یعنی لعنت) میں داخل نہیں ہوگا“

(ارشاد الساری باب جواز الدفن بالدلیل مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت ۴۳۸ / ۲)

ان حوالوں سے بالکل واضح ہو گیا کہ قبروں کو سجدہ کرنا، قبروں کو قبلہ بنا کر ان کی طرف منہ کرنا یہ الگ مسئلہ ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی بزرگ کی طرف متوجہ ہونا تا کہ بقول محدثین ان سے فیض و برکت حاصل ہو اور عبادت کامل ہو جائے یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ پہلے دونوں معاملے شریعت میں ممنوع ہیں جبکہ دوسرا معاملہ جائز ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہو گیا کہ اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کی تائید دیوبندی حماد کے بیان کردہ چار فیصلہ کن حوالوں سے ہرگز نہیں ہوتی۔

''لا التعظیم'' سے مراد کیا ہے؟

اعتراض......: انہی حوالہ جات میں یہ الفاظ ہے کہ ''**من اتخذ مسجدا فی جوار صالح وقصد التبرک بقرب منه، لا التعظیم و لا التوجه الیه**''

لہذا نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنا شرک ہے۔ تعظیم کرنا منع ہے۔

جواب......: ''**و لا التوجه الیه**'' کا مطلب ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہاں توجہ سے مراد خیال، دھیان وتصور نہیں بلکہ ان کی قبور کو قبلہ بنا کر ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہے جس کی تفصیل پہلے گزر چکی۔

رہی یہ بات کہ یہاں ''**لا التعظیم**'' کے الفاظ موجود ہیں تو اس سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر نہیں ہے بلکہ یہاں مراد ان کو سجدہ کرنا ہے۔

قال البیضاوی لما کانت الیهود و النصاری یسجدون لقبور الانبیاء تعظیما لشانهم

''حضرت قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ **انبیاء کی قبروں کو ان کی تعظیم شان کی وجہ سے سجدہ کیا کرتے تھے**''

(ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری ج۲ ص ۴۳۸،۴۳۷،ج ۶ ص ۴۶۷

دار الکتاب العربیه بیروت۔تحفة الابرار شرح مصابیح السنة: ج ۱ ص۲۵۷)

اسی طرح امام علامہ تورپشتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ شرح مصابیح میں اسی روایت (**اتخذوا قبور انبیائهم مساجد**) کے تحت فرماتے ہیں

''**کانوا یسجدون لقبور الانبیاء تعظیما لهم و قصدا العبارة فی ذلک**''

یہود و نصاریٰ قبور انبیاء کو تعظیم اور بقصدِ عبادت سجدہ کیا کرتے تھے۔

اسی طرح علامہ سمنودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"اقول:فیه ان تعظیم القبور المنهی عنه انما هو بالعکوف علیها و تصویر الصور فیها و جعکها او ثانا تعبد بنحو السجود لها"

میں کہتا ہوں کہ جس تعظیم قبور سے روکا گیا ہے وہ یہ ہے قبروں پر معتکف ہو جائے یا تصورتراش لے اوران کواس طرح بت بنالے کہ ان کی جانب سجدہ کرنے لگے۔

(نصرۃ الامام السبکی برد الصارم المنکی ص ۱۹۷ المطبوعۃ بولاق القاہرہ)

اسی طرح خود دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے عمدۃ القاری کا حوالہ پیش کیا جس میں یہ لکھا ہے کہ

"قال البیضاوی لما کانت الیهود و النصاری یسجدون بقبور الانبیاء تعظیما لشانهم"

قاضی بیضاوی نے کہا کہ جب یہود ونصاریٰ انبیاء کی قبور کو سجدہ کرتے ان کی شان کی تعظیم کرتے ہوئے"(صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ:ص53)

معلوم ہوا کہ وہابیہ جس تعظیمِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شرک بتاتے ہیں اور منع کرنے پر دن رات کوشش کرتے رہتے ہیں وہ یہاں ہرگز مراد نہیں بلکہ یہاں ممانعت ان کی قبور کو سجدے کرنے کی ہے۔

عبادت وتعظیم اور دیوبندی جاہلانہ استدلال کارد

احمدی اسماعیلی دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے تفسیر مہائمی اور تفسیر کبیر اور خزائن العرفان کا حوالہ لگا کر عبادت کی تعریف یہ بیان کی کہ"عبادت کے معنی ہیں **انتہائی تعظیم**""**غایت تعظیم**"

اور اس کے بعد دو چیزیں بیان کی

(۱) احمدی دیوبندی مولوی نے ایک حوالہ پیش کیا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر کی حد درجہ تعظیم کیا کرتے تھے"۔

(۲) احمدی دیوبندی مولوی نے لکھا کہ "غایت تعظیم، عبادت کی اصل ہے، اس لئے سید احمد شہید نے غیر اللہ کی تعظیم جو نماز سے مقصود ہو منع کی ......" ملخصاً (ص:60)

الجواب

قارئین کرام! ہمارے سنی بزرگوں نے سچ فرمایا ہے کہ وہابی جاہل قوم ہے ۔دیکھیے دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کہاں کی بات کہاں کھینچ کر لے گیا اور پھر گھما پھرا کر صراط مستقیم کی عبارت پر لے آیا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ! اس کو کہتے ہیں۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا

بھان متی نے کنبہ جوڑا

سمجھ سے عاری دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کی یہ جہالت ہے کہ وہ ایسی انتہائی تعظیم کو عبادت قرار دے رہا ہے حالانکہ عبادت کے مفہوم میں جس انتہائی تعظیم و نہایت تذلل کا ذکر ہے وہ اس وقت پائی جاسکتی ہے جب کسی کو "الہ" سمجھ کر اس کے سامنے انتہائی تعظیم، عجز و انکساری کا اظہار کیا جائے۔ ہر انتہائی تعظیم و تذلل و انکساری عبادت نہیں ہوتی۔

خود احمدی دیوبندی حماد نے بھی حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پیش کیا جس میں واضح طور پر یہ لکھا ہوا ہے کہ

"عبادت وہ غایت تعظیم ہے جو بندہ اپنی عبدیت اور معبود کی الوہیت کے اعتقاد

واعتراف کے ساتھ بجالائے'' (خزائن العرفان)

اسی طرح علامہ سعید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ

''عبادت کے معنیٰ ہیں اپنی انتہائی عاجزی اور کمزوری کے اعتقاد کے ساتھ **کسی کو اس کے ذاتی استحقاق کی بنا پر معظم ماننا**، مفسرین نے اسی مفہوم کو اقصی غایۃ التذلل اور اقصی غایۃ الخشوع سے تعبیر فرمایا''

(التبیان مع البیان: ج ا ص ۳۰ کاظمی کتب خانہ ملتان)

عبادت کی مذکورہ تعریف سے یہ بات خوب عیاں ہوتی ہے کہ بندگی کرنے والا جس کی بندگی کر رہا ہے اس کو ''الہ'' اور ذاتی طور پر مستحق تعظیم مان کر اور اپنے آپ کو اس کا بندہ سمجھ کر جو بھی اس کی تعظیم کرے گا، وہ عبادت ہوگی۔ اور اگر اس استحقاق ذاتی کی بنا پر معظم نہیں مانتا اور اس کو الہ نہیں سمجھتا بلکہ بندہ، نبی، ولی، باپ، استاد، شیخ، حاکم، بادشاہ سمجھ کر تعظیم کرے تو اس کا نام اطاعت ہوگا، توقیر، تعظیم ہوگا عبادت نہ ہوگا۔

عبادت اور تعظیم میں فرق مخالفین کی گواہی

جناب دیوبندی حماد صاحب! ذرا اپنے اسی امام اسماعیل دہلوی ہی کی یہی کتاب صراط مستقیم کھول کر اس میں دیکھیے کہ واضح طور پر لکھا ہے کہ

''عبادت جو غایت تعظیم کا نام ہے کسی کے حق میں جائز نہیں رکھتا تاوقتیکہ اُس کی صمدیت ثابت نہ کرے'' (صراط مستقیم: ص ۱۲۳ اردو قدیم مکتبۃ الحق)

بالکل واضح ہے کہ الوہیت کے اعتقاد و اعتراف کے ساتھ جو غایت تعظیم ہوگی وہی عبادت کہلائے گی۔

''تعظیم اور عبادت میں یہ فرق ہے کہ کسی میں خواص الوہیت کا اعتقاد کر کے اس کی

تعظیم کرنا یا اس کا تقرب حاصل کرنے کے لئے کوئی ایسا کام کرنا کہ خاص حق الوہیت کا ہے یہ عبادت ہے اور اگر یہ نہ ہو تو تعظیم ہے......خلاصہ یہ کہ عبادت اور تعظیم میں نیت اور اعتقاد کو دخل ہے۔ممکن ہے کہ ایک ہی فعل کبھی عبادت اور کبھی تعظیم ہو فرق علی حسب الاعتقاد ہو۔عبادت کے معنی غایت تذلیل کے ہیں۔اس کا بھی یہی مطلب ہے"

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۳، مقالات حکمت: جلد دوم: ۲۳۸ تالیفات اشرفیہ ملتان)

الحمدللہ عزوجل! تمام اہل ایمان اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو بھی نہ ہی الٰہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی الٰہ سمجھ کر اس کی ایسی نہایت تعظیم، تذلل وانکساری نہیں کرتے۔اس لئے انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام وبزگان دین رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم وتکریم ہرگز عبادت نہیں۔

لہٰذا جب یہ عبادت ہی نہیں تو پھر احمدی مولوی کے دونوں اعتراض ہی فضول ٹھہرے اور بے چاری احمدی اپنے امام کی گستاخانہ عبارت کا دفاع کرنے میں یہاں بھی ناکام رہے۔

اور اگر اب بھی آپ اپنے جاہلانہ استدلال پر بضد ہیں اور محض حد درجہ تعظیم جیسے الفاظ سے آپ یہ مانتے ہیں کہ یہ عبادت ہی ہے تو لیجیے جناب! ہم آپ کو آئینہ دکھاتے ہیں جس میں آپ کے دیوبندی سب مشرک قرار پاتے ہیں۔

دیوبندی حماد کے مطابق امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مشرک

احمدی دیوبندیوں کے نزدیک کسی کی نہایت درجہ تعظیم (یعنی ادب واحترام) کرنا ہی عبادت ہے اور تفسیر مہائمی اور تفسیر کبیر سے احمدیوں نے یہی مطلب لیا ہے تو لیجیے جناب! آپ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مشرک کہہ دیں کیونکہ وہ اپنے اساتذہ کی حد درجہ تعظیم

بقول آپ کے عبادت کرتے تھے۔

(۱)...... چنانچہ علمائے دیوبند نے خود لکھا کہ

"امام ابوحنیفہؒ کا اپنے اساتذہ کی **حددرجہ تعظیم کرنا**"

(کتابُ النَّوازِل، باب 9: ص ۱۴۹ المرکز العلمی مرادآباد انڈیا)

اس کتاب پر متعدد علمائے دیوبند کی تقریظات ہیں۔تو احمدی دیوبندی حماد اب ذرا الفاظ کی مماثلت دیکھو کہ آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جن الفاظ ''حد درجہ تعظیم'' کو بنیاد بنایا وہی الفاظ ''حد درجہ تعظیم'' بغیر کسی کمی بیشی کے آپ کے علمائے دیوبند نے بھی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بھی لکھے ہیں تو اب آپ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مشرک کہیں اور ان کے بارے میں بھی ایک فتویٰ جاری کریں کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے اساتذہ کی عبادت کرتے تھے۔معاذ اللہ عزوجل!

دیوبندی حماد کے جاہلانہ استدلال سے اشرفعلی تھانوی مشرک

آپ اپنے دیوبندی علما پر شرک کے فتوے عائد کریں کیونکہ وہ اپنے بزرگوں کی نہایت درجہ تعظیم (ادب واحترام) کررہے ہیں۔

(۲)...... چنانچہ اشرفعلی تھانوی صاحب نے خود فرمایا کہ

''ایک سلسلہ گفتگو میں حضرت والا (اشرفعلی تھانوی) نے چند مہمانوں کو جو یورپ کی طرف کے رہنے والے تھے اپنی طرف متوجہ کر کے فرمایا کہ دیکھئے یہ تو ہماری حالت ہے کہ ہم الحمدللہ اپنے بزرگوں کا **نہایت درجہ کا ادب احترام کرتے تھے**''

(ملفوظات حکیم الامت: جلد ۴: ملفوظ ۱۷۸: ص ۱۴۷ تالیفات اشرفیہ ملتان)

حماد دیوبندی کے طریقہ استدلال کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ دیکھئے اشرفعلی تھانوی دیوبندی امام نے کہا کہ وہ اپنے (وہابی) بزرگوں کا نہایت درجہ ادب احترام (یعنی تعظیم) کرتے تھے۔ اب دیوبندی حماد کے اصول استدلال کے مطابق اشرفعلی تھانوی اپنے بزرگوں کی عبادت کرتے تھے۔ لہٰذا حماد کے مطابق تو اشرفعلی تھانوی مشرک ٹھہرا۔

دیوبندی حماد کے جاہلانہ استدلال سے دیوبندی مشرک

(۳)...... لیجیے مزید مطالعہ کیجیے دیوبندیوں کی کتاب ''اکابر کا مقامِ تواضع'' میں علمائے دیوبند نے اپنے ایک بزرگ کا تذکرہ کیا جس کے بارے میں میں لکھا ہے کہ ''عالم ربانی حضرت مفتی عبدالقادر صاحب'' انہی کے بارے میں اسی کتاب میں لکھا ہے کہ

''چنانچہ متعدد مرتبہ دیکھا کہ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہ کبیر والا تشریف لاتے تو حضرت والا (عبدالقادر) ان سے **نہایت ادب سے پیش آتے**'' (اکابر کا مقامِ تواضع: ۶۴۰، ادارہ اسلامیات کراچی)

حماد دیوبندی کے طریقہ استدلال کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ ان کے دیوبندی مولوی اپنے بزرگوں کی عبادت کرتے تھے کیونکہ نہایت ادب کا معنی ان کے استدلال کے مطابق عبادت ہے اور یاد رہے کہ لغت میں نہایت کا ایک معنی ''بے انتہا'' ''حد آخر، انتہا، بہت زیادہ وغیرہ لکھے ہوئے ہیں۔ (فیروز اللغات اردو: ص ۱۳۸۹، جہانگیر اردو لغت: ص ۱۵۱۲)

لہٰذا دیوبندی کسی طرح راہ فرار اختیار نہیں کر سکتے۔

دیوبندی حماد کے جاہلانہ استدلال سے صحابہ مشرک

(۴)......صرف یہی نہیں بلکہ دیوبندی استدلال کے مطابق تو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی

شرک سے محفوظ نہ رہے معاذ اللہ ! چنانچہ اشرفعلی تھانوی صاحب کی کتاب نشر الطیب کی تسہیل تذکرۃ الحبیب چھتیسویں فصل : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توقیر واحرام وادب : تیسری روایت کا بیان کہ صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آس پاس اسطرح بیٹھ گئے کہ جیسے ہمارے سروں پر پرندے ہوں'' (پھراس کے فائدہ میں لکھا کہ)

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایسے ہی بیٹھنے کا معمول تھا۔اس سے **انتہائی ادب** (تعظیم) ظاہر ہوتا ہے۔علماء نے وضاحت فرمائی ہے کہ یہ آداب حیات کے بعد بھی باقی ہے''

(تذکرۃ الحبیب تسہیل نشر الطیب :ص ۳۰۹ زمزمہ پبلیشرز کراچی)

تو اس روایت میں انتہائی ادب کا معاملہ ثابت ہوا احمدی مولوی حماد کے استدلال کے مطابق یہی بات انتہائی تعظیم ہے جو عبادت ہے ۔لہٰذا احمدی مولوی کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کرتے تھے۔معاذ اللہ عزوجل !

دیوبندی اکابر اپنے اصول سے مشرک

آخر میں علمائے دیوبند کی خدمت میں ایک حوالہ پیش کرتے ہیں ،انور شاہ کشمیری کے بارے میں خود دیوبندیوں نے لکھا ہے کہ

''جب حضرت شیخ الہند کے روبرو شاہ صاحب ہوتے تو **اس قدر جھک جاتے** کہ آپ کے گرنے کا اندیشہ ہوتا۔نقش دوام ص ۹۲''

(اکابر کا مقام تواضع :ص ۱۷۷،ادارہ اسلامیات کراچی)

مزید دیکھئے دیوبندی نور الحسن بخاری نے اپنی کتاب ''توحید اور شرک کی حقیقت'' ص 356

پر نمبر 7 "اِنحِنَا (جھکنے) کی بھی اجازت نہیں" کو بھی "**تجاوز فی التعظیم**" کے تحت لکھا ہے۔علمائے دیوبند کے اصول یہ انتہائی یا غایت تعظیم ٹھہری لہٰذا دیوبندی مولوی مشرک ٹھہرے۔

اسی طرح دیوبندی مفتی شفیع لکھتے ہیں کہ

''ایک عالم فاضل کے لئے جب علامہ کہا جاتا ہے تو اس کی اعلیٰ درجہ کی تعظیم و توقیر ہوتی ہے''(ختم نبوت: حصہ اول: ص ۳۵، ادارۃ المعارف کراچی)

علمائے دیوبند کے اصول کے مطابق دیوبندی حضرات اپنے بزرگوں کو علامہ کہہ کر ان کی اعلیٰ درجہ کی تعظیم کر کے مشرک ہو گئے، بلکہ اس صورت میں تو کوئی بھی دیوبندی شرک سے محفوظ نہ رہا کیونکہ چھوٹے بڑے سب دیوبندی اپنے بزرگوں کو علامہ کہتے ہیں لہٰذا سب ہی احمدی دیوبندی استدلال کے مطابق مشرک قرار پائے۔

بہر حال معلوم ہوا کہ ایسی تعظیم کو عبادت قرار دینا نہ صرف انتہائی درجے کی جہالت ہے بلکہ خود دیوبندی علما کے سروں پر جوتیاں مارنا ہے۔

پھر اپنی جہالت کی بنیاد پر دیوبندی احمدی مولوی نے جو''استفادے کے لئے تعظیم مقصود کے درجے کی''تاویل کی ہے وہ دیوبندی مولوی ساجد خائن اعظم کے مطابق

''**بناء الفاسد علی الفاسد**'' ہے یہ لوگ اپنا خود ساختہ مطلب و مفہوم ...... [بیان کر کے] ......اس کے رد پر دلائل دیتے چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہم نے ......بیسیوں دلائل دے دئے۔حالانکہ ایک دلیل بھی ہمارے خلاف نہیں ہوتی''(مفہوماً)(دفاع:۵۲۷ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

لہٰذا جب دیوبندی مولوی کی بنیاد ہی ان کے اپنے اصول کے مطابق ''**بناء الفاسد علی الفاسد**'' پر مبنی ہے تو اسکے تمام خودساختہ دلائل باطل ومردود ٹھہرے۔

نوٹ: دیوبندی مولوی کی کتاب کے ص ۶۱ تا ۷۲ کے حوالہ جات کا مدلل جواب پہلے گزر چکا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دیوبندی دجل وفریب کا رد

آگے چل کر احمدی اسماعیلی دیوبندی مولوی نے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ احمدی مولوی لکھتا ہے کہ

'' آیئے دیکھئے کہ خود بریلوی حضرات کے امام مولوی احمد رضا خان صاحب کیا فرماتے ہیں: انبیائے کرام علیہ السلام کی قبور پر نماز پڑھنے کے مسئلے پر بحث کرتے ہوئے مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں۔'' یہ سب اُس صورت میں ہے (جواز) کہ وہ دونیت فاسدہ نہ ہوں **یعنی نماز سے تعظیم قبر کا ارادہ یا بجائے کعبہ، نماز میں استقبال قبر کا قصد**، ایسا ہو تو آپ ہی حرام بلکہ معاذ اللہ بنیت عبادت قبر ہو توصریح شرک وکفر مگر اس میں مزار مقدس کی جانب سے حرج نہ آیا۔ بلکہ اس شخص کا فاسد ارادہ یہ فساد لایا اس کی نظیر یہ ہے کہ کوئی ناخدا ترس کعبہ معظّمہ کے سامنے اس نیت سے نماز پڑھے کہ **وہ کعبہ کی طرف نہیں بلکہ وہ خود کعبہ کو سجدہ کرتا ہے یا نماز تعظیم کعبہ کے لئے پڑھتا ہے ایسی نماز بیشک حرام اور نیت عبادت کعبہ ہو** توسلب اسلام مگر اس میں کعبہ معظّمہ کا کیا قصور ہے یہ تو اس کی نیت کا فتور ہے''

(کلیات مکاتیب احمد رضا، جلد ۱ ص ۱۵۱، ۱۵۲ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

(اس حوالے کو پیش کر کے دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ)

''اوپر وضاحت گزر چکی کہ قبر کی تعظیم اصل میں صاحب قبر کی تعظیم ہے۔ اس حوالہ سے درج ذیل باتیں پتہ چلیں۔(۱) نماز میں صاحب قبر یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم درست نہیں جیسا کہ خان صاحب نے لکھا۔ ''دو نیت فاسدہ نہ ہوں یعنی نماز سے تعظیم صاحب قبر کا ارادہ غلط ہے یعنی نماز میں مقصود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم غلط نیت ہے، اس کا حکم کیا ہے آیئے خان صاحب کی طرف، لکھتے ہیں۔

''تو آپ ہی حرام'' اور اس نماز کا حکم بھی لکھتے ہیں: ''ایسی نماز بے شک حرام'' بنیت عبادت نماز میں، قبر مبارک یعنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارادہ وقصد، شرک اور کفر لکھتے ہیں ''بنیت عبادت قبر ہو تو صریح شرک و کفر'' یعنی نماز پڑھتے ہوئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادت کی نیت شرک ہے۔(۳) کعبہ کی بجائے قبر مبارک مقصود اور قبلہ ہو تو حرام یعنی توجہ کا مرکز و مقصود اگر نماز میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہو تو حرام ۔(۴) یہ اس کی نیت کا قصور ہے۔ اس میں مزار مقدس کی جانب سے حرج نہیں۔ یہی بات سیدی احمد شہید نے سمجھائی تھی کہ غلطی نمازی کی ہے نبی علیہ السلام کی قطعاً قطعاً توہین نہ کی۔......(پھر اگلے صفحے پر دیوبندی مفتی لکھتا ہے) ''**کیا کہتے ہیں بریلوی حضرات ایسے شخص کے بارے میں جو، نبی علیہ السلام کی تعظیم کو نماز میں حرام کہتا ہے؟ جس کا نام مولوی احمد رضا خان ہے**......اپنے خان صاحب پر فتوی لگائے ......الخ (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۷۲ تا ۷۵ سنی اکیڈمی)

اہل سنت و جماعت کا جواب

دیوبندیو! اس عبارت کا اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت سے کیا تعلق ہے؟ کہاں دہلوی کی گستاخانہ عبارت اور کہاں یہ پاک و بے غبار عبارت، یہاں کہاں لکھا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال بیل و گدھے کے خیال سے بدتر ہے؟ یا ان کی تعظیم تمہارے گاؤ وخر سے بدتر ہے۔ معاذ اللہ عزوجل! اور اس مسئلہ کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور و خیال سے کیا تعلق؟ معاذ اللہ عزوجل

اولاً......تو یہاں قبر کا معاملہ ہے اور شریعت محمد یہ میں قبر اور صاحب قبر کے احکامات جدا ہیں۔ لہٰذا احمدیوں کا قبر اور صاحب قبر کے معاملے کو ایک قرار دینا بدترین جہالت ہے۔ دیوبندی احمدی مولوی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پیش کر کے یہ لکھا کہ

''یہاں صاف اقرار ہے کہ نماز سے **تعظیم قبر یعنی تعظیم صاحب قبر** کا ارادہ غلط ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۳۷ سنی اکیڈمی)

دیکھئے سیدی اعلی حضرت کی عبارت میں لفظ ''تعظیم قبر'' تھا لیکن دیوبندی مولوی نے ''یعنی تعظیم صاحب قبر'' کے الفاظ کا اضافہ کر دیا تو اب اصولِ دیوبندیہ احمدیہ کے مطابق عرض ہے کہ

''یہ بات ......[سیدی اعلیٰ حضرت]......کی کتاب میں کہاں ہے؟ علامہ [دیوبندی حماد نے] اپنی بولی بول کر......[سیدی اعلیٰ حضرت]...... کے ذمے لگا رہے ہیں'' ملخصاً (امام اہل السنۃ کا عادلانہ دفاع: ص ۱۲۴)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ''تعظیم صاحب قبر'' کے نہ ہی الفاظ لکھے ہیں اور نہ ہی یہاں

ایسی مراد لی لیکن دیوبندی مولوی نے اپنی طرف سے ان الفاظ کو بڑھا دیا اور [بقول دیوبندیہ] اپنی بولی کو ان کے ذمے لگا کر غیر ثابت شدہ ایک بات پر اپنی خودساختہ عمارت کو کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں لفظ ''سے'' ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ **''نماز سے تعظیم قبر کا ارادہ''**

لیکن دیوبندی مولوی نے لکھا **''نماز میں صاحب قبر''**

دیکھئے دیوبندی مولوی نے لفظ ''سے'' کو ''میں'' لکھ دیا۔ حالانکہ اہل علم جانتے ہیں کہ لفظ ''سے'' اور ''میں'' میں فرق ہے۔ لہٰذا سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ہرگز یہ نہیں لکھا کہ نماز میں تعظیم کرنا منع ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ

یہاں ''تعظیم قبر'' سے مراد قبر کو سجدہ کرنا ہے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے قبر کو سجدہ کرنے کا ارادہ یا بجائے کعبہ نماز میں استقبال قبر کا قصد ہو تو یہ حرام ہے۔ خود سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آگے اس کی نظیر بھی بیان کردی ''کعبہ کی طرف نہیں بلکہ خود کعبہ کو سجدہ کرتا ہے'' الخ۔

نیز نماز اللہ عزوجل کی عبادت ہے اور عبادت بطور تعظیم بھی کسی کی نہیں کی جاسکتی اور بطور عبادت ہو تو سلب ایمان۔ اسی لئے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی

''نماز تعظیم کعبہ کے لئے پڑھتا ہے ایسی نماز بیشک حرام اور نیت عبادت کعبہ ہو تو سلب اسلام''

جس طرح سجدہ اللہ عزوجل کی عبادت ہے تو کسی کی تعظیم کے لئے سجدہ حرام اور عبادت کی نیت سے ہو تو شرک۔خود اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان میں بھی یہی گفتگو کی ہے۔

لہٰذا اس مسئلے کا اسماعیل دہلوی کی عبارت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں کیونکہ تمام مسلمان اللہ عزوجل ہی کے لئے نماز پڑھتے ہیں لیکن دوران نماز نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ''**السلام علیک ایھاالنبی ورحمة الله و برکاته**'' پڑھتے ہوئے کرتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے دلائل پیش کر چکے ہیں۔

نیز دہلوی کی عبارت میں یہ نہیں کہا گیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نماز پڑھنا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے بلکہ وہاں تو خیال و تصور کی بات ہے لہٰذا دہلوی کی عبارت اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اب اگر احمدی دیوبندی حضرات دہلوی کی عبارت میں تصور شیخ (صرف ہمت) بھی مراد لیں تب بھی ان کی تاویل باطل ہے کیونکہ تصور شیخ میں بھی یہ صورت نہیں پائی جاتی بلکہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی شہادت ہم بیان کر چکے ہیں کہ ''رابطه را چرا نفی کنند که او مسجود الیه است نه مسجود له'' اور خود علمائے دیوبند بھی لکھنے پر مجبور ہوئے کہ

"تصور شیخ کے نتیجے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت دل میں بیٹھ جاتی ہے جو تعلق مع اللہ کی بنیادی عوامل میں سے ہیں" (فتاوی حقانیہ ج ۲ ص ۲۷۳ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

لہٰذا علمائے دیوبند کا اس قسم کے خلافِ موضوع حوالوں کو لے کر اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارات کو درست ثابت کرنا سور کو حلال ثابت کرنے کی ضد ہے۔اور ضد کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دیوبندی دجل وفریب اور بہتان

احمدی دیوبندی مولوی حماد نے صفحہ 74 پر ''آمد برسر مطلب'' کا عنوان لگا یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جس طرح اسماعیل دہلوی نے نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کو شرک کہا اسی طرح (امام احمد رضا) خان صاحب بھی حرام وشرک کہتا ہے اور پھر دیوبندی احمدی مولوی سنیوں سے سوال کرتا ہے کہ

''کیا کہتے ہیں بریلوی حضرات ایسے شخص کے بارے میں جو، نبی علیہ السلام کی تعظیم کو نماز میں حرام کہتا ہے؟......الخ (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص ۷۴،۷۵)

احمدی دیوبندی مولوی اینڈ کمپنی کی اس تمام رام کہانی، دجل وفریب اور کذب بیانی پر ہم یہی کہتے ہیں کہ جھوٹوں پر اللہ عزوجل کی بے شمار لعنت ہو۔

قارئین کرام! دیکھئے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر دن کے اجالے میں احمدی اسماعیلی حضرات کس طرح عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہے ہو۔ حالانکہ اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ بالکل واضح ہے۔سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نماز میں نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کو ایمان کی جان سمجھتے ہیں۔

چنانچہ اسماعیل دہلوی کی یہی صراط مستقیم والی گستاخانہ عبارت لکھ کر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''وہابیہ تصریح کرتے ہیں کہ **تشہد میں** السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے حکایتِ لفظ کا ارادہ کرے قصدِ معنی نہ کرے تصریح کرتے ہیں دُور

سے یارسول اللہ کہنا شرک ہے مگر بحمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان میں **تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین ایمان ایمان کی جان ہے**......'' (فتاوی رضویہ: ۱۵/ ۶۵۱: رضا فاؤنڈیشن)

یہاں خاص نماز ہی میں تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہورہا ہے اور سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس کو عین ایمان ایمان کی جان قرار دے رہے ہیں۔

اسی طرح فتاوی رضویہ جلد ۱۵ میں ''الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفر ابی الوھابیۃ'' ہی نکال کر دیکھ لیجیے اس میں وہابیوں کے کفریات میں سے کفریہ عبارت نمبر ۲۸، ۲۹ کے تحت اسماعیل دہلوی کی اسی کفریہ و گستاخانہ عبارت پر گفتگو کرتے ہوئے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان فرمایا کہ

''اس شخص (اسماعیل دہلوی) کے نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آنا موجب شرک کہ جب وہ آئے گا عظمت کے ساتھ آئے گا **مگر واللہ العظیم کہ شریعت رب العرش الکریم میں نماز بے اُن کے خیال باعظمت وجلال کے ناقص ہے**۔ اس سے کہو کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کہ تُو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جس نے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی اور اُس میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا۔

مسلمانو! کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہ ہوا، بیشک ہوا، اور واقعی اُن کا خیال مسلمان کے دل میں جب آئے گا عظمت و جلال ہی کے ساتھ آئے گا کہ اس کا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم بین

بالمعنی الاخص ہے اور عرض سلام خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اُن کا خیال بلکہ خاص نماز میں اُن کے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنفقین لا یعلمون (لیکن منافقین نہیں جانتے)''

(فتاوی رضویہ جلد ۱۵: ص ۲۰۵ تا ۲۰۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اس عبارت میں بھی سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا نظریہ بالکل واضح طور پر بیان کر دیا کہ نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال و تصور تعظیم و تکریم کے ساتھ آئے گا اور یہی شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہے۔

اسی طرح سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے التحیات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھنے کے بارے میں متعدد حوالے لکھے جیسا کہ پہلا حوالہ احیاء العلوم کا لکھا اور اس کا ترجمہ یوں فرمایا کہ

''التحیات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی **صورت پاک کا تصور باندھ** اور عرض کر السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ''

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵: ص ۲۰۶ رضا فاؤنڈیش لاہور)

اسی طرح سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جناب شیخ مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ لکھنؤ ج ۲ مکتوب ۳۰ ص ۴۶ کا حوالہ درج کرتے ہیں ''خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ نوشتہ بودند......الخ'' اور اس کے بعد سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

''سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص [اسماعیل دہلوی] کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک نے منہ پھیلایا، نہ فقط نماز

برباد کہ ایمان ہی ابتر، تف برروئے کا فروش وکفران کے (بدگویوں کی) طرف خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہمہ تن اس میں ڈوب جانے سے بدر جہا بدتر اور کہاں شیخ طریقت وآ قائے نعمت وخداوند دولت خاندان دہلی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہ ہو نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ عین نماز میں اسی صورت کو سجدہ محسوس ہو کہ وہ قبلہ عبادت ہے، نہ مسجودلہ، جو اس قبلہ سے پھرا وہ بے دولت تباہ ہوا اس کا کام برباد ہو گیا تصویر شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبان خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے غرض وہ بول یہ قول باہم لڑے ہیں کفر وشرک کے عقاب پر تولے کھڑے ہیں، دیکھئے وہابی صاحب کدھر ڈھالتے ہیں اسی ادھر جھکاتے ہیں یا ادھر ڈالتے ہیں"

(فتاوی رضویہ جلد ۱۵: ص ۲۵۰، ۲۵۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

قارئین کرام! سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بیسیوں ایسے حوالے ہم پیش کر سکتے ہیں جن میں آپ کا مؤقف روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور، تعظیم وتکریم کو بالکل جائز مانتے ہیں، ایمان کی جان مانتے ہیں۔ اس پر مزید حوالے بھی پیش کیے جا سکتے ہیں لیکن اہل انصاف حضرات کے لئے یہی کافی ہیں۔ تو جب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مؤقف خود دوٹوک واضح الفاظ میں بیان فرما دیا تو اب اسماعیلی احمدی دیوبندی بالخصوص دیوبندی مفتی حماد کا سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ بالا (کلیات مکاتیب رضا والی) عبارت کو لے کر پھر اس کو کھینچ تان کر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے

ذمے خودساختہ نظریہ تھوپنا خودان کے اپنے دیوبندی اصولوں کے بھی خلاف ہے کیونکہ ان کا اپنا اصول ہے کہ جس کا نظریہ واضح ہواس کے ذمے بعض مبہم عبارات کو لے کر خودساختہ مفہوم اس کے ذمے لگانا ہرگز درست نہیں۔

چنانچہ علمائے دیوبند کے بہت بڑے مولوی حافظ عبدالقدوس قارن لکھتے ہیں کہ

''مخالفین پر حیرانگی ہوتی ہے کہ **جن شخصیات کا نظریہ...... بالکل واضح ہے** ان شخصیات کی **بعض مبہم عبارات کا خودساختہ مفہوم** لے کر دلیل میں پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے'' (اظہار الغرور: ص ۲۹ عمر اکادمی گوجرانوالہ)

اسی طرح آگے یہی دیوبندی عبدالقدوس صاحب لکھتے ہیں کہ

"حضرت ......کی بعض عبارات کا خودساختہ مفہوم لے کر اپنے نظریہ کی تائید میں پیش کرنے سے بھی خوف خدا نہیں رکھتے۔حالانکہ **قاعدہ یہ ہے کہ کسی کی عبارت کا مفہوم اس کی واضح عبارات میں بیان کئے گئے مفہوم کے مطابق لیا جاتا ہے۔** اگر ان حضرات (دیوبندیہ! از مصباحی) کے پاس اپنے (گستاخانہ نظریہ: از مصباحی) کی تائید...... میں کوئی ٹھوس دلیل ہوتی تو وہ ایسا انداز ہرگز اختیار نہ کرتے۔اللہ تعالیٰ تعصب سے ہر مسلمان کی حفاظت فرمائے"

(اظہار الغرور: ص ۲۹ عمر اکادمی گوجرانوالہ)

یہی حافظ عبدالقدوس قارن دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''غیر مقلدین (وہابی) اپنی عادت کے مطابق کسی کی مبہم عبارت سے مطلب کشید کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ حق یہ ہے کہ کسی کی عبارت کا مفہوم اس کی دیگر

عبارات کوملحوظ رکھ کر متعین کیا جائے‘‘ (انکشاف حقیقت: ص ۷۵ عمر اکادمی گوجرانوالہ)

قارئین کرام! سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کلیات مکاتیب رضا کی عبارت بالکل واضح تھی لیکن (بزبان ابوایوب دیوبندی) دیوبندی مولوی نے

’’ہمارے اکابرین کی عبارات ان کی منشاء ومقصد کے خلاف پیش کی ہیں۔اوران کوتوڑ مروڑ کر اپنے من مانے مطلب کے مطابق بنانے کی کوشش کی ہے‘‘

(سفید وسیاہ پر ایک نظر: ص ۷۳)

نیز دیابنہ ہی کے اصول کے مطابق جب سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی واضح عبارات موجود تھیں تو اب دیابنہ کا ان کی عبارات کو کھینچ تھان کر اپنا خودساختہ مطلب بیان کرنا احمدیوں دیوبندیوں کے اپنے بیان کردہ قاعدے کے بھی خلاف ہے۔نیز علمائے دیوبند نے خود یہ لکھا کہ

’’تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔اُن کے کلام کا مطلب وہی صحیح جو خود بیان فرمادیں‘‘ (مجموعہ رسائل چاندپوری: ۲ ص ۴۹)

لہٰذا جب سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا موقف واضح ہے تو پھر دیوبندی مولوی حماد کو بقول حافظ قارن کے خدا کا خوف نہیں اور وہ تعصب میں مبتلا ہے۔

قارئین کرام! جب دیوبندی مفتری حماد کی ساری بنیاد ہی خودساختہ اور دجل وفریب پر مشتمل ہے ایسا عقیدہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ہی نہیں تو پھر دیوبندی مولوی کا یہ سوال (**کیا کہتے ہیں بریلوی حضرات ایسے شخص کے بارے میں جو، نبی علیہ السلام کی تعظیم کونماز میں حرام کہتا ہے؟ جس کا نام مولوی احمد رضا خان ہے**......الخ: صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۵۷) ہی بے

بنیاد قرار پایا۔

ہم وہابی احمدی اسماعیلی دیوبندی فرقے کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر تم میں دم خم ہے یا بزبان دیوبندیہ اگر حلالی ہو تو اپنے اصول کے مطابق سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی ایک عبارت پیش کر دو جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نبی پاک کی طرف خیال و تعظیم کو حرام اور بیل و گدھے کے خیال سے بدتر کہا ہو۔ ان شاء اللہ عزوجل! سب احمدی دیوبندی مر کر مٹی میں مل جائیں گے لیکن قیامت تک ایسی کوئی ایک عبارت سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پیش نہیں کر سکتے۔

آخری بات یہ ہے کہ کلیات مکاتیب رضا (یا فتاوی رضویہ) کا حوالہ کسی صورت بھی دیابنہ احمدیہ اسماعیلیہ کو فائدہ مند نہیں کیونکہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال یہ ہوا کہ

''کیا فرماتے ہیں کہ کسی بزرگ کے آستانہ پاک میں اسی بزرگ صاحب مزار کے روضہ منورہ کے دروازے کو بند کر کے روضہ کے آگے ہی اگر نماز پڑھ لی جائے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟......الخ''

تو سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب کے آغاز ہی میں فرمایا کہ

''صورت مذکورہ میں نماز جائز اور بلا کراہت جائز، اور قرب مزار محبوباں کردگار کے باعث زیادہ مثمر برکات وانوار و مورد رحمت جلیلہ غفار''

پھر محدثین کرام کے حوالے درج کیے جن میں واضح طور پر ہے کہ

''جس نے کسی نیک بندے کے قرب میں مسجد بنائی یا مقبرہ میں نماز پڑھی اور اس کی روح سے استمداد و استعانت کا قصد کیا یا یہ کہ اس کی عبادت کا کوئی اثر پہنچے...... تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (آگے ہے)

یعنی کسی نبی یا ولی کے قرب میں مسجد بنانا اوران کی قبر کریم کے پاس نماز پڑھنا نہ ان دونیتوں سے بلکہ اس لئے کہ اُن کی مدد مجھے پہنچے اُن کے قرب کی برکت سے میری عبادت کامل ہواس میں کچھ مضائقہ نہیں۔(ملخصاً)

ان حوالوں کو پیش کر کے سیدی اعلیٰ حضرت نے خوب فرمایا کہ

''الحمدللہ ائمہ کرام کے اس اجماع واتفاق نے جان وہابیت پر کیسی قیامت توڑی کہ خاص نماز میں مزارات اولیائے کرام سے استمداد واستعانت کی ٹھہرادی، اب توعجب نہیں کہ حضرات وہابیہ تمام ائمہ دین کو گور پرست کا لقب بخشیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم''

پھراس کے آخر میں بھی حجت تمام کردی اور فرمایا کہ

''یوں ہی جومزارات کے حضور ہے اور مزار کریم مستور ہے یا نظر خاشعین سے دور ہے تو فاسد نیت سے معذور ہے **اور تبرک واستمداد کی نیت سے ماجور ہے کہ نماز ونیاز کا اجتماع نور علیٰ نور ہے''۔** ملخصاً

(دیکھئے ''کلیات ومکاتیب رضا ''اول'' ص ۱۴۸، مکتبہ نبویہ گنج بخش لاہور، فتاوی رضویہ جلد ۷ کتاب الصلوٰۃ)

تو سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا موقف واضح ہے کہ اگر کسی بزرگِ کامل کے مزار شریف کے پاس مسجد بنائی جائے اور وہاں اس قصد سے نماز پڑھی جائے کہ (وقصد الاستظهار بروحه اووصول اثر من أثار عبادته اليه، . . . بل لوصول مدد منه حتى تكمل عبادته ببركة مجاورته لتلك الروح الطاهرة فلاحرج فى ذلك تو اس) نیت سے

ماجور ہے کہ نماز و نیاز کا اجتماع نور علیٰ نور ہے۔ تو وہابیہ اسماعیلیہ احمدیہ کی سب کاوشوں پر پانی پھر گیا۔ الحمدللہ عزوجل!

مظہر العقائد کے نام سے دیوبندی دجل کا رد

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے دوسرا حوالہ مظہر العقائد (ص ۳۲) کا پیش کیا کہ اس میں لکھا ہوا ہے

''شرک کے یوں تو بہت سے ذرائع ہیں لیکن مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں: کسی خاص شخص کی بزرگی کا اتنا قوی احساس کہ اس کو خدا سے غافل کر دے''

(پھر اس پر دیوبندی حماد نے تبصرہ کیا کہ)

''قارئین! ہمت کے عمل میں یہ قوی احساس اپنی انتہا پر ہوتا ہے اور تعظیم بھی مقصود ہوتی ہے، اس حوالے سے بھی صراط مستقیم کی تائید ہوگئی''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص83 سنی اکیڈمی)

الجواب

معزز قارئین کرام! دیوبندی اسماعیلی احمدی فرقے کا مسئلہ ہی یہ ہے کہ وہ فریق مخالف کی بعض عبارات سے دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مظہر العقائد کے حوالے کو بنیاد بنا کر اس پر اپنی من گھڑت تعریف کو چسپاں کرنا خواہ مخواہ کی زبردستی ہے۔ دیوبندی مولوی نور محمد تونسوی کے الفاظ میں عرض ہے کہ

''دراصل بات یہ ہے کہ عبارات اکابر کو سیاق و سباق سے کاٹنا اصل موضوع سے توڑ موڑ کرنا اور تاویل القول بما لا یرضی به القائل کا ارتکاب کرنا **عصر ہذا**

کے معتزلہ کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے''

(عقیدہ حیات قبر اور علمائے اسلام: ۷ مکتبہ عثمانیہ ترنڈہ رحیم یار خان)

لہٰذا مظہر العقائد کو اپنے گستاخانہ عقیدے کی تائید قرار دینا بالکل غلط ہے۔

نیز ہم نے پہلے بھی دیوبندی مولوی عبدالقدوس کے حوالے سے یہ بتایا کہ یہ وہابی حضرات

فریق مخالف کی **بعض عبارات کا خودساختہ مفہوم لے کر اپنے نظریہ کی تائید میں پیش کرتے ہیں جو کہ بالکل غلط طریقہ ہے۔** ملخصاً

(دیکھئے: اظہار الغرور: ص ۲۹ عمر اکادمی گوجرانوالہ)

اب یہاں بھی دیکھئے کہ نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال یا صرف ہمت (تصور شیخ) کے بارے میں جو احمدی اسماعیلی دیوبندی گستاخانہ نظریہ ہے اس کی تائید میں دیوبندی مولوی حماد نے ''مظہر العقائد'' کی اس عبارت کو بطور تائید پیش کیا حالانکہ اس عبارات کا تصور شیخ سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

پھر ہمت (تصور شیخ) خدا سے غافل نہیں کرتا بلکہ یہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف کامل دھیان کرنے کا وسیلہ ہے جیسا کہ تصور شیخ کے باب میں ہم نے تفصیلاً گفتگو پیش کر دی ہے۔

جس مظہر العقائد کے نام سے احمدی دیوبندی مولوی تصور شیخ (صرف ہمت) کے خلاف زہر اگلنا چاہ رہے ہیں وہی مولانا شاہ مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خود تصور شیخ کے قائل تھے، تصور شیخ کے بارے میں ان کا واضح موقف ان کی کتب میں موجود ہے اور عبدالقدوس دیوبندی لکھ چکا کہ

''قاعدہ یہ ہے کہ کسی کی عبارت کا مفہوم اس کی واضح عبارات میں بیان کئے گئے

مفہوم کے مطابق لیا جاتا ہے۔'' (اظہار الغرور: ص ۲۹ عمرا کادمی گوجرانوالہ)
اس قاعدے کے مطابق آپ مولانا مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ''فتویٰ مظہری'' کو دیکھیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے واضح طور پر نہ صرف اسماعیل دہلوی کے اس عقیدے کا رد کیا بلکہ تصور شیخ کو جائز قرار دیا ہے۔

چنانچہ اسماعیل دہلوی کی اس عبارت ''اہل مکاشفات یہ خیال نہ کریں کہ نماز میں شیخ کے تصور......کی طرف توجہ کرنا بھی اسی نماز کا حاصل کرنا ہے جو مومنوں کے لئے معراج ہے نہیں ہرگز نہیں، نماز میں یہ توجہ بھی شرک کی ایک شاخ ہے خواہ وہ خفی ہو یا اخفی'' [صراط مستقیم]......(اسماعیل دہلوی کی اس عبارت کا رد کرتے ہوئے خود مولانا شاہ مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ)

''مولانا نے اپنی اس تحریر میں حضرت امام ابوحنیفہ اور شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمہا اللہ جیسے برگزیدہ علماء و صوفیہ کو شرک خفی کا مرتکب گردانا ہے......(پھر آگے وہی مکتوبات امام ربانی کا حوالہ دیا) خواجه محمد اشرف ورزش نسبت رابطه ... محب اطوارا: این دولت متمنائے طلاب است از هزااراں مگر یکے رابد هند......(محب اطوار! یہ دولت (تصور شیخ کی یہ کیفیت) وہ شے ہے جس کی طالبانِ صادق آرزو رکھتے ہیں یہ کیفیت ہزاروں میں سے کسی ایک کو نصیب ہوتی ہے......نسب رابطہ (تصور شیخ) کی نفی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ وہ تو مسجود الیہ (جس کی طرف سجدہ کیا جائے) ہے نہ کہ مسجود لہ (جس کو سجدہ کیا جائے)......الخ (یہ حوالہ لکھنے کے بعد مولانا مظہر اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ)

’’قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا جس بات کو مولینا سید احمد شرک خفی سے تعبیر کر رہے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی کے نزدیک وہ کیفیت ہزاروں میں سے کسی ایک کو میسر آتی ہے، جو مقبول ومحمود ہے مردود نہیں۔ ملخصاً

(فتاوی مظہری: ص ۳۵۰ تا ۳۵۳، ادارہ مسعودیہ کراچی)

دیکھئے مولانا مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تو نماز میں ہی تصور شیخ کو مقبول ومحمود بتا رہے ہیں، اس کو شرک کہنے والوں کا رد کر رہے ہیں لیکن اس کے برعکس دیوبندی مولوی حماد تصور شیخ کے رد میں انہی کا ایک قول پیش کر رہے ہیں جس قول کا تعلق تصور شیخ سے ہے ہی نہیں۔

دوسری بات یہ ہے اسی ’’فتاوی مظہری‘‘ میں صراط مستقیم کی اسی عبارت (شیخ یا اس جیسے بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہو اپنی ہمت لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے) کا رد خود مولانا شاہ مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چنانچہ فرماتے ہیں کہ

’’اس تحریر (صراط مستقیم کی عبارت) میں پھر حضرت امام غزالی اور حضرت مجدد الف ثانی جیسے بزرگوں پر طنز کیا گیا ہے، حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا قول تو اوپر نقل کیا جا چکا ہے، حضرت امام غزالی، احیاء العلوم میں فرماتے ہیں ......التحیات میں پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی صورت پاک کو دل میں حاضر کرو اور پھر کہو **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**‘‘ ملخصاً

(فتاویٰ مظہری: ص ۳۵۳، ادارہ مسعودیہ کراچی)

خدا کے لئے انصاف کیجیے کہ جو شخص خود اسماعیل دہلوی کی عبارت کا رد کر رہا ہے، اور تصور

شیخ بالخصوص نبی پاک ﷺ کے تصور کو جائز کہہ رہا ہے، اوراس کی تائید پر بزرگوں کے حوالے نقل کر رہا ہے، ایسے شخص کی موضوع سے غیر متعلقہ ایک عبارت لے کر اس کے ثابت شدہ موقف ہی کے خلاف پیش کرنا دیوبندی قارن کے مطابق خدا خوفی سے محرومی نہیں تو اور کیا کہا جائے۔ عجیب دجل وفریب ہے کہ وہ تو تصور شیخ کو محمود و مقبول جانیں لیکن دیوبندی احمدی ان کے ذمے یہ لگائیں کہ ان کے نزدیک یہ شرک ہے یہ اتنا قوی احساس ہے کہ اس کو خدا سے غافل کر دے۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ!**

ہم کہتے ہیں کہ دیوبندیوں میں دم خم ہے تو مولانا مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی ایک عبارت پیش کریں جس میں یہ ہو کہ تصور شیخ شرک ہے یا شرک کے ذرائع میں سے ہے اور تصور شیخ کا عمل ایسا عمل ہے جس سے خاص شخص کی بزرگی کا اتنا قوی احساس ہو جاتا ہے کہ بندہ خدا عزوجل سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔

لیکن اپنا قاعدہ یاد رکھیں کہ عبارت بالکل واضح ہو کسی ''**مبہم عبارات کا خودساختہ مفہوم** لے کر دلیل میں پیش......نہیں کرنا''۔

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دیوبندی دجل کا رد

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے تیسرا حوالہ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کیا کہ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں کہ

''شیخ کا تصور نماز میں عمداً نہ لایئے کہ خشوع کے خلاف ہے بلا مقصد آ جانے پر پکڑ نہیں۔ رسائل نعیمہ ۳۳۹'' (پھر دیوبندی حماد صاحب اس پر تبصرہ کرتے ہیں کہ)

''ہمت کے عمل میں بھی عمداً شیخ یا کسی اور قابل احترام شخصیت کا تصور مقصود کے

درجے میں لایا جاتا ہے اور تعظیم بھی مقصود ہوتی ہے، اس حوالے سے بھی صراط مستقیم کے مضمون کی تائید ہوگئی۔ باقی ہم کہتے ہی کہ جو علت اس حوالے میں شیخ کے حوالے سے ذکر کی گئی ہے وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بھی ہے جیسا کہ مولوی احمد یار کے حوالے سے اوپر گزر چکا'' (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص83)

الجواب

یہاں بھی دیوبندی مولوی حماد نے دجل وفریب سے کام لیا ہے کیونکہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف تصور شیخ (پیر) پر کلام کیا لیکن اس کے قائلین پر کسی قسم کا سخت حکم نہیں لگایا لہٰذا اصول دیابنہ کے مطابق عرض ہے کہ

''قارئین کرام! حضرت مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ کے مذکورہ بالا فتوی ...... سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک عام موتی کا عدم سماع راجح ہے لیکن اس کے باوجود وہ قائلین سماع موتی کے حق میں کسی قسم کے تشدد کے قائل نہیں ہیں نہ ہی ان پر کوئی فتویٰ لگاتے ہیں......''

(عقیدہ حیات قبر اور علمائے اسلام: ص۱۱۸ مکتبہ عثمانیہ ترنڈہ رحیم یار خان)

لہٰذا اسی اصول دیابنہ کے مطابق ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر بالفرض یہی ثابت ہو جائے تب بھی دیابنہ کو کچھ فائدہ نہیں کیونکہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے قائلین پر کوئی سخت فتویٰ نہیں لگایا، اس کے حق میں کسی قسم کے تشدد کے قائل نہیں تھے اور نہ ہی اسماعیل دہلوی کی طرح اس کو شرک اور بیل و گدھے کے خیال سے بدتر سمجھتے تھے۔

جناب حماد صاحب! آپ کی جاہلانہ گفتگو بھی مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان ہے

کیونکہ آپ تو اس کو شرک ثابت کرنا چاہ رہے ہیں جبکہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے دو ٹوک الفاظ میں تصور شیخ کو جائز کہا اور شرک کی تردید کی چنانچہ سوال و جواب ملاحظہ کیجیے۔

سوال......: تصور شیخ کیوں کیا جاتا ہے یہ تو مشرکانہ فعل ہے۔

جواب: تصور شیخ کے معنی ہی خیال کرنا یا خیال رکھنا، بندے کو چاہیے کہ رب کی قدرت و سلطنت کا خیال رکھے تاکہ یہ خیال اسے گناہوں سے روکے، بچہ استاد کو غافل دیکھ کر کھیلتا کودتا ہے، اگر پیچھے سے استاد دیکھ رہا ہے تو برابر پڑھتا رہتا ہے۔ یہ خیال نیکوں کی اصل ہے......اگر صورت شیخ کو دھیان میں رکھا جائے تو یہ شکل آئینہ حق نما بن جاوے گی کہ کچھ عرصہ بعد اس سے تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوگا، پھر رب کی صفات پر دھیان جم جاوے گا جو اصل مقصود ہے''

(رسائل نعیمیہ، اسرار الاحکام: ۳۲۸ نعیمی کتب خانہ)

لہٰذا وہ تو تصور شیخ کو آئینہ حق نما کہہ کر جائز مان رہے ہیں جبکہ آپ ان ہی کی عبارت سے کھینچ تان کر اس کو شرک بتانے کی کوشش کر رہے ہیں لا حول و لا قوۃ الا باللہ!

دیوبندی مولوی نے کہا کہ

''جو علت اس حوالے میں شیخ کے حوالے سے ذکر کی گئی ہے وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بھی ہے'' (صراط مستقیم ص 83 مکتبۃ الحق)

اس پر عرض ہے کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا عبارت میں آگے واضح طور پر قصداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کو جائز لکھا ہے اور تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسی بات (دیوبندی حلت) ہرگز نہیں لکھی۔۔تو جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کے بارے

میں ان کا عقیدہ واضح ہے تو

”عقیدہ جو ان کی تالیفات سے بالکل واضح ہے اور اب کوئی شخص ان مذکورہ بالا عقائد کے برعکس کوئی بات حضرت ...... رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتا ہے تو یقینا مفتری، دغاباز ہے“ (عقیدہ حیات قبر اور علمائے اسلام: ص ۱۲۶ مکتبہ عثمانیہ ترنڈہ رحیم یار خان)

اب ہم مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی **مکمل** عبارت بھی پیش کر دیتے ہیں لیجیے جناب! **مکمل** عبارت ملاحظہ کیجیے۔ آپ لکھتے ہیں کہ

”شیخ کا تصور نماز میں عمداً نہ لایئے کہ خشوع کے خلاف ہے بلا مقصد آ جانے پر پکڑ نہیں۔ **مگر تصور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں رکھنا ضروری ہے** کیونکہ نماز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اداؤں کا نام ہے۔ جن کی اداؤں کی نقل کر رہا ہوں ان کا خیال بھی ضرور رکھیئے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام شریف نماز میں آتا ہے۔ قرآن میں رسول نبی یا کہ محمد رسول اللہ وغیرہ جگہ جگہ آ رہا ہے، التحیات میں صاف طور پر نام شریف لے کر سلام عرض کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام [رضوان اللہ علیہم اجمعین] نے عین نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام کیا ہے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ مقتدیوں نے نماز میں تالی بجا کر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو تشریف آوری کی اطلاع دی اسی وقت صدیق اکبر مقتدی ہو کر صف میں تشریف لے آئے اور حضور درمیان نماز سے امام ہوئے (بخاری شریف) **یہ [عمل] تو تصور سے آگے بڑھ گیا**“

(رسائل نعیمیہ، اسرار الاحکام: ۳۲۹ نعیمی کتب خانہ)

اسی طرح مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

”جس نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نامقبول ہے اسی لئے

التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں وہ بھی کوئی نماز ہے یا رنہ ہو نماز ہو‘‘

(جاء الحق: عقائد دیو بندی و اسلامی: ص ۴۲۷)

تو مصنف (مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ) کی اپنی عبارات سے تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہو گیا اور خود دیو بندی مولوی حماد نے لکھا ہے کہ

’’مصنف اپنی عبارت کا جو مطلب بیان کرے گا وہ مانا جائے گا‘‘

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص34)

نیز نور محمد تونسوی دیو بندی نے لکھا ہے کہ

’’قارئین کرام! شیخ الحدیث ...... کا عقیدہ جو ان کی تالیفات سے بالکل واضح ہے اور اب کوئی شخص ان مذکورہ بالا عقائد کے برعکس کوئی بات حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتا ہے تو یقیناً مفتری، دغا باز ہے اور مولانا کے نام پر سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینا چاہتا ہے‘‘ (عقیدہ حیات قبر اور علمائے اسلام: ص ۱۲۶)

لہٰذا دیو بندی مولوی حماد اینڈ کمپنی! نے اپنے دیو بندی اصولوں کے مطابق دغا بازی سے کام لیا۔ جس کا جواب بروزِ قیامت آپ کو دینا ہوگا۔

احکام شریعت کے نام سے دیو بندی دجل کا رد

دیو بندی نام نہاد مفتی حماد نے ایک حوالہ احکام شریعت کا پیش کیا اور لکھا کہ

’’نماز میں غیر اللہ کی تعظیم جو مقصود ہو تو آیئے ایک اور حوالہ مولوی احمد رضا خان کے حوالے سے ملاحظہ کیجیے: (مولوی احمد رضا خان کہتے ہیں کہ)

’’اگر خاص کسی شخص کی خاطر اپنے کسی علاقہ خاصہ یا **خوشامد (تعظیم) کیلئے** منظور ہو

تو ایک تسبیح کی قدر بڑھانے کی بھی ہرگز اجازت نہیں بلکہ ہمارے امام اعظم نے فرمایا کہ **یخشی علیہ من امر عظیم** یعنی اس پر شرک کا اندیشہ ہے کہ نماز میں اتنا عمل غیر خدا کے لئے کیا'' احکام شریعت'' (پھر دیو بندی حماد صاحب کہتے ہیں کہ) قارئین! ذرا غور فرمایئے کہ نماز میں ایک تسبیح غیر اللہ کے لئے ہوتو شرک ہے اور اگر پورا ''ہمت'' کا عمل تعظیم غیر اللہ کے لئے کرے وہ شرک کی طرف نہ لے جائے گا؟

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص84)

الجواب

قارئین کرام! اس تفصیل میں پڑے بغیر کہ احکام شریعت کا حوالہ معتبر ہے کہ نہیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ یقین کیجیے کہ ہمیں بار بار دیو بندی نام نہاد مفتی حماد کے دجل وفریب آشکار کرتے ہوئے شرم محسوس ہورہی ہے، لیکن ہم بھی کیا کریں کہ دیو بندی مولوی نے جو بھی بات کی اس میں دجل وفریب ہی کا مظاہرہ کیا۔

اب یہی دیکھ لیجیے کہ یہاں شرک کا اندیشہ جس عمل کو کہا گیا ہے وہ کسی کی تعظیم کرنا نہیں بلکہ غیر اللہ کی خوشامد کرنا ہے۔ہم آپ کے سامنے احکام شریعت کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

احکام شریعت میں چند سوالات درج ہیں جس میں ایک سوال یہ ہوا کہ

''امام قرأت یا رکوع کو کسی مقتدی کے واسطے للہ دراز کرسکتا ہے یا نہیں جبکہ مقتدی وضو کر رہا ہو یا مسجد میں آگیا ہو......الخ''

(تو اس سوال کا جواب یوں لکھا گیا ہے کہ)

''اگر خاص کسی شخص کی خاطر **اپنے کسی علاقہ خاصہ یا خوشامد کیلئے منظور ہو** تو ایک

بار تسبیح کی قدر بھی بڑھانے کی ہرگز اجازت نہیں بلکہ ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ **یخشی علیہ من امر عظیم** یعنی اس پر شرک کا اندیشہ ہے کہ نماز میں اتنا عمل اس نے غیر اللہ کے لئے کیا۔ **اور اگر خاطر خوشامد منظور نہیں** بلکہ عمل حسن پر مسلمان کی اعانت (اور یہ اس صورت میں واضح ہوتی ہے کہ یہ اس آنے والے کو نہ پہچانے یا پہچانے اور اس کا **کوئی تعلق خاص اس سے نہ ہو نہ کوئی غرض اس سے اٹکی ہو) تو رکوع میں ایک دو تسبیح کی قدر بڑھادینا جائز** (ہے)......الخ

(احکام شریعت: ص ۱۷۰ حصہ دوم مسئلہ نمبر ۳۸، اکبر بک سیلرز)

قارئین کرام! بغور دیکھئے کہ احکام شریعت کے اس حوالے میں علت یہ بیان کی گئی کہ

''اگر خاص کسی شخص کی خاطر اپنے **کسی علاقہ خاصہ یا خوشامد کیلئے منظور** ہو تو ایک بار بھی تسبیح کی قدر بڑھانے کی ہرگز اجازت نہیں''

اور خوشامد کا مطلب ''چاپلوسی، جھوٹی تعریف'' (فیروز اللغات) ہے عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اگر کوئی امام کسی خاص شخص کی خوشامد (چاپلوسی) کی نیت سے نماز میں ایک تسبیح بھی بڑھادے تو ہرگز جائز نہیں۔

خدارا! انصاف کیجیے کہ کہاں یہ خوشامد کا معاملہ اور کہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم۔ دیوبندی مولوی کا استدلال ایسے ہیں جیسے کہا جاتا ہے۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان مَتی نے کُنبہ جوڑا

پھر ہم کہتے ہیں کہ ہماری ساری گفتگو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور و تعظیم کے بارے میں

ہے جبکہ دیوبندی حضرات عام لوگوں کے معاملات پیش کر رہے ہیں جو کہ دیوبندیوں کی جہالت اور مقام رسول ﷺ سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ عام شخص کو سلام کرنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے لیکن التحیات میں نبی پاک ﷺ کو دل میں حاضر سمجھ کر سلام پیش کیا جاتا ہے۔ عام لوگوں کو نبی پاک ﷺ پر قیاس کرنا ہی وہابیہ کی بدبختی ہے۔ ایک عام شخص کا معاملہ جدا ہے اور ہمارے بے مثل و بے مثال کریم آقا حبیب خدا عزوجل و ﷺ کا مقام و مرتبہ جدا ہے۔ تمہاری بدبختی ہے کہ تم عام لوگوں کو سرکار دو عالم ﷺ کے مقابلے میں پیش کر رہے ہو۔ لیکن با ہوش سنو! ہمارے آقا ﷺ کی تعظیم و تکریم کا معاملہ بے مثل ہے سرکار دو عالم ﷺ کا مقام و مرتبہ تو ہمارا پاک پروردگار عزوجل اس طرح ارشاد فرماتا ہے

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ''

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی'' (پارہ 9 الانفال 24)

لان استجابة الرسول ﷺ استجابة لله تعالٰی'' کیونکہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ کی حاضری اللہ کی بارگاہ کی ہی حاضری ہے (تفسیر جمل ۲/ ۲۳۷ تفسیر مدارک ۱/ ۵۸۳)

اور محدثین و مفسرین کے حوالے پہلے گزر چکے کہ ''**اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے نماز بھی فاسد نہیں ہوتی**'' (خصائص کبریٰ ۲/ ۴۴۲، روح المعانی ۵/ ۲۷۶، عمدة القاری شرح صحیح بخاری جلد سابع صفحہ ۲۸۲، مرقاة المصابیح جلد ثالث صفحہ ۲۷، تفسیر مظہری ۳/ ۴۶)

اب بتاؤ کہ یہ سارے کا سارا عمل تعظیم پر مشتمل ہے کہ نہیں؟ ہاں وہابیوں دیوبندیوں اب جلدی کرو اور جہنم کے اعلیٰ مقام کے حق دار بنو اور یہاں بھی کہہ دو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم شرک ہے۔ معاذ اللہ عزوجل!

سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دیوبندی دجل کا رد

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے پانچواں حوالہ علامہ اشرف سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے پیش کیا اور لکھا کہ

"من اتخذ مسجدا فی جوار صالح اور صلی فی مقبرته ... لا التعظیم له و التوجه نحوه فلا حرج علیه"

جس نے نیک آدمی کی پڑوس میں مسجد بنائی یا اس کے مقبرے میں نماز پڑھی ...... نہ کہ اس کی تعظیم اور متوجہ ہوتے ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں۔ گلشن توحید و رسالت ص ۲۸۰۔" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص84 سنی اکیڈمی پاکستان)

الجواب

☆ ...... حضرت سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو عبارت نقل کی ہے دیوبندی مولوی حماد نے اس کو مکمل درج نہیں کیا کیونکہ اس میں واضح طور پر

"اما من اتخذ مسجدا فی جوار صالح او صلی فی مقبرته و قصد به الا ستظهار بروحه او وصول اثر ما من اثار عبادته الیه لا التعظیم له و التوجه نحوه فلا حرج علیه" (گلشن توحید و رسالت ۱/۲۸۱ اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم)

قارئین کرام! یہ خط کشیدہ الفاظ "و قصد به الا ستظهار بروحه او وصول اثر ما من اثار عبادته الیه" یعنی اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس صالح انسان کی روح سے تقویت حاصل کرے (استفادہ کرے) یا اس کی (عبادت کے اثرات میں سے کچھ اثر اِس تک بھی پہنچ جائے) کو دیوبندی مولوی ہضم کر گیا۔ کیونکہ ان الفاظ سے مزارات اولیاء کے پاس فیوض و

برکات کے حصول کے لئے نماز پڑھنا جائز ثابت ہوتی ہے۔

نیز حضرت سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس عبارات سے استدلال یہ فرمایا کہ

''ان حضرت کے قرب و جوار میں ادا کی جانے والی نماز بھی زندگی اور وصال ہر دو صورت میں زیادہ قبولیت اور خیر و برکت کی موجب ہوگی''

(گلشن توحید و رسالت ۱/۲۸۱، اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم)

الحمدللہ عزوجل! سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بالکل واضح ہے اس پر مزید تبصرہ کی حاجت نہیں۔

☆ ......دوسری بات یہ ہے کہ دیوبندی مولوی نے حضرت سیالوی صاحب کی نقل کردہ عربی عبارت کے ساتھ اردو ترجمہ بھی لکھ دیا ہے حالانکہ گلشن توحید و رسالت میں اس عبارت کے ساتھ اردو ترجمہ موجود نہیں۔ دیوبندی مولوی نے یہاں عربی عبارت کے لفظ ''التوجه'' کا ترجمہ ''متوجہ'' ہونا لکھا جبکہ سیالوی صاحب نے اس کا یہ ترجمہ یہاں نہیں کیا یہ دیوبندی مفتی کا اپنا ترجمہ ہے۔ نیز ہم وضاحت کر چکے کہ یہاں التوجہ سے مراد ''منہ یا رخ'' کرنا ہے۔

☆ ......تیسری بات یہ ہے کہ دیوبندی مولوی نے حضرت سیالوی صاحب کی کتاب سے (عربی عبارت کا) حوالہ دینے کے بعد یہ لکھا ہے کہ

''یعنی اگر نماز میں تعظیم مقصود ہو تو ناجائز ہے اور اگر تعظیم مقصود نہ ہو تو نماز درست ہے۔ پتہ چلا کہ صراط مستقیم میں جو لکھا تھا اس کی تائید اشرف سیالوی کے اس حوالے سے بھی ہوگئی کہ نماز میں جب تعظیم غیر اللہ مقصود ہو تو نماز جائز نہیں''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص84 سنی اکیڈمی پاکستان)

دیوبندی مولوی نے جو نتیجہ اخذ کیا اس کے بارے میں علمائے دیوبند [ترجمان احمدیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ مولوی رسال محمد] ہی کے اصول سے اپنی زبان میں ہم عرض کرتے ہیں کہ

''یہ بات ...... [سیالوی صاحب] ...... کی کتاب میں کہاں ہے؟ علامہ [دیوبندی حماد] اپنی بولی بول کر ...... [سیالوی صاحب] ...... کے ذمے لگا رہے ہیں'' ملخصاً

(امام اہل السنۃ کا عادلانہ دفاع: ص ۱۲۴)

لہٰذا دیوبندی اپنے اصول کے مطابق عبارت کے بعد والی جو بات ہے وہ سیالوی صاحب کی کتاب سے پیش کریں ورنہ اپنے دجل وفریب سے توبہ کریں۔

☆ ...... نیز احمدیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ کے اصول کے مطابق جب سیالوی صاحب کا عقیدہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں واضح ہے جس کا ثبوت ان کی کتاب ''کوثر الخیرات'' یا کتاب ''مناظرہ جھنگ'' میں دیکھا جا سکتا ہے۔

''اب کوئی شخص ان مذکورہ بالا عقائد کے برعکس کوئی بات حضرت ...... کی طرف منسوب کرتا ہے تو یقیناً مفتری، دغا باز ہے اور مولانا کے نام پر سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینا چاہتا ہے'' (عقیدہ حیات قبر اور علمائے اسلام: ص ۱۲۶)

لہٰذا اصول مخالفین کے مطابق سیالوی صاحب کا مؤقف جب ان کی کتابوں سے واضح ہے تو اس کے برعکس کوئی حوالہ پیش کرنا دیوبندیوں کی دغا بازی ہے۔

صاحبزادہ عمر بیربلوی کے نام سے دیوبندی دجل کا رد

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے ایک حوالہ صاحبزادہ عمر بیربلوی کا دیا کہ وہ لکھتے ہیں کہ

''توحید کا سب سے بڑا ظہور نماز میں ہے'' التوحید ص ۱۵۴''

(پھر دیوبندی حماد صاحب کہتے ہیں کہ)

اسی لیے ہم [دونمبر] اہل سنت نماز میں ہمت کے عمل سے منع کرتے ہیں“

(صراط مستقیم پراعتراضات کا جائزہ:ص85 سنی اکیڈمی پاکستان)

الجواب

جناب حماد دیوبندی! آپ اہل سنت [سنی] نہیں بلکہ پکے وہابی (اسماعیلی احمدی) ہیں، اہل سنت کا لیبل لگا کر اپنی نجدیت وہابیت کو آپ چھپا نہیں سکتے۔آپ دیوبندی حضرات محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ماننے والے ہیں اور شیخ نجدی کے ماننے والوں کو وہابی کہا جاتا ہے جو کہ اہل سنت سے خارج اور مخالف ہیں، جیسا کہ آپ کے دیوبندی مذہب کی کتب المہند، فتاویٰ رشیدیہ، براۃ الابرار اور دیگر کتب وفتاویٰ جات میں ان باتوں کا اقرار واظہار موجود ہے۔

☆......رہی بات صاحبزادہ عمر بیربلوی کی تو ہم پوچھتے ہیں کہ ان کی اس عبارت میں کہا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر توحید کے خلاف ہے یا انہوں نے کہاں لکھا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور توحید کے منافی ہے؟ ایسی کوئی بات انہوں نے لکھی ہی نہیں تو پھر اپنی طرف سے آپ کی جو مرضی ہے کہتے پھریں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

نیز اسلامی توحید میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر ہرگز شرک نہیں جس پر ہم نے قرآن واحادیث اور علمائے دین کے متعدد حوالے اس کتاب میں درج کر دیئے ہیں۔صحابہ کرام عین نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوں لیکن وہ اسلامی توحید کے خلاف نہیں، اہل ایمان عین حالت نماز جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل میں حاضر جان کر السلام

علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ پڑھیں ہماری اسلامی توحید کے خلاف نہیں۔ (دیگر حوالے پہلے گزر چکے)

رہی تم وہابیوں دیوبندیوں احمدیوں اسماعیلیوں کی ''**فضول توحید**'' (چہل مسئلہ: ص ۷۔۸: دیوبندی) ''**کافرانہ توحید**'' (سیف اویسہ: ص: عبدالرزاق دیوبندی) تمہاری اس فضول و کافرانہ توحید میں ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور ان کا پاک تصور تو شرک ہے لیکن تمہاری اسی کافرانہ و فضول توحید میں بیل و گدھے (جانوروں) کے خیال میں مستغرق ہونا یا ان گھٹیا چیزوں کی طرف صرف ہمت کرنا توحید کے خلاف نہیں ،شرک نہیں۔ یہ ہے تمہاری توحید اسی لئے تو تم احمدی اسماعیلیوں کے بارے میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

یہ ہے دیں کی تَقْوِیَت اُس کے گھر یہ ہے مستقیم صراطِ شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

آپ احمدی اسمٰعیلی دیوبندی حضرات ''**توحید کے در پردہ گستاخیوں**'' (سفید و سیاہ پر ایک نظر: ۲۲) میں مشہور ہیں بلکہ دنیا جانتی و مانتی ہے کہ وہابیت دیوبندیت نام ہی گستاخوں کا ہے۔ **جو توحید کے نشے** (تسکین الصدور ص ۱۳۱) میں مقربین بارگاہِ الٰہی کی توہین و تنقیص کرتے ہیں۔

بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہوجانے،اس کی طرف صرف ہمت کرنے سے تمہاری خودساختہ توحید پر کوئی فرق نہیں آتا، نہ کبھی تم نے بیل و گدھے کے خیال کو شرک کہا۔ یہ ہے تم توحید کے ٹھیکیداروں کی خودساختہ توحید **لاحول و لاقوۃ الا باللہ!**

دیوبندی دوسرے جواب کا خلاصہ

دیوبندی مولوی حماد نے مذکورہ بالا چھ حوالوں کے بعد دوسرے جواب کے خلاصہ کا عنوان دے کر تمام باتوں کا خلاصہ صفحہ ۸۵، ۸۶ پر پیش کیا، لیکن چونکہ ان سے باتوں کے جوابات ہم اپنے اپنے مقامات پر دے چکے ہیں اس لئے یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔

دیوبندیوں کے تیسرے جواب کا علمی و تحقیقی محاسبہ

اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کے دفاع میں دیوبندی مولوی حماد نے صفحہ 88 پر اپنے دیوبندی مولوی مفرور مولوی منظور نعمانی کا ایک جواب پیش کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

''دہلوی کی عبارت میں ''ہمت'' (شغل برزخ، تصور شیخ) پر گفتگو ہے اور ہمت (بقول دیوبندی) صوفیہ کا مطلب دل کو تمام خیالات وخطرات سے خالی کر کے کسی ایک طرف لگانا ہے اس طرح کہ انتہائی پیاس کے وقت پیاسے کو بس پانی کی طلب ہو۔ حضرت شاہ ولی اللہ قدس روحہ ''القول الجمیل'' میں فرماتے ہیں...... حتی کہ اس وقت دل میں اللہ تعالیٰ کا خیال بھی نہیں ہوتا...... حتی کہ اللہ کی طرف سے بھی ہٹا کر اپنے شیخ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی متوجہ کرنا ہوتا ہے...... الخ ملخصاً (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص 86 تا 92 سنی اکیڈمی پاکستان)

محترم قارئین کرام! دیوبندی مولوی منظور مفرور اینڈ کمپنی کی ان سب تاویلات باطلہ کا تفصیلی رد ہم پہلے کر چکے ہیں، اور صرفِ ہمت کے حوالے سے بھی جو من گھڑت تعریفیں دیوبندیوں نے گھڑیں ہیں اور حتی کہ، حتی کہ، کی جو رام کہانی گڑھی ہے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر جو دجل وفریب کیا ہے، یہ ساری کی ساری گفتگو ہم پہلے ہی

پیش کر چکے اور دیوبندی اکابرین کی مٹی پلید کر چکے ہیں۔

دیوبندیوں نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کے دفاع میں صوفیائے کرام و اولیائے عظام کی طرف ایسی ایسی من گھڑت تعریفیں منسوب کی ہیں کہ جن سے صوفیائے کرام و اولیائے عظام بلکہ خود ان کے دیوبندی علما کافر و مشرک قرار پاتے ہیں، حتی کہ خود شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی دیوبندیوں کے فتوے سے نہ بچ سکے۔ دیوبندیوں کی یہ سب ناپاک حرکتیں صوفیائے کرام اور بزرگان دین سے کھلی دشمنی کا واضح ثبوت ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں محبوبان الٰہی عزوجل کی توہین و تنقیص سے محفوظ فرمائے آمین۔ بہرحال دیوبندیوں کی ان سب تاویلات باطلہ، فاسدہ کا رد ہم پہلے کر چکے، آپ پچھلے صفحات میں ان کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

حماد دیوبندی کے

”چوتھے“اور”پانچویں“

باب کا جواب ص93 سے

دیو بندی حماد کے چوتھے باب کا علمی و تحقیقی محاسبہ

دیو بندی مفتی حماد نے اپنی کتاب کے صفحہ 93 پر چوتھا باب باندھا ہے، اور اس باب میں چند اعتراضات کے جوابات دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہم یہاں مفتی حماد کی تاویلات باطلہ کا ازالہ اور علمی و تحقیقی محاسبہ پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی تاویل نمبر 1

سنی جو یہ کہتے ہیں کہ وہابیوں کی کتاب '' صراط مستقیم میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال آنے کو گدھے کے خیال آنے سے بدتر کہا گیا ہے'' مفہوم...... [اس کی تاویل مفتی حماد نے یہ کی کہ] ماقبل میں تینوں جوابات سے روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ صراط مستقیم کی عبارت میں خیال آنے ،خیال کرنے کا سرے سے ذکر ہی نہیں ۔ اس میں تو ایک خاص عمل ''ہمت'' کا ذکر ہے......آپ [بریلوی سے] ہر روز مطالبہ کریں کہ اس فارسی عبارت کے حوالے سے ثابت کرو کہ ہمت کی تعریف خیال آنا، خیال کرنا ہے۔''

اہل سنت و جماعت کا علمی و تحقیقی جواب

دیو بندی حماد کی اس تاویل کا تفصیلی جواب ہم پیش کر چکے اور ماقبل صفحات پر دیو بندی مفتی کے تینوں تاویلات کا پول کھول چکے ،اور نہ صرف حماد دیو بندی بلکہ دیگر دیو بندی احمدی اسماعیلی مصنفین کی من گھڑت تعریفوں کا بھی مکمل رد کر چکے۔ الحمد للہ عزوجل

صراط مستقیم کی عبارت میں خیال وتوجہ ہی مراد لی گئی ہے اور خود بہت سارے دیو بندی علما نے صراط مستقیم کی اسی عبارت کی حمایت میں خیال وتوجہ ہی کے رد پر دلائل پیش کرنے کی کوشش کی ۔ پھر اگر صرف ہمت ہی مراد ہو تب بھی گستاخی ہے،جس پر گفتگو پچھلے صفحات پر

گزر چکی ہے۔

دیوبندی تاویل نمبر 2،3

دیوبندی حماد نے لکھا کہ سنیوں نے کہا ہے کہ ''حالت نماز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ بھی ہوتے اور تعظیم بھی کرتے حالانکہ ان امور کو صراط مستقیم میں شرک کہا گیا'' (دیوبندی مفتی نے جواب یہ دیا کہ) ''ان دونوں اعتراضوں کا جواب پانچویں باب میں آرہاہے، وہاں ملاحظہ کریں''۔ (صراط مستقیم ......ص 95)

اہل سنت وجماعت کا علمی و تحقیقی جواب

دیوبندی حماد کی ایسی باتوں کا منہ توڑ جواب ہم آغاز کتاب میں احادیث پر گفتگو کرتے ہوئے تحریر کر چکے ہیں، لہٰذا اب دوبارہ یہاں جواب دینے کی حاجت نہیں۔ باقی آگے جب یہ اعتراض آئے گا تو وہاں بھی مختصراً پیش کر دیں گے۔

دیوبندی تاویل نمبر 4

دیوبندی حماد نے لکھا کہ سنیوں نے کہا ہے کہ ''نمازی جب درود شریف، اور وہ آیات جن میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ ہے، نماز میں پڑھے گا تو دھیان تو آئے گا، حالانکہ اسے شرک کہا گیا'' (دیوبندی مفتی حماد نے پھر اس کا جواب یوں دیا) ''خیال آنے کی مذمت، دھیان کرنے، خیال کرنے متوجہ ہونے (لغوی) کی مذمت، صراط مستقیم میں کہیں نہیں...... الخ۔ (صراط مستقیم ......ص 95)

اہل سنت وجماعت کا علمی و تحقیقی جواب

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اسماعیل دہلوی کی پوری عبارت کا مطالعہ کریں تو بالکل واضح ہو

جا تا ہے کہ گفتگو خیال اور متوجہ ہونے ہی کے بارے میں ہے۔

پھر دیابنہ کا یہ کہنا کہ یہاں خیال، دھیان، توجہ (لغوی) کی مذمت نہیں یہ بالکل غلط ہے کیونکہ صراط مستقیم کی عبارت کے دفاع میں احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات جو دلائل پیش کرتے ہیں ان میں خیال، دھیان، توجہ (لغوی) کا ہی ذکر ہے۔جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ۔علمائے دیوبند کی معتبر شخصیت خالد محمود لکھتے ہیں کہ

"نماز میں قرآن شریف پڑھتے ہوئے کہیں خطاب کے الفاظ آئیں تو یہ خیال نہ کرے کہ میں اب اس شخص کو مخاطب کر رہا ہوں انبیائے کرام کا ذکر آئے اور وہ آیات آئیں جب اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کیا تھا تو یہ نیت نہ کرے کہ میں اب ان پیغمبروں کے سامنے حاضری دے رہا ہوں اور انہیں پکار رہا ہوں ان آیات کی قرأت برسبیلِ حکایت کرے ......تو ان خطابات سے برسبیلِ نقل واقعات گزرے انشاء (بات اپنی طرف سے کہنے) کی نیت نہ کرے......"

(شاہ اسماعیل شہید محدث دہلوی: ص ۱۶۰، ۱۶۱ مکتبہ دار المعارف اردو بازار لاہور)

یہاں دیوبندی بزرگ جو دلائل پیش کر رہا ہے اس میں عام خیال و خطاب ہی کا رد کیا جا رہا ہے۔کسی صوفی بزرگ یا علم تصوف کے اعتبار سے خیال و خطاب کا رد نہیں کیا گیا۔باقی تفصیل پہلے گزر چکی دوبارہ یہاں دہرانے کی حاجت نہیں۔

دیوبندی تاویل نمبر 5

دیوبندی حماد نے لکھا کہ سنیوں نے کہا ہے کہ اسماعیل دہلوی کی "اس عبارت میں کھلی گستاخی ہے" (دیوبندی مولوی نے پھر اس پر یہ تبصرہ کیا کہ)

"[ا] اگر گستاخی ہے تو خان صاحب نے [دہلوی کو] کافر کیوں نہیں کہا لزوم اور التزام کا دھوکہ کسی اور کو دیں......[۲] نیز اگر اس عبارت میں گستاخی ہے تو برائے مہربانی اپنے خان صاحب پر بھی فتویٰ لگائیں جو وہ نماز سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کے ارادے کو حرام لکھ رہے ہیں"......الخ (صراط مستقیم......ص۹۵،۹۶ سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت و جماعت کا علمی و تحقیقی جواب

نمبر ا کا جواب......اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تکفیر کی یا نہیں اس مسئلہ پر ان شاء اللہ عزوجل اس کتاب کی دوسری جلد میں گفتگو کی جائے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسماعیل دہلوی کی تکفیر کے مسئلے پر ہم اہل سنت و جماعت کے علمائے کرام کی متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ان میں بھی تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔ باقی لزوم اور التزام کا دھوکا نہیں بلکہ تم دیوبندیوں کی جہالت ہے یا پھر اسماعیل دہلوی کے عشق میں خواہ مخواہ کی ضد و ہٹ دھرمی ہے ورنہ اس طرح کی مثالیں خود علمائے دیوبند کی کتب میں بھی موجود ہیں۔

پھر دیوبندی مولوی نے جو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ جھوٹ بولا ہے (کہ "خان صاحب پر بھی فتویٰ لگائیں جو وہ نماز میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کے ارادے کو حرام لکھ رہے ہیں") دیوبندی مولوی کی اس کذب بیانی اور بہتان عظیم کا رد ہم پہلے کر چکے ہیں۔

دیوبندی تاویل نمبر6

دیوبندی حماد نے لکھا کہ سنیوں نے کہا ہے کہ

"ان کے نزدیک نبی علیہ السلام کا خیال آنے سے نعوذ باللہ نماز ٹوٹ جاتی ہے"
(دیوبندی مفتی حماد نے پھر اس کا جواب یوں دیا) "یہ بات کسی نے بھی نہیں کہی
...... بہتان ہے جس کے لئے قیامت کے دن جواب دہ ہوں گے"
(صراط مستقیم ......ص96 سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت و جماعت کا علمی و تحقیقی جواب

جی بے شک جواب دہ ہونا ہے اس لئے ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کا دفاع کر رہے ہیں تا کہ کل اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شرمندہ نہ ہوں ،لیکن تم دیوبندی احمدی اسماعیلی وہابی محض اپنے مولوی اسماعیل دہلوی کے دفاع میں تاویلات فاسدہ کا سہارا لے کر عوام الناس کو دھوکے اور فریب دے رہے ہو اور اس بات کا تمہیں ذرا بھی خیال نہیں کہ قیامت کے دن تمہیں جواب دینا پڑے گا۔ ہم سنیوں کو فخر ہے کہ ہم سنی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کے دفاع میں کھڑے ہیں اور تم اپنے مولوی اسماعیل دہلوی کے دفاع میں کھڑے ہو، اب قیامت کے دن فیصلے کا انتظار کرو۔ باقی اسماعیل دہلوی کی عبارت پر ہم تفصیلی گفتگو پہلے کر چکے کہ اس نے یہاں خیال کرنا ہی مراد لیا ہے اور بالفرض صرف ہمت وغیرہ بھی مراد ہو تب بھی دہلوی کی عبارت بے ادبی و گستاخانہ ہی رہے گی جس کی تفصیل ہم بیان کر چکے لہذا تمہاری تمام تاویلات باطل و مردود ہیں۔

دیوبندی تاویل نمبر 7

دیوبندی حماد نے لکھا کہ سنیوں نے کہا ہے کہ "نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے نام مبارک کے ساتھ گدھے کا ذکر کر کے توہین کی گئی" (دیوبندی مفتی حماد نے پھر اس کا جواب یوں دیا) "کسی

بات کو سمجھانے کے لئے کسی عظیم نام کے ساتھ حقیر شے کا ذکر یہ اسلوب ہے جو ہمیں کئی جگہ ملتا ہے......الخ ”ملخصاً (صراط مستقیم......ص96 تا99 سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت و جماعت کا علمی و تحقیقی جواب

قارئین کرام! دیوبندیوں کے ایسے جاہلانہ استدلال کا منہ توڑ جواب ڈاکٹر ابواحمد محمد ارشد مسعود اشرف چشتی صاحب حفظہ اللہ نے اپنی معرکہ آراء کتاب [کشف القناع] ”تحفظ اہل سنت و جماعت“ جلد ۶ ص ۴۶۷ میں دے دیا ہے۔لہٰذا ہم یہاں تفصیلی گفتگو نہیں کرتے، اس کو دیکھ لیں۔

باقی مذکورہ بالا دیوبندی تاویل سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں احمدیوں اسماعیلیوں کے نزدیک یہ طریقہ بالکل درست ہے کہ عظیم مخلوقات یا ان کے ناموں کے ساتھ حقیر اشیا کا ذکر کیا جائے۔اس پر ہم اتنا عرض کرتے ہیں کہ دیوبندی مولوی حماد اپنے دیوبندی اکابر خالد محمود کے مطابق گستاخ ثابت ہو گیا کیونکہ ان کے اپنے بزرگ خالد محمود دیوبندی نے لکھا ہے کہ

”غور کیجیے قرآن کریم کا نام کتے کے نام کے ساتھ ذکر کر کے مولوی محمد عمر صاحب اچھروی نے قرآن کی کتنی سخت بے ادبی کی حاشا وکلا“

(مطالعہ بریلویت: جلد ۲ ص ۴۱۱ حافظی بک ڈپو دیوبند یوپی)

دیوبندی حماد جس اسلوب کو درست کہہ رہا ہے اسی اسلوب کو خود اس کے اپنے بزرگ خالد محمود سخت بے ادبی قرار دے رہے ہیں۔ دیوبندی اپنے اصولوں کے مطابق بے ادب و گستاخ ثابت ہو گیا۔

پھر اگر ایسا اسلوب دیو بندیوں کے نزدیک گستاخی نہیں تو ذرا منبر پر کھڑے ہو کر اس کا اقرار کرتے ہوئے اپنے علما کے بارے میں بھی کہیں کہ

☆ ......اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد سے لے کر ساجد خان دیو بندی، الیاس گھمن، حماد دیو بندی اور کتا، گدھا، خنزیر یہ سب مخلوقات میں شامل ہیں۔

☆ ......دیکھئے کتے، گدھے، خنزیر کو بھی پیاس لگتی ہیں اور! اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد سے لے کر ساجد خان دیو بندی، الیاس گھمن، حماد دیو بندی تک ان کو بھی پیاس لگتی ہے۔

اس طرح کی درجنوں مثال بیان کی جاسکتی ہے کیا جناب حضرات علمائے دیو بند کو یہ اسلوب پسند آئے گا؟ اور کیا یہ اسلوب اکابرین دیو بند کی شان کے مطابق ہے یا کہ علمائے دیو بند اس اسلوب کو توہین اور گالی تصور کریں گے؟

☆ ......ہم کہتے ہیں کہ دیو بندی علما کو یہ اسلوب صرف انبیائے کرام علیہم السلام و اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم ہی کے بارے میں کیوں پسند ہے، آج دن تک اپنے کسی دیو بندی اکابر و شیخ کے بارے میں ایسا اسلوب اپنی کسی کتاب میں اختیار کیوں نہیں کیا؟ اس کا جواب دیں یا پھر ہمیں بتائیں کہ آخر کس دیو بندی مولوی نے اپنے اکابرین کے بارے میں ایسا اسلوب اختیار کیا ہے؟

☆ ......پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بھی ایک فتویٰ لگائیں کیونکہ وہ فرماتی ہیں کہ

"قولہ: عن عائشۃ قالت بئسما عدلتمونا بالحمار و الکلب۔

جولوگ مرور مرأۃ کو قاطع صلوٰۃ مانتے ہیں حضرت عائشہ ان کا شکوہ کر رہی ہیں کہ تم لوگوں نے ہمیں یعنی عورتوں کو گدھوں کتوں کے برابر قرار دیا''

(الدر المنضود: الجزء الثانی: ص ۲۰۷ مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

اور خود نام نہاد مفتی حماد دیوبندی نے لکھا کہ

''حدیث عائشہ رضی اللہ عنہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم میں ملانے پر اعتراض کیا تھا نہ کہ لفظوں میں ساتھ ذکر ہونے پر'' (ص 99)

اب ہم دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی کی عبارت میں کیا وسوسوں کے حکم میں گفتگو نہیں ہے؟ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال (یا بالفرض صرف ہمت کا وسوسہ ہی مان لیں) اور اس کے مقابلے میں بیل گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے کا وسوسے میں حکم بیان نہیں کیا گیا؟ بے شک اسی میں گفتگو ہے تو اب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس عبارت اور حماد دیوبندی کے اقرار سے اسماعیل دہلوی کی عبارت کا گستاخانہ ہونا بالکل واضح ہو چکا ہے۔

دیوبندی تاویل نمبر 8

دیوبندی حماد نے لکھا کہ سنیوں نے کہا ہے کہ

''نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گدھے کا تقابل کر کے توہین کی گئی ہے''

(دیوبندی حماد نے اس کے جواب میں لکھا کہ)

''کسی بھی شے کا تقابل جب دوسری شے کے ساتھ کیا جائے تو دنیا کے کس "عقل مند" نے کہا ہے کہ دونوں اشیاء کا درجہ ایک ہو جاتا ہے ......(پھر اس کے جواب میں چند مثالیں پیش کی ہیں)......'' الخ (صراط مستقیم ......ص ۹۹ سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت و جماعت کا علمی و تحقیقی جواب

عرض یہ ہے کہ حماد صاحب یہ ساری گفتگو اسماعیل دہلوی کی عبارت کے دفاع میں کر رہے ہیں ان کی یہ ''تقابل'' والی گفتگو اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ اسماعیل دہلوی کی عبارت میں تقابل کا پہلو موجود ہے۔اور تقابل کا معنی لغت میں ''مقابلہ، آمنے سامنے کھڑے ہونا، موازنہ'' کے ہیں (فیروز اللغات: ص ۳٦٨۔ جہانگیر اردو لغت 583)

مدینے کی کھجور اور تنکے والی مثال کا جواب

مثال 1......دیوبندی مولوی نے مدینہ شریف کی کھجور کی مثال پیش کی کہ

''مدینہ منورہ کی عمدہ کھجور رمضان المبارک میں روزے کی صورت میں کھائے تو کفارہ آئے گا اور تنکا کھا لینے سے قضا'' ملخصاً (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ۹۹ سنی اکیڈمی)

ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی احمدی اسماعیلی مولوی کی یہ مثال اسماعیل دہلوی کی عبارت کے مطابق درست نہیں لہٰذا اس کو پیش کرنا ہی لغو و باطل ہے۔ ہاں اسماعیل دہلوی کی عبارت کے مطابق یہ مثال ایسے بنے گی کہ اگر کوئی اس طرح کہے کہ

''نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہرِ مدینہ منورہ کی کھجور کھانا دیوبند کے گندے تنکے کھانے سے بھی بدتر ہے کیونکہ مدینہ کی کھجور کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کی نسبت سے ادب واحترام کیا جاتا ہے اور یہ ادب واحترام شرک کی طرف لے جائے گا جبکہ دیوبندی علمائے دیوبند کی نسبت سے حقیر و ذلیل ہے لہٰذا اس کے تنکے کا کوئی ادب واحترام نہیں کرے گا''

یہ مثال اسماعیل دہلوی کی عبارت کے مطابق ہے اب دیوبندی بتائیں کہ کیا اس مثال میں

مدینہ منورہ کی کھجور کی بے ادبی ہے کہ نہیں؟

"گدھے سے پردہ نہیں مرد سے پردہ" والی مثال کا جواب

مثال 2......دیوبندی احمدی مولوی نے دوسری مثال دی کہ

گدھا آجائے تو کوئی عورت پردہ نہیں کرتی لیکن مولوی صاحب آجائیں تو پردہ کرتی ہے۔تو کیا مولوی گدھے سے بُرے ہیں۔ملخصاً

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص۱۰۰ سنی اکیڈمی پاکستان)

یہاں بھی دیوبندی احمدی اسماعیلی مولوی نے اپنی جہالت کا بدترین مظاہرہ کیا اس مثال کا دہلوی کی عبارت سے کچھ تعلق نہیں۔ہاں اسماعیل دہلوی کی عبارت کے مطابق مثال ایسے ہوگی کہ

''اکابرین دیوبند کو دیکھنا گدھوں کو دیکھنے سے بھی بدتر ہے کیونکہ اکابرین دیوبند (تھانوی، گنگوہی، نانوتوی وغیرہ) کی دیوبندی حضرات تعظیم کرتے ہیں تو ان کی تعظیم دیوبندیوں کے دلوں میں چمٹ جائے گی جب کہ گدھوں کو دیکھنے سے نہ اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے نہ کوئی تعظیم بلکہ حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور اکابرین دیوبند کی تعظیم و بزرگی شرک کی طرف کھینچ لے جائے گی''

یہ مثال اسماعیل دہلوی کی عبارت کے مطابق ہے اب دیوبندی بتائیں کہ کیا اس میں اکابرین دیوبند کی بے ادبی و گستاخی ہے کہ نہیں؟

"نمازی کی طرف منہ اور سترہ" والی مثال کا جواب

مثال 3......تیسری مثال دیوبندی احمدی اسماعیلی مولوی نے یہ دی کہ

''نمازی کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا بطور سترہ کے مکروہ ہے جبکہ ڈنڈا رکھنا جائز ہے''ملخصاً (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۱۰۰ سنی اکیڈمی پاکستان)

دیوبندیوں کی یہ مثال بھی یہاں پیش کرنا دجل وفریب ہے۔ دیوبندیو! تمہیں مثال دینا بھی نہیں آتی لو پڑھو ہم تمہارے اصول اور دہلوی کی عبارت کے مطابق مثال بیان کرتے ہیں

''کسی دیوبندی اکابر کا نمازی کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا گدھے، کتے اور خنزیر کا منہ کر کے کھڑے ہونے سے بھی بدتر ہے کیونکہ اکابرین دیوبند (تھانوی، گنگوہی، نانوتوی وغیرہ) کی دیوبندی حضرات تعظیم کرتے ہیں ان کی تعظیم دیوبندیوں کے دلوں میں چمٹ جائے گی جب کہ گدھے، کتے اور خنزیر سے نہ تو اس قدر چسپید گی ہوتی ہے نہ کوئی تعظیم بلکہ حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور اکابرین دیوبند کی تعظیم و بزرگی شرک کی طرف کھینچ لے جائے گی''

تو یہ تقابل یقیناً علمائے دیوبند کو ہضم نہیں ہوگا اور اس پر سیخ پا ہوں گے۔

''بیوی کی پیٹھ اور ماں کی پیٹھ والی'' مثال کا جواب

مثال 4......دیوبندی مولوی نے چوتھی مثال یہ دی کہ

آدمی اپنی بیوی کو کہے کہ تیری پیٹھ گدھے کی طرح ہے تو بیوی حرام نہیں ہوتی اور اگر کہے کہ تیری پیٹھ میری ماں کی طرح ہے تو حرام ہو جاتی ہے تو کیا ماں گدھے سے بدتر ہے؟ ملخصاً (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ: ص ۱۰۰ سنی اکیڈمی پاکستان)

نام نہاد دیوبندی اسماعیلی مفتی نے یہ مثال بھی اسماعیل دہلوی کی عبارت کے مطابق نہیں دی ، اور پھر یہ تقابل اس طرح ہوا کہ دیوبندی حضرات اپنی بیوی یا ماں کو یہ کہیں کہ

''تیری پیٹھ دیکھنا گدھے کی پیٹھ دیکھنے سے بھی بدتر ہے، کیونکہ گدھے کی کوئی تعظیم و توقیر نہیں کرتا بلکہ حقیر و ذلیل جانتا ہے جبکہ ماں یا بیوی کی تعظیم و احترام دلوں میں **چمٹ جائے گی جو شرک کی طرف کھینچ لے جائے گی**......''

تو یقیناً ایسا تقابل انتہائی گھٹیا اور گستاخانہ تصور کیا جائے گا۔اب دیوبندی احمدی بتائیں کہ کیا ان کے نزدیک یہ مثال درست ہے؟

نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا اور عورت کی شرمگاہ پر نگاہ

مثال5......دیوبندی مولوی نے پانچویں مثال یہ دی کہ

''نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے......اور عورت کی شرم گاہ پر نگاہ پڑی تو نماز نہیں ٹوٹتی''ملخصاً (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:ص۱۰۱ سنی اکیڈمی پاکستان)

یہاں بھی دیوبندیوں نے درست مثال پیش نہیں کی اسماعیل دہلوی کی متنازعہ عبارت کے مطابق مثال اس طرح بنے گی کہ

''نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا عورت کی شرم گاہ کو دیکھنے سے بھی بدتر ہے کیونکہ قرآن پاک کی مسلمان تعظیم کرتے ہیں تو مسلمانوں کے دلوں میں قرآن پاک کی تعظیم چمٹ جائے گی **جبکہ عورت کی شرم گاہ کا خیال حقیر و ذلیل ہے اس کی نماز میں کوئی تعظیم نہیں کرتا نہ اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور قرآن کی تعظیم و بزرگی شرک کی طرف کھینچ لے جائے گی**''

کیا یہ مثال احمدی اسماعیلی دیوبندی فرقے کے مطابق درست ہے؟ معاذ اللہ!

دوسری بات یہ ہے کہ دیوبندی مولوی کم از کم اپنے علما ہی کی کتابیں پڑھ لیتے تو ایسی

خلاف موضوع مثالیں پیش ہی نہ کرتے ،خود دیوبندی حماد کی طرح نام نہاد دیوبندی مناظر امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

''ایک طرف قرآن ہے اور ایک طرف شرمگاہ ہے یہاں اصل میں یہ تقابل [قرآن اور شرمگاہ میں] نہیں بلکہ عمل قلیل و عمل کثیر کا ہے''

(خطبات صفدر جلد ۲ ص ۳۳۷ دیوبندی بریلوی اختلاف)

اسی طرح علمائے دیوبند نے لکھا کہ

''قرآن دیکھ کر پڑھنا عمل کثیر ہے نماز فاسد ہوجاتی''،ملخصاً

(آپ کے مسائل اوران کا حل جلد سوم صفحہ ۵۵۵)

لہٰذا جب تقابل قرآن اور عورت کی شرم گاہ میں ہے ہی نہیں تو پھراس کو پیش کرنا دیوبندی احمدی اسماعیلی مولوی کا دجل وفریب ہے۔قارئین کرام !احمدی دیوبندی مولوی نے جتنی بھی مثالیں دیں ہیں سب اسماعیل دہلوی کی متنازعہ عبارت کے مطابق ہرگز نہیں ہے۔

دیوبندی تاویل نمبر9

سنی کہتے ہیں کہ

''مثال دینے کے لئے گدھا ہی رہ گیا تھا؟'' (دیوبندی حماد نے پھراس کا جواب یوں دیا) ''یہاں گاؤخر سے مراد اللہ کا غیر ہے، چنانچہ سید احمد......فرماتے ہیں گاؤ خر تمثیل است......گاؤ خر تمثیل ہے جو بھی ماسوائے حضرت حق ہو خواہ بیل ہو یا گدھا ہاتھی ہو یا اونٹ۔ملخصاً (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ :ص ۱۰۱ سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت و جماعت کا علمی و تحقیقی جواب

جناب حماد دیوبندی! کاش آپ نے اپنی کتابوں کا مطالعہ کیا ہوتا تو آپ کو معلوم ہوتا کہ یہاں آپ کے دیوبندی احمدی علما نے دہلوی کی اس عبارت میں گاؤ خر سے مراد صرف گدھا بھی لیا ہے جیسا کہ 600 سے زائد دیوبندی علما کی مصدقہ کتاب برأۃ الابرار میں لکھا ہے کہ

"بخلاف گدھے کے کہ اس کی تعظیم کوئی گدھا ہی کرے گا"

(برأۃ الابرار: ص89 تحفظ نظریات دیوبند اکادمی)

دیوبندیوں کے حافظ محمد ندیم قاسمی فاضل وفاق المدارس پاکستان کی مرتبہ کتاب خلفائے راشدین میں دیوبندیوں کے علامہ ضیاء الرحمن فاروقی صاحب اسی عبارت کے تحت کہتے ہیں کہ

''دل میں گدھے کا خیال آجائے اس لئے نماز ہوگئی کہ گدھے میں معبود بننے کی صلاحیت نہیں ہے''(خلفائے راشدین ص227)

ثابت ہوگیا کہ دیوبندیوں نے دہلوی کی عبارت میں صرف گدھا بھی مراد لیا ہے لہذا اگر ہم سنی جو یہ کہتے ہیں تم نے گدھے کی مثال پیش کی ہے تو اس کی تصدیق تمہارے دیوبندیوں نے کی ہے۔

پھر اگر گاؤ خر سے مراد ماسوائے اللہ لیا جائے جیسا کہ سرفراز دیوبندی نے لیا تو دہلوی کی عبارت تب بھی گستاخانہ ہی ہے جیسا کہ ہم نے اس کتاب کے شروع میں اس پر تفصیلاً گفتگو کر چکے ہیں۔

باقی جناب حماد دیوبندی احمدی! آپ نے پیر کرم شاہ صاحب کا حوالہ [ضیاء القرآن والا] پیش کیا ہم پوچھتے ہیں کہ ان کی اس گفتگو سے یہ کب لازم آتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی شان گھٹانے کے لئے ایسی گستاخانہ مثالیں دینا درست ہے؟[معاذ اللہ عزوجل]

اور اسی طرح آپ نے جو دوسرا حوالہ[تفسیر الحسنات کا] دیا اس میں بھی صرف یہی ہے کہ مثال پیش کرنے کے لئے معمول چیز بھی پیش کی جاسکتی ہے، جناب دیوبندی احمدی مولوی! اس حوالے سے بھی آپ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا، ہمیں بتاؤ کہ اس میں کہاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شان کو کم کرتے ہوئے حقیر و ذلیل چیزوں کا آپ ﷺ کے ساتھ تقابل کرنا جائز ہے۔ معاذ اللہ! دیوبندیو! خدا کا خوف کرو، اپنے امام کی گستاخی کے دفاع میں ناکام ہو گئے تو اب دجل وفریب پر اتر آئے ہو۔

بالفرض دیوبندی حماد کی بات تسلیم کر لی جائے تو ہم کہتے ہیں کہ جب گدھا اور بیل تمثیل کے لئے ہوا تو یہ تعمیم ہی تو ہوئی جس کی خود تصریح کر دی "گاؤ باشد یا خیر فیل باشد یا شتر" اس سے گدھے اور بیل کی نفی کہاں سے کود کر آئی۔ لہٰذا اب زیر بحث عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ کا خیال تعظیمی گدھے اور بیل اور ہاتھی اور اونٹ بلکہ ہر جانور بلکہ ہر ہر چیز اور مخلوق کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے، تو گاؤ وخر کی اس شرح سے یہ کفری عبارت مزید گستاخانہ بن گئی، مزید گندگی و غلاظت میں بڑھ گئی معاذ اللہ عزوجل! لہٰذا دیوبندی ایک گستاخی کو چھپانے کے لئے مزید دلدل میں پھنستے چلے جا رہے ہیں۔

دیوبندی تاویل نمبر 10

دیوبندی حماد نے لکھا کہ سنیوں نے کہا ہے کہ

> ''صراط مستقیم شاہ اسماعیل کی تصنیف ہے نہ کہ سید احمد شہیدؒ کی، مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری نے اسے شاہ اسماعیل کی تصنیف کہا ہے''

(دیوبندی مفتی حماد نے اس کا جواب یوں دیا)

''[۱]اس کتابچے کے دوسرے باب میں یہ بات گزر چکی ...... اس لئے جن حضرات نے صراط مستقیم کو شاہ اسماعیل کی طرف منسوب کیا،اسی نسبت کے لحاظ سے کیا کہ وہ سبب بنے تھے اور سبب کی طرف اضافت شائع ہے۔[۲] جب خود کتاب میں اس کی تصریح موجود ہے جیسا کہ وضاحت ہو چکی تو اس بات کو ترجیح ہو گی اور دوسرے کی نسبت۔[۳] ہماری بحث عبارت معترضہ کے بارے میں ہے کہ یہ کس کی ہے ...... یہ عبارت معترضہ سید احمد شہیدؒ کی ہے ......شاہ اسماعیلؒ نے فقط کتاب میں شامل کیا ہے'' الخ۔(صراط مستقیم ......ص102،103 سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت و جماعت کا علمی و تحقیقی جواب

مذکورہ بالا تینوں تاویلات کا منہ توڑ جواب ہم پہلے پیش کر چکے ہیں اور متعدد حوالوں سے یہ ثابت کر دیا کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی کتاب ہے اور جو گستاخانہ عبارت زیر بحث ہے وہ اسماعیل دہلوی ہی کی لکھی ہوئی ہے۔600 سے زائد دیوبندی علما کی مصدقہ کتاب ''براۃ الابرار'' میں بھی اس عبارت کو اسماعیل دہلوی کی عبارت کہا گیا ہے،لہٰذا اب اگر کوئی دیوبندی ضد و ہٹ دھرمی کرتے ہوئے کہے کہ یہ کتاب یا عبارت اسماعیل دہلوی کی نہیں تو پھر اس کی ضد و ہٹ دھرمی کا علاج ہمارے پاس نہیں۔

دیوبندی تاویل نمبر10 کے الزامی جواب کا رد

دیوبندی حماد نے لکھا کہ

''بریلوی مسلک کے عالم مولانا ابوالحسن فاروقی لکھتے ہیں ''حکیم صاحب نے تحقیق

کر کے لکھا کہ صراط مستقیم ،تنویر العین اور ایضاح الحق الصریح آپ (شاہ اسماعیل) کی تالیفات میں سے نہیں ہیں'' (صراط مستقیم......ص103 سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت و جماعت کا علمی و تحقیقی جواب

دیو بندیوں کو شرم آنی چاہیے کہ وہ اپنے اصولوں سے بغاوت کرتے ہوئے غیر معتبر حوالے پیش کر رہے ہیں۔ جناب ابوالحسن فاروقی صاحب غیر معتبر شخصیت ہیں لہٰذا تمہارے اپنے اصول سے ان کو پیش نہیں کیا جا سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ دیو بندی نام نہاد مفتی حماد نے ابوالحسن فاروقی صاحب کے نام سے بھی نہایت فریب کاری سے کام لیا ہے۔ کیونکہ فاروقی صاحب نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ میرے نزدیک صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی تالیفات سے نہیں ہے بلکہ وہ تو دیو بند حکیم عبدالشکور مرزا پوری کی بات کر رہے تھے کہ ''حکیم صاحب نے تحقیق کر کے لکھا'' لہٰذا یہ تحقیق دیو بند حکیم صاحب کی ہے خود ابوالحسن فاروقی صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میں ان کی تحقیق سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ پھر ابوالحسن فاروقی صاحب نے تو حکیم صاحب کی تحقیق سے خود اختلاف کیا۔ جیسا کہ اسی صفحے پر موجود ہے کہ فاروقی صاحب لکھتے ہیں کہ

" حکیم صاحب نے مولانا اسماعیل کی تالیفات کی فہرست لکھی اور ان کے متعلق اظہار خیال کیا ہے اس فہرست میں رسالہ چہاردہ مسائل کا ذکر نہیں ہے حالانکہ یہ ایک نہایت مستند و ثقہ ہے" (مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان: صفحہ ۴۷)

لہٰذا معلوم ہوا کہ ان کی تحقیق سے فاروقی صاحب متفق نہیں تھے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس سے قبل فاروقی صاحب نے نسیم احمد امروہوی کے حوالے سے

صراط مستقیم کو شاہ اسماعیل کی تالیفات میں شامل مانا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

''مولانا نسیم احمد امروہوی نے ''تذکرہ حضرت شاہ اسماعیل'' میں آپ کی نو [۹] تالیفات کا بیان کیا ہے...... [۸] صراط مستقیم ...... (مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۴۶)

لہٰذا یہ ان کا اپنا موقف نہیں بلکہ حکیم عبدالشکور دیوبندی ہی کی تحقیق وموقف ہے۔

دیوبندی حماد کے
”پانچویں باب“
کا علمی و تحقیقی محاسبہ

قارئین کرام! دیوبندی نام نہاد مفتی حماد نے پانچویں باب میں بھی وہی پرانی تاویلات الفاظ کے ردوبدل کے ساتھ دوبارہ پیش کر دیں۔ان سے بہت ساری دیوبندی تاویلات کے جوابات تو ہم پہلے حصہ اور پہلے ابواب ہی میں ہی دے چکے لیکن دوبارہ مختصرا جوابات اس لئے پیش کر رہے ہیں تاکہ دیوبندی حضرات کو یہ کہنے کی جرات نہ رہے کہ ہماری فلاں تاویل کا جواب نہیں دیا گیا۔

حضرت سہل بن سعد الساعدی والی روایت پر دیوبندی تاویل

دیوبندی حماد کہتے ہیں کہ مولوی غلام نصیر الدین سیالوی صاحب نے لکھا کہ

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نماز میں مصروف تھے۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مصلائے امام پر کھڑے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے ہی صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے تالیاں بجانی شروع کر دیں......(سنی بریلوی علمانے) استدلال یہ کیا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حالت نماز میں نبی علیہ السلام کی تعظیم کی اور متوجہ ہوئے تو پتا چلا کہ یہ جائز ہے اور صراط مستقیم میں اسے شرک کہا گیا۔

(دیوبندی مفتی حماد نے یہ حوالہ لکھ کر یہ تاویل کی کہ)

[۱] ''صراط مستقیم کی عبارت میں ہمت کے عمل کا ذکر ہے مطلق توجہ کا نہیں۔[۲] صراط مستقیم کی عبارت میں اس تعظیم کا ذکر ہے جو نماز سے مقصود وملحوظ ہو مطلق تعظیم نبی علیہ السلام کا ذکر ہی نہیں۔(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ 106 سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت وجماعت کی طرف سے جواب

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کی ان تاویلات پر گفتگو ہم پہلے حصے میں اسی روایت (حضرت

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ والی روایت) کے عنوان کے تحت بیان کر چکے۔ باقی (نمبر ۱) کے تحت جو دیوبندی مولوی نے یہ کہا کہ صراط مستقیم میں ہمت کے عمل کا ذکر ہے تو ان سب باتوں کے جوابات بھی ہم پہلے پیش کر چکے اور پھر دیوبندیوں کی صرف ہمت پر من گھڑت تعریفوں اور دجل وفریب کو بے نقاب کر چکے ہیں۔ اسی طرح (نمبر ۲) کا جواب بھی سابقہ صفحات میں بیان ہو چکا۔

دیوبندی حماد نے جن پر فتوے لگائے ان کو بھائی مان لیا

قارئین کرام! نام نہاد مفتی حماد دیوبندی احمدی اسماعیلی نے ہمارے سنی علما کو کافر، مشرک، بدعتی اور گمراہ قرار دینے کی ناکام کوشش کی، لیکن بے چارے ان ہی حماد صاحب نے ہمیں اپنا بھائی مان لیا، چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''میٹھے میٹھے رضا خانی بھائیو'' (ص106) ''رضا خانی بھائیوں کو'' (ص105)

سبحان اللہ عزوجل! ایک طرف کفر وشرک، بدعت کے فتوئے جاری کرتے ہیں اور دوسری طرف ہمیں اپنا بھائی بھی کہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ نام نہاد مناظر صاحب یہ کہہ دیں کہ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں لہٰذا اس نسبت سے بھائی کہا گیا تو ان دونوں حوالوں میں ایسا کوئی قرینہ موجود نہیں جس کی بنا پر ایسی تاویل قبول کی جا سکے۔ اور دوسرا ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہی تاویل قبول کر لی جائے تو پھر کیا دیوبندی حماد صاحب کے نزدیک میٹھے میٹھے شیعہ رافضی بھائیوں کہنا جائز ہے؟ کیا میٹھے میٹھے قادیانی بھائیوں کہنا جائز ہے؟ کیا میٹھے میٹھے یہودی بھائیوں کہنا جائز ہے؟ کیا میٹھے میٹھے عیسائی بھائیوں کہنا جائز ہے؟ کیا میٹھے میٹھے ابو جہل، ابولہب مشرکین بھائیوں کہنا جائز ہے؟

وحشت میں ہر ایک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے، لیلی نظر آتا ہے

☆ ...... دیوبندی مولوی نے ہم سنیوں پر طنز کرتے ہوئے ہمیں بھیڑ کہا تو اس کا جواب بھی ہم دے چکے کہ دیوبندی علما و اکابرین کے مطابق دیوبندی بھیڑیئے اور گدھے ہیں! جی جناب والا! گالیاں مت دیجیے گا یہ باتیں آپ کے دیوبندی علما نے لکھی ہیں ہم نے الزاماً جواب دیا ہے۔

☆ ...... پھر "کلیات مکاتیب رضا" پر جو جاہلانہ گفت گو دیوبندی احمدی اسماعیلی مولوی نے کی ہے اس کا جواب بھی پہلے ہو چکا۔

تین روایات کے بارے میں دیوبندی تاویل

دیوبندی احمدی اسماعیلی مفتی حماد نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سنی علماء نے چند احادیث بھی پیش کی ہیں جن میں حالت نماز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آقا علیہ السلام کی طرف متوجہ ہونا پتا چلتا ہے...... احادیث کے حوالے اور کتب کے نام یہ ہیں [۱] "آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی کا ہلنا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا متوجہ ہونا" [۲] "آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجرے مبارک سے دیدار کرانا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نماز توڑنے کے قریب ہونا" [۳] "حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا نماز میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا" ملخصاً

(ان حوالہ جات کو بیان کرنے کے بعد دیوبندی مفتی حماد کہتے ہیں کہ)

"ان احادیث میں دکھا دیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں ہمت کا عمل کر رہے تھے بندہ اپنی شکست لکھ کر دے دے گا۔ **دوسری بات ان تمام احادیث میں مطلق**

متوجہ ہونے اور مطلق تعظیم کرنے کا ذکر ہے جبکہ ہماری ساری بحث نماز میں ہمت کے عمل اور نماز سے تعظیم مقصود ہونے کے بارے میں ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 107 سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت و جماعت کی طرف سے جواب

اولاً گزارش یہ ہے کہ حماد دیوبندی نے اپنی کتاب میں یہی راگ الاپا ہے کہ صرف ہمت اسی عمل کو کہتے ہیں جس میں دھیان اللہ عزوجل کی طرف سے ہٹ جائے تو حمادی احمدی اصول کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نماز میں صرف ہمت کا عمل پایا گیا کیونکہ دیوبندی مولوی محمد عثمان غنی شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپوری شاگرد رشید حسین احمد ٹانڈوی (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی حدیث کے بارے میں) لکھتے ہیں کہ

''صحابہ کرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق زار تھے اپنے محبوب کا چہرہ دیکھ کر ان کو صبر کی طاقت نہ رہی **اتنی خوشی ہوئی کہ نماز تک کا خیال نہ رہا**''

(نصر الباری: ج ۴ ص ۴۰۰ مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

دیوبندی اصول سے تو صحابہ کرام کو عبادتِ الٰہی (نماز) تک کا خیال نہ رہا تو حمادی احمدی اصول کے مطابق اللہ عزوجل کی طرف سے دھیان نہ رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لگ گیا یہی تو تمہاری نزدیک صرف ہمت ہے۔ لہٰذا تمہاری من گھڑت تاویلات کے مطابق تو معاذ اللہ عزوجل! صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی محفوظ نہ رہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دیوبندی احمدی حماد کی ان تاویلات کا جواب ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، اور جن احادیث کا ذکر کیا گیا انہی کے تحت ان کی سب تاویلات کے جوابات موجود

ہیں، باقی صراط مستقیم کی عبارت میں جو صرف ہمت کی تاویل کی جاتی ہے اس تاویل کا مکمل رد پیچھے صفحات پر ہو چکا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی علما خواہ مخواہ عوام الناس کو بہکانے کے لئے الٹی سیدھی تاویلات کرتے ہیں۔ اور محض مسلک پرستی کی بنا پر ضد و ہٹ دھرمی کے لاعلاج مرض میں مبتلا ہیں ورنہ ان کو بھی معلوم ہے کہ ان کی ایسی لچر تاویلات کی علم کے میزان میں کچھ وقعت نہیں۔

التحیات والی روایت پر دیوبندی اعتراض

دیوبندی مفتی صاحب نے سب سے پہلے غلام نصیر الدین سیالوی صاحب کے بارے میں کہا کہ ''اخضر'' کا ترجمہ غلط کیا۔ آپ کے والد صاحب نے تو ترجمہ درست کیا تھا" ملخصاً (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ ۱۰۸)

اہل سنت و جماعت کی طرف سے جواب

دیوبندی احمدی اسماعیلی مفتی حماد! آپ کو چاہیے تھا کہ اپنے ابوایوبی دیوبندی اصول کے مطابق پہلے ''اپنے گریبان میں جھانکیں اور اپنے گھر کا گند صاف کریں'' (سفید و سیاہ پر ایک نظر: ۱۰۴) جناب! ہم پر اعتراض سے قبل اپنا گریبان میں دیکھیں۔ آپ نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کی کتاب ''صراط مستقیم'' کی فارسی عبارت کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے خود لکھا ہے کہ

''بدقسمتی سے صراط مستقیم کے اکثر مترجمین نے غلط ترجمہ کیا''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 30 سنی اکیڈمی پاکستان)

لہٰذا اپنے ابوایوبی اصول کے مطابق پہلے تو آپ جواب دیجئے کہ آپ کے اپنے اکابرین

ومترجمین نے غلط ترجمہ کیوں کیا؟ کیا وہ جاہل تھے؟ ان پڑھ تھے؟ ان کو فارسی نہیں آتی تھی ؟ وہ آپ سے زیادہ سمجھ دار تھے یا آپ ان سے زیادہ سمجھ دار ہیں؟

التحیات والی روایت پر دیو بندی تاویل

دیو بندی نام نہاد مفتی حماد لکھتے ہیں کہ

''اس حوالے سے بھی بریلویوں [سنیوں] کا استدلال نہیں بنتا کہ ہماری بحث خیال کرنے میں نہیں بلکہ نماز میں ''ہمت کا عمل'' کرنے سے متعلق ہے...... بحث تو ہمت کے عمل کو حالت نماز میں کرنے سے متعلق ہے جس کا نماز کی عبادت سے ارادہ کرتے ہوئے باعث قرب خداوندی سمجھا جائے۔ اس کو باب نمبر ۳ میں محدثین کے اقوال سے بندہ ناجائز اور شرک ثابت کر چکا ہے''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص108، 109 سنی اکیڈمی پاکستان)

اہل سنت وجماعت کی طرف سے جواب

یہاں بھی دیو بندی نام نہاد مفتی حماد نے راہ فرار اختیار کی ہے ورنہ ہم پہلے ثابت کر چکے کہ اسماعیل دہلوی کی عبارت میں خیال ہی پر کلام کیا گیا۔ لہٰذا حماد صاحب کا یہ کہنا کہ ہماری بحث خیال کرنے میں نہیں یہ راہ فرار ہے۔ باقی صرف ہمت یہاں مراد ہو ہی نہیں سکتا، جس کی وضاحت ہم پہلے پیش کر چکے ہیں۔ اور بالفرض صرف ہمت تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی یہ عبارت گستاخانہ ہی ہے، اس پر بھی ہم مدلل ومسکت گفتگو کر چکے ہیں۔

اسی طرح حماد دیو بندی نے محدثین کرام کے نام سے جو دجل وفریب کیا ہے ان کے تحقیقی وعلمی جوابات بھی ہم پیش کر چکے ہیں۔ یہ ساری باتیں وہی پرانی ہیں، اس وجہ سے ہم

دوبارہ یہاں درج نہیں کررہے۔

نماز میں مقربین کے ذکر والی آیات پر دیوبندی تاویل

دیوبندی مفتی صاحب نے سنیوں کی ''پانچویں دلیل'' کا عنوان قائم کر کے عبارات اکابر کا تنقیدی جائزہ اور کوکبۃ الشہابیہ کے حوالے سے لکھا کہ نمازی کا آیات متعلقہ انبیائے کرام اور درود شریف پڑھتے ہوئے دھیان جانا۔ (اور اس کے جواب میں یہ کہا کہ) ہماری بحث مطلق دھیان کرنے اور مطلق تعظیم کے بارے میں نہیں۔...... ہمت کے عمل اور تعظیم جو نماز سے ارادہ کی گئی ہو اس کے بارے میں ہے۔الخ

اہل سنت وجماعت کی طرف سے جواب

دیوبندی مولوی کی اس تاویل کا جواب بھی ہم پچھلے صفحات پر پیش کر چکے ہیں، خیال یا صرف ہمت وغیرہ سب تاویلات پر سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے۔دیوبندیوں کی عادت ہے کہ ایک ہی بات کو بار بار کر کے اپنی کتابوں کے صفحات بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں، بہرحال ہم ان سب کا جواب دے چکے ہیں۔الحمدللہ!

غلام نصیر الدین پر ایک اعتراض کا جواب

دیوبندی مفتی حماد نے غلام نصیر الدین سیالوی صاحب کے بارے میں لکھا کہ

''یہ وہی غلام نصیر الدین ہیں جن کے بارے میں بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والے مفتی شوکت سیالوی لکھتے ہیں 'غلام نصیر الدین اپنی ان کمزور باتوں، علمی خباثتوں اور ذہنی انتشار پر مبنی تحقیقات سے علی الاعلان رجوع فرمائیں''

اہل سنت و جماعت کی طرف سے جواب

اولاً دیوبندی حماد آپ نے کتاب کا حوالہ نہیں دیا، جس کی وجہ یقینا یہی ہوگی کہ آپ نے اپنی وہابی عادت خبیثہ کے مطابق خیانت ودجل سے کام لیا ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے دیوبندی اصول کے مطابق ایسی باتیں قابل اعتراض نہیں ہوتیں کیونکہ آپ کے دیوبندی علماء نے اصول لکھا کہ

''ہم عصر مخالفین کی جرح کا چنداں اعتبار نہیں ہوتا''

(اہل سنت اور اہل بدعت ایک حقیقت ایک جائزہ:۷۵)

لہٰذا احمدی اسماعیلی مولوی کی ایسی باتیں خود ان کے احمدی اسماعیلی اصولوں سے بغاوت ہے۔

پھر اگر یہی طریقہ آپ احمدیوں اسماعیلیوں کو پسند ہے تو آپ کے قاضی شمس الدین دیوبندی صاحب جن کو آپ کے امام سرفراز صفدر صاحب نے جگہ جگہ اپنا بزرگ تسلیم کیا (دیکھئے الشہاب المبین صفحہ ۴۶، ۴۷) لیکن انہی قاضی صاحب کے بارے میں سرفراز صفدر دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''جناب قاضی صاحب نے اس مضمون میں **ایسی علمی اور کمزور باتیں تحریر کی ہیں جن پر تعجب ہوتا ہے**''(الشہاب المبین ۱۴۶ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

'' قاضی صاحب نے **بالکل سطحی مغالطہ دیا ہے** ......قاضی صاحب نے **جو علمی خیانت ہے**''ملخصاً (الشہاب المبین ۷۵ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

''قاضی صاحب نے سطحی قسم کی اور بے مغز باتیں لکھ کر وقت ضائع کیا ہے''

(الشہاب المبین ۶۳ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

بلکہ آپ کے چوٹی کے امام اشرفعلی تھانوی جنہیں آپ دیوبندی حضرات مجدد وحکیم الامت مانتے ہیں ان کے بارے میں خود آپ کے سجاد بخاری دیوبندی صاحب کا کہنا ہے کہ

''پھر خاص طور سے انہیں اپنے گھر کی خبر لینی چاہیے تھی۔ ان کا فرض تھا کہ سب سے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا اشرف تھانوی کی ان کتابوں کی اصلاح وتطہیر فرماتے جن میں ایسا مواد موجود ہے مثلاً ضعیف، شاذ، منکر بلکہ موضوع حدیثیں بلا انکار وتنبیہ، بے سرو پا حکایتیں، بے سند اور گمراہ کن کرامتیں وغیرہ۔ ملخصاً

(اقامۃ البرھان صفحہ ۲۴، کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی، ہدایۃ الحیران فی جواہر القرآن: ص ۳۵۳)

لہٰذا اگر آپ موضوع سے ہٹ کر گفتگو کریں گے تو ہمارے پاس آپ کے معتبر علما و اکابرین کے بے شمار حوالے ہیں، جن کو اگر ہم نے بیان کر دیا تو آپ کی رہی سہی عزت بھی خاک میں مل جائے گی، اس لئے بہتر یہی ہے کہ موضوع پر ہی گفتگو کیا کریں اور دوسروں پر تنقید کرنے سے قبل اپنے اصول کے مطابق اپنے گریبان میں جھانک لیا کریں۔

الحمدللہ عزوجل! اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے دیوبندیوں بالخصوص دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کے تمام اعتراضات اور تاویلات باطلہ کا منہ توڑ، مدلل اور مسکت جواب مکمل ہوا۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ایک اعتراض (کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دہلوی کی تکفیر کی کہ نہیں) کا جواب لکھنا باقی رہا گیا ہے، اس پر تفصیلی کام ان شاء اللہ دوسری جلد میں پیش کریں گے۔ اللہ عزوجل ہمیں حق بات کہنے، سمجھنے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

باب تصور شیخ

[۱]......تصور شیخ کا بیان

[۲]......تصور شیخ، صرف ہمت، برزخ، رابطہ سب ایک چیز ہے۔

[۳]......تصور شیخ بزرگان دین اور صوفیہ کے مطابق

[۴]......تصور شیخ کا ثبوت علمائے دیوبند کی کتب سے

......تصویر کا دوسرا رخ......

[۱]......تصور شیخ پر دیوبندی احمدی اسماعیلی خانہ جنگی

[۲]......وہابی احمدی پیر سید احمد کے نزدیک تصور شیخ شرک

[۳]......جس تصور شیخ کے شاہ عبدالعزیز قائل ''وہی شرک''

[۴]......تصور شیخ کے قائل سب دیوبندی اکابر مشرک

[۵]......دیوبندی صرف ہمت کے مطابق تصور شیخ ہر حال میں شرک

[۶]......دیوبندی ہمت کی سب تاویلیں ان کے اپنے خلاف

[۷]......دیوبندی شرک کاملین کے لئے جائز

[۸]......دہلوی سے حماد تک سب بدفہم اور حدود شرعیہ سے جاہل نکلے

[۹]......صوفیہ کے نام سے دیوبندی دجل وفریب

[۱۰]......دیوبندیوں کا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دجل وفریب

[۱۱]......دیوبندیوں کے مطابق شاہ ولی اللہ نے خلاف شرع تعلیم دی

[۱۲]...... یہاں تعظیم کے نام پر گستاخی تقویہ میں تعظیم کے نام شرک

تصورِ شیخ کا بیان

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ''

خود اکابرین علمائے دیوبند کو بھی اس بات کا اقرار ہے کہ ''پیر و مرشد'' اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ ہے، جو سبب بنتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کا فیوض و برکات کے حصول اور انسان کی اصلاح کا۔

☆...... چنانچہ خود اسماعیل دہلوی اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھتے ہیں کہ

''**بے شک مرشد اللہ تعالیٰ کے راستے کا وسیلہ ہے۔** اللہ عزوجل نے فرمایا:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ہ

یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف پہنچنے کے لئے وسیلہ ڈھونڈو اور اس کے رستے میں جہاد کرو کہ شاید تم نجات پا لو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نجات کے واسطے یہ چار چیزیں ایمان اور تقویٰ اور وسیلہ کا طلب کرنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا مقرر فرمائی ہیں۔ **اہل سلوک اس آیت کو سلوک کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں اور وسیلہ مرشد کو جانتے ہیں۔ پس حقیقی نجات کے لئے مجاہدہ سے پہلے مرشد کا ڈھونڈنا ضروری ہے اور سنت اللہ بھی اسی طرز پر جاری ہے۔** اسی واسطے راہبر کے سوا راستہ پالینا نہایت نادر اور کم یاب ہیں پس مرشد اس شخص کو بنانا چاہیے جو کسی طرح شریعت کے مخالف نہ ہو۔

(صراط مستقیم باب دوم دوسری تمہید چوتھا افادہ صفحہ ۶۹ مکتبۃ الحق)

☆......اسی طرح دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے ''امداد السلوک اردو صفحہ ٦١'' وسیلہ سے مراد ''پیرومرشد'' کو لیا۔

☆......دیوبندی پیر ذوالفقار احمد کی کتاب میں لکھا ہے کہ

''الوسیلہ سے مرشد مراد ہے جو سبب بنتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کا اور انسان کی اصلاح کا......دل میں انوارات کون ڈالتا ہے؟ اللہ، مگر پیرومرشد اس کا وسیلہ بن جاتا ہے اسے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ'' اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (تصوف وسلوک، ضرورت مرشد صفحہ ٦٠۔ ذوالفقار احمد دیوبندی، مکتبۃ الفقیر)

☆......دیوبندی مولوی نسیم احمد امروہی نے مکتوباتِ خواجہ محمد معصوم سرہندی کا ترجمہ [وتلخیص] کیا جو کہ **دیوبندی منظور نعمانی** نے پسند کیا اسی میں ہے کہ

''مرشد کامل کی دستگیری کے بغیر راستہ چلنا اور سلوک طے کرنا بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ'' جبکہ سلاطین مجازی کی بارگاہ میں بے وسیلہ باریابی نہیں ہوسکتی، تو سلطانِ حقیقی وشہنشاہِ تحقیقی کی درگاہ میں تو وسیلہ بہت ہی ضروری ہے'' (مکتوباتِ خواجہ محمد معصوم سرہندی ٢١٣، کتب خانہ الفرقان، لکھنو)

(مکتوبات معصومیہ دفتر سوم صفحہ ٥٨ مکتوب ١٧)

☆......مکتوبات معصومیہ ہی میں ہے کہ

''میرے مخدوم! حق جل وعلا کی طلب کرنا اور راستہ جاننے اور بتانے والا پیر پکڑنا اور اس سے عقیدت رکھنا شرعی احکام میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ'' [اور اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف وسیلہ تلاش کرو] اور باطنی

افادہ و استفادہ کا طریقہ جس کا نتیجہ پیری و مریدی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے اس وقت تک جاری ہے''

(مکتوباتِ معصومیہ دفتر دوم صفحہ ۱۹۳ مکتوب ۱۰۷ کتب خانہ الفرقان، لکھنو)

☆......دیوبندی مولوی محمد اقبال مہاجر مدنی لکھتے ہیں کہ

''امداد السلوک'' جو فخر المحدثین حضرت گنگوہی قدس سرہ کی تصنیف ہے، **اس میں شیخ کو مظہر خدا فرمایا گیا** ہے، لہٰذا ایک طرف تو شیخ کی حیثیت نائبِ رسول کی ہے اور **دوسری طرف شیخ کی حقیقت مظہر خدا** کی ہے۔......اسماء مبارکہ چونکہ ذات پاک سے الگ نہیں اس لئے ان کے مظاہر کو بھی ذات پاک سے ایک خاص معیت، قرب و فنائیت حاصل ہوتی ہے جس کو حدیث قدسی میں ''**کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به و یده التی یبطش بها**'' فرمایا گیا یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ کو اس کی کثرت سے نفل نمازوں اور نفلی عبادتوں کی وجہ سے میں اپنے قرب کا مرتبہ عطا فرماتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے یعنی اس کا دیکھنا سننا اور حرکات سب للہ، فی اللہ اور من اللہ ہوتی ہیں۔ **اس لئے ان کی زیارت سے اللہ تعالیٰ کی یاد پیدا ہوتی** ہے اور حدیث پاک میں اللہ والوں کی یہی پہچان آئی ہے کہ **ان کے دیکھنے سے خدا یاد آئے**، جن چیزوں کو اللہ کا نام لگا ہوا ور خاص طور پر اس کی طرف نسبت ہو وہ شعائر اللہ کہلاتی ہیں کہ **ان کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے** اور ان کا ادب و تعظیم کرنا تقویٰ و

تواضع کی علامت ہوتی ہے، اللہ کا ارشاد ہے ''**ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب**'' اللہ کے نبی اعظم شعائر اللہ سے ہیں، **الحاصل کہ شیخ جب نائب رسول بھی ہے اور مظہر خدا بھی، اور موصل الی اللہ بھی ہے**، اس کو اللہ تعالیٰ کا دوست کہا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کو معیت خدا اور قربِ خدا حاصل ہے۔ وہ فانی فی اللہ اور باقی باللہ بھی ہے، **ان کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے اور دیکھنے والے کو جب خدا کی یاد ہوتی ہے** تو اس ذرہ بے مقدار کو رب العالمین کی یاد میں آجانے کا شرف عظیم حاصل ہوتا ہے۔ (فیض شیخ ص ۲۳ تا ۲۵ مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی)

اسی طرح دیوبندی مولوی حاکم علی خلیفہ مجاز عبد المجید رحیم یار خانی نے احمد علی لاہوری کے حیرت انگیز واقعات میں بھی یہ لکھا کہ

''امداد السلوک میں شیخ کو مظہر خدا بتایا گیا ہے، لہٰذا جب شیخ کی حیثیت مظہر خدا اور نائب رسول کی ہے'' (میرے شیخ: باب چہاردھم: ص ۴۲۳)

الحمد للہ عزوجل اس گفتگو سے بالکل واضح ہو گیا ہے کہ اللہ عزوجل نے مقرب بندوں کو ہمارا وسیلہ بنایا ہے۔ لہٰذا مریدین کو جو بھی فیوض و برکات، انعام و اکرام حاصل ہوتے ہیں وہ اپنے پیر و مرشد کے وسیلے ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

ممکن ہے کہ کوئی کہہ دے کہ یہاں تصور شیخ کو وسیلہ نہیں کہا گیا بلکہ پیر و مرشد کو وسیلہ کہا گیا تو عرض ہے کہ یہ جاہلانہ تاویل ہے کیونکہ مشائخ عظام نے اللہ تبارک و تعالیٰ تک پہنچنے کے جو راستے بتائے ہیں ان میں ایک راستہ تصور شیخ ہے جیسا کہ ہم اپنی اسی کتاب کے سابقہ صفحات پر متعدد حوالے پیش کر چکے مزید حوالے دیکھنے ہوں تو محترم جناب قاری محمد ارشد

مسعود چشتی صاحب حفظہ اللہ کی کتاب کشف القناع جلد ششم ص ۳۶۰ سے ۴۰۶ تک کا مطالعہ کیجئے جس میں مشائخ عظام اور علمائے وہابیہ دیابنہ کے بے شمار حوالے درج ہیں ہم یہاں صرف دو حوالے پیش کرتے ہیں کہ خود علمائے دیوبند نے تصور شیخ کو بھی وسیلہ کہا ہے چنانچہ علمائے دیوبند کی کتاب میں تصور شیخ کے تحت خود یہ لکھا ہے کہ

''قدما کے نزدیک اس مسئلہ کی حیثیت ایک واسطہ اور وسیلہ کی ہے''

(فیوضات حسینی المعروف تحفہ ابراہیمیہ :ص ۵۳، ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

اسی طرح حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"دل کا شیخ سے ربط رکھنا اس خیال سے کہ اس سے مدد حاصل کرے اور اس اعتقاد سے کہ **شیخ خدا کا مظہر ہے خدا نے فیض پہنچانے کے لئے میرے اوپر اس کو متعین کیا ہے اور شیخ ہی کے ذریعہ سے خدا تک رسائی ہوسکتی ہے** تو ہمیشہ محبت وانقیاد سے شیخ کی طرف متوجہ رہے یہاں تک کہ فیض کا دروازہ اس پر کھل جائے اور اپنے دل میں شیخ کی نسبت کوئی اعتراض نہ لائے کیونکہ اس سے خدا تک رسائی رک جاتی ہے" (کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب ۶۹ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

یہ تو صرف عام شیخ کے بارے میں بحث تھی ہمارے روف ورحیم کریم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جملہ کائنات کے وسیلے ہیں اور انہی کی بدولت سب کو فیض پہنچا اور قیامت تک پہنچتا رہے گا ان شاء اللہ عزوجل۔ خود علمائے دیوبند کے حسین ٹانڈوی نے لکھا ہے کہ

''ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ یہ جملہ حضرات [علمائے دیوبند] ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کو باوجود افضل الخلائق وخاتم النبیین ماننے کے آپ کو جملہ کمالات کے

لئے اہل عالم کے واسطے واسطہ مانتے ہیں یعنی جملہ کمالات خلائق علمی ہوں یا عملی، نبوت ہو یا رسالت، صدیقیت ہو یا شہادت، سخاوت ہو یا شجاعت، علم ہو یا مروت، فتوت ہو یا وقار وغیرہ وغیرہ سب کیساتھ اولاً بالذات آپ کی ذات والا صفات جناب باری عز شانہ کی جانب سے متصف کی گئی اور **آپ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کے ذریعہ سے جملہ کائنات کو فیض پہنچا** جیسے کہ آفتاب سے نور قمر میں آیا اور قمر سے نور ہزاروں آئینوں میں بلکہ وجود جو کہ اصل جملہ کمالات کی ہے''

(الشہاب الثاقب ۲۳۳، مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور)

اسی لئے تو ہمارے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ پیر و مرشد اور بالخصوص نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں، آپ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کے ذریعے سے جملہ کائنات کو فیض پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔

تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ کا تصور اسی لئے ہوتا ہے کہ یہ مظہرِ انوار الٰہی اور آئینہ ذات باری ہیں۔ شغل رابطہ (یعنی تصور شیخ، صرف ہمت) میں مقصود بالذات حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہے اُسی کی طرف توجہ ہے اسی کے جمال کے مشاہدہ کیلئے اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت زیبا کو آئینہ بنایا جاتا ہے تاکہ حدیث ''واعبد اللہ کانک تراہ'' پر کامل عمل ہو۔

☆ ......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''انتباہ مترجم ص ۹۲، ۹۳'' میں

نقل فرماتے ہیں کہ

”حضرت سلطان الموحدین برهان العاشقین حجة المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس سره العزیر چنین می فرمووند که صورت مرشد که ظاهرا دیده میشود مشاهده حق سبحانه تعالیٰ است در پرده آب و گل واما صورت مرشد که در خلوت نمودار می شود آں مشاهده حق تعالیٰ ست بے پرده آب و گل که ان االلّٰه خلق آدم علی صورة الرحمن و من رانی فقد رای الحق . . . . . . در حق او درست شده است“

حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم قاضی خان یوسف ناصحی ایسا فرماتے تھے کہ صورت **مرشد کہ ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہو آب وگل کے پردے میں اور جو صورت مرشد کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ کا ہے بے پردہ آب و گل کے ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن** ”و من رانی فقد رئی الحق“ اس کے حق میں درست ہوا ہے“

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ: باب ۵ سلسلہ چشتیہ ص ۹۲، ۹۳، رسائل شاہ ولی اللہ ۱ / ۲۰۰)

دیکھا وہابیو! دیوبندیو! حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مرشد حق کے بارے میں کیا فرما رہے ہیں کہ مرشد حق تو مظہرِ انوار الٰہی اور آئینہ ذات باری ہے۔ لیکن تم اس کو بارگاہ خداوندی سے دھیان ہٹانے کا ذریعہ بتا رہے ہو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ! اللہ! دیکھئے کسی

ایک مقام پر بھی حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب تصور شیخ کرو تو اس وقت صرف مرشد ہی کا خیال ذہن میں رکھو حتی کہ اللہ کی طرف دھیان بھی نہ کرو۔ معاذ اللہ! دیوبندیوں کا حتی لگانا، حتی کہ توجہ الی اللہ سے بھی خالی کر کے، اللہ عزوجل سے بھی دھیان ہٹ جائے، بالقصد ذہن کو توجہ الیٰ اللہ سے خالی کیا جائے۔ **لاحول و لاقوۃ الا باللہ!**

یہ تو ایسا ہی ہوگا کہ کوئی نجدی وہابی توحید الٰہی کا اعتقاد کرنے کیلئے اپنے قلب کو خدا کے ایک ہونے سے خالی کرے۔

تو ایسی بے ہودہ تعریفیں کر کے وہابی حضرات کا صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم (بلکہ خود اپنے ان تمام وہابی دیوبندی بزرگوں جو تصور شیخ کے قائل تھے ان سب) کو مشرک بنانا ان کے کلام کو مسخ کرنا ان سے عوام کو بدعقیدہ کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدرت وتجلیات الٰہی کا آئینہ ہے فرمان الٰہی حق ہے حضرت مولانا روم حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہیں کہ

گفت من آئینہ ام مصقول دوست
ترک و ہندو درمن کہ آن بنید کہ ادست

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کی ذات کا آئینہ ہوں مومن اور کافر مجھ میں وہی دیکھتا ہے جو وہ ہے۔

چونکہ دیوبندی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کو منافیِ توحید سمجھتے ہیں اس لئے ''حتی'' لگا دیا مگر اہل سنت یوں ایمان رکھتے ہیں کہ

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کہ صورت تیری

صورت زیبائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مظہر ذاتِ الٰہی و شمع تجلیات ربانی ہے اسی جلوہ الٰہی کے مشاہدہ کیلئے اس صورت زیبا کو شغل برزخ میں لایا جاتا ہے کہ وہ سعادت ابدی و دیدارِ الٰہی حاصل ہو اور حدیث ''و اعبد اللہ کانک تراہ'' پر عمل ہو لیکن اس پر دیوبندیوں کا ''حتی'' لگا کر (تصور شیخ) شغل برزخ کے خودساختہ معنی تراشنا اور یہ کہنا کہ اس سے اللہ عزوجل کا دھیان بھی نہیں رہتا ایسا بے ہودہ معنی بد دیانتی و فریب کاری ہے، دیوبندیوں کی آنکھوں پر تو شرک کی پٹی ہے اس لئے وہ اس نعمت سے محروم ہیں۔

نورِ الٰہ کیا ہے ؟محبت حبیب کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ ''خوک و خر'' کی ہے

دیوبندی مفتی حماد، منظور نعمانی، خالد محمود، سرفراز صفدر وغیرھما جیسے حضرات کی سب کاروائیاں تو صرف اس پر مبنی ہیں کہ (تصور شیخ) شغل برزخ اللہ عزوجل سے توجہ پھیر کر دوسری طرف دھیان جمانے کا نام ہے۔[معاذ اللہ] لیکن ایسا تصور اہل حق اہل سنت و جماعت کے صوفیوں میں نہ تھا اور نہ ہے، اور نہ ہی اس کا نام تصور شیخ ہے صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے شغل برزخ میں تو شیخ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ زیبا جمالِ الٰہی کا آئینہ ہے پھر توجہ پھیرنا کیسا؟ بلکہ وہ عین توجہ الیٰ اللہ ہے اور اللہ عزوجل کی طرف کامل یکسوئی کے حصول کا ایک سبب ہے۔

آگے چلنے سے قبل ایک اہم بات عرض ہے ''تصور شیخ''، یعنی کسی پیر و مرشد کے تصور کی حیثیت الگ ہے اور دو جہاں کے آقا حبیب خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک تصور کی حیثیت و اہمیت الگ ہے۔ اور ہماری اصل گفتگو ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کے بارے میں ہے۔ لیکن چونکہ مخالفین حضرات تصور شیخ کو غلط معنی پہناتے ہیں اور اس کو بنیاد بنا کر

اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کوسہارا دینے کی کوشش کرتے ہیں لہٰذا اس وجہ سے عوام الناس کے سامنے ہم تصور شیخ کے بارے میں بھی چند حوالے پیش کرنا چاہتے ہیں ۔تاکہ فرقہ احمدیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ کا مکروہ چہرہ سب کے سامنے آجائے ۔

نیز ہم ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ دہلوی کی عبارت میں خیال سے مراد ''تصور شیخ'' ہے لیکن ہم محض وہابیہ احمدیہ اسماعیلیہ کی تاویلات باطلہ کے رد بر سبیل التنز ل اس کو مراد لے کر جواب پیش کریں گے اور ہماری پوری کتاب میں یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

دیوبندیوں کی اطاعت شرک دیوبندی رنڈی سے بدتر

دیوبندی احمدی اسماعیلی علما ''صرف ہمت'' کی اپنی خودساختہ تعریف کو بنیاد بنا کر شرک ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔جس طرح بعض غیر مقلدین حضرات ''**تقلید**'' کا من گھڑت معنی بیان کر کے اور اس خودساختہ عمل کو تقلید بتا کر تقلید شرعی کو شرک اور مقلدین کو مشرک قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔اسی طرح کا استدلال احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات کا یہاں ہوتا ہے۔

احمدی اسماعیلی مذہب کے مطابق ہم بھی عرض کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

''اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ''(توبہ: ۳۱)

ٹھہرایا انہوں نے مولویوں کو اور درویشوں کو مالک اپنا ورے اللہ سے۔

(ترجمہ:تقویۃ الایمان:ص۲۱)

علمائے دیوبند نے اس آیت کے تحت لکھا یہاں مذمت کی ایک وجہ یہ ہے کہ

''اُن کے علماء سو تھے'' (غیر مقلدین کے چھپن اعتراضات کے جوابات: ص۱۶)

تو یہاں انہی کے اصول کے مطابق یہ مانا جائے گا کہ علمائے دیوبند کی اطاعت کرنا شرک ہے کیونکہ وہ علمائے سو ہیں بالخصوص تبلیغی جماعت کے بارے میں تو خود علمائے دیوبند نے لکھا کہ ''تبلیغی جماعت میں جو مخلوق علماء کے نام سے پہچانی جاتی ہے یہ علما نہیں گونگے شیطان ہیں علماء یہود کی طرح ...... (**احقاق الحق البلیغ فی ابطال ما احدثنه جماعت التبلیغ: یعنی تبلیغی جماعت کی خرافات کا علمی جائزہ: ص۱۹۱**)

لہٰذا جب علمائے دیوبند علمائے سو ہیں ''**اِتَّخَذُوٓا اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ**'' میں شامل ہیں تو اب یہ کہنا بالکل درست ٹھہرا کہ

''موجودہ علمائے دیوبند یا انہی کے اکابرین (اسماعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، اشرفعلی) کی پیروی کرنا کسی دیوبندی رنڈی کے ساتھ منہ کالا کرنے سے بھی بدتر ہے کیونکہ علمائے دیوبند علمائے سو ہیں ان کی پیروی گستاخی و شرک کی طرف لے جائے گی لیکن دیوبندی رنڈی کے ساتھ منہ کالا کرنا حرام ہے شرک نہیں

اب احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات بتائیں کہ کیا اس استدلال کو آپ درست تسلیم کریں گے؟ اور دیوبندی اکابرین کی پیروی کو شرک کہیں گے یا اس نتیجے کو آپ اپنے اکابرین دیوبند کی توہین تصور کریں گے؟

بتانا یہ مقصود ہے کہ اگر اپنے خود ساختہ شرکیات کی بنیاد پر جاہلانہ استدلال کر کے آپ مقربینِ بارگاہِ الٰہی بالخصوص ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین کریں گے تو خدا عزوجل کی قسم! ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع تو کریں گے ہی، ساتھ تمہاری اصلیت بھی

سب کو بتا دیں گے، اور تمہارے اکابرین مر کر مٹی میں مل جانے کے بعد بھی ہم مسلمانوں کے ہاتھوں ذلیل ہوتے رہیں گے۔

قارئین کرام! یہ ساری گفتگو کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مقربین بارگاہِ الٰہی کے ساتھ خواہ مخواہ ایک عمل کو شرک ٹھہرا کر پھر دارالعلوم دیوبند کے معاونین ہندوؤں کی ماتا، قوم موسیٰ کے معبود بلکہ مشرکین کے معبودات (جانوروں) کے تصورات میں غرق ہونے سے بھی بدتر بتانا خارجیت کی بدترین ذہنیت ہے۔ لہٰذا جو احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات اپنے خودساختہ صرف ہمت اور من گھڑت شرک کی آڑ میں ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بکواس کرے گا تو ہم اس کے بارے میں یہی کہتے ہیں کہ اس کی اطاعت **کسی دیوبندی رنڈی کے ساتھ منہ کالا کرنے سے بھی بدتر ہے۔**

قارئین! اب آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ تصورِ شیخ (صرف ہمت) کیا ہے؟ اور کیوں کیا جاتا ہے؟

تصورِ شیخ، صرف ہمت، برزخ، رابطہ سب ایک چیز

قارئین کرام! تصورِ شیخ پر گفتگو سے قبل آپ ایک بات ذہن نشین کرلیں کہ احمدی اسماعیلی دیوبندی علما کے نزدیک تصورِ شیخ، صرفِ ہمت، شغلِ برزخ، شغلِ رابطہ، شغلِ واسطہ [اگرچہ مختلف الفاظ ہیں لیکن] ایک ہی عمل کے مختلف نام ہیں یعنی تصورِ شیخ ہی کے لئے یہ سب الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ بالا الفاظ میں سے کوئی بھی لفظ بزرگوں کی کتب میں یا علمائے دیوبند کی کتب میں استعمال ہوا تو ان کے مطابق اس سے مراد ''تصورِ شیخ'' ہی ہے نیز علمائے دیوبند نے ''صرف ہمت'' کا جو لفظ اکثر استعمال کیا ہے اس سے مراد بھی ان

کے مطابق ''تصور شیخ''ہی ہے۔آیئے ان کے چند حوالے ملاحظہ کیجیے۔

1 ☆......علمائے دیوبند کے علامہ ابوالاوصاف رومی کی کتاب ''دیوبند سے بریلی تک''
[پسند فرمودہ قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند] میں لکھا ہے کہ

"صرف ہمت ایک اصطلاحی لفظ ہے جو صوفیوں کے یہاں ایک خاص قسم کے شغل کے لئے بولا جاتا ہے جس کو وہ حضرات "شغل رابطہ" اور"شغل برزخ" بھی کہتے ہیں" (دیوبند سے بریلی تک صفحہ ۴۴،۴۵،ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

2 ☆......علمائے دیوبند کے تین مولویوں [بقول دیابنہ] شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد صابر صاحب، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالسلام صاحب، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد امتیاز خان کی کتاب میں لکھا ہے کہ

"صرف ہمت صوفیاء کی اصطلاح میں **تصور شیخ** کو کہتے ہیں" (انصاف ص ۷۴ مکتبہ فاروقیہ)

3 ☆......علمائے دیوبند کے مولوی محمد حنیف رہبر اعظمی مبارکپوری فاضل دیوبند"**مَقَامِعُ الحَدِید** صفحہ ۵۷" (انجمن ارشاد المسلمین لاہور) کہتے ہیں کہ

صراط مستقیم کی عبارت میں" صرف ہمت" کا لفظ تھا، **جس کا دوسرا نام صوفیہ کی اصلاح میں شغلِ برزخ اور شغل رابطہ ہے**"ملخصاً

(مَقَامِعُ الحَدِید صفحہ ۵۷ انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

4 ☆......یہی فاضل دیوبند کہتے ہیں کہ

"انہیں میں سے ایک شغل برزخ بھی ہے، جس کو'صرف ہمت' بھی کہتے ہیں"

(مَقَامِعُ الحَدِید صفحہ ۵۹ انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

5 ☆......مزید ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

"جو شخص نماز میں **شغل رابطہ کرے یعنی اپنے شیخ یا رسول اللہ صلعم کی طرف صرفِ ہمت کرے**" (**مَقَامِعُ الحَدِید** صفحہ ۶۱، انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

ان کے نزدیک شغلِ رابطہ کا معنی صرفِ ہمت ہی ہے۔

6 ☆......دیوبندیوں کے شیخ الحدیث مولوی زکریا کاندہلوی "تصورِ شیخ" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"**اسی کو شغل رابطہ بھی کہتے ہیں اور برزخ اور واسطہ بھی کہتے ہیں۔** تعلیم الدین"

(**شریعت وطریقت کا تلازم**)

7 ☆......علمائے دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی "حقیقت تصورِ شیخ" کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ

"اس کو برزخ، رابطہ اور واسطہ بھی کہتے ہیں" (شریعت وطریقت، باب سوم صفحہ ۲۸۴)

8 ☆......علمائے دیوبند کے مشہور بزرگ منظور نعمانی صاحب لکھتے ہیں کہ

"اسی مذکورہ بالا "**شغل برزخ**" **کو جس کا دوسرا نام "صرف ہمت" بھی ہے**"

(حضرت شاہ اسماعیل شہید اور معاندین اہل بدعت کے الزامات صفحہ ۲۱ منظور نعمانی، الفرقان بک ڈپو لکھنؤ)

9 ☆......علمائے دیوبند کے [بقول ان کے] رئیس المفسرین عمدۃ المحدثین سند الفقہا الصوفی الصافی حسین علی کی کتاب "فیوضاتِ حسینی" (اس کتاب کا ترجمہ ومقدمہ دیوبندی عبدالحمید خان سواتی بانی مدرسہ نصرۃ العلوم گجرانوالہ نے لکھا اس) میں لکھا ہے کہ

"شغل برزخ، شغل رابطہ، تصور شیخ یہ ایک حقیقت کے مختلف نام ہیں"

(فیوضاتِ حسینی المعروف تحفہ ابراہیمیہ: ص ۵۳، ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

10 ☆ ......علمائے دیو بند کی مصدقہ کتاب "دفاع" میں تھانوی کی کتاب "امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۲۸" کا حوالہ دیا گیا جس ان سب کا ایک ہی بتایا لکھتے ہیں کہ

''اہل تصوف کی اصطلاح میں تصرف توجہ اور ہمت اور جمع خواطر کہتے ہیں''

(دفاع ۱ / ۵۰۴ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

معلوم ہوا کہ علمائے دیو بند کے نزدیک "صرف ہمت" سے مراد "تصور شیخ" ہی ہے اور صرفِ ہمت، شغلِ برزخ، شغلِ رابطہ، شغلِ واسطہ، تصورِ شیخ ان سب کا معنی ایک ہی ہے۔ ان حوالہ جات کو خوب ذہن نشین کر لیجئے، تا کہ آگے آنے والے بیان کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

قرآن سے تصورِ شیخ کا ثبوت "شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ"

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں زیر "قوله تعالیٰ واذكر اسم ربک" لکھتے ہیں:

یعنی یاد کن نام پروردگار خود را بر سبیل دوام و ہر وقت و ہر شغل خواہ بزبان خواہ بقلب خواہ بروح خواہ بہ سر خواہ بخفی خواہ باخفی خواہ بنفس خواہ ذکر یک ضربی خواہ دو ضربی خواہ بحبس نفس خواہ بے حبس خواہ بدون برزخ خواہ بابرزخ الی غیر ذٰلک من الخصوصیات التی استنبطها الماہرون من اہل الطرائق و تعین احد الشقین ازیں خصوصیات مذکورہ مفوض بصوابدید شیخ و مرشد ست کہ بحسب حال ہر چہ را اصلح داند تلقین فرمایا ید چنانچہ در آیت دیگر فرمودہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ اھ ملتقطا۔

اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اور ہر شغل میں یاد رکھ دل روح، سری، خفی، سانس یک ضربی یا

دوضربی ہو یا سانس بند کر کے ہو یا بغیر بند کئے ہو، **برزخ کے ذریعے یا بے برزخ** وغیرہا خصوصیات جن کو اہل طریقت سے ماہرین نے اخذ کیا ہے ان میں سے کسی مخصوص طریقہ کو متعین کرنا مرشد کی صوابدید پر موقوف ہے کہ وہ حال کے مطابق جس کو مناسب سمجھے اس کی تلقین کرے جس طرح دوسری آیہ کریمہ میں ارشاد ہے کہ اگر تم نہ جانو تو اہل ذکر سے سوال کرو اھ ملتقطاً

(فتح العزیز [تفسیر عزیزی] تحت آیۃ ۷۳ / ۸: ص ۲۷۹ بحوالہ فتاوی رضویہ ۲۱ / ۵۸۰)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے ''تصور برزخ'' (تصور شیخ) کا جواز ثابت ہوا نیز اس سے یہ معلوم ہوا کہ تصور شیخ (شغل برزخ) کے ساتھ ذکر کرنا اطلاق آیت قرآنی کے تحت میں داخل ہے۔

نوٹ: اس حوالے کے تحت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتاوی رضویہ ۲۱ / ۵۸۰، ۵۸۱'' پر بہت عمدہ گفتگو فرمائی ہے اہل تحقیق حضرات لازمی اس کا مطالعہ فرمائیں۔

تصور شیخ پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا حوالہ

قارئین کرام! احمدی دیوبندی علما و اکابرین نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی چند عبارات کو پیش کر کے تصور شیخ (صرف ہمت) کا من گھڑت تصور پیش کیا اور تصور شیخ کے بارے میں بار بار یہ لکھا کہ

''تصور شیخ کے وقت صرف اور صرف شیخ ہی کی طرف دھیان و خیال رہتا ہے حتی کہ اس وقت **دل میں اللہ تعالیٰ کا خیال بھی نہیں رہتا**'' ملخصاً [معاذ اللہ عزوجل]

لیکن حقیقت یہ ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اُن کی کسی کتاب میں بھی ''تصور

شیخ'' کے بارے میں ایسی خودساختہ اور بے ہودہ تعریف موجود نہیں ہے۔آیئے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے چند حوالہ جات کا مطالعہ کیجئے تا کہ دیوبندیوں کی غلط بیانی اور دھوکا دہی کا راز سب پر فاش ہو جائے۔

شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے اشتغال نقشبندیہ کے بیان میں اپنی کتاب قول الجمیل میں فرمایا ہے

و اذاغاب الشیخ عنه یتخیل صورته بین عینیه بوصف المحبة و التعظیم فتفید صورته ماتفید صحبته۔

اور جب مرشد اُس کے پاس نہ ہو تو اُس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے، تو اُس کی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اُس کی صحبت فائدہ دیتی تھی''

(القول الجمیل مع شفاء العلیل : چھٹی فصل :ص ۹۶، ۹۷، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

تصور شیخ پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا حوالہ

☆......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''انتباہ'' میں فرماتے ہیں کہ

الطریق الثالث طریق الرابطة بالشیخ (الیٰ ان قال) فینبغی ان تحفظ صورته فی الخیال و تتوجه للقلب الصنوبری حتی تحصل الغیبة و الفناء عن النفس۔ الخ

''یعنی خدا تک پہنچنے کی تیسری راہ شیخ کے ساتھ **رابطہ** [تصور شیخ] کا طریقہ ہے ...... چاہیے کہ اس کی صورت (اپنے) خیال میں رکھے کر قلب صنوبری کی طرف

متوجہ ہو یہاں تک کہ اپنے نفس سے غیبت وفنا ہاتھ آئے“

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ: باب ۲ سلسلہ قادریہ ص ۴۱، ۴۲، رسائل شاہ ولی اللہ ۱ / ۱۵۸، ۱۵۹، القول الجمیل فی بیان سواء السبیل: باب ۶۔ اشغال مشائخ نقشبندیہ، رسائل شاہ ولی اللہ ۱ / ۷۱)

تصور شیخ پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تیسرا حوالہ

اسی ”انتباہ“ کی عبارت میں آگے موجود ہے کہ

وان وقفت عن الترقی فینبغی ان تجعل صورۃ الشیخ علی کتفک الایمن و تعتبر من کتفک الایمن قلبک وامراً ممتدا وتاتی بالشیخ علی ذٰلک الامر الممتد وتجعلہ فی قلبک فانہ یرجی لک بذلک حضور الغیبۃ والفناء

اور اگر وقفہ ہوجائے صورت شیخ کی اپنے داہنے مونڈ کی طرف خیال کرے اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے داہنے مونڈ تک اور شیخ کو اس امر ممتد کے ساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے اس سے حضور غیبت اور فناء کی۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ: باب ۲ سلسلہ قادریہ ص ۴۲، رسائل شاہ ولی اللہ جلد اول صفحہ ۱۵۸، ۱۵۹، القول الجمیل فی بیان سواء السبیل: باب ۶۔ اشغال مشائخ نقشبندیہ، رسائل شاہ ولی اللہ جلد اول صفحہ ۷۱)

تصور شیخ پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا چوتھا حوالہ

اسی انتباہ میں رسالہ عزیزیہ سے جس کی اجازت اپنے والد ماجد سے پائی، اس میں لکھا ہے کہ

”صورت مرشد پیش خود تصور کند بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق

ایشان است وبرائی نفی خواطر (نفسانی وھواجس شیطانی ووساوس ظلمانی اثرے) تمام دارد"

مرشد کی صورت کو پیش خاطر رکھے اور ذکر کے بعد کہے الرفیق اور پھر الطریق مرشد کے حق میں ہے یہ طریق نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسوں کی نفی میں مؤثر ہے ۔(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ: بیان طریقہ چشتیہ: ص ۱۰۴)

احمد یو! اسماعیلیو! دیو بندیو! پتہ چلا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک "شغل رابطہ، تصور شیخ" کسے کہتے ہیں؟ تم احمدی اسماعیلی وہابی تو شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ذمے یہ لگا رہے تھے کہ تصور شیخ کے وقت اللہ عزوجل کا دھیان بھی نہیں رہتا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! لیکن دیکھو تمہارا جھوٹ کس طرح عیاں ہو گیا، شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تو شیخ اور تصور شیخ کو خدا عزوجل تک پہنچے کیلئے رابطہ کا طریقہ بتاتے ہیں اور اس تصور شیخ کی تعلیم دے رہے ہیں لہٰذا تمہاری ساری حتی حتی والی رام کہانیاں باطل ٹھہریں اور "توجِیهُ القَولِ بما لا یَرضٰی بی قَائلُه" کا مصداق ہے۔

تصور شیخ پر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا حوالہ

☆ ......تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت جناب شیخ مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات کی جلد اول میں فرماتے ہیں۔

"ہیچ طریقے اقرب بوصول از طریق رابطه نیست" وصول الی اللہ کے لئے طریقہ رابطہ (تصور شیخ) سے زیادہ اقرب ترین کوئی راستہ نہیں ہے......الخ

([۱] مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی ، دفتر اول حصہ سوم مکتوب ۱۸۷ ص ۱۰۹،

[۲] البینات شرح مکتوبات جلد چہارم ص ۳۹۳ مکتوب ۱۸۷)

احمدی اسماعیلی دیوبندی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ جو اپنے مولوی اسماعیل دہلوی کی گستاخی پر پردہ ڈالنے کے لئے تصور شیخ (صرف ہمت) کا معنی ہی بدل دیتے ہیں اور عوام الناس کو یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ معاذ اللہ! صوفیہ و بزرگان دین تصور شیخ (صرف ہمت) کر کے اللہ عزوجل کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا دیتے ہیں حالانکہ یہ محض وہابیہ احمدیہ اسماعیلیہ کا صوفیائے کرام و بزرگان دین پر بہتان ہے۔وہابیہ کے اس من گھڑت معنی کا رد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس حوالے میں موجود ہے کہ تصور شیخ کا مقصد ہی وصول الی اللہ ہوتا ہے۔تصور شیخ کیا ہی اسی لئے جاتا ہے تاکہ تمام تر شیطانی خیالات اور وسوسوں سے نجات حاصل ہو اور کامل توجہ اللہ عزوجل کی طرف ہو جائے۔'' بلکہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تو واضح فرماتے ہیں کہ '' مخدوما مقصدِ اقصی و مطلب اسنے وصول بجناب قدس خداوندی است جل سلطانہ '' تو طالب کا مقصد تو ہر حال میں حق تعالیٰ تک رسائی ہے، پھر کیونکر اللہ عزوجل ہی کی ذات کو دل و دھیان سے نکال سکتا ہے؟ یا پھر بزرگان دین وصوفیائے کرام ایسی تعلیم ہی کیونکر فرما سکتے ہیں۔

تصور شیخ پر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا حوالہ

☆......اسی طرح مکتوبات میں ہے کہ

''نسبت رابطه همواره شمارا باصاحب رابطه میدار دو واسطه فیوض انعکاسی میشود شکر این نعمت عظمی بجا باید آورد''

''یعنی رابطہ کی نسبت تم کو ہمیشہ صاحبِ رابطہ کے ساتھ رکھتی ہے اور شیخ کے فیوض و

برکات کے پرتو کا واسطہ ہے اس بڑی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے“
(البینات شرح مکتوبات جلد اول زیر مکتوب ۱۴ ص ۶۲ ۴ تنظیم الاسلام پبلیکیشنز گوجرانوالہ
[۲] مکتوباب دفتر دوم حصہ اول مکتوب 24 ص ۱۰۰۴ مدینہ پبلیشنگ کمپنی کراچی)

تصور شیخ پر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تیسرا حوالہ

☆ ......یہی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

”مخدوما مقصدِ اقصی و مطلب اسنے وصول بجناب قدس خداوندی است جل سلطانه لیکن چوں طالب در ابتدا بواسطه تعلقات شتے در کمال تدنس و تنزل است و جناب قدس او تعالٰی در نهایت تنزه و ترفع و مناسبتی که سبب افاضه و استفاضه است درمیان مطلوب و طالب مسلوب است لا جرم از پیرِ راه دان راه بین چاره نبود که برزخ بود (الی قوله) پس در ابتدا و در توسط مطلوب را بے آئینه پیر نمتیواں دید“ (اس کا ترجمہ یہ ہے کہ)

میرے مخدوم ! مقصد اقصیٰ اور مطلب اسنیٰ خدا تعالیٰ کی بارگاہ ہے لیکن مختلف تعلقات کی وجہ سے ابتداء ہی حد درجہ گندگی اور پستی میں ہے اور حق تعالیٰ کی بارگاہ نہایت پاکیزہ اور بلند ہے لہٰذا وہ مناسبت جو افادہ اور استفادہ کا سبب ہے مطلوب اور طالب کے درمیان مسدود ہے اور لامحالہ راہ دان اور راہ بین پیر کے بغیر چارہ نہیں جو برزخ ہوا اور دونوں طرف سے حظ وافر رکھتا تا کہ وہ طالب کے لئے مطلوب تک وصول کا واسطہ بن جائے۔

(مکتوبات امام ربانی: دفتر اول، حصہ دوم مکتوب 169 ص 84 [۲] البینات شرح مکتوبات جلد چہارم، مکتوب ۱۶۹ ص ۲۱۷، ۲۱۸)

تصور شیخ پر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا چوتھا حوالہ

دیوبندی احمدی اسماعیلی مولوی خالد محمود نے اپنی کتاب میں اپنی کم علمی و جہالت کی بنا پر نماز کے اندر تصور شیخ کا انکار کرنے کی کوشش کی چنانچہ ''نماز سے باہر شغل رابطہ'' کا عنوان قائم کیا اور اس میں یہی کہ مومن جب نماز میں نہ ہو......تو اپنی ہمت کو شیخ و مرشد پر پوری طرح متوجہ کرسکتا ہے'' (شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص۱۷۱) اس کا صاف مطلب ہے کہ نماز میں یہ تصور شیخ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح آگے لکھتا ہے کہ شغل رابطہ کی صورت جو اس راہ کے سالکین سے ملتی ہے وہ نماز سے باہر ہوتی ہے'' (شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص۱۷۱)

لیکن یہ بھی دیوبندی مولوی کی جہالت ہے کیونکہ بڑے بڑے کامل صوفیہ بزرگوں سے نماز کے اندر تصور شیخ کرنا ثابت ہے۔

☆ ......حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسودراز قدس سرہ العزیز (721 ہجری) کی کتاب میں تصور شیخ ہی کے تحت حالت نماز میں تصور شیخ کا ثبوت موجود ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"تصور شیخ کی ترکیب یہ ہے کہ اپنے آپ کو شیخ کے روبروان کی مجلس میں حاضر تصور کرے یا اپنے دل میں شیخ کا خیال جمائے ......**نماز میں پیر کو دائیں یا بائیں طرف تصور کرے**" (خاتمہ ترجمہ آدابُ المریدین: ص۱۱۸، ۱۱۹ پروگریسو بکس)

تو معلوم ہوا کہ نماز میں بھی یہ شغل بزرگان دین وصوفیائے کرام سے ثابت ہے۔

☆ ......اسی طرح مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے دوران نماز تصور شیخ کا غلبہ ہونے کے متعلق استفسار کیا گیا

"خواجہ محمد اشرف نے لکھا کہ نسبت رابطہ کی ورزش یہاں تک غالب ہوگئی کہ

نمازوں میں اس کو اپنا مسجود جانتا اور دیکھتا ہوں اور اگر بالفرض اس کو دور کرنا بھی چاہوں تو نہیں ہوسکتا"

تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت جناب شیخ مجدد الف ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ

"رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ ست نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را نفی نکنند ظہور ایں قسم دولت سعادت مندان را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ رو متوسط خود انند دور جمیع اوقات متوجہ او باشند . . . الخ"

یعنی رابطہ (تصور شیخ) کی نفی لوگ کیوں کرتے ہیں حالانکہ شیخ ومقتداء مسجود الیہ [سجدے کی جہت] ہوتا ہے نہ کہ مسجود لہ (جس کو سجدہ کیا جائے یعنی اللہ عزوجل) یہ لوگ محراب ومساجد کی نفی کیوں نہیں کرتے ہیں (حالانکہ وہ بھی مسجود الیہ ہیں) یہ دولت خاص سعادت مندوں کو میسر ہوتی ہے حتی کہ تمام احوال میں صاحب رابطہ کو واسطہ جانتے ہیں اور تمام اوقات میں اسی کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی : دفتر دوم حصہ اول مکتوب ۳۰ ص ۱۰۱۲ [۲] البینات شرح مکتوبات جلد ۳ ص ۸۳ شارح محمد سعید احمد مجددی)

اشرفعلی کا فیصلہ "شیخ مسجود الیہ ہے نہ کہ مسجود لہ"

یہی حوالہ خود علمائے دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی نے بھی دیا چنانچہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"ایسا ہی جواب دیا ہے **تصور شیخ** کے معاملہ میں حضرت شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اس کو انوار العارفین میں مکتوبات جلد ثانی مکتوب سی ام سی سے نقل کیا ہے ضروری عبارت اس کی یہ ہے کہ

ورزش نسبت رابطه رانو شته بو دند که سجدے استیلاء یافته است که در صلوات آں را مسجود خود می داند و می بنید و اگر فرضا نفی کند منتفی نمیگرد و الی قوله رابطه را چرا نفی کنند که از مسجود الیه است نه مسجود له چرا محاریب و مساجد را نفی نکنند

(نسبت رابطہ کی ورزش کے متعلق لکھا تھا کہ اس قدر اس کا غلبہ ہوگیا ہے کہ نمازوں میں وہ مسجود معلوم ہوتا ہے اور نظر آتا ہے اور اگر بالفرض اس کی نفی کی جاوے تو منتفی نہیں ہوتا الی قولہ رابطہ کی کیوں نفی کرتے ہیں کیونکہ وہ مسجود الیہ ہے نہ کہ مسجود لہ [اور اگر باوجود مسجود الیہ ہونے کے نفی کرنے کی ضرورت ہے تو] محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے [حالانکہ یہ چیزیں بھی مسجود الیہ ہیں)"

(بوادر النوادر: از انیس الارواح، واقعہ ۶ ص ۱۳۹، ادارہ اسلامیات لاہور)

قارئین کرام! مذکورہ بالا تمام عبارات اور ترجمہ "بوادر النوادر" اشرفعلی تھانوی سے پیش کیا گیا ہے۔

احمدی اسماعیلی دیوبندیوں کے مطابق تو مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مشرک ٹھہرے کہ خواجہ محمد اشرف نماز میں شغل رابطہ کر رہے ہیں، اور ان پر اس قدر اس کا غلبہ ہو گیا ہے کہ نمازوں میں وہ مسجود معلوم ہوتا ہے اور نظر آتا ہے دیوبندی احمدی دھرم کے مطابق تو مجدد الف ثانی کو

چاہیے تھا کہ اس پر شرک کا فتویٰ لگا کر اس کو مشرک قرار دیتے لیکن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تو فرما رہے ہیں کہ **"یہ دولت خاص سعادت مندوں کو میسر ہوتی ہے"**

دیکھئے جو دیوبندی دھرم میں اتنا بڑا [خودساختہ] شرک ہے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے شغل کو دولت کہہ رہے ہیں اور ایسے لوگوں کو سعادت مند قرار دے رہے ہیں۔ پھر مجدد الف ثانی تو رہے ایک طرف خود علمائے دیوبند کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی نے بھی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حوالہ لکھا لیکن انہوں نے بھی دیوبندی دھرم کا ستیاناس کر دیا کہ اس کو شرک نہ کہا۔

دیوبندی دھرم میں تو اسی عمل کے بارے میں کھینچ تان کر کہا گیا کہ حتی کہ اللہ عزوجل کی طرف بھی دھیان نہیں رہتا بالفرض اس کو درست تسلیم کرلیا جائے تو اب بتایئے کہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کی کیا تاویل کریں گے؟ بلکہ دیوبندیوں کے اس اصول کے مطابق تو مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ!

قارئین کرام! کہاں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ طریقت کے امام، کتاب وسنت کے پیروکار اور کہاں احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی اور ان کے جاہل پیروکار جن کو نہ طریقت میں کچھ لیاقت اور نہ شریعت میں مہارت۔ ایسے جلیل القدر امام مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلے میں اسماعیلیوں دیوبندیوں یا ان کے امام اسماعیل دہلوی کی کون مانے گا۔

ان کے امام اسماعیل دہلوی کی تو یہ حالت ہے کہ خود اس کے اپنے اس کی جہالتوں کے گواہ ہیں جیسا کہ شاہ عبدالقادر نے کہا

"بابا ہم تو سمجھے تھے کہ اسماعیل عالم ہو گیا مگر وہ تو ایک حدیث کے معنیٰ بھی نہیں سمجھا"

(ارواح ثلاثہ: ۹۸ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

کہاں اسماعیل دہلوی جیسا کم علم شخص اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو شرک کہنے والا [دیکھو تقویۃ الایمان] اور کہاں مجدد الف ثانی جیسے مجدد، شریعت وطریقت کے امام۔تو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مقابلے میں اسماعیل دہلوی کی بات کوئی احمدی ہی مانے گا سنی تو ہرگز نہیں مان سکتا۔

تصور شیخ پر "ہدایۃ الطالبین" کا پہلا حوالہ

☆......حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے شاہ غلام علی شاہ کے معظم خلیفہ حضرت صاحبزادہ حافظ شاہ ابوسعید نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ہدایۃ الطالبین''، شغل اول میں لکھا کہ

"طریقه رابطۂ اقرب طرق ست ، و منشأ ظهور عجائب و غرائب ست حضرت ایشاں عروۃ الوثقی خواجه محمد معصوم رضی اللّٰه تعالیٰ عنه فرموده اند ، که ذکر تنها بے رابطه و بے فنا فی الشیخ مُوصل نیست ، و رابطه تنها بر عایت آدابِ صحبت کافی است"

"جاننا چاہیے کہ رابطہ کا راستہ اور تمام راستوں کی نسبت بہت ہی نزدیک راستہ ہے ۔علاوہ برآں عجائب وغرائب کے ظہور کا منشاء اور ذریعہ یہی ہے۔حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خالی ذکر بغیر رابطہ اور بغیر فنا فی الشیخ کے منزل مقصود تک پہنچا نہیں سکتا اور خالی رابطہ صحبت آداب کی رعایت کے ساتھ کفایت کرسکتا ہے۔"

(ہدایۃ الطالبین ''شغل اول قدیم نسخہ صفحہ ۱۵، جدید ص ۱۷، ادارہ فیوضات مجددیہ، مانسہرہ۔اوگی)

تصور شیخ پر ''ہدایۃ الطالبین کا دوسرا حوالہ''

☆ ......حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے شاہ غلام علی شاہ کے معظم خلیفہ حضرت صاحبزادہ حافظ شاہ ابوسعید نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ہدایۃ الطالبین''، شغل اول میں لکھا کہ

''اول مرید کو اسم ذات کے ذکر کی تلقین فرماتے ہیں، اُس کا طریقہ یہ ہے کہ طالب (مرید) کو چاہیے کہ پہلے اپنے دل کو تمام خطرات اور حدیث نفس (خیالی کلام کا سلسلہ) سے پاک وصاف کرے، اور گزشتہ اور آیندہ کے اندیشہ کو بھی دل سے نکال ڈالے اور خطرات وخیالات دور کرنے کے لئے جناب الٰہی میں خوب تضرع وزاری کرے'' وتصور صورت بزرگے کہ از وتلقین ذکر یافتہ، مقابل دل یا درون دل نگاھداشتن برائے رفع خواطر اثرے تمام وارد، وھمیں تصور صورت شیخ را ذکر رابطہ میگویند'' اور ان کے دور کرنے کے لئے اُس بزرگ کی صورت کا تصور وخیال جس سے اس نے وہ ذکر حاصل کیا ہے، **دل کے مقابل یا دل کے اندر محفوظ رکھنا پورا پورا اثر رکھتا ہے، اور اسی تصور صورت شیخ کو ذکر رابطہ بھی کہتے ہیں''**

(ہدایۃ الطالبین ''شغل اول قدیم نسخہ صفحہ ۹، ہدایۃ الطالبین ''شغل اول، جدید ص ۱۳۔ ادارہ فیوضات مجددیہ، مانسہرہ۔ اوگی)

حضرت خواجہ معصوم وخواجہ محمد عثمان دامنی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ

علمائے دیوبند کے ''فتاوی حقانیہ جلد ا ص ۲۰۷''میں تصور شیخ کے سلسلے میں ''حضرت شاہ

محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ" کو پیش کیا گیا۔ بلکہ دیوبندی مولوی نسیم احمد امروہی نے مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندی کا ترجمہ [وتلخیص] کیا جو کہ دیوبندی منظور نعمانی نے پسند بھی کیا۔ انہی شاہ صاحب کا ایک حوالہ بھی پیش خدمت ہے۔ حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی شغل کا پانچواں طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا

"قسم پنجم رابطہ ہے (یعنی) **دل میں پیر کی صورت کا تصور کرے**، بزرگوں نے کہا ہے ع سایۂ رہبر بہ است از ذکرِ حق۔ رہبر (پیر) کا سایہ ذکرِ حق سے بہتر ہے یعنی پیر کی صورت کو ذہن میں رکھنا مرید کیلئے ذکر سے زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ **پیر مرید کے لئے حق سبحانہ کی بارگاہ تک پہنچنے کا وسیلہ ہے** پس مرید پیر کے ساتھ مناسبت کے جس قدر زیادہ اسباب رکھتا ہوگا اس کے باطن سے اسی قدر زیادہ فیض اخذ کرے گا اور بہت جلد مطلب کو پہنچ جائے گا۔

(مکتوبات معصومیہ دفتر دوم صفحہ ۲۱۶ مکتوب ۱۱۳ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز)

دیکھئے تصور شیخ محض ایک وسیلہ ہے، بارگاہِ خداوندی میں پہنچے کا ذریعہ ہے جس کی بدولت مقام احسان حاصل ہوتا ہے لہٰذا احمدی اسماعیلی دیوبند علما کا یہ کہنا کہ تصور شیخ سے اللہ عزوجل کی طرف دھیان نہیں رہتا معاذ اللہ! یہ سب خود ساختہ اور خواہ مخواہ صوفیہ اور بزرگان دین پر الزامات و بہتان لگانا ہے۔

تصور شیخ اور حضرت مرزا جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

معمولات مظہریہ میں ہے کہ

"حضرت مخدومی جناب مولانا عبدالرحمن جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ سرشتہ

دولت میں فرماتے ہیں کہ ذکر کا **تیسرا طریقہ ذکر رابطہ (صرف ہمت، تصور شیخ)** ہے جو کہ اس پیر کے ساتھ قائم ہوتا ہے جو کہ مقام مشاہدہ تک پہنچا ہوا ہوتا ہے اور ان کا مشاہدہ وتجلیات ذاتیہ سے ثابت شدہ ہوتا ہے **ان کے چہرے کو دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہے جیسا کہ "هم الذين اذا روا ذكر الله" (وہ وہ لوگ ہیں جن کو دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہے)** اور ان کے ساتھ ہم نشینی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم نشین ہوتے ہیں جیسا کہ فرمایا "**هم جُلساء الله**" (وہ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہوتے ہیں) پس اے مخاطب! تجھے ایسا اللہ تعالیٰ کا پاک و برگزیدہ بندہ مل جائے تو اس کی صحبت ومجلس کو اختیار کر جو تجھے یہ صحبت ومجلس مہیا ہو جائے تو جتنا بھی ممکن ہو مجلس کے اثرات کو قبول کر جہاں تک بھی ہو سکے خوب لگن کے ساتھ توجہ قائم کر اگر اس معاملہ میں کوئی خلل وخرابی ظاہر ہو جائے تو دوبارہ اس بزرگ کی مجلس میں حاضر ہو تاکہ اس بزرگ کی برکت سے اس کا یہ فتور وخرابی ختم ہو جائے ہر مجلس کے بعد دوسری مجلس اس بزرگ کے ہم نشین ہو تاکہ تمام خرابیاں تیرے اندر سے دور ہو جائیں اور **ذکر الٰہی میں ہر لمحہ مشغول رہنے** کا ملکہ تجھے حاصل ہو جائے اگر ایسا بزرگ آدمی [شیخ ومرشد] کہیں دور چلا جائے یا دنیا سے پردہ پوش ہو جائے **تو اس کی شکل وصورت کو اپنے دل کے اندر قائم کر کے ظاہر اور باطنی طور پر قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو** اور جو کچھ بھی دل کے اندر خیال گزرے اس کی نفی کرے تاکہ دنیا سے غیب ہونے اور بے خود ہونے کی کیفیت نمودار ہو جائے اتنا اس کیفیت کو اختیار کرے کہ اسے یہ کیفیت ملکہ کے طور پر حاصل ہو جائے اس سے

بڑھ کر اللہ تعالیٰ اور پیر و مرشد کے قریب ہونے کا اور کوئی راستہ و طریق نہیں ہے"

(معمولات مظہریہ صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱: محمد نعیم اللہ بہڑائچی، ناشر کرمانوالہ بک شاپ)

دیکھئے یہ ہے تصورِ شیخ کہ جس سے اللہ عزوجل کی طرف دل لگتا ہے، یکسوئی حاصل ہوتی ہے، لیکن نام نہاد مفتی حماد جیسے حضرات عوام الناس کو اس کا الٹ بتاتے ہیں کہ تصورِ شیخ کے وقت اللہ عزوجل کا بھی دھیان نہیں رہتا معاذ اللہ! حالانکہ یہ محض صوفیائے کرام پر بہتان و الزام ہے اور شاہ اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کے ناکام دفاع میں ان عظیم ہستیوں کی کھلی مخالفت ہے۔

تصورِ شیخ اور علاج السالکین کا فیصلہ

☆ ......علاج السالکین میں ہے کہ

''ذکر کرتے وقت ہر طرح کے خیالات سے دل و دماغ کو پاک اور یکسو رکھیں صرف ایک اللہ ہی کے ذکر سے دل و دماغ کو معمور رکھیں۔ **اس دوران میں مرشد کا تصور ذہن میں رہے تو وسوسے پیدا نہ ہوں گے**، اس پر اگر وساوس پیدا بھی ہوں تو اس کا کوئی خیال نہ کریں، اس سے کوئی حرج نہیں۔ البتہ اس بات کی ضرور احتیاط رکھیں کہ اپنی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا نہ ہوا گر خود بخود بلا ارادہ آئیں تو کوئی مضر نہیں، **کثرت ذکر اور تصورِ شیخ قائم رکھنے سے وساوس کم ہو جائیں گے**۔ تصورِ شیخ ابتدائے سلوک میں اس لئے ضروری ہے کہ اس ایک تصور سے دنیا بھر کے تصورات باطلہ کا ازالہ کرنے میں مدد ملتی ہے اور آخر میں چل کر قلب سے شیخ کا تصور نکال کر اللہ کا تصور جمانا بہت سہل ہو جاتا ہے۔ [یعنی مقام احسان حاصل ہو

جاتا ہے۔] تصورِ شیخ پر بعض حضرات شرک کا شبہ کرتے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ۔اہل علم تصورِ شیخ کو بطور علاج مبتدیوں کے سلوک کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں ۔کثرت ذکر اور تصورِ شیخ قائم رکھنے سے وساوس خود بخود کم ہوجاتے ہیں۔تصور شیخ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیخ کی صورت مجسم ہوکر نظر میں آئے یا یہ کہ شیخ کو خدائے تعالیٰ کی طرح ہر وقت اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھیں ،مقصود صرف شیخ کا ایک تخیل ہے۔قوت متخیلہ میں ایسی قوت ہے کہ انسان جس چیز کا بھی خیال کرتا ہے وہ اس کی آنکھوں میں بعینہ موجود ہوجاتی ہے، **پس شیخ کے تصور سے اس کے فیوض و برکات کے حصول میں بڑی مدد ملتی ہے**۔(علاج السالکین،۴۹،۵۰ مینار بک ڈپو حیدر آباد)

قارئین کرام! ان حوالوں میں واضح طور پر تصور شیخ کا ثبوت موجود ہے دیگر حوالے ایک طرف حضرت مجدد الف ثانی ،حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم جیسے شخصیات کے حوالہ جات ہی کافی تھے لیکن بطور تائید ہم نے دیگر حوالے بھی پیش کر دیئے۔

تصور شیخ پر فرقہ احمدیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ کے حوالہ جات

اب آیئے خود احمدی اسماعیلی دیوبندی فرقے کی کتب سے تصور شیخ کا ثبوت ملاحظہ کیجیے۔ لیکن ایک بات کی وضاحت کر دیتے ہیں کہ دیگر متعدد مسائل کی طرح احمدی دیوبندی اسماعیلی فرقہ تصور شیخ کے موضوع پر بھی آپس میں بدترین خانہ جنگی کا شکار ہے۔جس کی تفصیل ہم آگے پیش کریں گے لئے پہلے تصور شیخ کے ثبوت پر علمائے دیابنہ احمدیہ اسماعیلیہ کی کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

''تصور شیخ'' شیطانی وسوسوں سے بچاتا ہے''دیوبندی فتویٰ''

آیئے سب سے پہلے تو یہ ملاحظہ فرمائیں کہ تصور شیخ کیوں کیا جاتا ہے اور اس کا فائدہ کیا ہے؟ احمدی اسماعیلی دیوبندی فرقے کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

''تصور شیخ سے شیطان دفع ہوتا ہے''(ملفوظات حکیم الامت ج25 ص۲۲۶)

جب تصور شیخ سے شیطان دفع ہوتا ہے تو چاہیے تو یہ تھا کہ اسماعیل دہلوی شیطان کی مخالفت کرتا اور تصور شیخ کرتا لیکن اسماعیل دہلوی نے اس کو شرک کی طرف کھینچ کر لے جانے والا بتا کر شیطان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس سے ''گاؤخر'' کے استغراق کو بہتر بتایا۔ کیونکہ شیطان کا مقصد ہی نمازی کو گاؤخر کے خیال میں مستغرق کرنا خود دہلوی نے بیان کیا اور پھر اس کی طرف نمازیوں کو خود لگا کر شیطانی مقصد کو پایہ تکمیل تک بھی پہنچایا۔

''تصور شیخ'' شیطانی وسوسوں سے بچاتا ہے''فتویٰ حقانیہ''

علمائے دیوبند کے معتبر فتاویٰ حقانیہ میں تصور شیخ کے بارے میں لکھا ہے کہ

''جب ایک ذاکر ذکر خداوندی میں لگ جاتا ہے اور مراقبہ کر لیتا ہے **تو شیطان اس سالک کے دل میں وسوسے ڈال دیتا** ہے جس کی وجہ سے ذاکر کا خیال وفکر دوسری طرف مائل ہوجاتا ہے **تو اس وقت وہ سالک دفعِ وساوسِ شیطانی کی غرض سے اپنے شیخ کا تصور کر لیتا ہے اور جب وسوسہ دور ہوجاتا ہے تو پھر اللہ کا ذکر وفکر میں مشغول ہوجاتا ہے**، **یہ تصور دفع وساوسِ شیطانی** کے لئے حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ محمد معصومؒ کے سلسلے میں ایک طریقہ تھا **اور اس قسم کے تصور کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے**۔ اسی طرح دیگر اُن احادیث میں جو صحابہ کرام حضور انور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کی حالت بیان کرتے ہیں تو وقتِ بیان میں اس زمانے کا تصور کرتے ہیں''۔(فتاویٰ حقانیہ جلد ا ص ۲۰۷ ناشر نامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

علمائے دیوبند کے دار العلوم حقانیہ کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ صوفیائے کرام کے نزدیک تصور شیخ (صرفِ ہمت) یہ ہے کہ جب اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول ہوں تو چونکہ اس وقت شیطانی خیالات اور وسوسوں کا حملہ ہوتا ہے (یا شیطان کسی نمازی کو بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق کرنے کی کوشش کرے) تو شیطانی وسوسوں کو ختم کرنے کے لئے شیخ کا تصور (صرف ہمت) کیا جاتا ہے جس کی بدولت شیطانی وسوسے ختم ہو جاتے ہیں اور اللہ عزوجل کی عبادت میں کامل مشغولیت نصیب ہوتی ہے۔

حماد دیوبندی! کذب بیانی، دجل وفریب کی بجائے کم ازکم اپنے اکابرین کا یہ فتویٰ ہی پڑھ لیتے، کتنا بڑا ظلم ہے کہ تصور شیخ کا مقصد تو یہ ہے لیکن دیوبندی حضرات بالخصوص دیوبندی حماد نے اس کے برعکس یہ لکھ دیا کہ تصور شیخ (صرف ہمت) یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا بھی دھیان ہی نہ رہے۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ**

''تصور شیخ'' شیطانی وسوسوں سے بچاتا ہے مولوی زکریا و حسین احمد

☆......احمدی اسماعیلی دیوبندیوں کے فتاویٰ حقانیہ کی طرح ان کے (نام نہاد) محدث کبیر مولوی زکریا اور (نام نہاد) شیخ الہند حسین احمد ٹانڈوی نے بھی یہی لکھا ہے کہ شیطان لعین کی طرف سے جو وسوسے اور بُرے خیالات آتے ہیں وہ سب تصور شیخ کی وجہ سے دور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مولوی زکریا حسین احمد ٹانڈوی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

''**تصور شیخ وسوسہ اور پریشان خیالات سے بچاتا ہے۔** تصور شیخ سے عجیب وغریب

کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور شیخ کو خبر بھی نہیں ہوتی اور نہ وہ مرید کو کوئی تعلیم یا نفع پہنچانا چاہے نہ اس کی توجہ مرید کی طرف ہوتی ہے بلکہ یہ فطری مؤثرات ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے شیطانی وسوسوں سے بچنے کا ذریعہ بنایا ہے اور برکاتِ یزدانی کے نزول کا باعث گردانا ہے چونکہ عوام الناس کے قدم اس راہ میں لغزش کرتے ہیں اس لئے حکمائے امت نے اس مسئلہ میں احتیاط سے کام لیا ہے ورنہ شرعاً اس کی اجازت اور روایات سے اس کا ثبوت ملتا ہے''۔

(شریعت وطریقت کا تلازم ص ۱۸۱ مکتبۃ الشیخ بہادرآباد کراچی، مکتوبات شیخ الاسلام: ۱/ ۸۰ مکتوب ۱۰)

سبحان اللہ! پتہ چلا کہ ''تصور شیخ'' شیطانی وسوسوں اور پریشان خیالات سے بچاتا ہے اور تصور شیخ کو اللہ عزوجل نے شیطانی وسوسوں سے بچنے کا ذریعہ بنایا اور برکاتِ یزدانی کے نزول کا باعث گردانا ہے اور شرعا اس کی اجازت اور روایات (احادیث مبارکہ اور عمل صاحب) سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اللہ اکبر! سبحان اللہ العظیم!

الحمد للہ عزوجل! خود علمائے دیوبند کے ہر دلعزیز مولوی زکریا کاندھلوی اور ان کے (نام نہاد) شیخ الہند حسین احمد ٹانڈوی نے دیوبندی نام نہاد مفتی حماد اینڈ کمپنی کے منہ پر ایسا طمانچہ مارا ہے کہ اگر شرم وحیا ہوئی تو اپنی خود ساختہ اور کذب ودجل پر مبنی تصور شیخ [صرف ہمت] کی تعریف سے لازمی رجوع کریں گے لیکن ہمیں کوئی امید نہیں کیونکہ شرم و حیا اور دیوبندیت دونوں متضاد چیزیں ہیں۔

تصور شیخ کے بارے میں دیوبندی اشرفعلی تھانوی کا فیصلہ

☆......احمدیوں دیوبندیوں کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی ''حقیقت تصورِ شیخ'' کے بارے

میں لکھتے ہیں کہ

''اس کو برزخ، رابطہ اور واسطہ بھی کہتے ہیں، اس کے یہ معنی تو آج تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدا تعالیٰ کو پیر کی شکل میں سمجھے، یہ تو محض باطل ہے اگر ان اللہ خلق اٰدم علی صورتہ سے دھوکا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ صورت ناک اور منہ ہی کو نہیں کہتے مثلاً یہ بولتے ہیں کہ اس مسئلہ کی یہ صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی ناک و منہ نہیں ہے بلکہ صورت کے معنی صفت کے بھی ہوتے ہیں تو انسان کو آخر سمع و بصر وغیرہ عنایت ہوا ہے۔ اس لئے اس کو صورتِ حق کہا گیا ہے۔ غرض یہ معنی تصورِ شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ کتبِ فن میں اس قدر مذکور ہے کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوتِ نسبت سے طرح طرح کی برکات حاصل ہوتی ہیں اور بعض محققین نے تصورِ شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دوسرے خیال کا واقع ہوتا ہے اس سے یکسوئی میسر ہو جاتی ہے خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحبؒ نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی ہے۔

اصل مقصود تصور حق تعالیٰ کا ہے مگر اللہ تعالیٰ چونکہ مرئی نہیں ہیں، اس لئے جن لوگوں کی قوتِ فکریہ ضعیف ہوتی ہے ان کو یہ تصور جمتا نہیں۔ اس لئے ان کے ذہن میں خیالات بہت آتے ہیں ایسے لوگوں کو یکسوئی حاصل کرنے کے واسطے تصور شیخ تجویز کیا گیا کیونکہ علاج بالضد ہوتا ہے یعنی خیال کے دفع کرنے کیلئے دوسرے خیال کو ذہن میں جمایا جائے گا خواہ وہ کوئی خیال ہو۔ پس ان خیالاتِ مختلفہ کے

دفع کرنے کے واسطے ہر دیکھی ہوئی چیز کا تصور کافی ہے۔ جس پر بھی خیال جم سکے۔ **لیکن ان سب خیالات میں سے شیخ کا تصور انفع ہے کہ** وہ محبوب ہونے کی وجہ سے ذہن میں زیادہ جمے گا اس لئے دفعِ خیالات میں زیادہ مؤثر ہوگا۔

تصورِ شیخ کوئی بالذات مطلوب نہیں، صرف توجہ الی اللہ کے وقت جو وساوس مجرد کا ہجوم ہوتا ہے وہ قطعِ وساوس کیلئے ہے اس سے یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر اس یکسوئی سے توجہ الی اللہ کی استعداد ہو جاتی ہے ۔ پھر اس استعداد کو مقصود میں صَرف کرنا اور جب مقصود حاصل ہو جائے تو پھر ان ہیئات و قیود کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کی مثال مکان میں جھاڑو دینے کی سی ہے۔ مکان کے صاف کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ ایک ایک تنکا اٹھا اٹھا کر باہر پھینکا جائے۔ اس میں جو کلفت ہے وہ ظاہر ہے۔ دوسرا یہ کہ سب تنکوں کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ جب سب مجتمع ہو جائیں تو سب کو اٹھا کر باہر پھینک دے۔ بس یہی دوسری صورت تصورِ شیخ کی ہے کہ سب تصورات کو ایک تصور میں جمع کر کے جب یکسوئی حاصل ہو جائے تو اس کو بھی ترک کر دیا جائے۔ **تو وہ مقصود بالذات نہ ہوا، بلکہ مقصود بالغیر ہوا**۔ اس لئے جب یہ غرض حاصل ہو جائے تو شیخ کا تصور بھی دل سے نکال دے۔ اور صرف ذاتِ حق کی طرف متوجہ ہو جائے۔ پھر احیاناً اگر خیالات آ جائیں تو پھر شیخ کا تصور کرے جب خیالات دفع ہو جائیں۔ پھر ذاتِ حق کی طرف متوجہ ہو جائے کیونکہ مقصود حقیقتاً یہی ہے اور خود حق تعالیٰ کا براہِ راست تصور کرے تو وہ بہتر ہے۔

(شریعت و طریقت، باب سوم ص ۲۸۴ تا ۲۸۶، تھانوی ادارہ اسلامیہ لاہور، کراچی پاکستان)

قارئین کرام! یہاں یہ بات بھی خود علمائے دیو بند سے ثابت ہوگئی کہ تصور شیخ میں **"اصل مقصود تصور حق تعالیٰ کا ہے"** لہٰذا جو دیو بندی احمدی اسماعیلی یہ کہتے ہیں کہ صرفِ ہمت یعنی تصور شیخ میں مقصود شیخ ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کی طرف سے دھیان ختم ہو جاتا ہے، ایسے تمام احمدی دیو بندی جھوٹے دجال ہیں اور اپنے احمدی دیو بندی اکابرین کی کتب سے بھی جاہل ہیں۔ **پھر اشرفعلی تھانوی نے تصور شیخ کے بارے میں لکھا**

''صرف توجہ الی اللہ کے وقت جو وساوس مجرد کا ہجوم ہوتا ہے وہ قطعِ وساوس کیلئے ہے اس سے یکسوئی حاصل ہوجاتی ہے۔ پھر اس یکسوئی سے توجہ الی اللہ کی استعداد ہوجاتی ہے''

اب دیو بندی احمدی مفتی حماد اینڈ کمپنی! کم از کم اپنے گھر کے ان نیم حکیم صاحب کی طرف رجوع کر لیتے تو ان کی کذب و دجل کی بیماری کا شاید کچھ علاج ہو جاتا اور تصور شیخ کے بارے میں ایسی بے ہودہ و من گھڑت گفتگو کر کے صوفیائے کرام و اکابرین امت مسلمہ اور خود اکابرین دیو بند کی مخالفت نہ کرتے اور نہیں مشرک نہ بناتے۔

تصور شیخ فیضان الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے

احمدی اسماعیلی دیو بندی فرقے کے مولوی زکریا لکھتے ہیں کہ

"حضرت قطب العالم مولانا الحاج امداد اللہ صاحب قدس سرہ العزیز اپنے خلیفہ خاص حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کو تحریر فرماتے ہیں"

(اصل خط فارسی میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے)

"اگر فرصت ہو تو نماز صبح یا مغرب یا عشا کے بعد علیحدہ کسی حجرہ وغیرہ میں بیٹھیں اور

دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے اس طرف متوجہ ہوں اور تصور کریں کہ گویا اپنے شیخ کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور فیضان الٰہی شیخ کے سینہ سے میرے سینہ میں آ رہا ہے" (شریعت و طریقت کا تلازم صفحہ ۱۸۴ مکتبۃ الشیخ کراچی)

معلوم ہوا کہ تصور شیخ فیضان الٰہی کے حصول کا ذریعہ بھی ہے، کہ اس عمل سے "فیضان الٰہی" شیخ کے سینہ سے مریدوں کے سینہ میں آتا ہے۔

"دل کو تمام خیالات سے خالی" سے مراد کیا ہے؟

اب یہاں پر دیوبندی احمدی اسماعیلی حضرات ہمیں بتائیں کہ اس عبارت میں مولوی زکریا نے جو لکھا کہ

"دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے اس کی طرف متوجہ ہوں"

مولوی زکریا کے مطابق کیا اللہ عزوجل کے خیال سے بھی دل کو خالی کرنا مراد لیا جائے گا؟ جیسا کہ دیوبندی اکثر یہی کہتے ہیں تو اگر یہ مراد نہیں تو وہ سارے دیوبندی جو اس قسم کی جاہلانہ تاویلات کرتے ہیں وہ سب جاہل اور ان کی تاویلات باطل ٹھہریں اور اگر یہی مراد لی جائے تو ایسی صورت میں احمدی اسماعیلی مولوی زکریا دیوبندی بھی مشرک ٹھہرے کہ وہ [بقول دیوبندی] دل کو اللہ عزوجل کے خیال و دھیان سے خالی کرنے کی تعلیم و تربیت دیتے رہے۔ اب فرقہ احمدیہ دیوبندیہ کی مرضی کہ دونوں باتوں میں سے کس کو قبول کرتے ہیں۔

تصور شیخ کے بارے میں دیوبندی محمد اقبال مہاجر مدنی کا فیصلہ

☆......اسی طرح دیوبندیوں کے محمد اقبال مہاجر مدنی لکھتے ہیں کہ

"اس کو ذکر رابطہ بھی کہتے ہیں یہ طریقہ بہت جلد اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا ہے اور

بہت آسان ہے شیخ کی توجہ اوران کے اخلاص کی برکت سے دل غفلت سے پاک ہو جاتا ہے اور شیخ کی محبت کی کشش سے مشاہدہ الٰہی کے انوار دل میں چمکنے لگتے ہیں ...... ''**شیخ کی طرف خیال کرنا بظاہر غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے مگر شیخ چونکہ موصل الی اللہ تعالیٰ ہے اس لئے اس کا خیال دراصل اللہ تعالیٰ کا خیال پیدا کرنے والا اور غیر اللہ کے خیال کو مٹانے والا ہے**''

(فیض شیخ ص ۳۲، ۳۳: محمد اقبال مہاجر مدنی مجلس نشریات اسلام کراچی)

دیوبندیو! ان حوالوں کو پڑھو، یہ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ تصور شیخ (صرف ہمت) کی وجہ سے دھیان اللہ عزوجل سے ہٹتا نہیں بلکہ ''تصور شیخ'' شیطانی وسوسوں اور خطرات کو دور کر کے اللہ عزوجل کی طرف دھیان کرتا ہے، تصور شیخ تو تجلیاتِ الٰہی وجلوہ ربانی سے مشرف ہونے کا ذریعہ وآئینہ ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور جائز اور اللہ کی طرف واسطہ ہے

☆ ......علمائے دیوبند کی کتاب ''کمالات اشرفیہ'' میں ہے کہ

''عبد اللہ خان صاحب کے ماموں صاحب نے [تھانوی سے] عرض کیا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے شیخ جناب حاجی [امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ] صاحب تمام دوسرے مشائخ سے افضل ہیں اور مرید کے لئے تصور شیخ بھی ایک چیز ہے نفع بھی ہوتا ہے اور لذیذ بھی ہے اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام شیخوں کے شیخ ہیں تمام مشائخ سے افضل ہوئے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو انبیاء علیہم السلام کے بھی امام ہیں یہ تو آپ دنیا ومافیھا [دنیا اور جو کچھ اس میں ہے] سے افضل وبرتر ہوئے

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جب یہ ہمارا اور تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور تو بڑی چیز ہوا۔ لیکن جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کا ارادہ کرتا ہوں تو اندر سے دل قبول نہیں کرتا اور لذت حاصل نہیں ہوتی۔ گویا مجھ سے ہو ہی نہیں سکتا۔ ہاں اللہ کے تصور ذات میں جی لگتا ہے اور لذت آتی ہے، یہ کیا بات ہے اور اس میں خطا وصواب کیا ہے؟

(تھانوی صاحب نے جواب میں کہا)

مذاق مختلف ہوتے ہیں بعضوں پر حب حق غالب ہوتی ہے اور بعضوں پر حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ پر توحید کا غلبہ ہے **اور فی نفسہ دونوں مذاق صحیح ہیں۔**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بھی در حقیقت حق تعالیٰ ہی کی محبت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت من حیث الرسالۃ ہے اور نائب کی محبت من حیث النیابتہ در حقیقت غیب کی محبت ہے اور اللہ کو ہم نے پہچانا کیسے؟ بذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، تو جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ نہ ہو، حب اللہ حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور میرا [تھانوی کا] مذاق بھی آپ ہی کا سا ہے مجھے کسی چیز میں ایسی لذت نہیں آتی جیسی ذکر اللہ میں آتی ہے **اور یہ یاد رکھئے کہ دونوں [مذاق] محمود ہیں۔**

(کمالات اشرفیہ ص ۱۸۰ مکتبہ تھانوی مولوی مسافر خانہ ایم اے جناح روڈ کراچی)

دیو بندیو! ملاحظہ کرو کہ تھانوی صاحب دونوں مذاق کو محمود قرار دے چکے، حتیٰ کہ اگر کسی پر حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی غلبہ ہو تو در حقیقت یہ اللہ عزوجل ہی کی محبت ہے، اللہ عزوجل کی محبت کے مخالف نہیں۔ اب بھی اگر تم نہ مانو تو پھر تمہاری ضد وہٹ دھرمی کا علاج ہمارے

پاس نہیں ہے۔

ایک اعتراض کا ازالہ

احمدی دیوبندی حضرات اکثر ایسے حوالے پیش کرتے ہیں جن میں ایسا مضمون ہوتا ہے کہ فلاں بزرگ نے صرف اللہ عزوجل کی طرف دھیان رکھا اور کسی کی طرف دھیان نہیں دیتے ،حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھی دھیان نہیں دیتے وغیرہ وغیرہ۔

تو تھانوی کی اس عبارت میں ان احمدی دیوبندیوں کا جواب موجود ہے کہ

''بعضوں پر حب حق غالب ہوتی ہے اور بعضوں پر حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔آپ پر توحید کا غلبہ ہے......الخ''

لہٰذا ایسے حضرات جن پر حب حق غالب ہوتی ہے ہمارے نزدیک وہ ہرگز قابل اعتراض نہیں بلکہ قابل اعتراض تو یہ عمل ہے کہ حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تصور شیخ) کو بیل وگدھے کے تصور میں مستغرق ہونے سے بھی بدتر سمجھیں۔

''تصور شیخ'' پر علمائے دیوبند کی پیش کردہ احادیث اور حوالہ جات

دیوبندیوں کے نام نہاد محدث کبیر مولوی زکریا ''تصورِ شیخ'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

اسی کو شغل رابطہ بھی کہتے ہیں اور برزخ اور واسطہ بھی کہتے ہیں (تعلیم الدین) یہ مشائخ سلوک کے یہاں بہت اہم اشغال میں ہے۔ **مشائخ نے بہت سے فوائد اس کے تحریر کئے ہیں۔** بعض اکابر [یعنی علماء وہابیہ۔از ناقل] نے اس کو مطلقاً ناجائز کہا ہے۔ **یہ تو بندہ کے نزدیک صحیح** نہیں۔اس لئے کہ **بہت سی احادیث سے تصور شیخ مستفاد ہوتا ہے**۔اس لئے جو [وہابی۔از ناقل] حضرات اس کو مطلقاً ناجائز کہتے

ہیں وہ تو میری سمجھ میں نہیں آیا۔

محرم کے خوشبو لگانے کے بارے میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں **کانی انظر الی و بیض الطیب فی مفارق رسول اللہ** ﷺ۔ گویا میں اس وقت خوشبو کی چمک کو حضور اقدس ﷺ کی مانگ میں دیکھ رہی ہوں۔

حضرت ابن مسعودؓ کی روایت جس کو [اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب] التکشف ص ۶۷۰ میں بخاری و مسلم کے حوالہ سے نقل کیا ہے حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں **کانی انظر الی رسول اللہ** ﷺ **الحدیث** وہ فرماتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کی انبیاء میں سے حکایت فرماتے تھے جن کو ان کی قوم نے مارا تھا الخ۔

ابوداؤد میں **باب ما جاء فی خاتم الحدید** میں حضرت علیؓ کی حدیث ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو **اللھم اھدنی و سددنی** اور جب ہدایت کا لفظ کہا کرو تو راستہ کی ہدایت کا تصور کیا کرو اور جب سددنی کہا کرو تو تیر کے سیدھا ہونے کا تصور کیا کرو۔ سیدی و مرشدی اس کی شرح بذل المجہود میں تحریر فرماتے ہیں کہ اپنے دل میں ہدایت طریق سے تصور کیا کر جیسا چلنے والا سیدھا راستہ میں چلتا ہے اور دائیں بائیں نہیں مڑتا، اگر مڑ جائے تو مقصود تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح ہدایت میں تصور کرو کہ مقصد تک پہنچنا سیدھے چلنے پر موقوف ہے، اور سداد کے لفظ سے تیر کا سیدھا ہونا تصور کیا کر کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ مجھے سیدھا کر دیں کہ ذرا بھی مجھ میں ٹیڑھا پن نہ رہے۔ اور حضرت گنگوہیؒ کی

تقریر ابوداؤد میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تصور کا اس لئے حکم فرمایا کہ خیالات منتشر نہ ہوں۔ نیز محسوسات میں تفکر کرنا معقولات میں تصور کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ **حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے وقت راستہ اور تیر کے سیدھا پن کو اس لئے فرمایا تا کہ اس کے دل میں اور خطرات نہ آویں۔ اور اس میں تصور شیخ کے جواز کی طرف اشارہ ہے۔** اس لئے کہ شیخ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک تیر سے گیا گزرا نہیں۔ **اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ تصور کرنے کے وقت شیخ کی محبت دل میں آجائے۔** الخ (شریعت وطریقت کا تلازم صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸ مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

اب اگر تصور شیخ کی وہ من گھڑت تعریف جو دیوبندی نام نہاد مفتی حماد اینڈ کمپنی نے پیش کی ہے اس کو درست تسلیم کیا جائے کہ

"حتی کہ اُس وقت دل میں اللہ تعالیٰ کا خیال بھی نہیں ہوتا" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ 88) یا "حتی کہ اس وقت قلب میں حق تعالیٰ کا بھی دھیان نہ ہو" (مقامع الحدید ص ۵۸۔ ودیگر)

تو اس سے تو مطلقاً تصور شیخ کی مخالفت لازم ٹھہری اور تصور شیخ تو سرے ہی سے ان کی تحریرات کے مطابق کفر و شرک ٹھہرا، اور اگر یہی معنی لیا جائے جو دیوبندی نام نہاد مفتی وغیرہ لیتے ہیں تو پھر نہ صرف اکابرین امت مسلمہ اور بڑے بڑے صوفیائے کرام پر طعن و الزام اور شرک کے فتوے عائد ہو گئے بلکہ خود اکابرین دیوبند بھی اس کی زد میں آئیں گے۔ لہٰذا نام نہاد دیوبندی مفتیوں کو چاہیے کہ کم از کم ہم مسلمانوں کا خیال نہیں کرتے تو نا سہی لیکن کم از کم اپنے اکابرین کا تو خیال رکھیں کہ ہم اہل سنت کے ساتھ تمہاری دشمنی انہیں بھی

کافر ومشرک بنارہی ہے، اور ایک اسماعیل دہلوی کی خاطر تم اپنے کئی علماء واکابرین کو کافر و مشرک بنائے جارہے ہو۔

دیوبندی محدث کبیر ''تصور شیخ'' پر بہت ساری روایات

دیوبندی (نام نہاد) محدث کبیر مولوی زکریا صاحب **تصور شیخ** کے بارے اگلے صفحہ پر مزید لکھتے ہیں کہ

''**حدیث کی کتابوں میں بہت سی روایات اس مضمون کی ہیں**۔ حیاۃ الصحابہ ج ۳ ص ۲۰ میں باب حقیقۃ الایمان میں ہے کہ حضرت حارث بن مالک سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیسے صبح کی؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ مومن حق ہونے کی حالت میں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حقیقت ہی تمہارے ایمان حق کی؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں نے دنیا سے منہ پھیر لیا......اور گویا میں اپنے رب کے عرش کو دیکھ رہا ہوں۔ اور گویا میں **اہل جنت** کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک دوسرے سے ملاقات کررہے ہیں۔ اور گویا میں اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے قلب کو اللہ تعالیٰ نے منور کردیا ہے۔

دوسری روایت میں حضرت معاذؓ سے بھی یہی سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے صبح ایمان کی حالت میں کی، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ جب صبح کرتا ہوں تو شام کی امید نہیں ہوتی اور گویا میں **دیکھتا ہوں ہر امت کو کہ گھٹنوں کے بل پڑی ہے** اور اپنی کتاب کی

طرف بلائی جارہی ہے اوران کے ساتھ اُن کا نبی بھی ہے۔ اور وہ بت بھی ہیں جن کو وہ پوجا کرتے تھے اور گویا میں جہنم والوں کے عذاب کو اور جنت والوں کے ثواب کو دیکھ رہا ہوں۔

شمائل ص ۴۰ میں حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سرخ جوڑا تھا گویا اس وقت **حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں پنڈلیوں کی چمک میری آنکھوں کے سامنے ہے**۔ اسی طرح حضرت انس کی روایت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی کے بارے میں ہے کہ گویا جس کی سفیدی اب بھی میری نظر کے سامنے پھر رہی ہے۔

سینکڑوں روایات تصور سے متعلق کتب حدیث میں موجود ہیں اس لئے مطلقاً تصور شیخ کو ناجائز کہنا تو مشکل ہے البتہ یہ اگر مفضی ہوجائے کسی غیر مشروع امر کی طرف تو پھر اس کو ممنوع قرار دیا جائے گا۔ **ورنہ دفع خطرات کیلئے یا عشق مجازی میں پھنسے ہوئے کے لئے تصورِ شیخ اکسیر اعظم ہے۔**

تعلیم الدین [تھانوی صاحب کی کتاب] ص ۱۷۷ میں لکھا ہے کہ کتب فن میں اس قدر مذکور ہے کہ **شیخ کی صورت** اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت پیدا ہوجاتی ہے اور نسبت قوی ہوجاتی ہے اور قوتِ نسبت سے طرح طرح کی برکات حاصل ہوتی ہیں اور **بعض محققین نے تصورِ شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دوسرے خیال کا دافع ہوتا ہے اس سے یکسوئی میسر ہوجاتی**

ہے اور خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اس میں جو کچھ حکمت اور فائدہ ہو راقم (حضرت تھانوی) کا تجربہ ہے کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آ جاتی ہے۔ اسی واسطے امام غزالیؒ وغیرہ محققین نے عوام اور اغبیاء کے لئے ایسے اشغال کی تعلیم سے منع فرمایا ہے جس سے کشف وغیرہ ہوتا ہے اس لئے عوام کو تو بالکل اس سے بچانا چاہیے اور خواص اگر کریں تو احتیاط کی حد تک محدود رکھیں۔ اس کو حاضر و ناظر اور ہر وقت اپنا معین و دستگیر نہ سمجھ لیں ......الخ

(شریعت و طریقت کا تلازم صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰ مکتبۃ الشیخ کراچی)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند کے نزدیک تصور شیخ مطلقاً شرک تو کیا ناجائز بھی نہیں لیکن اگر دیوبندی نام نہاد مفتی حماد اینڈ کمپنی کی تعریفوں کو سامنے رکھا جائے تو مطلقاً نہ صرف ناجائز بلکہ ان کے اصولوں سے شرک تک ٹھہرتا ہے حتیٰ کہ ان کے اصول سے خود ان کے اکابرین دیوبند بھی مشرک ٹھہرتے ہیں۔ بہر حال اس حوالے سے بھی یہ معلوم ہوا کہ تصور شیخ سے اللہ عزوجل کی طرف یکسوئی میسر ہوتی ہے اور شیطانی خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔

دیوبندی شیخ الہند حسین احمد مدنی اور "تصور شیخ"

دیوبندی مولوی زکریا لکھتے ہیں کہ حضرت مدنی دوسرے مکتوب ۱ / ۱۶۰ ص ۱۵۴ میں تحریر فرماتے ہیں

"شغل برزخ کو اگرچہ شاہ اسماعیل صاحب قدس سرہ العزیز نے سداً للذریعہ منع فرمایا ہے مگر حضرت شاہ عبدالغنی مجددیؒ سے مجھ کو یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ اس کو منع نہیں فرماتے تھے۔

ان سے بعض حضرات نے اس کے جواز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے امام حسنؓ کی اس روایت کے الفاظ کو استدلال میں پیش فرمایا جس میں حضرت حسنؓ نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا سے پوچھنے کے متعلق ذکر فرمایا کہ میں ان سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا (جسمانی اعضاء اور رنگ وغیرہ) کی بابت دریافت کرتا رہتا تھا، اتعلق بہ، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ **جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برزخ اور مثال کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھنا مقصود ہے اور یہی شغل برزخ ہے**......"

(شریعت و طریقت کا تلازم صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲ مکتبۃ الشیخ کراچی، مکتوبات شیخ الاسلام: مکتوب ۱ / ۱۶۰ ص ۱۵۴)

مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مدنی نے مکتوبات ۴ / ۳۷ میں دوسری جگہ تحریر فرمایا ہے کہ

......"**عرف میں تصورِ شیخ کسی مقدس اور بزرگ کی صورت کو ذہن میں دھیان لانے اور جمانے کا نام ہے**۔ بالخصوص اپنے مرشد کے شخصیت اور چہرے کو خیال میں جمانے اور حاصل کرنے کو تصور شیخ کہتے ہیں۔ ذہن میں اپنے مرشد کی تصویر اور تمثال کو جمانا اور حاصل کرنا بالاتفاق جائز ہے بلکہ مفید بھی ہے صحابہ کرامؓ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا۔ حضرت امام حسنؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمثال اور سراپا کو اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہؓ سے بار بار پوچھ کر اپنے ذہن میں جمایا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ وغیرہم علیہم السلام کی شکل و صورت اور لباس وغیرہ کو صحابہ کرامؓ کے

سامنے ذکر فرمایا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ **ان اکابر کی صورت اور شکل کو مخاطبین کے دماغ میں تمثل اور جگہ دینا مقصود ہے**"۔

اس کے بعد حضرت مدنیؒ نے متعدد روایات ذکر کی ہیں جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا حلیہ، نقشہ وغیرہ ذکر فرمایا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حال میں وارد ہے کہ "وہ گندمی رنگ، گھنگھریالے بالوں والے، سرخ اونٹ پر گویا میں اِس وقت اُن کو دیکھ رہا ہوں کہ وادی میں اتر رہے ہیں" متعدد روایات نقل کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ اس قسم کی روایات صحاح میں بکثرت ہیں **جن سے نہ صرف تصور شیخ کی اباحت نکلتی ہے بلکہ اس میں بہتری اور اولویت بھی معلوم ہوتی ہے اور کسی نہ کسی قسم کے فیض اور نفع کا ترشح ہوتا ہے ورنہ شارع علیہ السلام کی طرف سے یہ معاملہ نہ کیا جاتا بلکہ ممانعت ظاہر ہوتی**۔ ان ہی منافع کی وجہ سے زمانہ سابق میں اہلِ فراست اور مقدس حضرات نے تصور شیخ کو معمول بہ قرار دیا اور مقدس سمجھ کر اس سے عظیم الشان منافع کی اسکیم بنائی"

(شریعت وطریقت کا تلازم صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ مکتبۃ الشیخ کراچی)

حسین احمد دیوبندی کے داماد رشید الدین حمیدی کا حوالہ

حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی کے داماد رشید الدین حمیدی "معارف وحقائق" مرتب کی، اسی میں حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی کا تصور شیخ کے بارے میں یہی حوالہ ان الفاظ میں موجود ہے کہ

"عرف میں تصور شیخ کسی مقدس بزرگ کی صورت کو ذہن میں لانے اور جمانے کا

نام ہے۔ بالخصوص اپنے مرشد کی شخصیت اور چہرہ کو خیال میں جمانے اور حاصل کرنے کو تصور شیخ کہتے ہیں۔ **ذہن میں اپنے مرشد کی تصویر اور تمثال کو جمانا اور حاصل کرنا بالاتفاق جائز** ہے بلکہ مفید ہے۔ صحابہ کرام اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمثال اور سراپا کو اپنے ماموں ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے بار بار پوچھ کر اپنے ذہن میں جمایا ہے۔ نیز صحاح ستہ میں بکثرت روایتیں موجود ہیں جن سے نہ صرف تصور شیخ کی اباحت نکلتی ہے بلکہ اس میں بہتری اور اولویت بھی معلوم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے زمانہ سابقہ میں اہل فراست اور مقدس حضرات نے تصور شیخ کو معمول بہ قرار دیا، سلوک طریقت ص ۳۰۳ (معارف وحقائق ص ۱۴۷۔ زمزم پبلشرز کراچی تاریخ اشاعت ۲۰۰۲)

دیوبندیوں سے ایک ادنیٰ سا سوال

مذکورہ بالا تمام احادیث مبارکہ جن کو خود علمائے دیوبند نے ''تصور شیخ'' کے ثبوت پر پیش کیا ،ان تمام روایات میں صرف اور صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک اداؤں کا تصور کرنے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا کا تصور کرنے ہی کا ذکر موجود ہے۔

تو جب ان احادیث مبارکہ سے تصور شیخ [صرف ہمت] کا جواز ثابت ہوسکتا ہے تو پھر وہ احادیث مبارکہ جن میں خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عین حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے۔ مثلاً

(۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ "اصلی قریبا منی و اسارقه النظر" میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نماز پڑھتا اور چوری چوری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھتا۔ (مسلم)

(۲) صحابہ (حضرت خباب بن الارث) کا نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک چہرے (داڑھی مبارک کو ہلتے) دیکھنا (بخاری)

ان روایات سے تو بدرجہ اولیٰ تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہوا۔ کیا مذکورہ بالا روایات اور اِن جیسی دیگر روایات سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عین نماز میں تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے کا ثبوت نہیں ملتا ؟ کیا ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عین حالت نماز میں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک جلووں کا دیدار کرتے ؟ جب محض ان کا خیال وتصور ''تصور شیخ'' کہلائے تو پھر وہ ذات بابرکات اپنے مبارک نورانی جسم اقدس کے ساتھ موجود ہوں اوران کے پیارے صحابہ (کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) ان کی طرف متوجہ ہوں تو کیا یہ تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں تھا؟

اب اگر کوئی مخالف اپنے علما کے مذکورہ بالا حوالہ جات کو سامنے رکھتے ہوئے ان روایات کے تحت عین حالت نماز تصور مصطفی کا انکار کریں تو انکار ورد کی وجہ دلائل سے پیش کرے۔ لیکن ان شاء اللہ عزوجل! کوئی ضدی وہٹ دھرم ہی انکار کر سکے گا۔

آیئے اب ذرا وضاحت کے ساتھ ان روایات پر گفتگو ملاحظہ کیجیے۔

صرف خیال وتصور ہی ''تصور شیخ'' میں داخل ہے

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اصلی قریبا منی و اسارقه النظر''

میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نماز پڑھتا اور چوری چوری (کنکھیوں سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھتا۔ (صحیح مسلم)

اب مولوی زکریا دیوبندی و حسین احمد دیوبندی کی سابقہ صفحات پر پیش کردہ احادیث ملاحظہ کیجیے، جو کہ تصور شیخ کے جواز پر انہوں نے پیش کی ہیں، اور اس مذکورہ بالا حدیث پر غور کیجیے اس حدیث سے بدرجہ اولیٰ یہاں نماز میں تصور مصطفیٰ ﷺ کا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ وہاں تو صرف شخصیت و سراپا کا ذکر موجود ہے لیکن یہاں تو صحابی رسول عین حالت نماز میں نبی پاک ﷺ کی طرف نظریں کیے ہوئے ہیں۔

تو مولوی زکریا اور حسین احمد ٹانڈوی کے مطابق ''عرف میں تصورِ شیخ کسی مقدس اور بزرگ کی صورت کو ذہن میں دھیان لانے اور جمانے کا نام ہے۔'' [حوالہ گزر چکا]

تو غور کیجیے کہ کیا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ عین نماز میں رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارک کی طرف دھیان نہیں فرما رہے؟ لہٰذا معلوم ہوا کہ نماز میں بھی نبی پاک ﷺ کا تصور خود علمائے دیوبند کے اصولوں سے بالکل جائز ہے۔

دیوبندی اصول کے مطابق صحابہ کا نماز میں تصور رسول ﷺ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ

''عن ابی معمر قال قلت لخباب بن الارث :اکان النبی ﷺ یقرا فی الظھر و العصر ؟قال:نعم،قال : قلت بای شیء کنتم تعلمون قراءته؟قال : باضطراب لحيته''

حضرت ابو معمر سے مروی ہے کہ میں حضرت خباب بن الارث سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ ظہر و عصر میں قرأت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ کی قرأت کا آپ کو کیسے پتہ چلا؟ انہوں نے فرمایا: آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے"(صحیح بخاری)

دیکھئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عین حالت نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا مبارک پر نظر جمائے ہوئے ہیں، اور اسی عمل کو مولوی زکریا دیوبندی و حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی نے اپنی کتابوں میں احادیث کی روشنی میں تصور شیخ کا جواز بنایا، لہٰذا مذکورہ بالا حدیث میں صحابی رسول حضرت خباب بن الارث رضی اللہ عنہ کا حالت نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرنا یعنی تصور شیخ (صرف ہمت) ثابت ہوا۔

دیوبندیوں کے مطابق صحابہ کا نماز میں تصور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحیح بخاری شریف میں حدیث موجود ہے کہ

"خسفتِ الشمس علی عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فصلی، قالوا: یا رسول الله، رایناک تناولت شیئا فی مقامک، ثم رایناک تکعکعت، قال: انی اریت الجنة، فتناولت منها عنقودا، ولو اخذته لا كلتم ما بقیت الدنیا"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں سورج گرہن لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ لوگوں نے عرض کی، [یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] **ہم نے آپ کو [نماز کے دوران] دیکھا** کہ آپ نے اپنے مقام پر کسی چیز کو پکڑا، **پھر ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے ہٹے**۔ (تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) فرمایا کہ ہم نے جنت کو دیکھا، اور اس کا ایک خوشہ پکڑا۔ اگر میں وہ توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک وہی کھاتے رہتے۔

(صحیح بخاری ج ا حدیث ۷۰۹، مسلم شریف کتاب الکسوف ج ا ص ۲۹۶، مشکوٰۃ شریف باب صلوٰۃ الخسوف ص ۱۲۹)

دیکھئے پیارے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین عین حالت نماز میں ہیں لیکن ان کی نظریں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک جلووں سے فیض یاب ہو رہی ہیں ۔ اب مولوی زکریا دیوبندی اور حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی کی تصور شیخ پر جو سابقہ صفحات پر بحث اور تصور شیخ کے ثبوت پر بیان کردہ احادیث مبارکہ ہیں ان کو ذرا ذہن میں لائیں اور پھر اس حدیث مبارکہ کو دیکھیں تو بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حالت نماز میں تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی تصور شیخ، صرف ہمت) کا عمل کیا ۔ کیا اب کوئی دیوبندی اپنے ان حوالہ جات کے مطابق حالت نماز میں تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفی کر سکتا ہے؟ لہٰذا معلوم ہوا کہ جب تصور شیخ ایسی احادیث سے ثابت ہو سکتا ہے تو تصور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ الحمد للہ عزوجل ۔ یاد رہے کہ یہ سب گفتگو مولوی زکریا، حسین احمد ٹانڈوی جیسے دیوبندی اکابرین کے تصور شیخ پر پیش کردہ حوالوں کے مطابق کی گئی ہے۔

اشرفعلی تھانوی کا فیصلہ شیخ کا تصور اللہ کا تصور ہے

اکثر دیوبندی کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آیا تو اللہ عزوجل کا خیال نہ رہے گا، یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آنا اللہ عزوجل کی طرف دھیان و خیال کے خلاف ہے، ایسے تمام دیوبندیوں کے لئے عرض ہے کہ تمہارا یہ اعتراض ہی باطل ہے کیونکہ خود تمہارے امام اشرفعلی تھانوی نے بھی اقرار کیا کہ ''**جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے تصور کی طرح ہی ہے**'' ذرا ملاحظہ کیجیے۔

☆......**علمائے دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی سے** [تصور شیخ کے تحت] ایک مرید نے اپنا حال بیان کیا کہ

''رات دن ہر وقت بکثرت آپ کا تصور رہتا ہے اتنا اللہ میاں کا نہیں رہتا مجھ کو اس حالت کے بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (کوئی) ترتیب ہو کہ اللہ میاں کا تصور بڑھ جائے''

علمائے دیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی صاحب نے جواب میں فرمایا۔

''اس حالت کا کچھ مضائقہ نہیں جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ مثل تصور اللہ ہی کے ہے۔ حدیث ''**من احبھم فبحبی احبھم**'' (جو میرے صحابہ سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے) اس کی دلیل ہے''

(تسہیل تربیت السالک جز دوم صفحہ ۸۱۵، اشرفعلی تھانوی دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

دیوبندی حضرات بالخصوص حماد اینڈ کمپنی آنکھیں کھولیں، دھیان کے ساتھ اپنے نیم حکیم تھانوی کی یہ عبارت پڑھیں کہ مرید کی حالت تو یہ ہے کہ اس پر تھانوی کا تصور غالب ہے حتیٰ کہ اللہ عزوجل کا تصور تھانوی کے مقابلے میں اتنا نہیں ہے لیکن تھانوی صاحب نے آپ (حماد دیوبندی) کی طرح یہ نہیں کہا کہ اس سے مقصود و مطلوب شیخ کا تصور ہے لہٰذا یہ شرک ہے یا بیل و گدھے کے خیال سے بھی بدتر ہے۔ بلکہ آپ کے حکیم اشرفعلی تھانوی نے ایسا جواب دیا کہ آپ کی سب تاویلات باطلہ (حتیٰ کہ، مقصود، مطلوب، صرف ہمت سب) کو ہی خاک میں ملا دیا اور انہوں نے یہ فرما دیا کہ

''اس حالت کا کچھ مضائقہ نہیں جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے تصور کی طرح ہی ہے''

اے دیوبندیو! اب فیصلہ تم خود ہی کرو کہ اشرفعلی تھانوی کی بات تسلیم کر کے اپنے اکابرین

کوفتووں سے بچاؤ گے یا پھر اپنے کم علم نام نہاد مفتی حماد اینڈ کمپنی کی من گھڑت تعریفوں کو مان کر اپنے سب اکابرین کی مٹی پلید کرو گے؟ بہر حال معلوم ہوا کہ نبی پاک کا ﷺ اور شیخ کا تصور اللہ تعالیٰ کا ہی تصور ہے، اللہ عزوجل کی طرف واسطہ ہے، تاکہ اللہ عزوجل کی طرف مکمل یکسوئی حاصل ہو جائے۔

دیوبندیوں کے نزدیک سلیم القلب مرید کا نماز میں تصور شیخ

بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ نماز میں تصور شیخ کا عمل ثابت نہیں حالانکہ ہم سابقہ صفحات پر خود دیوبندی اکابرین کی بیان کردہ احادیث کی روشنی میں اس دعوے کا رد کر چکے ہیں پھر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا بالکل واضح حوالہ بھی پیش کر چکے۔

اب دیوبندی احمدی کے گھر سے ثبوت پیش کرتے ہیں چنانچہ علمائے دیوبند نے لکھا ہے کہ

''اور اگر اس کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو ہم کہیں گے کہ یہ مرید سلیم القلب، سلیم الفہم حدود شرعیہ سے پورا واقف ہو گا **اس کو نماز میں ایسا** تصور جمانے سے شیخ یا رسول یا جبرئیل کی عبادت کا وہم نہ ہوسکتا تھا اور ایسے شخص کے لئے نماز میں قصداً یہی شغل رابطہ **یعنی تصور شیخ یا تصور رسول و جبرئیل جائز ہے**''

(سیف علی بر گردن غوی ص ۱۰۷، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

دیکھئے یہاں سلیم القلب سلیم الفہم مرید کے حق میں حالت نماز میں تصور شیخ کرنے کو جائز تسلیم کیا گیا یہاں یہ ثابت ہو گیا کہ تصور شیخ شرک نہیں ورنہ شرک تو ہر خاص و عام کے لئے ہر حالت میں شرک ہی رہتا ہے لہٰذا اگر یہ شرک ہوتا تو سلیم القلب سلیم الفہم مریدوں کے لئے اس کو ہرگز جائز نہ کہتے۔

دیوبندی اشرفعلی تھانوی نے نماز میں تصور شیخ کی اجازت دی

☆......**دیوبندی احمدی اسماعیلی فرقے کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی** کے ایک مرید نے اپنا حال بیان کیا کہ

''ضعف قلب کی وجہ سے تنہائی میں عجیب عجیب واہیات خیالات کا ہجوم ہوتا ہے **جس کی وجہ سے [نماز] تہجد یا ذکر وغیرہ میں کما حقہ یکسوئی نہیں ہو پاتی**۔ کبھی تو یہ خیال آتا ہے کہ شیطان کسی شکل میں میرے سامنے نہ آ جاوے۔ کبھی یہ کہ **کوئی جن آکر میرے ساتھ نماز نہ پڑھنے لگے**''

[تھانوی نے اس نماز تہجد اور ذکر میں ایسے عجیب عجیب واہیات خیالات کو دور کرنے کیلئے **تصور شیخ** کا حکم دیا کہ]

''**ایسی حالت میں اپنے شیخ کا تصور ان پریشان خیالات کا دافع ہو جاتا ہے**۔ مگر شیخ کو حاضر ناظر نہ سمجھے۔ النور، شوال ۱۳۵۳ھ۔

(تسہیل تربیت السالک جلد سوم ص ۳۹۸ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

جی دیوبندی احمدی اسماعیلی آپ کے نیم حکیم تو حالت نماز [یعنی نماز تہجد] میں تصور شیخ (صرف ہمت) کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اور پھر دیکھو تصور شیخ کیا ہوتا ہے؟ اور کیوں کیا جاتا ہے؟ خود اس مذکورہ بالا حوالے سے بالکل عیاں ہو گیا کہ تصور شیخ نماز میں یکسوئی حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے کہ شیطانی وسوسوں سے بچ کر صرف اور صرف اللہ عزوجل کی طرف یکسوئی حاصل ہو۔ اسی طرح مزید ایک اور حوالہ ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندی اشرفعلی تھانوی نے نماز میں اپنا تصور محمود قرار دیا

☆......**دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی** تھانوی صاحب کے خلیفہ عبدالماجد اپنی کتاب حکیم الامت کے صفحہ ۵۶ پر لکھتے ہیں کہ

''**نماز** میں جی نہ لگنے کا مرض بہت پرانا ہے، لیکن کبھی یہ تجربہ ہوا ہے کہ عین حالت نماز میں جب کبھی بجائے اپنے جناب کو یا......کو نماز پڑھتے **فرض کرلیا** تو اتنی دیر تک نماز میں دل لگ گیا لیکن مصیبت یہ ہے کہ خود یہ تصور بھی عرصہ تک قائم نہیں رہتا۔ بہرحال اگر یہ عمل محمود ہو تو تصویب فرمائی جائے، ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں''

(تو جواب میں تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ)

''محمود ہے جب دوسروں کو اطلاع نہ ہو ورنہ سمِّ قاتل ہے''

(حکیم الامت صفحہ ۵۶۔ عبدالماجد دریابادی مکتبۃ المدنیہ اردو بازار لاہور)

دیکھیں یہ تصور خود بخود نہیں آیا بلکہ فرض [قصداً] کیا جا رہا ہے، اور تھانوی صاحب کے مرید خاص یہ اقرار بھی کر رہے ہیں کہ جب تک ایسا تصور [اپنے پیر کا] فرض رہا تو اتنی دیر تک نماز میں دل لگ گیا۔ تھانوی صاحب نے اس کو شیطانی وسوسہ یا اللہ عزوجل سے دھیان ہٹانے والا تصور نہیں کہا بلکہ کہتے ہیں کہ یہ عمل **''محمود ہے''**۔

دیوبندی حماد اینڈ کمپنی! ان مذکورہ بالا دونوں حوالوں کو بغور پڑھو اور دیکھو کہ عین حالت نماز میں شیطانی وسوسوں اور پریشان خیالات کو دور کرنے کے لئے اور نماز میں دل لگانے کے لئے تصور شیخ کا طریقہ خود تمہارے حکیم اشرفعلی تھانوی صاحب تعلیم فرما رہے ہیں۔ اب یہاں ہمت ہے تو کہو کہ انہوں نے اپنے مریدوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے دھیان و

خیال ہٹانے کی تعلیم دی تھی۔اب لگاؤ فتویٰ اپنے حکیم الامت پر۔لیکن سنو یہی حکیم تھانوی صاحب لکھ چکے کہ ''جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے تصور کی طرح ہی ہے''۔

دیوبندی رشید احمد گنگوہی اور تصور شیخ

☆......دیوبندی مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ

''ایک مرتبہ [دیوبندی امام رشید احمد] گنگوہی جوش میں تھے اور **تصور شیخ** کا مسئلہ در پیش تھا۔فرمایا کہ کہہ دوں؟ عرض کیا گیا فرمائیے۔پھر فرمایا کہ کہہ دوں؟ عرض کیا گیا فرمائیے۔پھر فرمایا کہ کہہ دوں؟ عرض کیا گیا کہ فرمائیے!تو فرمایا تین سال کامل حضرت امداد [حاجی امداد اللہ مہاجر مکی] کا چہرہ میرے قلب میں رہا اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔پھر اور جوش آیا تو فرمایا کہہ دوں؟ عرض کیا گیا ضرور فرمائیے!فرمایا کہ اتنے سال (ناقل کو مقدار یاد نہیں رہی کہ خان صاحب نے کتنی بتائی تھی) حضرت ﷺ میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات بغیر آپ سے پوچھے نہیں کی۔یہ کہہ کر اور جوش ہوا۔فرمایا کہ اور کہہ دوں عرض کیا گیا کہ فرمائیے مگر خاموش ہو گئے۔لوگوں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ بس رہنے دو۔اگلے دن بہت سے اصراروں کے بعد فرمایا کہ بھائی پھر احسان کا مرتبہ رہا۔

(شریعت وطریقت کا تلازم: ۱۸۸، ۱۸۹، زکریا، امداد المشتاق ۱۹۸، ارواح ثلاثہ: حکایت نمبر ۳۰۶ ص 274 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

قارئین کرام! دیکھئے تصور شیخ کا نام لے کر خود ہی اس مسئلے پر اپنا عمل پیش کیا۔ممکن ہے کہ کوئی دیوبندی احمدی یہ کہہ دے کہ یہ تصور شیخ نہیں بلکہ صرف ان کی **صورت کو ذہن** میں

لایا گیا ہے تو اس کا جواب بھی ہم دیوبندی مولوی زکریا صاحب کی زبانی عرض کر دیتے ہیں کہ

مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مدنیؒ نے مکتوبات ۴ / ۳۷ میں دوسری جگہ تحریر فرمایا ہے کہ...... "**عرف میں تصورِ شیخ کسی مقدس اور بزرگ کی صورت کو ذہن میں دھیان لانے اور جمانے کا نام ہے۔ بالخصوص اپنے مرشد کے شخص اور چہرے کو خیال میں جمانے اور حاصل کرنے کو تصور شیخ کہتے ہیں**۔ ذہن میں اپنے مرشد کی تصویر اور تمثال کو جمانا اور حاصل کرنا بالاتفاق جائز ہے بلکہ مفید بھی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا"

(شریعت وطریقت کا تلازم صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا عمل (صرف ہمت) تصور شیخ ہی ہے۔ **اب اگر** دیوبندی احمدی مفتی حماد کی تصور شیخ کی من گھڑت تعریف علمائے دیوبند تسلیم کرتے ہیں کہ

"حتی کہ اُس وقت دل میں اللہ تعالیٰ کا خیال بھی نہیں ہوتا"

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص ۸۸ سنی اکیڈمی پاکستان)

یا دیوبندی مصنف مقامع الحدید کی تعریف تسلیم کریں کہ

"حتی کہ اس وقت قلب میں حق تعالیٰ کا بھی دھیان نہ ہو"

(مقامع الحدید صفحہ ۱۵۸ انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

پھر علمائے دیوبند کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان کے امام رشید احمد گنگوہی نے تین سال کامل اپنے شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اور پھر تقریباً 12 سال نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

طرف صرف ہمت (تصور شیخ) میں گزارے تو حماد دیوبندی اور مصنف مقامع الحدید جیسے دیوبندیوں احمدیوں کے مطابق ان سالوں میں گنگوہی کا قلب حق تعالیٰ کی دھیان وخیال سے بھی خالی رہا اور اس دوران گنگوہی کی عبادات بالخصوص نمازوں پر علمائے احمدیہ دیوبندیہ کا کیا حکم عائد ہوگا ؟ آپ کی تعریفوں سے تو آپ کے امام رشید احمد گنگوہی کی عبادات باطل ٹھہریں اور وہ شرک میں مبتلا رہے۔

لہٰذا احمدی اسماعیلی دیوبندیوں کو چاہیے یا تو اپنی من گھڑت صرف ہمت (تصور شیخ) کی تعریفوں کے مطابق اپنے اکابرین کو بھی مشرک قرار دیں یا پھر اپنی من گھڑت تعریفوں سے رجوع کر کے یہ تسلیم کریں کہ اسماعیل دہلوی کی عبارت میں صرف ہمت کی تمام دیوبندی احمدی تاویلات باطل ومردود ہیں۔

ہم طوالت کے خوف سے علمائے دیوبند کے انہی حوالوں پر اکتفاء کرتے ہیں۔

احمدی اسماعیلی دیوبندی فرقے کی تصویر کا دوسرا رخ

[۱]......تصور شیخ پر دیوبندی احمدی اسماعیلی خانہ جنگی

[۲]......وہابی احمدی پیر سید احمد کے نزدیک تصور شیخ شرک

[۳]......جس تصور شیخ کے شاہ عبدالعزیز قائل ''وہ بھی شرک''

[۴]......تصور شیخ کے قائل سب دیوبندی اکابر مشرک

[۵]......دیوبندی صرف ہمت کے مطابق تصور شیخ ہر حال میں شرک

[۶]......دیوبندی ہمت کی سب تاویلیں ان کے اپنے خلاف

[۷]......دیوبندی شرک کاملین کے لئے جائز

[۸]......دہلوی سے حماد تک سب بدفہم اور حدود شرعیہ سے جاہل نکلے

[۹]......صوفیہ کے نام سے دیوبندی دجل وفریب

[۱۰]......دیوبندیوں کا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دجل وفریب

[۱۱]......دیوبندیوں کے مطابق شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے خلاف شرع تعلیم دی

[۱۲]...... یہاں تعظیم کے نام پر گستاخی تفویہ میں تعظیم کے نام شرک

تصور شیخ پر دیوبندی خانہ جنگی

دیگر عقائد و مسائل کی طرح ''تصور شیخ'' کے مسئلے پر بھی دیوبندی احمدی اسماعیلی فرقے میں بدترین خانہ جنگی پائی جاتی ہے بلکہ انہی کے دیوبندی اصول کے مطابق یہ مذموم اختلافات میں سے ہے کیونکہ ایک دیوبندی تو تصور شیخ کو جائز کہتا ہے، تو دوسرا دیوبندی اسے حرام کہتا ہے، کوئی دیوبندی اسے شیطانی وساوس کو دفع ہونے کا ذریعہ بتاتا ہے، کوئی دیوبندی اسے شرک بتاتا ہے۔ کوئی اس کو خواص کے لئے مفید کہتا ہے تو خواص ہی میں سے اس کو مفید کی بجائے شرک کہا جاتا ہے۔ آیئے ذرا تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

☆......اشرفعلی تھانوی کے ملفوظات میں ہے کہ

''لاحول اور تصور شیخ سے شیطان دفع ہوتا ہے''

(ملفوظات حکیم الامت: ج ۲۵ ص ۲۲۶ تالیفات اشرفیہ ملتان)

"یہ تصور دفع وساوسِ شیطانی کے لئے حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ محمد معصومؒ کے سلسلے میں ایک طریقہ تھا اور اس قسم کے تصور کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے" (فتاویٰ حقانیہ جلد ۱ ص ۲۰۷ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

لیکن اس کے برعکس بعض اکابرین دیوبند نے اس تصور شیخ کو مطلقاً ناجائز کہا۔ چنانچہ مولوی زکریا صاحب تصورِ شیخ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

بعض اکابر [دیابنہ] نے اس کو مطلقاً ناجائز کہا ہے۔ **یہ تو بندہ کے نزدیک صحیح نہیں۔** اس لئے کہ **بہت سی احادیث سے تصور شیخ مستفاد ہوتا ہے۔** اس لئے جو [وہابی۔ از ناقل] حضرات اس کو مطلقاً ناجائز کہتے ہیں وہ تو میری سمجھ میں نہیں آیا۔

(شریعت و طریقت کا تلازم صفحہ ۷۷ امکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

☆......ایک طرف تو علمائے دیوبند اس تصور شیخ کو خواص کے لئے مفید (وجائز) سمجھتے ہیں لیکن انہی کے خواص اس کو شرک کہہ کر رد کردیتے ہیں چنانچہ دیوبندی مولوی کہتے ہیں کہ

"یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی (بت پرستی) کی نوبت آجاتی ہے اور خواص بھی اگر کریں تو احتیاط کی حد تک محدود رکھیں"

(ملفوظات حکیم الامت: ج۲۹ ص۲۰۰ تالیفات اشرفیہ ملتان)

دیکھئے یہاں خواص کے لئے مفید کہا گیا، لیکن اس کے برعکس علمائے دیوبند کے خواص ہی وہابی پیر ومرشد سید احمد اس کو مفید کی بجائے شرک کہتے ہیں۔

☆......اسی طرح ایک طرف تو تصور شیخ کی تعلیم کی جاتی ہے لیکن دوسری طرف اس کو شرک کہہ کر رد کردیا جاتا ہے چنانچہ علمائے دیوبند نے لکھا کہ

"سید صاحب رائے بریلوی جب شاہ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں تھے تو شاہ صاحب نے **شغل رابطہ** [تصور شیخ] بتایا......"

([۱] ملفوظات حکیم الامت: ج۱۵ ص۳۰۳ تالیفات اشرفیہ ملتان، [۲] شریعت وطریقت کا تلازم صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷، [۳] ارواح ثلثہ حکایت ۱۲۰ ص112 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

تو معلوم ہوا شاہ عبدالعزیز تصور شیخ کہ نہ صرف قائل تھے بلکہ اس کی تعلیم بھی دیتے تھے۔

لیکن اس کے برعکس شاہ عبدالعزیز کے اس عمل کو شرک کہتے تھے چنانچہ جب حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے سید احمد کو تصور شیخ تجویز کیا تو سید احمد نے جواب میں کہا

"یہ تو شرک ہے میں کیسے کروں؟......تصور شیخ تو شرک ہے"

([۱] ملفوظات حکیم الامت: ج۱۵ ص۳۰۳، [۲] شریعت وطریقت کا تلازم صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷ مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی، [۳] ارواح ثلثہ حکایت ۱۲۰ ص112)

علمائے دیوبند کے ''تصور شیخ'' کے بارے میں ان اختلافات کے بارے میں ہم انہی کا اصول بیان کرتے ہیں چنانچہ الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ

" گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے" ما ضل قوم بعد ھدی کانو اعلیه الا اوتو الجدل " جامع الترمذی: سورۃ الزخرف" کہ کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا انہیں شروع ہو جاتا۔ اہل بدعت [دیوبندیوں: از ناقل] کا بھی آج یہی وطیرہ ہے۔ قرآن وسنت کے نور سے محروم، خودرائی کے نشے میں مست اور بدعات ورسومات کے دلدل میں پھنسے یہ حضرات کچھ ایسی ہی کشمکش میں سرگرداں ہیں، بعض اہل بدعت ایک عمل کو درست قرار دیتے ہیں تو دوسرے اسی کو غلط کہہ رہے ہیں۔ ایک مبتدع ایک بات کو عین حق کہہ رہا ہے تو دوسرا اس عین باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے، کوئی جائز کہتا ہے تو کوئی ''گستاخی'' گردانتا ہے، ایک کے فتویٰ سے دوسرا فاسق اور کسی کے فتویٰ سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔ باہمی دست و گریبان کا یہ عالم ہے...... الامان والحفیظ۔

(دست و گریبان جلد ۱ ص ۸ دارالنعیم اردو بازار کراچی)

یہ ہے دیوبندی فرقہ کا انہی کے اپنے اصول کے مطابق مذموم اختلاف اور گمراہی۔ دیوبندی بدعتی فرقے کی گمراہی جن پر انہی کی پیش کردہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی کے اصول سے صادق آتی ہے۔

وہابی احمدی پیر سید احمد کے نزدیک تصور شیخ شرک

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ''سید احمد'' جو اسماعیل دہلوی کا پیرومرشد تھا، اس کے نزدیک ''تصور شیخ''، شرک تھا۔

چنانچہ علمائے دیوبند نے لکھا ہے کہ جب سید احمد وہابی شاہ عبد العزیز صاحب سے تعلیم سلوک حاصل کرنے لگے اور شاہ صاحب نے سید احمد کو ''تصور شیخ'' کی تعلیم دی تو وہابی پیرو مرشد سید احمد نے اس کو شرک قرار دیا۔ چنانچہ دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''سید صاحب رائے بریلوی جب شاہ عبد العزیز صاحب کی خدمت میں تھے تو شاہ صاحب نے **شغل رابطہ** [تصور شیخ] بتایا......تو سید صاحب نے جواب دیا آپ کسی معصیت کا حکم دیجئے کرلوں گا **یہ تو معصیت نہیں بلکہ شرک ہے یہ تو گوارا نہیں**۔ الخ (شریعت وطریقت کا تلازم صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷ مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

یہی حوالہ دیوبندی ملفوظات حکیم الامت میں بھی لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

جب شاہ عبد العزیز صاحب نے سید احمد کو تصور شیخ تجویز کیا تو سید احمد نے جواب میں کہا ''یہ تو شرک ہے میں کیسے کروں؟......تصور شیخ تو شرک ہے''

(ملفوظات حکیم الامت: ج ۱۵ ص ۳۰۳ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اسی طرح علمائے دیوبند کے ایک مولوی نے یہی واقعہ اس طرح لکھا کہ

''سید صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! میں آپ کے حکم پر شراب پی لوں گا پھر توبہ کرلوں گا، میرے نزدیک تصور شیخ شرک ہے۔ میں یہ نہیں کرسکتا''

(تصوف وسلوک: ص ۱۱۰، از افادات دیوبندی پیر ذوالفقار، مکتبۃ الفقیہ فیصل آباد)

قارئین کرام! قطع نظر کہ دیوبندی کتب میں یہ واقعہ کتنی خیانتوں کے ساتھ درج کیا گیا، حاصل اس کا یہی ہے کہ اسماعیل دہلوی کے پیرومرشد سید احمد کے نزدیک "تصورشیخ" شرک تھا۔

جس تصورشیخ کے شاہ عبدالعزیز قائل ''وہی شرک''

قارئین کرام! یہاں ذرا غور فرمائیں علمائے دیوبند کے ان حوالوں سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ اسماعیل دہلوی کے پیرومرشد سید احمد وہابی کے نزدیک ''تصورشیخ'' کی وہی صورت شرک تھی جس کے قائل شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور جس کی تعلیم شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دے رہے تھے کیونکہ ان عبارات میں بالکل واضح ہے کہ شاہ صاحب نے ان (سید احمد) کو تصورشیخ کی تعلیم دی (شغل بتایا) تو سید احمد نے ان کی تعلیم کو قبول نہ کیا بلکہ اس کو شرک کہہ کر رد کر دیا۔

علمائے دیوبند یہ احمد یہ اسماعیلیہ یہ بتائیں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جس تصورشیخ کی تعلیم دیتے اور قائل تھے آخر وہ کونسا تصورشیخ تھا؟ احمدیو! دیوبندیو! ذرا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے [بقول تمہارے] ایسا شرکیہ تصورشیخ ثابت کرو، ان کا کوئی ایک حوالہ پیش کرو جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ وہ جو تصورشیخ کرتے یا تعلیم فرماتے تھے وہ شرک پر مبنی تھا۔ اس کا ثبوت احمدی اسماعیلی دیوبندی علما کے ذمے ہے۔

بہرحال ان حوالوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ اسماعیل دہلوی کے پیر سید احمد کے مطابق شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تعلیمات شرک پر مبنی تھی اور شاہ صاحب مشرک تھے، معاذ اللہ

دیوبندیوں کا کسی مشرک کو شیخ ماننا اور اس کو مشرک نہ کہنا کیسا؟

دیوبندی پیر سید احمد کے مطابق شاہ عبدالعزیز کا یہ عمل شرکیہ تھا تو اب دیوبندی بتائیں کہ شرک کرنے والا مشرک ہوتا ہے کہ نہیں؟ یقیناً دیوبندی اس کو مشرک ہی کہیں گے۔ بقول ساجد خان دیوبندی کے

''اتنا بڑا جرم (شرک) کرنے ولا بھی کافر (مشرک) نہیں تو مجھے بتاؤ تو سہی اور کافری کیا ہے؟'' (دفاع: ج۱ ص ۵۱۲ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

جناب! دیوبندی اصول سے شاہ عبدالعزیز مشرک ٹھہرے تو اب کسی کافر و مشرک کو کافر و مشرک نہ کہنا بلکہ مسلمان ہی سمجھنا اور اس کو اپنا پیشوا و رہنما سمجھنا دیوبندی اصول کے مطابق خود کافر و مشرک ہونا ہے۔ دیوبندی مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی خلیفہ تھانوی لکھتے ہیں۔

''**کافر کو کافر نہ کہنا کفر ہے**'' (تفہیم ختم نبوت، ص، ۵۶، عالمی مجلس ختم نبوت ملتان)

یہی احمدی اسماعیلی دیوبندی مرتضیٰ حسن دربھنگی کہتے ہیں

''**جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے**''

(احتساب قادیانیت جلد دہم ص ۲۵۳۔ اشد العذاب ص ۱۱)

اسی طرح کئی دیوبندی احمدی علما کے مصدقہ فتوے میں لکھا ہے کہ

''شفا شریف میں ہے۔ نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک یعنی ہم اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے اس کی تکفیر میں توقف یا شک وتر ددر کھے۔

(فتاویٰ ختم نبوت، جلد دوم، ص، ۳۱۳، ناشر عالمی مجلس ختم نبوت کراچی)

لہٰذا جب وہابی احمدی پیر سید احمد کے مطابق شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عمل شرک تھا تو شاہ عبدالعزیز صاحب کو مشرک (کافر) کہتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا تو علمائے دیوبند کے مطابق سید احمد خود مشرک ٹھہرا۔

دیوبندی اصول کے مطابق شاہ عبدالعزیز صاحب سے سلوک میں شاگردی کا بھی انکار کرتے ،ان کی مجلس میں شرک نہ کرتے کیونکہ دیوبندیوں کے مطابق جو کفر کرے تو ایسے کافر کی مجالس ومحافل میں شرکت کرنے والا بھی ملحد و بے دین ہوتا ہے جیسا کہ دیوبندی فتوی باز مولویوں نے شبلی وحمید الدین پر فتوی لگاتے ہوئے لکھا کہ

''شبلی اور مولانا حمید الدین فراہی کافر ہیں......ان کا مدرسہ کفر و زندقہ ہے اور اسکے تمام متعلقین کافر و زندیق ہیں۔ یہاں تک کہ جو علماء اس مدرسے کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں'' (حکیم الامت صفحہ ۴۱۸ مکتبہ مدنیہ لاہور)

اس اعتبار سے بھی دیوبندی فتوے کے مطابق وہابی پیر و مرشد سید احمد صاحب شاہ عبد العزیز جیسے [بقول دیابنہ] مشرک کی مجالس ومحافل میں شامل ہو کر مشرک بے دین وملحد ٹھہرے۔

نیز جب وہ **مشرک تھے** ،**تو علمائے دیوبند** کے اپنے اصول کے مطابق ان سے ترک تعلقات اور مخالفت لازم تھی جیسا کہ نور الحسن شاہ بخاری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''محبت والفت اور قرابت و یگانگت کا رشتہ توحید ہے،خدا اور رسول کی محبت ہے، مشرک سے مسلمان کی محبت واخوت کے کیا معنی؟ اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''

(توحید اور شرک کی حقیقت: ص ۷۷ مکتبہ عمر فاروق اردو بازار لاہور)

اسی طرح مشرک کے بارے میں یہی دیوبندی بخاری کہتے ہیں کہ

''ہم تم سے بری و بے زار ہیں، ہمارے تمہارے درمیان محبت والفت کا رشتہ قائم نہیں ہوسکتا، ہماری تمہاری کھلی دشمنی ہے، ہم تم سے برملا بغض وعداوت رکھتے ہیں ہم تمہارے منکر ہیں......اور تمہارے معبودانِ باطل کا بھی انکار کرتے ہیں ہم ان سے بری و بے زار ہیں، معلوم ہوا کہ اہل توحید اور اہل شرک میں رسم و راہِ محبت و اخوت غلط ہے۔ موحدین و مشرکین میں باہم بغض و عداوت لازم ہے''

(توحید اور شرک کی حقیقت: ص ۷٦ مکتبہ عمر فاروق اردو بازار لاہور)

جب سید احمد وہابی کے نزدیک تصور شیخ معصیت نہیں بلکہ شرک تھا تو سید احمد وہابی پر اصول وہابیہ کے مطابق لازم تھا کہ شاہ عبد العزیز صاحب کو مشرک و جہنمی کہتا اور دوٹوک الفاظ میں ان کو کہتا کہ آپ شرک میں مبتلا ہیں، اور شاہ صاحب سے دشمنی وعداوت کرتا، ان سے ترک تعلقات کرتا، اخوت و محبت ترک کرتا۔ لیکن عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو ان کی تعلیم و تربیت کو شرک بھی کہیں لیکن دوسری طرف ان کو مشرک بھی نہیں کہتے، ان کو دشمن بھی نہیں سمجھتے، ان سے ترک تعلقات بھی نہیں کرتے۔

مذکورہ بالا حوالوں سے بالکل واضح ہوا کہ شاہ عبد العزیز صاحب جس ''تصور شیخ'' کی تعلیم دیتے تھے اس کو سید احمد وہابی شرک کہتے تھے۔ اب علمائے دیوبند یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ سید احمد نے جس تصور شیخ کو شرک کہا وہ کوئی اور قسم کا تصور شیخ تھا، وہ تو ایسا تھا ویسا تھا ہرگز ایسی کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی کیونکہ ان عبارات میں واضح ہے کہ تصور شیخ کی جو تعلیم شاہ صاحب دے رہے تھے خاص اسی تعلیم کو سید احمد وہابی نے شرک کہا۔

تصور شیخ کے قائل سب دیوبندی اکابر مشرک

یہاں پر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ وہ تمام علماء واکابرین دیوبند جو تصور شیخ کے قائل تھے کیا وہ اسی تصور شیخ کے قائل تھے جس کے قائل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور جس کی تعلیم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے رہے؟

اگر اسی تصور شیخ کے قائل تھے تو ایسی صورت میں تو وہابی پیر سید احمد کے مطابق یہ سب دیوبندی علماو اکابرین بھی مشرک ٹھہرے۔

اب اگر احمدی اسماعیلی دیوبندی علما یہ کہتے ہیں کہ نہیں جس تصور شیخ کے حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ قائل تھے ہم دیوبندی احمدی اس کے قائل نہیں تھے تو ایسی صورت میں بھی احمدی دیوبندی علما کو اپنا یہ دعویٰ ثابت کرنا پڑے گا نیز یہ بھی بتانا پڑے گا کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تصور شیخ سید احمد کے مطابق تو شرک تھا تو کیا آپ حضرات کے مطابق بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تصور شیخ پر یہی فتویٰ ہے یا کہ آپ اس کو شرک نہیں کہتے۔

اگر آپ بھی سید احمد وہابی کے مطابق شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عمل کو شرک کہیں گے تو پھر ایک طرف تو آپ ایک شخص کو مشرک کہہ رہے ہیں دوسری طرف آپ اس کو مسلم اور مسلمانوں کا پیشوا بھی تسلیم کر رہے ہیں تو ایسی صورت میں آپ اپنے دیوبندی احمدی اصولوں کے مطابق کسی مشرک کو مشرک نہ کہہ کر خود مشرک ٹھہرے اور نور الحسن شاہ بخاری کی تعلیمات کے بھی خلاف ٹھہرے۔

اور اگر آپ احمدی دیوبندی حضرات شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تصور شیخ کو جائز و درست کہیں تو پھر آپ کو لامحالہ بتانا پڑے گا کہ ایک جائز و درست عمل کو جو سید احمد وہابی نے شرک

کہا تو ایسی صورت میں اس پر کیا حکم عائد ہوگا؟ اور سید احمد کا یہ فتویٰ من گھڑت تھا کہ نہیں؟

دیوبندی صَرفِ ہمت کے مطابق تصورِ شیخ ہر حال میں شرک

قارئین کرام! دیوبندی احمدی اسماعیلی فرقے کے کذاب و دجال اعظم مولوی خالد محمود نے ''صرف ہمت'' کو صریح شرک قرار دیا چنانچہ خالد دیوبندی لکھتا ہے کہ

''صرف ہمت کرنا'' **شرک نہیں تو کون سا ایمان ہے''**

(شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص ۱۷۳ محمود پبلیکیشنز لاہور)

''لیکن یہ بھی درست ہے کہ اس میں شیخ و مرشد کی طرف صرف ہمت نہیں **جو صریح شرک ہے''** (شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص ۱۷۰ محمود پبلیکیشنز لاہور)

یہاں احمدی اسماعیلی دیوبندی مولوی خالد محمود نے ''صرف ہمت'' کو ایمان سے خارج اور صریح شرک قرار دیا۔ لیکن آیئے دیکھئے کہ اسی احمدی دیوبندی فرقے کے علما نے تصور شیخ ہی کو ''صرف ہمت'' کہا ہے۔

چنانچہ دیوبندی احمدی اسماعیلی علما لکھتے ہیں کہ

[۱] ''**صرف ہمت** صوفیہ کی اصطلاح میں **تصور شیخ** کو کہتے ہیں''

(انصاف ص ۷۴ مکتبہ فاروقیہ)

[۲] ''صراط مستقیم کی عبارت میں ''صرف ہمت'' کا لفظ تھا، **جس کا دوسرا نام صوفیہ کی اصطلاح میں شغلِ برزخ اور شغل رابطہ ہے**''ملخصاً

(**مَقَامِعُ الحَدِید** صفحہ ۵۷، ارشاد المسلمین لاہور)

[۳] ''انہیں میں سے ایک **شغل برزخ بھی ہے، جس کو'' صرف ہمت'' بھی کہتے**

ہیں" (مَقَامِعُ الحَدِید: ۵۹ ارشاد المسلمین لاہور)

[۴] ''اسی مذکورہ بالا **''شغل برزخ'' کو جس کا دوسرا نام ''صرف ہمت'' بھی ہے''**

(حضرت شاہ اسماعیل شہید اور معاندین اہل بدعت کے الزامات صفحہ ۲۱ منظور نعمانی، الفرقان بک ڈپو لکھنؤ)

[۵] ''**صرف ہمت** ایک اصطلاحی لفظ ہے جو صوفیوں کے یہاں ایک خاص قسم کے شغل کے لئے بولا جاتا ہے جس کو وہ حضرات ''شغل رابطہ'' اور ''شغل برزخ'' بھی کہتے ہیں'' (دیوبند سے بریلی تک صفحہ ۴۴، ۴۵، ادارہ اسلامیات لاہور)

[۶] ''شغل برزخ، شغل رابطہ، تصور شیخ یہ ایک حقیقت کے مختلف نام ہیں''

(فیوضاتِ حسینی المعروف تحفہ ابراہیمیہ: ص ۵۳، ادارہ نشرواشاعت مدرسہ نصرۃ الاسلام گوجرانوالہ)

توان احمدی اسماعیلی دیوبندی علما واکابرین کے مطابق ''تصور شیخ'' ہی کو ''صرف ہمت'' کہا جاتا ہے۔ اور انہی کے خالد محمود دیوبندی کذاب اعظم کہتے ہیں کہ صرف ہمت صریح شرک ہے تو خالد دیوبندی کے مطابق وہ سارے دیوبندی علما واکابرین جو تصور شیخ (صرف ہمت) کے قائل تھے وہ سب مشرک قرار پائے۔

ممکن ہے کہ کوئی دیوبندی یہ تاویل کردے کہ صرف ہمت نماز کے اندر شرک صریح ہے لیکن نماز سے باہر شرک نہیں۔

تو ہم پہلے ہی عرض کر دیتے ہیں کہ خود خالد محمود نے خود لکھا کہ

"شرک ہونے یا نہ ہونے میں اسلام میں کہیں زندہ اور مردوہ کا فرق قائم نہیں کیا گیا" (مقدمہ المہند: ص ۳۹، ادارۃ الرشید، کراچی)

اس سے پتہ چلا کہ شرک ہر حالت میں شرک ہی رہتا ہے خواہ زندہ ہو یا مردہ، قریب ہو یا دور، نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔

نیز دیوبندی تاویل واصول کے مطابق تو ان کو ماننا پڑے گا کہ اگر کوئی مسلمان نماز سے باہر "صرف ہمت" (تصور شیخ) کرے یعنی بقول علمائے دیوبند "اللہ عزوجل کی طرف سے مکمل دھیان ہٹا دے اور اپنے شیخ پر لگا دے" تو ایسی صورت میں شرک نہیں بلکہ علمائے دیوبند کے نزدیک یہ جائز ہے، **لا حول و لا قوة الا باللہ!** یہ ہے احمدی دیوبندی دھرم جس میں نماز سے باہر اللہ عزوجل کی طرف سے مکمل دھیان ہٹا لینا اور اپنے پیروں کی طرف لگا دینا جائز ہے۔

لیکن ہم سنی کہتے ہیں کہ یہ احمدیوں کی بدترین جہالت ہے مسلمان ایک لمحہ کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے دھیان نہیں ہٹا سکتا اور نہ تصور شیخ (خواہ نماز کے اندر ہو یا باہر) میں دھیان اللہ عزوجل کی طرف سے ہٹایا جاتا ہے۔ مسلمان ہر حال میں اللہ عزوجل کے محتاج اور اللہ عزوجل ہی کی طرف ہر حال میں خیال رہتا ہے، اور ان اشغال کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ ان کے وسیلے سے اللہ عزوجل کی طرف کامل دھیان لگ جائے۔

آخری بات یہ ہے کہ احمدی اسماعیلی امام گنگوہی نے تصور شیخ و شغل برزخ کے بارے میں فتویٰ دیا کہ

''اس شغل میں متاخرین صوفیہ نے غلو کیا اور شرک تک نوبت پہنچی''

(فتاویٰ رشیدیہ: ص۸۶، میر محمد کتب خانہ کراچی)

گنگوہی نے یہاں خارج از نماز تصور شیخ کو بھی شرک تسلیم کیا۔ لہٰذا یہ کہنا کہ نماز کے اندر تو

شرک ہوسکتا ہے نماز سے باہر شرک نہیں اس تاویل باطلہ کا رد خود گنگوہی کے اس فتوے سے ہو گیا۔

دیو بندی ہمت کی سب تاویلیں ان کے اپنے خلاف

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب ان علما و اکابرین دیو بند کے مطابق تصور شیخ ہی کا دوسرا نام ''صرف ہمت'' ہے اب اگر نام نہاد مفتی حماد، خالد محمود یا دیگر احمدی اسماعیلی دیو بندی حضرات کی لفظ ''ہمت'' پر جتنی بھی بحث ہے اس کو سامنے رکھا جائے جس کا حاصل یہی ہے

''کہ ہمت ارادہ عبادت کی ایک انتہائی حالت کا نام ہے اور اس میں دل اپنے مقصود حقیقی کی طرف ہی رہتا ہے، کسی اور کی طرف لگا تو ہمت اس کی طرف لگ جائے گی''۔ملخصاً

ان جیسی سب تعریفوں پر ہم کہتے ہیں کہ جناب یہ ساری تعریفیں صرف نماز کے اندر تصور شیخ کے ساتھ مخصوص ہے یا کہ یہ تعریفیں عام ہیں یعنی نماز سے باہر بھی جو تصور شیخ ہے اس پر بھی یہی تعریفیں لاگو ہوں گی؟

اگر صرف نماز کے ساتھ ہی خاص ہیں تو اس پر ثبوت دیابنہ احمد یہ اسماعیلیہ کے ذمے ہے جو وہ ہرگز پیش نہیں کر سکتے۔

اور اگر ہمت کی یہ تعریفیں عام ہیں تو تمہارے اس استدلال کے مطابق تصور شیخ ہر حالت میں حرام و شرک ٹھہرا۔

اولاً خود تم دیو بندی احمدیوں نے تسلیم کیا تصور شیخ ہی کو ''صرف ہمت'' کہتے ہیں تو تمہاری

تعریفوں کے مطابق تم نے تصور شیخ میں ارادہ عبادت کی یہ انتہائی حالت، یا اپنی ہمت اللہ عزوجل سے ہٹا کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ کی طرف لگا دینے کو جائز قرار دیا۔

دوم: یہ کہ تصور شیخ میں ہمت کا عمل پایا جاتا ہے تو اب خواہ نماز کے اندر ہو یا نماز سے باہر، شیخ کے سامنے ہو یا شیخ سے دور تمہارے استدلال کے مطابق تصور شیخ جو نماز سے باہر بھی ہے اس میں بھی ہمت اللہ عزوجل سے ہٹ کر صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ ہی کے ساتھ رہی بلکہ بقول تمہارے **"حتی کہ اس وقت اللہ کا خیال بھی نہیں رہتا"** کیا نماز سے باہر اللہ عزوجل کی طرف سے دھیان ہٹانا تمہارے وہابی احمدی دھرم میں ایمان و توحید کا نام ہے؟ گویا تمہارے نزدیک نماز میں اللہ عزوجل کی طرف سے صرف ہمت شرک اور نماز سے باہر اللہ عزوجل کی طرف سے صرف ہمت شرک سے خارج۔ کیا یہی تمہاری توحید ہے اس پر تو ہم احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کو یہی کہتے ہیں کہ تمہاری یہ **"فضول توحید"** (چہل مسئلہ: ص ۷۔۸: دیوبندی، مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ) **"کافرانہ توحید"** (سیف اویسیہ: ص: عبدالرزاق دیوبندی) تم وہابیوں ہی کو نصیب ہو۔

دیوبندی شرک کاملین کے لئے جائز

قارئین کرام! خالد محمود احمدی دیوبندی نے صرف ہمت (تصور شیخ) کو **"صریح شرک کہا"** (دیکھئے شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص ۱۷۰) ہم پہلے علمائے دیوبند کے حوالوں سے بتا چکے ہیں کہ شغل رابطہ، صرف ہمت ہی کو تصور شیخ کہا جاتا ہے۔ لیکن اب دیکھئے کہ یہی صریح شرک علمائے دیوبند کے نزدیک جائز ہو گیا۔

چنانچہ علمائے دیوبند نے لکھا ہے کہ

''اور اگر اس کو صحیح تسلیم کرلیا جائے تو ہم کہیں گے کہ یہ مرید سلیم القلب، سلیم الفہم حدود شرعیہ سے پورا واقف ہوگا **اس کو نماز میں ایسا** تصور جمانے سے شیخ یا رسول یا جبرئیل کی عبادت کا وہم نہ ہوسکتا تھا اور ایسے شخص کے لئے نماز میں قصداً یہی شغل رابطہ **یعنی تصور شیخ یا تصور رسول و جبرئیل جائز ہے''**

(سیف علی بر گردن غوی ص ۱۰۷، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

خالد محمود دیوبندی کے مطابق یہ دیوبندی مولوی (سیف علی والے) صریح شرک یعنی صرف ہمت (تصور شیخ) کو عین نماز میں جائز بتا کر مشرک ہوگئے۔

پھر ایک طرف تو صریح شرک ہے جس میں کسی قسم کی تاویل بھی علمائے دیوبند کے مطابق نہیں ہوتی۔ دیوبندیوں کے انور شاہ کشمیری صاحب لکھتے ہیں:

ان التاویل فی الصریح لایقبل (اکفار الملحدین: ۴۸ دار البشائر الاسلامیہ لاہور)

مزید لکھتے ہیں ''لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل''

(ص ۱۴۰ دار البشائر الاسلامیہ لاہور)

انور شاہ کشمیری کے حوالوں سے معلوم ہوا کہ صریح میں تاویل نہیں ہوتی۔ لیکن دوسری طرف یہی صریح شرک سلیم القلب سلیم الفہم مرید کے حق میں جائز ہوگیا۔

دہلوی سے حماد تک سب بدفہم اور حدود شرعیہ سے جاہل

قارئین کرام! مذکورہ بالا دیوبندی حوالے پر غور کیجیے اس میں واضح طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر کوئی (مرید) سلیم الفہم، سلیم القلب اور حدود شرعیہ سے واقف ہو تو نماز میں قصداً یہی شغل رابطہ **یعنی تصور شیخ یا تصور رسول و جبرئیل جائز ہے''**

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا تمام دیوبندی علما واکابرین (سید احمد، اسماعیل دہلوی سے لے کر حماد دیوبندی اینڈ کمپنی سب کے سب) بدفہم، شقی القلب اور حدود شرعیہ سے جاہل تھے؟ یقیناً مذکورہ حوالے کے مطابق یہی حق وسچ ہے۔

چلیں حماد دیوبندی، ساجد خائن، ابوایوب اینڈ کمپنی سلیم الفہم نہیں، سلیم القلب نہیں اور حدود شرعیہ سے واقف نہیں لیکن اس سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خود سید احمد، اسماعیل دہلوی بھی سلیم الفہم نہیں تھے، سلیم القلب نہیں تھے اور حدود شرعیہ سے واقف نہیں تھے اور وہ ایسے ہوتے تو نماز کے اندر تصور شیخ کرتے۔

بہرحال اس حوالے سے ثابت ہوگیا کہ کم از کم نماز میں بھی شغل رابطہ (تصور شیخ) سلیم الفہم، سلیم القلب اور حدود شرعیہ سے واقف حضرات کے لئے جائز ہے۔ لہٰذا اس کو صریح شرک کہنا خواہ مخواہ کا خارجی ذوق وشوق ہے۔

تصور شیخ کی تقلید کی طرح خودساختہ تعریف

علمائے دیوبند اسماعیل دہلوی کی عبارت کے دفاع میں تصور شیخ (صرف ہمت) کی آڑ لینا چاہتے ہیں لیکن یہاں بھی دجل وفریب یہ کرتے ہیں کہ جو عمل تصور شیخ ہے ہی نہیں اس کو تصور شیخ کا نام دیتے ہیں، جیسا کہ اکثر دیوبندی یہ کہتے ہیں کہ

"تصور شیخ (صرف ہمت) کے وقت حق تعالیٰ کا خیال و دھیان بھی نہیں رہتا یا بالقصد ذہن کو توجہ الی اللہ سے خالی کیا جاتا ہے یا توجہ اللہ عزوجل سے ہٹ جاتی ہے اور صرف شیخ ہی کی طرف لگ جاتی ہے وغیرہ وغیرہ" (کتب دیابنہ)

تو ہم کہتے ہیں تصور شیخ (یا صرف ہمت) کی نہ ہی یہ تعریف ہے اور نہ ہی ایسے عمل کو

صرف ہمت یا تصور شیخ کہتے ہیں۔ایسے عمل کا نام تصور شیخ ہرگز ہرگز نہیں بلکہ ایسے عمل کو تصور شیخ کا نام دینا یا اس کو تصور شیخ کہنا ہی بدترین دجل وفریب ہے، یہ وہابیوں دیوبندیوں کی کوئی نئی ایجاد تو کہلاسکتی ہے مگر اس کا نام تصور شیخ ہرگز ہرگز نہیں۔

جس طرح بعض غیر مقلدین حضرات ''**تقلید**'' کا من گھڑت معنی بیان کر کے اور اس خودساختہ عمل کو تقلید بتا کر تقلید کو شرک اور مقلدین کو مشرک قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ نہ ہی ان غیر مقلدین کی ایسی خودساختہ تعریفوں کو تقلید کہا جاتا ہے اور نہ ہی اس کا تقلید سے کچھ تعلق ہے بلکہ یہ ''تقلید'' کے نام پر غیر مقلدین کا دجل وفریب ہے تو بالکل انہی غیر مقلدین کی طرح علمائے دیابنہ بھی ''تصور شیخ'' کے نام پر دجل وفریب دیتے ہیں اور جو تعریف وعمل تصور شیخ ہے ہی نہیں اس کو اپنی من گھڑت تعریفوں سے تصور شیخ (صرف ہمت) بتا کر تصور شیخ کو ناجائز وشرک بلکہ ان کے عاملین (صوفیائے کرام بلکہ خود اپنے بعض دیوبندی اکابرین) کو ڈھکے چھپے الفاظ میں مشرک کہنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ ان علمائے دیوبند کا کھلا دجل وفریب ہے، تصور شیخ کی ایسی تعریفیں دیوبندیوں وہابیوں کی ایجاد کردہ ہیں کسی بھی معتبر ومستند صوفیائے کرام واکابرین دین کی کتب میں ایسی تعریفیں ''تصور شیخ'' کے بارے میں نہیں ملتیں۔

صوفیہ کے نام سے دیوبندی دجل وفریب

علمائے دیوبند نے ''صرف ہمت، ہمت، تصور شیخ، شغل کے ناموں سے جتنی بھی عبارات صوفیہ کے نام سے پیش کی ہیں، ان سب کے جواب میں ہم علمائے دیوبند کی زبان میں

کہتے ہیں کہ

''عبارتیں نقل کر کے ان سے غلط نتائج اخذ کئے گئے ہیں''

(کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ: ص ۵۸: دیوبندی، مکتبہ فاروقیہ کراچی)

''عبارات کے صحیح مقصد کو چھوڑ کر اس سے غلط مطلب اخذ کیا گیا''

(کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ: ص ۹: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

''کلام کے معنی بدلے اور ان کی مراد کے خلاف ظاہر کیا'' ملخصاً

(المہند: بیسواں سوال: ص ۸۶ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

''مجمل اور مبہم عبارات سے دھوکا دے کر گاڑی چلانے کی کوشش کی'' ملخصاً

(اتمام البرھان: ص ۱۵۴، مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

ان (صوفیہ) کی ''عبارات سے جو (دیوبندیوں نے) خود سمجھا ہے اس کو لکھا ہے ......عبارات اور مضامین سے جو مفہوم خود سمجھے اس کو ان کی طرف منسوب کر دیا کہ انہوں نے ایسا لکھا'' ملخصاً

(ملفوظات حکیم الامت: ج ۲ ص ۹۸ ملفوظ ۱۳۱، تالیفات اشرفیہ ملتان)

توانہی دیوبندی اصولوں کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ صوفیائے کرام کی عبارات کا صحیح مقصد چھوڑ کر علمائے دیوبند نے غلط نتائج اخذ کیے ہیں (بقول تھانوی) ان کی عبارات سے جو مطلب خود سمجھا اپنے اس خود ساختہ مطلب کو صوفیہ کی طرف منسوب کر کے عوام الناس کو دھوکہ وفریب دے کر اپنی گاڑی چلانے کی کوشش کی ہے۔

اورانہی دجل وفریب میں یہ ہے کہ ''حتی کہ، حتی کہ'' کا راگ گایا۔

''حتی کہ اُس وقت دل میں اللہ تعالیٰ کا خیال بھی نہیں ہوتا''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص ۸۸ سنی اکیڈمی پاکستان)

"حتی کہ خود حق جل مجدہ [اللہ عزوجل] کی طرف بھی اس وقت دھیان نہ ہو" (مذکور)

"حتی کہ اس وقت قلب میں حق تعالی کا بھی دھیان نہ ہو"

(مقامع الحدید صفحہ ۱۵۸ ارشاد المسلمین لاہور)

تو یہ سب ''حتی حتی'' کا راگ علمائے دیوبند کا ہے صوفیائے کرام کی عبارات میں ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر کہیں ایسی بات ہے تو دیوبندی حضرات صوفیہ کی وہ صریح عبارات پیش کریں، یہ بھی یاد رہے کہ جب صوفیائے کرام کی چند عبارات ان کے سامنے پیش ہوئی تو ان دیوبندیوں نے ان کو ٹھکراتے ہوئے یہ کہا کہ

''اس شبہ کا جواب بھی یہی حضرات (صوفیہ) دیں گے تصنیف را مصنف نیکو کند بیان اُن کے کلام کا مطلب وہی صحیح جو بیان فرما دیں دوسرے سے تو غلطی کا بھی احتمال ہے'' (رسائل چاند پوری: ج ۲ ص ۶۵، انجمن دعوت اہل سنت و جماعت)

اسی اصول کے مطابق علمائے دیوبند پر لازم ہیں کہ صوفیائے کرام کی اپنی تصنیفات سے ہی ''یہ حتی کہ......حتی'' والی مراد ثابت کریں۔ لیکن ان شاء اللہ عزوجل ہرگز ثابت نہیں کر سکیں گے بلکہ یہ دیوبندیوں کی ان صوفیہ کے نام سے صرف غلطی نہیں بلکہ دجل وفریب ہے۔

اسماعیل دہلوی کے تمام پیروکاروں کو چیلنج

ہمارا اسماعیل دہلوی کے تمام پیروکاروں کو چیلنج ہے کہ کسی ایک معتبر و مستند بزرگ کی کتاب سے ایسی تعریف پیش کریں جس میں بالکل دوٹوک الفاظ میں تصور شیخ کی یہ تعریف بیان کی

گئی ہو یا تصور شیخ کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ

''صرفِ ہمت (تصور شیخ) کے وقت صرف شیخ ہی کا دھیان رہتا ہے **حتی کہ اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کا خیال ودھیان نہیں ہوتا**''

لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند وہابیہ احمدیہ اسماعیلیہ سے قبل کسی ایک معتبر ومستند بزرگ کی کتاب سے تصور شیخ کے بارے میں ایسی تعریف نہیں ملے گی، جس میں یہ کہا گیا ہو کہ تصور شیخ یا صرف ہمت کے وقت اللہ عزوجل کا خیال بھی نہیں رہتا معاذ اللہ عزوجل۔ بلکہ تصور شیخ تو اللہ عزوجل کی طرف کامل دھیان ورابطہ قائم کرنے کا ذریعے ہے نہ کہ خدا عزوجل کا خیال، ذکر ودھیان زائل کرنے کا سبب۔جس کے ثبوت میں ہم پہلے متعدد حوالہ جات بیان کر چکے ہیں۔الحمد للہ عزوجل

دیوبندیوں کا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دجل وفریب

متعدد علمائے دیوبند نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو پیش کر کے دھوکا دیا ہے، پہلے ہم علمائے دیوبند کے قلم سے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت اور دیوبندی تبصرہ پیش کرتے ہیں اور اس کے بعد ان کے دجل وفریب کا رد پیش کریں گے۔دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''حضرت شاہ ولی اللہ قدوس روحہ ''القول الجمیل'' میں فرماتے ہیں [ترجمہ] ہمت کے معنی ہیں چاہت اور طلب کی شکل میں کسی دل کو یکسو اور قصد کو مضبوط کرنا اور اس طرز پر کہ <u>**اس وقت دل میں سوائے اس مطلوب کے کسی اور کا خطرہ بھی نہ آئے**</u> جس طرح کہ پیاسے کو سخت پیاس کے وقت پانی ہی کی طلب ہوتی ہے۔القول

الجمیل ص ۹۵۔(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 86 سنی اکیڈمی پاکستان)

"واما الهمة فعبارة عن اجتماع الخاطر و تاكد العريمة بصورة التمنى والبلب خاطر سوى هذا المراد كطلب المآء للعطشان"

اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ نہ سماوے سوا [یعنی سوائے] اس مراد کے، جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے۔

(شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل صفحہ ۱۱۳ مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔خرم علی دیوبندی)

اسی طرح منظور نعمانی دیوبندی کے حوالے سے دیوبندی حماد نے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری عبارت پیش کی اور لکھا [ترجمہ]

"اپنے دل کو سوائے محبت شیخ کے ہر چیز سے خالی کرے......القول الجمیل ۹۵۔

(پھر کہا کہ) حضرت شاہ صاحب کی اس عبارت سے ظاہر ہوا ہے کہ **شغل رابطہ کے وقت دل کو تمام خیالات سے خالی اور یکسو کر کے اپنی توجہ کو صرف اسی طرف مرکوز کیا جائے** جس سے رابطہ مقصود ہو مثلاً اپنے مرشد سے استفادہ مقصود ہے تو بس اُسی سے لو لگائی جائے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے رابطہ مقصود ہو تو بس آپ ہی کو مرکز توجہ بنائے اور اس وقت کسی دوسرے خیال کی دل میں رسائی نہ ہو **حتی کہ** جنت، دوزخ، عرش، کرسی، لوح و قلم، ملائکۃ اللہ اور **حتی کہ** خود حق جل مجدہ [اللہ عزوجل] کی طرف بھی اس وقت دھیان نہ ہو۔اور اسی کی ایک آخری اور انتہائی شکل وہ ہے جس کو "شغل برزخ" کہتے ہیں"۔

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 86 تا 88 سنی اکیڈمی پاکستان)

ان عبارت کا علمائے دیوبند نے یہ معنی بیان کیا ہے کہ ہمت صوفیائے کرام کی ایک خاص اصطلاح ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ **دل کو تمام خیالات وخطرات سے خالی کر کے کسی ایک طرف لگادینا**۔اس طرح کہ انتہائی پیاس کے وقت پیاسے کو بس پانی ہی کی طلب ہوتی ہے۔یعنی ان وہابیوں دیوبندیوں کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تصور شیخ میں دھیان وخیال صرف شیخ ہی کی طرف لگ جاتا ہے حتیٰ کہ اللہ عزوجل کا بھی دھیان نہیں رہتا۔

لیکن میرے سنی مسلمان بھائیو!

یہ سب کچھ علمائے دیوبند کا دجل وفریب ہے اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جو ہیرا پھیری دیوبندی علما نے کی ہے اس کا تفصیلی جواب ہم پہلے تصورِ شیخ (صرف ہمت) کی تعریفوں اور بحث کے دوران پیش کر چکے ہیں، جو کہ آپ پچھلے صفحات میں دیکھ سکتے ہیں علمائے دیوبند نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کو پیش کر کے ان سے باطل معنی مراد لیے ہیں۔جیسا کہ خوارج نے قرآن پاک کی آیت سے باطل معنی مراد لیا تھا،خود دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کے رسالے میں ہے کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کے بارے میں فرمایا تھا جب انہوں نے نعرہ لگایا ان الحکم الا للہ تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا"کلمۃ الحق اریدہ بھا الباطل" یہ حق کا کلمہ ہے **مگر اس سے باطل مراد لی گئی ہے۔**

(سیف حق، پیش لفظ ص ۴، انجمن اہل سنت وجماعت)

خوارج کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہابی دیوبندی احمدی اسماعیلی علما نے بھی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر صوفیائے کرام و بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم کی عبارت کو باطل معنی پہنایا۔اور جو یہ

لکھا" حتی کہ اُس وقت دل میں اللہ تعالیٰ کا خیال بھی نہیں ہوتا، حتی کہ خود حق جل مجدہ [اللہ عزوجل] کی طرف بھی اس وقت دھیان نہ ہو، حتی کہ اس وقت قلب میں حق تعالی کا بھی دھیان نہ ہو"۔

"حتی" "حتی" کی یہ سب تعریفیں من گھڑت ہیں ان کی کسی کتاب میں ایسی تعریف نہیں لکھی گئی ہے۔ اگر دیوبندی علما میں ہمت ہے تو شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ بالا عبارت سے یہ الفاظ نکال کر دکھائیں کہ صرفِ ہمت میں صرف نبی پاک یا شیخ ہی کی طرف دھیان ہوتا ہے حتی کہ اللہ عزوجل کی طرف بھی نہیں رہتا۔ معاذ اللہ عزوجل۔ لیکن ان شاء اللہ عزوجل! سب دیوبندی وہابی مرتے مرجائیں گے اپنے بڑوں کی طرح مٹی میں مل جائیں گے لیکن ایسے الفاظ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے کبھی بھی پیش نہیں کر سکتے۔

مجھ میں یہ وصف ہے کہ واقف ہوں تیرے عیوب کا
اور تجھ میں دو عیب ہیں مکار بھی ہو اور کذاب بھی

صوفیہ کے نام سے دیوبندی دجل وفریب

ہم پہلے بھی علمائے دیوبند کے حوالے عرض سے کر چکے ہیں کہ علمائے دیوبند نے جتنی بھی عبارات صوفیہ کے نام سے پیش کی ہیں دیوبندی تحریرات کے مطابق ان" عبارات کو نقل کر کے ان سے غلط نتائج اخذ کئے گئے ہیں" ان" عبارات کے صحیح مقصد کو چھوڑ کر اس سے غلط مطلب اخذ کیا گیا" " کلام کے معنی بدلے اور ان کی مراد کے خلاف ظاہر کیا" " مجمل اور مبہم عبارات سے دھوکا دے کر گاڑی چلانے کی کوشش کی" ان (صوفیہ) کی" عبارات سے جو (دیوبندیوں نے) خود سمجھا ہے اس کو لکھا ہے عبارات اور مضامین سے جو مفہوم خود سمجھے اس

کو ان کی طرف منسوب کر دیا کہ انہوں نے ایسا لکھا" لہٰذا دیوبندی اصول کے مطابق یہ دیوبندیوں کا اپنا خود ساختہ مفہوم ہے جو صوفیہ کے ذمہ لگا دیا حالانکہ چاہیے تھا اپنے اصول "تصنیف را مصنف نیکو کند بیان اُن کے کلام کا مطلب وہی صحیح جو بیان فرما دیں" کے مطابق صوفیائے کرام کی اپنی تصنیفات سے ہی ''یہ حتیٰ کہ......حتیٰ'' والی مراد ثابت کریں۔ لیکن ان شاء اللہ عزوجل ہرگز ثابت نہیں کر سکیں گے بلکہ یہ دیوبندیوں کی ان صوفیہ کے نام سے صرف غلطی نہیں بلکہ دجل وفریب ہے۔ (تفصیل پہلے گزر چکی)

شیخ کا خیال اور پیاسے والی مثال کا جواب گنگوہی کی زبانی

علمائے دیوبند نے حضرت شاہ ولی اللہ وصوفیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کے اس فرمان

"صرف ایک طرف یعنی شیخ ہی کی طرف لگ جاتا ہے۔ جیسے پیاسے کو سخت پیاس میں بس پانی ہی کی طلب ہوتی ہے باقی کسی چیز کی طلب نہیں ہوتی"

کو سمجھا ہی نہیں، اور اپنا من گھڑت و بے ہودہ معنی بیان کر دیا حالانکہ اس سے مراد صرف یہ ہے کہ مرید یہ یقین رکھے کہ میرے شیخ سے بڑھ کر مجھے اس عمل میں نفع پہچانے والا کوئی دوسرا شیخ نہیں۔

جیسا کہ خود علمائے دیوبند کے تھانوی صاحب نے لکھا کہ

"**وحدت مطلب سے مراد یہ ہے کہ آلہ مطلب ایک ہے یعنی تعلیم ایک ہی شیخ سے حاصل کرو**......وحدت مطلب کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ یوں سمجھئے کہ زندہ بزرگوں میں سے میری تلاش سے مجھے زیادہ نفع پہنچانے والا میرے شیخ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں مل سکتا۔ بس اپنے شیخ کے متعلق صرف اتنا عقیدہ کافی ہے اور جب

تک یہ عقیدہ نہ ہو **جمعیت خاطر نہیں ہوتی اور جب تک جمعیت یا یکسوئی نہ ہوتب تک فائدہ نہیں ہوتا**" (ملفوظات حکیم الامت ۱۴/ ۳۶ ملفوظ ۱۴، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

صرف ایک طرف لگنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ اپنے ہی شیخ کی طرف دھیان رکھے باقی کسی دوسرے شیخ کی طرف دھیان نہ رکھے لیکن احمدی اسماعیلی دیوبندیوں نے اس کا مطلب یہ نکالا کہ صرف شیخ ہی کا خیال رہے حتی کہ اللہ کا خیال بھی نہ رہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

مزید ایک اور حوالہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی ہی کے قلم سے پیش کرتے ہیں تاکہ دیوبندیت پر حجت تمام ہو جائے۔ چنانچہ تمام علمائے دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ

"**اپنے شیخ کے متعلق اس کا یقین رکھے کہ دنیا میں اس کے علاوہ مجھ کو مطلوب تک کوئی نہیں پہنچا سکتا اور گو اس زمانے میں دوسرے مشائخ بھی ہوں اور انہی اوصافِ کاملہ سے متصف بھی ہوں، مگر میرا منزلِ مقصود پر پہنچنا اسی ایک [یعنی اپنے شیخ] کی بدولت ہوگا۔** سو توحید مطلب سلوک کا بڑا رکن ہے اور جس کو یہ حاصل نہ ہوگا وہ پراگندہ و پریشان اور ہرجائی بنا پھرے گا۔ اور کسی جنگل میں بھٹکتا ہوا کیوں نہ ہلاک ہو جائے حق تعالیٰ کو بھی اس کی مطلق پرواہ نہ ہوگی۔

پس مشائخ زمانہ میں ہر شخص کے متعلق یہ سمجھنا کہ یہ بھی میری پیاس بجھا کر مطلب تک پہنچا سکتا ہے سلوک کے لئے مضر ہے، بلکہ جس طرح حق ایک اور قبلہ ایک ہے اسی طرح راہبر شیخ بھی ایک ہی کو سمجھے ورنہ بربادی کے سوائے کچھ حاصل نہ ہوگا اور

اسی پر گندگی میں بہتیرے تباہ ہو گئے ہیں۔ **سو اگر اس کا وسوسہ بھی آیا کہ عالم میں اس شیخ کے علاوہ کوئی دوسرا بھی مجھ کو مطلب پر پہنچا سکتا ہے تو ضرور شیطان اس پر قبضہ جمائے گا اور لغزش میں ڈال دے گا۔**

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ شیطان کسی پیر کی صورت بن کر آئے گا اور (چونکہ اس کا ضعیف قلب ہر شیخ کی طرف راہبری کا یقین کر لیتا ہے اس لئے شیطان کو پیر بنا ہوا دیکھ کر اس کی طرف بھی جھکے گا اور وہ اس پر اپنا رنگ جما کر ایسا تسلط کرے گا کہ پھر چھٹکارا مشکل ہے) غرض اس کو تباہ کر دے گا اا ور ایسے شعبدے دکھلائے گا کہ اس کا عقیدہ باطل پر جما دے گا۔ **اور چونکہ توحید مطلب حاصل ہونے پر شیطان کو راہ نہیں ملتی** اور وہ اس کے شیخ کی صورت بن نہیں سکتا۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "شیخ اپنے مریدوں میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت میں" اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے علما کو بنی اسرائیل کے انبیا کے مثل فرمایا ہے پس شیطان لعین جس طرح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل نہیں بن سکتا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "من رانی فقد رانی فان شیطان لا یتمثل بی" جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل ہرگز نہیں بنا سکتا' اسی طرح شیطان متبع شریعت محمدیہ شیخ کی صورت بھی نہیں بنا سکتا۔ پس مرید محفوظ رہتا ہے اور امن کے ساتھ مقامات و منازل طے کرتا رہتا ہے" (اِرشادُالملوک ترجمہ امداد السلوک صفحہ ۶۱، ۶۳، مکتبہ مدنیہ لاہور)

دیوبندیو! اب آنکھیں کھولو اور اپنے ہی امام کے اس فرمان کو بغور پڑھو تا کہ تمہیں کچھ سمجھ

آئے کہ "ماسوائے اپنے شیخ یا پیاسے کو پانی ہی کی طلب" کا معنی کیا ہے؟ اس کا مطلب تو خود تمہارے شیخ گنگوہی نے بیان کر کے تمہارے سب کیے پر پانی پھیر دیا اور اس کا مطلب بھی دوٹوک بیان کر دیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تصور شیخ میں صرف اپنے شیخ کی طرف کامل دھیان رکھے حتی کہ کسی دوسرے شیخ کی طرف بھی دھیان نہ رکھے لیکن تم بدبختو و بدنصیبو! نے تو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی نہیں چھوڑا اور ان کی طرف ایسی بات منسوب کر دی کہ کوئی جاہل بھی نہیں سوچ سکتا۔

کاش کہ تم اپنے دیوبندی امام گنگوہی ہی کی یہ کتاب پڑھ لیتے تو اولیا و صوفیائے عظام بالخصوص حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بدنام نہ کرتے اور ان کی طرف ایسی بے ہودہ ولغو معنی منسوب نہ کرتے جو کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوں گے۔

دیوبندیوں کے مطابق شاہ ولی اللہ نے خلاف شرع تعلیم دی

بالفرض محال بر سبیل تنزل اس کا یہی معنی ہو جو دیوبندی پیش کرتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مراد یہ ہے کہ "دھیان صرف اور صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ کی طرف ہو جاتا ہے حتی کہ اللہ عزوجل کا دھیان بھی نہیں رہتا، دل میں کوئی خطرہ نہیں رہتا حتی کہ اللہ عزوجل کا بھی دھیان و خیال نہیں رہتا" وغیرہ

تو احمدی اسماعیلی دیوبندی کی اس تاویل سے یہ لازم آئے گا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو جو تعلیم دی ہے وہ خلاف شرع تھی۔ انہوں نے ایک حرام و ناجائز بلکہ علمائے دیوبند کے مطابق شرک کی تعلیم دی۔ کیا علمائے دیوبند حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ تسلیم کریں گے کہ ان کی تعلیم خلاف شرع تھی؟ یا انہوں

نے مریدوں کو اللہ عزوجل سے ہٹا کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ کی طرف جھکا دیا؟۔ استغفر اللہ العظیم! لا حول و لا قوۃ الا باللہ!

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں علمائے دیوبند ڈھکے چھپے الفاظ میں اس بات کا اقرار کر چکے کہ انہوں نے حرام وشرکیہ [بقول وہابیہ] تعلیم دی، ہاں واضح نام لے کر فتویٰ جاری کرنا باقی ہے وہ معلوم نہیں کیوں جاری نہیں کرتے۔

ہم علمائے دیوبند احمدی اسماعیلی حضرات سے کہتے ہیں کہ اگر ان میں ہمت ہے تو مذکورہ بالا بحث کے مطابق شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر شرعی فتویٰ جاری کریں۔ اور بتائیں کہ اگر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی "شغل رابطہ" یا "صرف ہمت" ہے، تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گمراہ کن صوفی قرار پائے کہ نہیں؟ دیوبندیو! خدا کے لئے محض ایک اسماعیل دہلوی کی محبت میں ان سب اکابرین کو دین اسلام کا مجرم و باغی اور مشرک مت بناؤ۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کی وضاحت خود ان کی زبانی

نام نہاد مفتی حماد احمدی دیوبندی نے اپنی کتاب میں خود لکھا کہ

> بعض مصنفین کی اپنی خاص اصطلاحات ہوتی ہیں...... چنانچہ مصنف اپنی عبارت کا جو مطلب بیان کرے گا وہ مانا جائے گا، اسی طرح اگر کسی مصنف کا معتبر شاگرد اپنے استاد کے الفاظ کی تشریح کرے گا تو اس کو تسلیم کیا جائے گا۔ (صفحہ ۳۵)
>
> پھر لکھا کہ "اگر مصنف سے اس تشریح میں مدد ملے تو اس کو تسلیم کیا جائے گا"
>
> (صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ص ۳۵ سنی اکیڈمی پاکستان)

حماد دیوبندی اپنا یہ اصول یہاں کیوں بھول گئے؟ کیا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لکھا کہ پیر

وشیخ تو اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ وواسطہ ہیں اور

"الطریق الثالث طریق الرابطة بالشیخ "یعنی خدا تک پہنچنے کی تیسری راہ شیخ کے ساتھ **رابطہ**[صرف ہمت، تصور شیخ] کا طریقہ ہے"(انتباہ)

تو پھر کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ مقصود حقیقی اللہ تبارک وتعالیٰ کے قرب وفیض کے لئے جس ذات[شیخ] کو وسیلہ بتائیں، اُسی ذات[شیخ] کو مقصود حقیقی اللہ تبارک وتعالیٰ سے توجہ و دھیان ترک کرنے کا ذریعہ بنائیں، معاذ اللہ عزوجل۔ بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''حضرت سلطان الموحدین برہان العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ **صورت مرشد کہ ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سجانہ تعالیٰ کا ہے آب وگل کے پردے میں اور جو صورت مرشد کے خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق سجانہ وتعالیٰ کا ہے بے پردہ آب وگل کے** ان اللہ خلق آدم علی صورة الرحمن "ومن رانی فقدرئ الحق''اس کے حق میں درست ہوا ہے''

(انتباہ: باب ۵ سلسلہ چشتیہ صفحہ ۹۲، ۹۳)

نوٹ: اور دیگر حوالے ماقبل پیش ہو چکے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ مرشد حق کی صورت کا دیدار حق تعالیٰ کے جلووں کا مشاہدہ ہے۔ شیخ خدا کا مظہر ہے اور شیخ ہی کے ذریعے سے خدا تک رسائی کی جاتی ہے۔ تصور شیخ کا مقصد ہی اللہ عزوجل کے ساتھ کامل تعلق و رابطہ قائم کرنا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ تو محض وسیلہ وواسطہ ہیں۔ لہٰذا علمائے دیوبند کی ایسی تاویلات خواہ مخواہ کی ہٹ دھرمی وضد بازی کا نتیجہ ہے۔

جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ اللہ کے تصور کی طرح ہے

☆...... بالفرض محال بر سبیلِ تنزل اس کا یہی معنی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ کی طرف دھیان رہتا ہے تو اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ یہ اللہ عزوجل کے دھیان کو ختم کر دیا ہے بلکہ خود دیوبندی حکیم صاحب کے مطابق ایسا تصور اللہ عزوجل ہی کا تصور کہلاتا ہے۔ جیسا کہ خود دیوبندیوں کے اشرفعلی تھانوی صاحب کے ایک مرید نے تھانوی صاحب سے عرض کیا کہ ''رات دن ہر وقت بکثرت آپ کا **تصور رہتا ہے اتنا اللہ میاں کا نہیں رہتا**''

تھانوی صاحب نے جواب میں فرمایا:

اس حالت کا کچھ مضائقہ نہیں جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے تصور کی طرح ہی ہے۔ حدیث "من احبھم فبحبی احبھم " (کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ جو (میرے) صحابہ سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے) اس کی دلیل ہے۔

(تسہیل تربیت السالک جلد دوم ص ۲۷، اشرفعلی تھانوی، زم زم پبلیشرز کراچی)

لہٰذا جب دیوبندی حکیم الامت کے مطابق تصور شیخ اللہ ہی کا تصور ہے تو پھر علمائے دیوبند کو محض اسماعیل دہلوی کے دفاع پر شور شرابا بند کر دینا چاہیے۔

☆......اسی طرح دیوبندیوں کے محمد اقبال مہاجر مدنی لکھتے ہیں کہ

"اس کو ذکر رابطہ بھی کہتے ہیں ...... '' **شیخ کی طرف خیال کرنا بظاہر غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے مگر شیخ چونکہ موصل الی اللہ تعالیٰ ہے اس لئے اس کا خیال دراصل اللہ تعالیٰ کا خیال پیدا کرنے والا اور غیر اللہ کے خیال کو مٹانے والا ہے**۔"

(فیض شیخ صفحہ ۳۴: محمد اقبال مہاجر مدنی مجلس نشریات اسلام کراچی)

لہٰذا اب اگر علمائے دیوبند نے ہم سنیوں کی نہیں تو کم از کم اپنے گھر کے ان علماء و بزرگوں ہی کی بات تسلیم کر کے صوفیائے کرام کو بدنام کرنا چھوڑ دیں۔اور اسماعیل دہلوی کے ناکام دفاع میں کذب بیانی و دجل سے کم نہ لیں۔

جھوٹ بولنے سے جن کو عار نہیں
ان کی کسی بات کا کوئی اعتبار نہیں

علمائے دیوبند کے گھر سے وضاحت

علمائے دیوبند کے محدث کبیر مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ

''حضرت قطب العالم مولانا الحاج امداد اللہ صاحب قدس سرہ العزیز اپنے خلیفہ خاص حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کو تحریر فرماتے ہیں ''اگر فرصت ہو تو نماز صبح یا مغرب یا عشا کے بعد علیحدہ کسی حجرہ وغیرہ میں بیٹھیں اور **دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے اس طرف متوجہ ہوں اور تصور کریں کہ گویا اپنے شیخ کے سامنے بیٹھا ہوا** ہوں اور فیضان الٰہی شیخ کے سینہ سے میرے سینہ میں آرہا ہے۔''

(شریعت وطریقت کا تلازم صفحہ ۱۸۴ مکتبۃ الشیخ بہادرآباد کراچی)

اب ہم اس عبارت پر علمائے دیوبند سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہاں دل کو تمام خیالات سے خالی کرنے سے یہی مراد لی جائے گی کہ اس وقت اللہ عزوجل کا بھی خیال نہ ہو؟ حتیٰ کہ اللہ عزوجل کا خیال بھی نہ ہو؟ اگر یہی مراد ہے تو پھر ایسی تعلیم دینے والے شخص پر کیا شرعی حکم عائد ہوگا؟ کیا اس کی ایسی تعلیم شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے کہ نہیں؟ اب اگر دیوبندی حضرات اپنی ضد پر ہی قائم ہیں تو پھر حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ لگائیں کہ انہوں نے اللہ عزوجل سے تعلق ختم کرنے کا حکم دیا۔

یہاں تعظیم کے نام پر گستاخی تفویۃ میں تعظیم کے نام شرک

یہاں پر ایک بات عرض کردوں کہ اسماعیل دہلوی اور اس کے پیروکار اسماعیلی حضرات کا کہنا یہ ہے "نبی پاک ﷺ کی تعظیم واجلال کا انتہائی خیال ہوتا ہے جس کی وجہ سے دل میں آپ ﷺ کا خیال بیٹھ جاتا ہے، چپک جاتا ہے لہٰذا یہ شرک کی طرف کھینچ لے جائے گا"۔(مفہوم)

ہم کہتے ہیں کہ **مذہب** وہابیہ احمدیہ اسماعیلیہ کے مطابق نبی کریم ﷺ یا شیخ کے ساتھ ایسا عمل ممکن ہی نہیں کیونکہ خود ان کے **مذہب** میں بزرگوں کی تعظیم وتوقیر کا ایسا درجہ یا تصور پایا ہی نہیں جاتا بلکہ بزرگوں کے بارے میں تو ان کے عین اسلام (تقویۃ الایمان میں) یہ ہے کہ "انبیاء واولیاء ذرہ ناچیز سے کم تر ہیں" "چمار سے بھی بدتر ہیں" بلکہ دہلوی صاحب نے تو یہاں تک حکم دیا کہ "ان کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے" **اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار کرو**" (مفہوم)

چنانچہ خود اسماعیل دہلوی نے یہ لکھا ہے کہ

"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ **سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں**" (تقویۃ الایمان ۵۳ میر محمد کتب خانہ)

"**ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے**"

(تقویۃ الایمان ۴۱ میر محمد کتب خانہ)

"جس نے اللہ کا حق اس کی **مخلوق کو دیا** تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے **ذلیل کو دے دیا**" (تقویۃ الایمان: ۲۶ میر محمد کتب خانہ)

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں **جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی**

بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بزرگی اس کو چاہیے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ **اولیا انبیا امام و امام زادہ، پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں** وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور **ہمارے بھائی**، مگر ان کو **اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے** ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے **ہم ان کے چھوٹے ہیں**۔(تقویۃ الایمان صفحہ قدیم ۴۲ میر محمد کتب خانہ۔جدید ۱۳۱)

☆...... بلکہ دہلوی صاحب یہاں تک حکم فرماتے ہیں کہ

''یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو ان میں بھی اختصار کرو'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۵۹ میر محمد کتب خانہ)

☆......'' جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، **سو ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے**'' (تقویۃ:۵۹ میر محمد کتب خانہ)

جب انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم اسماعیلی احمدی دیوبندی مذہب میں ذرنا چیز سے بھی کمتر ہیں، چمار سے بھی ذلیل ہیں اور ان کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے بلکہ انہی بزرگ ہستیوں کی تعریف (تعظیم وتوقیر) جو عام انسان (بشر) کی ہے اس سے بھی کم (اختصار) کرنی چاہیے تو ایسے عین اسلام [اصل تقویۃ الایمان] پر ایمان لانے والے وہابیوں دیوبندیوں کو نماز میں بزرگوں کا خیال تعظیم و اجلال کے ساتھ کس طرح آسکتا ہے؟ لہٰذا جب تعظیم و اجلال کا تعلق ہی نہیں تو پھر ان کے خیال یا صرف ہمت کا وہ خود ساختہ معاملہ (جو دیوبندی علما پیش کرتے ہیں کہ ان کے تصور میں اس قدر ڈوب جانا کہ اللہ عزوجل کا دھیان بھی نہ رہے) کس طرح پیش آسکتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

چند الزامی حوالوں کے جوابات

قارئین کرام! جب احمدی دیوبندی حضرات لاجواب ہوجاتے ہیں تو ''گمراہ فرقوں کا یہ وطیرہ ہے کہ وہ بات کو الجھاؤ میں رکھتے ہیں جو چیز محل نزاع ہے اس سے ہٹ کر دلائل پیش کرتے ہیں'' (روئیداد مناظرہ حیات الانبیاء ۲۳) احمدی اسماعیلی حضرات نے جگہ جگہ یہی کام کیا۔ ان میں سے بہت ساری باتوں کے جوابات کتاب میں دیئے جاچکے ہیں لیکن چند حوالوں کا الگ سے بھی جواب پیش خدمت ہے۔

(۱) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دھوکہ

احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات کی طرف سے ایک حوالہ فتوح الغیب کا پیش کیا جاتا ہے، کہتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

''اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ شرک یہی نہیں کہ صرف بتوں کو پوجا جائے، بلکہ اپنی خواہشات کی پیروی بھی شرک ہے اور یہ بھی شرک ہے کہ دنیا میں اور جو کچھ اس میں ہے اور آخرت میں اور جو کچھ اس میں ہے اس میں سے کسی کو **اس کے سوا اپنے رب العزت کے ساتھ پسند کرے**۔ خبردار! ماسوا اللہ عزوجل سب اس کا غیر ہے۔ **پس جب اس کے غیر کی طرف ملتفت ہو گئے تو تم نے اللہ عزوجل کے ساتھ شریک بنالیا**'' (شروح الغیب ترجمہ فتوح الغیب: ص ۹۳ مقالہ ہفتم صفا اکیڈمی لاہور)

اہل سنت کا احمدیوں دیوبندیوں کو جواب

(۱)......سب سے پہلی بات تو یہ ہے اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کے دفاع میں فتوح الغیب کی اس عبارت کو پیش ہی نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اس میں وہ بات ہی نہیں جو

اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت میں ہے۔

کسی دیوبندی احمدی اسماعیلی نے ماں کا دودھ پیا ہے (بقول دیوبندیہ) کسی کتیا کا نہیں، یا کوئی حلالی دیوبندی ہے تو بتائے کہ اس عبارت یا فتوح الغیب میں کسی بھی جگہ یہ کہا گیا ہو کہ

''نبی پاک ﷺ کی طرف خیال کرنا (یا چلو صرف ہمت کرنا) اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بھی بدتر ہے (اور نبی پاک ﷺ کا خیال شرک ہے لیکن گاؤخر کی طرف شرک نہ ہوگا)۔

(۲)......دوسری بات یہ ہے کہ اس کتاب ''فتوح الغیب'' کو خود احمدی اسماعیلی دیوبندی مانتے ہیں بلکہ خود اسماعیل دہلوی ہی کہتے ہیں کہ

"تم نے کتاب **فتوح الغیب** کو جو ولیوں کے پیشوا اور صاحبان فنا و بقاء کے امام، فضیلتوں اور بزرگوں والے **حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی** رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے دیکھا ہوگا **جو ساری کی ساری فنائے ارادے کے مضمون سے جو حب ایمانی کے خلاصہ سے بھری ہوئی ہے**" (صراط مستقیم: باب اول: ص ۵۶ مکتبۃ الحق)

لہٰذا اگر بقول احمدیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ یہاں مراد یہی ہے کہ کسی کی طرف [مطلقاً] متوجہ (ملتفت) ہونا شرک ہے تو خود دیوبندی احمدی اسماعیلی حضرات مشرک قرار پاتے ہیں کیونکہ خود انھوں نے تسلیم کیا کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کی طرف خیال وتوجہ کرنا درست ہے۔ (پہلے حوالے گزر چکے)

(۳)......تیسری بات یہ ہے کہ اگر وہابیہ احمدیہ اسماعیلیہ کے مطابق اس عبارت کا مطلب

یہی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا شیخ کی طرف توجہ کرنا شرک ہے تو جناب! تمہارا امام اسماعیل دہلوی جو نمازی کو قصداً گاؤ وخر (بیل و گدھے) کے خیال میں مستغرق کرنے کی تعلیم دے چکا ہے، وہ بھی مشرک ٹھہرا۔

(۴)...... احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کے امام اشرفعلی تھانوی نے یہ بات بالکل درست کہی تھی کہ

[۱] **"چھنٹ چھنٹ کر تمام احمق میرے ہی حصے میں آ گئے"**

[۲] "سارے **بدفہم اور بدعقل** میرے ہی حصے میں آ گئے ہیں"

([۱] الافاضات الیومیہ ج ۱ ص ۴۳۱، [۲] الافاضات الیومیہ ج ۱ ص ۲۷۴ تالیفات اشرفیہ ملتان)

ان احمقوں، بدفہموں، بدعقلوں احمدیوں کو کیا معلوم کہ صوفیہ کی عبارت میں کیا بات ہے اور اس کو کہاں پیش کرنا ہے۔ آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ فتوح الغیب میں کیا بیان ہو رہا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"اللہ تعالیٰ غیور ہے اس نے تم کو اپنے لئے پیدا فرمایا اور تمہارا **حال یہ ہے کہ تم اس کے غیر سے محبت کرتے ہو**...... کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذخیرہ کیا ہے؟ فرمایا بندہ کا مال و اولاد کچھ نہ چھوڑے، یہ اس لئے کہ بندہ مال و اولاد سے محبت رکھتا ہے۔ **گویا وہ اپنے رب کی محبت میں شاخ در شاخ بنایا اور دوسروں کو شامل کرتا ہے**۔ پس وہ محبت الٰہی میں کمی کر کے اسے پارہ پارہ کر دیتا ہے، چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے غیر کے مابین مشترک کر دیتا ہے **حالانکہ اللہ تعالیٰ کسی شریک کو قبول نہیں فرماتا**، کیونکہ وہ غیور اور ہر شے ہر قادر اور غالب ہے۔ پس اپنے شریک

کو ہلاک کر کے اسے معدوم کر دیتا ہے تا کہ بندہ کے دل کو اپنے لئے خاص کر کے غیر کی شرکت سے خالی کر دے" (مقالہ سی و دوم: ص ۱۰۱ شروح الغیب ترجمہ فتوح الغیب، زاویہ پبلیشرز)

یہاں ایسی محبت کو شرک کہا جا رہا ہے جو اللہ عزوجل کی محبت کی طرح یا اس کی محبت میں کسی کو شرک ٹھہرایا جائے۔ جیسا کہ خود اسماعیل دہلوی نے

"بعض لوگوں کے حال کا یہ بیان ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ یعنی بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو غیر اللہ کو اللہ کا شریک بنا کر اللہ کی طرح اس سے پیار (محبت) رکھتے ہیں اور ایمان والے اللہ تعالیٰ سے ہی بڑھ کر محبت رکھتے ہیں" (صراط مستقیم: ص ۱۱۴ مکتبۃ الحق)

معلوم ہوا یہاں جس محبت و التفات کی نفی ہے اور جس کو شریک کہا جا رہا ہے وہ ایسی محبت ہے جو اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے، جیسی محبت اللہ عزوجل کے ساتھ ہے ایسی محبت کسی کے ساتھ کرنا شرک ہے۔

دیوبندیوں کی مشہور گلدستہ تفسیر میں لکھا ہوا ہے کہ

"اب رہے اہل سنت والجماعت، ان کو سوائے اللہ کے اور کسی شے کی محبت نہیں"

(تفسیر مظہری، گلدستہ تفسیر جلد اول صفحہ ۲۸۹، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

یہاں اللہ عزوجل کے علاوہ سب کی محبت کی نفی کی جا رہی ہے اب بتایا جائے کہ یہاں کون سی محبت کی نفی ہے؟ یقیناً یہی محبت جو خاص اللہ عزوجل کے لئے ہے ورنہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں وہ تو مومن ہی نہیں ہو سکتا۔

تو فتوح الغیب میں بھی مطلقاً اس عمل کو شرک نہیں کہا گیا اور نہ یہاں یہ مراد ہو سکتا ہے

کیونکہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ

"اللہ کے محبوبوں، ولیوں اور برگزیدہ نیکوکار بندوں کی محبت کی استدعا کرنی چاہیے"

(مقالہ سی وکیم: ص ۱۰۰ اشروح الغیب ترجمہ فتوح الغیب، زاویہ پبلیشرز)

اگر مطلقاً شرک سمجھتے تو اس کی استدعا کا کیا معنی، لہٰذا فتوح الغیب کی عبارت کو اسماعیل دہلوی کی عبارت کے دفاع میں پیش کرنا بدفہمی و بدعقلی ہے۔

(۵)......آخری بات یہ ہے کہ اگر مطلقاً اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کی طرف التفات کرنا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک ممنوع و شرک ہوتا تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کبھی بھی یہ نہ فرماتے کہ

من استغاث بی فی کربة کشفت عنه و من نادانی باسمی فی شدة فرجت عنه

''جو شخص مصیبت میں مجھے [غوث پاک کو] پکارتا ہے میں اس کی مصیبت کو رفع کرتا ہوں، اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارتا ہے میں اس کی سختی کو دور کرتا ہوں''، ملخصاً

((۱) حضرت علامہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ: خلاصۃ المفاخر، ص: ۱۲۳ (۲) شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''زبدۃ الاثار تلخیص بھجۃ الاسرار: ص، ۱۱۵ (۳) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ص: نزہۃ الخاطر الفاتر عربی: ۶۷ (۴) حضرت علامہ مولانا ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ ''تحفہ القادریہ''ص، ۵۸ (۵) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی رحمۃ اللہ علیہ ''قلائد الجواہر''ص، ۶۳، ۱۲۳ (۶) الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ ص، بھجۃ الاسرار و معدن الانوار عربی'': ۱۹۷ بحوالہ یہ آئینہ انہی کے لئے ہے: ص 362,361)

(۲) مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے پہلا دھوکا

احمدی اسماعیلی مولوی ساجد خائن نے لکھا کہ (مولوی نقی علی خان نے لکھا ہے کہ)

"ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتیں کرتے جب نماز کا وقت آتا یہ حال ہوجاتا گویا آپ ہمیں اور ہم انہیں نہیں پہچانتے"

(دفاع: ص ۵۱۰ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

اہل سنت کا احمدیوں دیوبندیوں کو جواب

(۱)......اولاً یہ الزامی حوالہ ہی نہیں بنتا کیونکہ اس میں ایسی بات ہرگز نہیں ہے جو اسماعیل دہلوی کی کتاب صراط مستقیم میں ہے، احمدیو! اسماعیلیو! دیوبندیو! بتاؤ یہاں کہاں ہے کہ نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے بھی بدتر ہے۔

(۲)......ہم کہتے ہیں کہ کیا تم احمدی دیوبندی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال لانے کو درست سمجھتے ہو کہ نہیں؟ اگر نہیں تو پھر تمہاری کتب میں خیال لانے کو درست و جائز کہا وہ تمہاری تقیہ بازی اور دجل و فریب ہے اور اگر تم خیال نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لانے کو درست و جائز کہتے ہو تو پھر یہ خود تمہارے خلاف ہے۔

(۳)...... باقی اگر محض نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال کی نفی پر دیوبندی حضرات یہ حوالہ پیش کرتے ہیں تو عرض ہے کہ یہ روایت احیاء العلوم میں موجود ہے (دیکھئے "احیاء العلوم: مذاق العارفین جلد اول ص ۲۷۸: مترجم مولوی ندیم فاضل دیوبند") جس کو خود احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات بھی مانتے ہیں اور دیوبندی مولوی ارسلان بن اختر نے "نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے طریقے" ص ۱۱۷" پر لکھی ،اس کتاب پر دیوبندی مفتی نظام

الدین شامزی جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی کی تقریظ بھی موجود ہے۔ اسی طرح دیوبندیوں کی متعدد کتب میں یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر اس کا یہی مطلب ہے جو احمدی دیوبندی بیان کرنا چاہ رہے ہیں تو اس اعتبار سے یہ روایت احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کے خلاف ہے کیونکہ خود احمدی دیوبندیوں نے لکھا کہ

"نماز میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسب **موقع خیال** کرنا اور **متوجہ** (لغوی) بھی درست ہے" (صراط مستقیم پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ ص 85 نمبر ۳ سنی اکیڈمی پاکستان)

"علمائے دیوبند نماز میں حضور کے مطلق خیال کو قطعاً لائق اعتراض نہیں کہتے نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ کرنا ان کے ہاں کوئی عیب ہے"

(شاہ اسماعیل محدث دہلوی ص ۲۰۵، ۲۰۶ مکتبہ دار المعارف اردو بازار لاہور)

''**نماز میں رسول اللہ صلعم کے خیال کا آنا یا حسب موقعہ لانا ہرگز مضر نہیں**، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آئے بغیر نماز کامل ہی نہیں ہوسکتی ......(**مَقَامِعُ الحَدِید** صفحہ ۶۰، انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

یہ روایت خود علمائے دیوبند کے خلاف ہے۔لہٰذا دیوبندی اصول کے مطابق پہلے اپنے گھر کو صاف کریں۔

(۴)......اس روایت میں اذان سن کر نماز کی تیاری کی کیفیت کا ذکر ہے کہ اذان سنتے ہی سب کچھ چھوڑ کر نماز کی تیاری میں مشغول ہوجاتے، اس میں یہ ہرگز نہیں کہ نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خیال کرنا شرک یا بیل و گدھے کے خیال سے بھی بدتر ہے۔ بلکہ انہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت پہلے گزری کہ

صحابہ نماز میں تھے، اس وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے امام تھے، اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے، جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حالت نماز ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، تو پیچھے ہٹنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ تم اسی طرح رہو، پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر ان کے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پس ابو بکر رضی اللہ عنہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور وہ لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے''

خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ بتا رہی ہیں کہ صحابہ کرام عین حالت نماز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور پھر دیگر روایات بھی پہلے پیش ہو چکیں کہ صحابہ کرام حالت نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتے۔

(۵) نیز خود حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے آگے

''**التحیات للہ والصلوۃ والطیبات**'' سب تعظیمیں اور نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کا فضل و کرم ذرہ بے مقدار کو خورشید پُر انوار بناتا ہے اور بلا استحقاق و سابقہ خدمت معتد بہا اپنے بندے کو ایسے عمدہ مقامات عطا فرماتا ہے اب یہ ثناو تحیت خسروی ادا کر چکا۔ نگاہ عرش سلطانی کی دہنی جانب نظر آیا کہ گویا وزیر اعظم دوستو محترم بہزاران جاہ وجلال کرسی عز و اقبال پر جلوا فراز ہے **لہذا ادھر متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے** ''**السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**''

(جواہر البیان فی اسرار الارکان: ص ۷۳ مکتبہ مہریہ رضویہ سیالکوٹ)

لہذا جب خود مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ آگے فرما رہے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ

ہو کر سلام عرض کرے تو پھر ان کے ذمے یہ لگانا کہ وہ خیال مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف تھے، خواہ مخواہ کی زبردستی ہے۔

(۳) مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دوسرا دھوکا

مولانا نقی علی خان لکھتے ہیں کہ

''اسی طرح دل کو اس کی طرف سے پھیرنا اور غیر کی طرف دیکھنا حقیقت نماز کو باطل کر دیتا ہے...... جو شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو اور بادشاہ کمال عنایت سے اپنی ہم کلامی سے مشرف فرمائے اور وہ عین اس حالت میں کہ بادشاہ سے باتیں کرتا ہے اور حضرت بادشاہ اس کی طرف متوجہ ہیں ایک کناس کی طرف دیکھنے لگے یا اس سے کوئی چیز مانگے وہ مردودِ بارگاہ ہے'' انوار جمال مصطفی: ص ۴۴۰ (دفاع: ۵۱۰ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

اہل سنت کا احمدیوں دیوبندیوں کو جواب

(۱)......اس عبارت میں مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ غیر سے مراد خواہشات نفس لے رہے ہیں جس کو وہ کناس [بھنگی] سے تشبیہ دے رہے ہیں، بادشاہ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہو اور کوئی کناس (بھنگی) کی طرف متوجہ ہو جائے تو اس کے دربار کی توہین تصور کیا جائے گا۔ لیکن بادشاہ کے دربار میں اس کے اذن سے اس کے وزیر اعظم کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھا جائے تو اس کو کوئی توہین تصور نہیں کرتا۔

اسی لئے جب بات حبیب خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ

''ناگاہ عرش سلطانی کی دہنی جانب نظر آیا کہ گویا **وزیر اعظم** و دستور محترم بہزاران

جاہ وجلال کرسی عز و اقبال پر جلوہ افروز ہے **لہٰذا ادھر متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے**

''السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و بر کاتہ''

(جواہر البیان فی اسرار الارکان: ص ۶۰ مکتبہ مہریہ رضویہ سیالکوٹ)

اللہ (بادشاہ) کی بارگاہ میں حاضری کے دوران کناس (بھنگی) سے ہم کلام ہونا الگ بات ہے لیکن بادشاہ (بارگاہِ الٰہی) کے دربار میں خود اس کے اذن سے اس کے وزیر اعظم (حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف متوجہ ہو کر تعظیم و تکریم کے ساتھ ہم کلام (سلام پیش) کرے تو یہ اس کے حکم کے عین مطابق ہے۔

ہم اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی اور ہمارے اکابرین کا ایسا گستاخانہ نظریہ ہر گز نہیں کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! مقربینِ بارگاہِ الٰہی بالخصوص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کناس جیسی حیثیت ہے معاذ اللہ عزوجل ثم معاذ اللہ عزوجل! بلکہ یہ تو احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کا نظریہ ہے کہ

''اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ **سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں**'' (تقویۃ الایمان ۱۱۹ میر محمد کتب خانہ)

''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان آگے چمار سے بھی ذلیل ہے''

(تقویۃ الایمان ۲۵ میر محمد کتب خانہ)

لہٰذا الحمد للہ عزوجل! مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں بھی ایسی مراد نہیں لی اور نہ ان کا ایسا نظریہ تھا۔

(۴) مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے تیسرا دھوکا

مولانا نقی علی خان لکھتے ہیں کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر ایک لطیفہ بلند لکھتے ہیں کہ

''معنی اللہ اکبر کے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ بہت بڑا ہے اگر ان معنی کو نہیں جانتا جاہل ہے اور جو جانتا ہے اور اس کا دل خدا کے حضور میں دوسرے کی یا اپنی بڑائی اور بزرگی کی طرف مائل ہے تو وہ چیز اس کے نزدیک خدا سے بزرگ تر ہے در حقیقت معبود اُس نامراد کا وہی ہے جس کی طرف متوجہ ہے'' انوار جمال مصطفی: ص ۴۴۴

(دفاع: ص ۵۱۰ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

اہل سنت کا احمدیوں دیوبندیوں کو جواب

(۱)......**اولاً** ''انوار جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کتاب میں اس عبارت کے جو الفاظ ہیں یہ الفاظ ان کی دوسری کتاب ''جواہر البیان'' میں موجود نہیں۔ لہٰذا '' **مطبع کی غلطی کا احتمال قوی ہے ......سو حسن ظن کرنا اور کاتب کی یا صاحب مطبع کی غلطی پر حمل کرنا مناسب** '' (براھین قاطعہ ۳۱)

جواہر البیان میں یہ عبارت اس طرح ہے

''علماء فرماتے ہیں جو معنی تکبیر کے نہیں جانتا سخت جاہل ہے اور جو جان کر خدا کے حضور اپنے نفس یا دوسرے کی طرف مائل ہے وہ چیز اس کے نزدیک خدا سے زیادہ بڑی اور اس نامراد کی مراد اصلی و معبودِ حقیقی ہے'' (جواہر البیان: ص ۵۲ مکتبہ مہریہ رضویہ سیالکوٹ)

یہاں اللہ عزوجل کے مقابلے میں خواہش نفس کی اطاعت اور اس کی طرف متوجہ ہونے کی بات ہے کہ تم نے خواہش نفس کی اطاعت کر کے اس کا اپنا معبود بنا لیا، یہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال و تصور کی نفی ہرگز نہیں۔ نیز حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''احیاء العلوم'' سے یہ عبارات مفہوماً نقل کی اور یہاں یہی ہے کہ

"جب تم زبان سے اللہ اکبر کہو تو دل اس کلمے کی تکذیب نہ کرے یعنی اگر تم نے اپنے دل میں کسی کو اللہ تعالیٰ سے بڑا درجہ دے رکھا ہے تو اللہ گواہی دے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اگر تمہارا قول سچا ہے جیسے سورۃ ''المنافقون'' میں منافقین کو اس وقت جھوٹا قرار دیا گیا۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی زبان سے تصدیق کی۔ اگر تمہارے دل پر خدا تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے مقابلے میں خواہش نفسانی کا غلبہ زیادہ ہوگا اور تم خدا کے مقابلے میں خواہش کی اطاعت زیادہ کرو گے تو یہی کہا جائے گا کہ تم نے خواہش نفس کو اپنا معبود قرار دے لیا ہے۔ کیا بعید ہے کہ جو کلمہ (اللہ اکبر) تم زبان سے کہہ رہے ہو وہ صرف زبانی کلمہ ہو۔ دل میں اس کلمے کی موافقت نہ پائی جا رہی ہو اور اگر ایسا ہے تو یقیناً یہ ایک خطرناک بات ہے" (احیاء العلوم جلد اوّل: ص ۳۰۲، ۳۰۳ شبیر برادرز)

تو اس سے بالکل واضح ہے کہ یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونے کی نفی یا اس پر کلام نہیں بلکہ خواہشات نفس کی بات ہے۔

(۲)......پھر مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایسا نظریہ منسوب کرنا خود اصول احمدیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ

"کسی کلام کا معنی و مقصود متعین کرتے ہوئے ضروری ہے کہ صاحبِ کلام کی فکر اور اس کے خیالات کو بھی ملحوظ رکھا جائے" (کتاب الفتاویٰ، پہلا حصہ: ص ۱۴۳ زم زم پبلیشرز)

اور ہم پہلے بیان کر چکے کہ حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فکر و خیال کو بیان کر دیا

کہ التحیات میں نمازی

''ناگاہ عرش سلطانی کی دہنی جانب نظر آیا کہ گویا وزیر اعظم و دستور محترم بہزاران جاہ و جلال کرسی عز و اقبال پر جلوہ افروز ہے **لہٰذا ادھر متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے** **''السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''**

(جواہر البیان فی اسرار الارکان: ص٦٦ مکتبہ مہریہ رضویہ سیالکوٹ)

صاحب کلام کی فکر بالکل واضح ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونے کو درست کہتے ہیں اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونے کو شرک جانتے اور ایسے نمازیوں کا معبود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ یہاں خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** پڑھنے کا ہرگز نہ کہتے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دھوکا

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ

"خطاب کردن به بشر در نماز منهی عنه است" نماز میں کسی انسان کو مخاطب کرنا منع ہے۔ (شاہ اسماعیل محدث دہلوی: ص ۱۵۷ مکتبہ دار المعارف لاہور)

اہل سنت کا احمدیوں دیوبندیوں کو جواب

(۱) ہم کہتے ہیں کہ اگر بشر (انسان) جس کو افضل المخلوقات کہا جاتا ہے اس کو نماز میں مخاطب کرنا منع ہے تو بیل و گدھے جیسی گھٹیا چیزوں کا استغراق بلکہ (بقول ساجد خائن) صرف ہمت کرنا کس طرح بہتر ہو گیا؟ دیوبندی احمدی اسماعیلی فرقہ جانوروں کی پوجا کرنے والے فرقوں سے سخت متاثر لگتا ہے جیسے ہندوؤں نے گاؤ ماتا بنا رکھی ہے، یا قوم موسیٰ نے

بچھڑا بنا رکھا تھا یہی حال ان دیوبندیوں کا بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ شرک ہر جگہ نظر آتا ہے لیکن جانوروں کے خیال میں مستغرق ہو جائیں پھر بھی شرک پسندوں کو شرک نظر نہیں آتا۔

(۲)......اب آیئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کی طرف تو سب سے پہلے عرض ہے کہ علمائے احمدیہ اسماعیلیہ دیوبندیہ نے لکھا کہ

"کسی کلام میں متکلم کی مراد کیا ہے اس کے لئے متکلم کے دوسرے بیانات کو بھی سامنے رکھا جائے گا" (مناظرہ ناروے: ص ۴۔ مرتب: منظور احمد، مضمون: خالد محمود دیوبندی انٹرنیشنل ختم نبوت مومینٹ ناروے)

شیخِ محقق رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر بیانات (تحریرات) کو دیکھا جائے تو یہاں عام بشر مراد ہے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہیں کیونکہ شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ اپنے دوسرے بیانات (تحریرات) میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز میں مخاطب کر کے سلام پیش کرنے کا فرماتے ہیں (دیکھئے اشعۃ اللمعات: جلد اول۔ کتاب الصلوٰۃ بالتشہد فصل ا: ص ۴۰۱ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) لہٰذا احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات کا یہ حوالے ہمارے خلاف اور صراط مستقیم کے دفاع میں پیش کرنا فضول ہے۔

(۳)......پھر علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے بتاتے ہیں

"منها ان المصلی یخاطبه بقوله السلام علیک ایها النبی و لا یخاطب غیره"

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت سے یہ امر بھی ہے کہ نمازی اپنے قول "السلام علیک ایها النبی" کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کرتا ہے اور اس کے غیر کو

خطاب نہیں کرتا" (مواہب اللدنیہ ۱: ۴۴۴ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۴)......نیز خود علمائے دیوبند کے مولوی زکریا کی کتاب میں ہے کہ بشر کو خطاب کرنا منع ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے کہ

"فالجواب: ان ذلک من خصائصہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

(اوجز المسالک: کتاب الصلوٰۃ: ص ۲۲۵ دار القلم دمشق)

لہٰذا اگر احمدیوں دیوبندیوں کے مطابق نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کرنا ہی ان کا خودساختہ صرف ہمت ہے تو مولوی زکریا، شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ، پھر علامہ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ متعدد حوالے جو ہم السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے تحت پیش کر چکے ہیں ان سب پر فتوے لگائیں کہ وہ نمازی کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں خطاب (بقول تمہارے صرف ہمت) کر کے سلام پیش کرنے کی تعلیم دے کر شرک کو عام کیا اور خود مشرک ہو گئے۔ [معاذ اللہ]

بہرحال شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حوالہ ہرگز ہمارے خلاف نہیں، احمدی حضرات خواہ مخواہ خلاف موضوع حوالے پیش کرتے ہیں۔

عمدہ شربت اور بدبودار پانی کی دیوبندی مثال

دیوبندی مولوی ساجد خائن نے ایک مثال پیش کی کہ

"ایک مریض کو گرم اور بدبودار پانی کا گلاس اتنا نقصان نہیں دیتا حکیم کی طرف سے منع کیا ہوا عمدہ شربت......" مفہوم (دفاع: ۵۱۵ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

اہل سنت کا احمدیوں دیوبندیوں کو جواب

یہ مثال ہی درست نہیں کیونکہ جب معتبر و مستند حکیموں کے نزدیک مریض کے لئے عمدہ شربت نقصان دہ نہ ہو، اگر خاندان کا کوئی معزز شخص اس مریض کو عمدہ شربت پلائے اور کوئی نوکر کھڑا ہو کر کسی جاہل و نیم حکیم کی بات لے کر اس عمدہ شربت کو بدبودار پانی سے بھی بدتر بتائے تو یقیناً نہ صرف ان معتبر و مستند حکیموں کے بھی خلاف ہوگا بلکہ عمدہ شربت پلانے والا معزز شخص بھی اپنی توہین تصور کرے گا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ کا لقمہ اور خطیب کا نوالہ دیوبندی مثال

دیوبندی مولوی ساجد خائن نے ایک اور مثالیں پیش کی کہ

"ایک خطیب نے ......مسئلہ بیان کیا......روزے کی حالت میں اگر تم نے سے کوئی شخص میرے منہ کا اُگلا ہوا نوالہ کھالے تو روزہ ٹوٹ جائے گا مگر کفارہ اس پر نہیں ......البتہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک منہ کا اُگلا ہوا لقمہ کھالوں ......تو نہ صرف روزہ ٹوٹ جائے گا بلکہ کھانے والے پر کفارہ (ساٹھ روزے) بھی لازم ہوگا......" الخ (دفاع: ۵۱۷ مکتبہ ختم نبوت پشاور)

اہل سنت کا احمدیوں دیوبندیوں کو جواب

یہ مثال بھی صراط مستقیم کی گستاخانہ عبارت کے مطابق ہرگز درست نہیں۔ صراط مستقیم کی عبارت کے پیش نظر مثال یہ بنے گی کہ

"وہابی خطیب نے ......مسئلہ بیان کیا......روزے کی حالت میں اگر تم میں سے کوئی شخص میرے منہ کا اُگلا ہوا نوالہ کھالے تو روزہ ٹوٹ جائے گا مگر کفارہ اس پر نہیں

......البتہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک منہ کا اُگلا ہوا لقمہ کھالوں ......تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ کا اگلا ہوا لقمہ میرے لقمے سے بھی بدتر ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ کے لقمے سے نہ صرف روزہ ٹوٹ جائے گا بلکہ کھانے والے پر کفارہ (ساٹھ روزے) بھی لازم ہوگا......" معاذ اللہ!

یقیناً اس قسم کا مسئلہ بیان کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی و گستاخی تصور کیا جائے گا ۔لہٰذا ساجد خائن کی مثالیں صراط مستقیم کی عبارت کے مطابق ہرگز نہیں بلکہ خواہ مخواہ عوام الناس کو دھوکا دینے کی کوشش کی گی۔

ان دونوں مثالوں کے شافی جوابات ڈاکٹر ابو احمد محمد ارشد مسعود اشرف چشتی صاحب حفظہ اللہ نے بھی اپنی کتاب (کشف القناع "تحفظ اہل سنت و جماعت" جلد ٦) میں دیئے ہیں۔دلچسپی رکھنے والے قارئین وہاں مراجعت فرمائیں۔

احمدی دیوبندی اعتراض غیر کا خیال منع، صوفیہ کے اقوال

بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ بہت ساری کتبِ صوفیہ میں لکھا ہے کہ غیر کی طرف التفات نہ کرے۔غیر کی تردید کی گئی ہے۔

اہل سنت کا احمدیوں دیوبندیوں کو جواب

ان جیسی تمام عبارات پر ہم جوابات دے چکے ہیں کہ یہاں غیر سے شیخ یا بالخصوص نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہرگز مراد نہیں۔ بلکہ اشرفعلی تھانوی نے بھی لکھا ہے کہ

"فرمایا کہ غیر کے معنی اصطلاح صوفیہ میں وہی ہیں جو عوام کے محاورہ کی موافق ہے یعنی بے تعلق اور جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھے وہ غیر نہیں ہے"

(حسن العزیز: جلد ۲ ص ۲۹۲ ملفوظ: ۲۷۷،تالیفات اشرفیہ ملتان)

تو معلوم ہوا کہ صوفیہ کی اصطلاح میں غیر سے مراد مقربین بارگاہِ الٰہی بالخصوص نبی پاک ﷺ کی ذات ہرگز نہیں۔لہٰذا دیوبندیوں کو چاہیے کہ اپنی جہالت پر ماتم کریں۔

دیوبندیوں کے نام نہاد مناظر ماسٹر امین صفدر کی گستاخی

قارئین کرام! انبیائے کرام علیہم السلام معصوم ہیں اور اولیائے اللہ عزوجل محفوظ باقی ہم جیسے انسانوں سے خطا ہو سکتی ہے، تحریری میدان میں بھی بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی کاتب یا مرتب سے غلطی ہو جاتی ہے۔علمائے دین کی کتب میں درجنوں ایسی مثالیں موجود ہیں لیکن جب ہم کہتے ہیں کہ یہ مصنف کی غلطی نہیں ناشر یا کاتب کی غلطی ہے تو ہمارے مخالفین احمدی اسماعیلی دیوبندی حضرات اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور مصنف ہی کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔تو آیئے ایسے ضدی اسماعیلی احمدی دیوبندیوں کے لئے ایک حوالہ پیش کر دیتے ہیں۔

علمائے دیوبند کے بہت ہی مشہور مناظر امین صفدر اوکاڑوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

"آپ ﷺ نے فرمایا کہ کتا سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (مسلم ۱۹۷/۱) **لیکن آپ ﷺ نماز پڑھاتے رہے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی، اور ساتھ گدھی بھی تھی، دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی**"

(غیر مقلدین کی غیر مستند نماز ص ۳۸ نمبر ۱۹۶: محمد امین صفدر۔مکتبہ بخاری: پشاور)

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! نقل کفر کفر نہ باشد! دیکھئے دیوبندی مولوی نے کیسی گستاخی کی کہ حضور ﷺ نماز میں کتیا اور گدھی کی شرم گاہوں کو دیکھتے رہے۔استغفر اللہ!

حرف آخر اور چند وضاحتیں

معزز قارئینِ کرام! ہم نے اس کتاب کی اس جلد کا موضوع **''صراط مستقیم کی متنازعہ عبارت''** رکھا ہے، ان شاء اللہ عزوجل! دوسری جلد میں متکلم پر گفتگو ہوگی۔ دونوں کو الگ الگ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے تاکہ خلط مبحث نہ ہو۔ مخالفین حضرات کا وطیرہ ہے کہ صراط مستقیم کی عبارت پر کلام کرتے ہوئے متکلم [اسماعیل دہلوی] کی بحث چھیڑ دیتے ہیں۔ اس لئے ہم نے دونوں کو الگ الگ پیش کیا۔ اب اگر کوئی جواب لکھے تو پہلی جلد یعنی صرف عبارت ہی پر کلام کرے اگر عبارت کے ساتھ متکلم پر بحث چھیڑے گا تو وہ خلاف موضوع ،خلط مبحث کر کے راہ فرار اختیار کرنے والا بھگوڑا کہلائے گا۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ''صراط مستقیم'' کی متنازعہ عبارت میں ''خیال'' ہی مراد ہے لیکن چونکہ اکثر دیوبندی یہاں ''صرف ہمت'' کی خودساختہ تعریف کو پیش کر کے تاویلات باطلہ کا سہارا لیتے ہیں تو ہم نے بر سبیل التنزل محض ان کی ایسی تاویلات باطلہ کا قلع قمع کرنے کے لئے خاص طور پر ان کی صرف ہمت والی تمام تاویلات باطلہ پر تفصیلی گفتگو کی۔

☆......ایک اہم بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور اور شیخ کا تصور یکساں نہیں ہے۔ تصور شیخ بھی جائز ہے لیکن متنازعہ عبارت میں ہماری اصل بحث تصور شیخ پر نہیں، گو صراط مستقیم کی عبارت کے مطابق اولیائے کرام کی شان میں بھی سخت بے ادبی و گستاخی قرار پاتی ہے، ہمیں یہ بھی برداشت نہیں کہ ان کی شان میں کوئی گستاخیاں کرے لیکن جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرے وہ اولیاء اللہ کو بُرا بھلا کہے تو تعجب کا مقام نہیں۔ بہر حال ہماری اس کتاب کا اصل موضوعِ بحث ہمارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور ہے۔

صراط مستقیم کی عبارت پر اصل بحث ہی ذات مصطفی ﷺ ہے کہ اس میں رسالت مآب ﷺ کے خیال (تصور) کو گھٹیا و کمتر مخلوق (بیل و گدھے) کے خیال میں مستغرق ہونے سے بھی بدتر بتایا گیا۔معاذاللہ

☆......ہم نے اس کتاب میں علمائے دیوبند کی تحریرات کو سامنے رکھ کر گفتگو کی ہے۔گو کہ ان کی تحریرات میں جو قلم کی غلاظتیں اور بے ہودگیاں ہیں ہم وہ طرز تحریر اختیار کرنے کی ہرگز صلاحیت نہیں رکھتے اور نہ ہماری شرافت و حیا ہمیں اس کی اجازت دیتی ہے لیکن ابو ایوب دیوبندی کے اصول ''ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے'' کے مطابق ان کی زبان میں ان کو آئینہ بھی دکھایا گیا ہے تا کہ ان کو اپنی مکروہ شکل نظر آئے ،اور اہل سنت و جماعت پر کیچڑ اچھالنے سے باز رہیں۔

مجھ میں وہ تاب ضبط شکایت کہاں ہے اب
چھیڑو نہ مجھ کو میرے بھی منہ میں زباں ہے اب

☆......ہم الحمد للہ عزوجل ! اہل سنت و جماعت ہیں اور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے ہمیں ''بریلوی'' یا ''رضوی'' کہا جائے تو ہم اس نسبت کے نہ منکر ہیں اور نہ کسی قسم کا عیب محسوس کرتے ہیں۔لیکن دیکھا گیا ہے کہ اکثر شریر و ذلیل النسل قسم کے مخالفین حضرات ہمیں ''رضا خانی'' کہتے اور لکھتے ہیں۔تو ہم نے اپنی اس کتاب میں خود ان کے اصول ''ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے'' کے مطابق انہیں ''احمدی'' ''اسماعیلی'' جیسے القابات سے نوازا ہے اور بعض مقامات پر ان وہابیوں کے لئے ''جناب'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس سے مراد وہی ہے جو محمود حسن گنگوہی دیوبندی نے لکھی کہ

"جناب مخفف ہے جاہل نادان احمق بے وقوف کا"

(ملفوظات فقیہ الامت، ص، ۵۵۵، دار النعیم لاہور)

تو یہ سب کچھ جناب علمائے احمد یہ اسماعیلیہ دیو بندیہ کے عمل کا ردعمل ہے۔

اسی طرح ہماری ساری کتب میں انہی کے اصولوں کے پیش نظر گفتگو ہوتی ہے لیکن بعض اوقات ہم ان کا حوالہ لکھ کر گفتگو کر دیتے ہیں اور بعض اوقات کسی حکمت کے پیش نظر ہم گفتگو کر دیتے ہیں لیکن ان کا حوالہ ہمارے پیش نظر ہوتا ہے، لہٰذا جب احمدی اسماعیلی فرقہ سر اٹھانے کی کوشش کرے گا تو ہم وہ حوالے پیش کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

ہم نے جو بھی عبارت بالخصوص کتب تفاسیر و شروحات احادیث کی پیش کی ہیں، کوشش یہی کی ہے کہ ان کو چیک کر کے یا علمائے اہل سنت کی معتبر کتب سے چیک کر کے ہی پیش کی ہیں۔

اگر بہ تقاضہ بشری ہماری اس کتاب میں کسی بھی قسم کی غلطی ہوگئی ہو تو علمائے حق اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کی خدمت میں گزارش ہے کہ اطلاع فرما دیں، تاکہ اصلاح کی جا سکے، ہماری کسی بھی غلطی کی ذمہ داری جماعت اہل سنت پر عائد نہیں کی جاسکتی، بلکہ اس کو میری ذاتی غلطی و خطا تصور کیا جائے، تاہم ہمارا کوئی قول، کوئی عبارت، کوئی مؤقف یا استدلال دین حق مسلک اہل سنت و جماعت حنفی کے خلاف ہو تو ہم ان سب سے توبہ و استغفار کرتے ہیں، اور علمائے حق کی اصلاح کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں جتنی کتابوں کے حوالے درج کیے گئے ہیں تقریباً سب کتابیں انٹر نیٹ پر اپلوڈ بھی ہیں، کوئی بھی شخص ان حوالوں کو خود چیک کر سکتا ہے۔ بعض مقامات پر عبارت کا خلاصہ بھی لکھا گیا ہے لیکن کتاب کا حوالہ و صفحہ نمبر لکھ دیا گیا ہے تاکہ اصل عبارت

چیک کر سکیں۔ باقی الحمدللہ عزوجل! جو کچھ لکھا گیا ہے وہ پوری تحقیق و ذمہ داری کے ساتھ لکھا گیا۔

علمائے دیوبند کی کتاب ''دفاع'' میں صراط مستقیم کی عبارت پر دیوبندی حماد ہی کی کتاب سے مواد لے کر شائع کیا گیا ہے، اس لئے حماد کی کتاب کا جواب ان کی سب باتوں کا جواب ہے نیز حضرت علامہ ڈاکٹر ابواحمد محمد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی صاحب حفظہ اللہ اپنی کتاب ''کشف القناع عن مکر ما وقع فی الدفاع'' المعروف ''تحفظ اھل سنت و جماعت'' جلد 6 میں دیوبندی دفاع کا دندان شکن ومدلل جواب لکھ چکے ہیں۔ قارئین کرام اس کا بھی مطالعہ کریں کیونکہ اس میں قبلہ چشتی صاحب حفظہ اللہ نے احمدیوں اسماعیلیوں دیوبندیوں کا بہت زبردست علمی تحقیقی و الزامی رد فرمایا ہے۔ چونکہ بہت ساری باتوں بالخصوص دیوبندی ''دفاع'' کا ردوہ لکھ چکے اس لئے ہم نے ان کو نظر انداز کر دیا تاہم اگر کوئی مطالعہ کرنا چاہے تو ''کشف القناع عن مکر ما وقع فی الدفاع'' المعروف ''تحفظ اہلِ سنت و جماعت'' جلد 6 کا بھی ضرور مطالعہ فرمالیں۔

صراط مستقیم کی عبارت کے رد پر یہ جلد ''اول'' ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل! جلد ''دوم'' میں ''متکلم'' پر گفتگو ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ!!

یہ قصہ لطیف ابھی نا تمام ہے
جو کچھ بیاں ہوا ہے وہ آغازِ باب تھا

وما علینا الا البلاغ المبین

تمت بالخیر

{......رد دیوبندیت پر چند اہم کتب......} از: احمد رضا قادری

(1) قھر خداوندی بر فرقۂ دیوبندی [دوجلدیں] حضرت علامہ اختر رضا مصباحی

(2) نصرت خداوندی فی رد دجل دیوبندی: حضرت علامہ اختر رضا مصباحی

(3) بدعات وہابیہ کا علمی و تحقیقی محاسبہ: حضرت علامہ اختر رضا مصباحی

(4) کشف القناع عن مکر ما وقع فی الدفاع (۹ جلدیں شائع ہو چکی ہیں) ڈاکٹر محمد ارشد مسعود چشتی

(5) ''دافع ازالۃ الوسواس علی تائید المقیاس'' ڈاکٹر محمد ارشد مسعود چشتی

(6) رد اعتراضات المخبث علی مسلک اعلیٰ حضرت: محمد ممتاز تیمور قادری

(7) کنز الایمان اور مخالفین: محمد ممتاز تیمور قادری

(8) ''دست و گریبان کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: محمد ممتاز تیمور قادری

(9) ''چہل مسئلہ دیوبندیہ'' اعلیٰ حضرت پر ۱۴۰ اعتراضات کے جوابات: علامہ ابو حامد رضوی

(10) یہ آئینہ انہی کے لئے ہے: علامہ ابو حامد رضوی

(11) محاسبہ دیوبندیت [۲ جلدیں] علامہ حسن علی میلسی

(12) قہر خداوندی بر دھاکہ دیوبندی: علامہ حسن علی میلسی

(13) برق آسمانی: علامہ حسن علی میلسی

(14) مولوی الیاس گھمن اپنے کردار کے آئینے میں: میثم عباس قادری

(15) آئینہ اہل سنت: ابو کلیم محمد صدیق فانی

(16) ملفوظات اعلیٰ حضرت پر اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ: فیصل خان رضوی

(17) تحقیقات: محمد شریف الحق امجدی۔

(18) الدیوبندیت: شاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی

(19) رد المہند: مولانا حشمت علی خان۔

فہرست

قرآن وحدیث کے مقابلے میں شیطان کی بدترین چال بیل وگدھے کا خیال

اسمعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت پر مزید تبصرہ

حصہ دوم

دیوبندی حماد کی کتاب کا الزامی، علمی وتحقیقی محاسبہ

ثبوت صراط مستقیم کتاب اور متنازعہ گستاخانہ عبارت اسماعیل دہلوی کی ہے

دیوبندی نام نہاد مفتی حماد کے تیسرے باب کا جواب

دیوبندی حماد کے "پانچویں باب" کا علمی و تحقیقی محاسبہ

باب "تصور شیخ" کا بیان

احمدی اسمٰعیلی دیوبندی فرقے کی تصویر کا دوسرا رخ

چند الزامی حوالوں کے جوابات